ارل سٹینلے گارڈنر کلیکشن

(پیری میسن کے کارناموں سے بھرپور ناول)

ارل سٹینلے گارڈنر کلیکشن

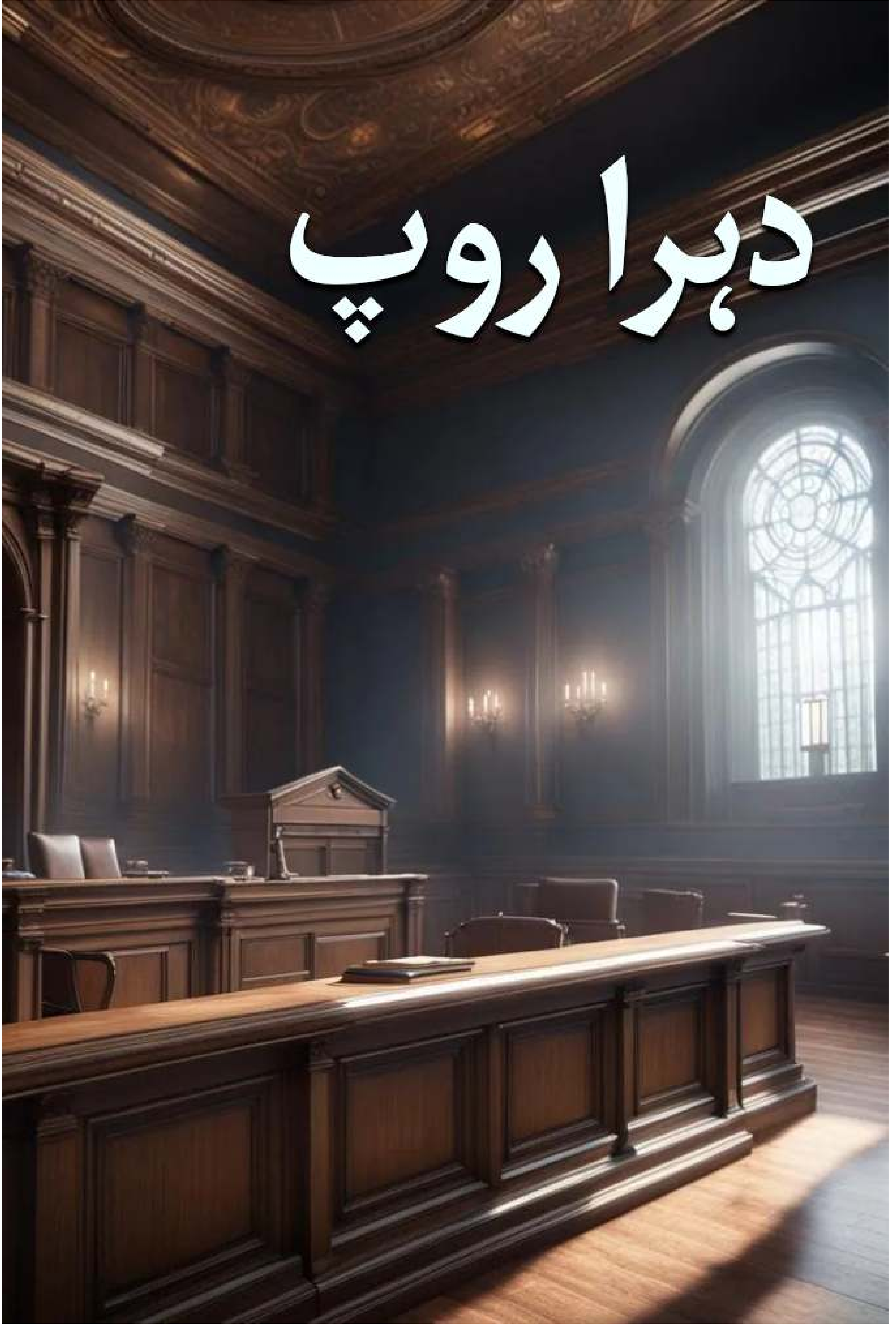


Compiled by
Abdul Basit

HBO ORIGINAL

PERRY
MASON

THERE'S POWER IN THE TRUTH


دہرا روپ

ارل اسٹینلے گارڈنر کے مشہور کردار پیری میسن کے ایک دلچسپ مقدمے کی رُوداد

دُھرا رُوپ

اثر نعمانی

ضروری نہیں کہ اگر آپ کامیاب وکیل ہیں تو محض اندازوں کے تیر چلا کر دلائل کی جنگ جیت جائیں گے۔ اس بار یہی ہوا ہے کہ معروف وکیل پیری میسن بڑی مُشکل میں پڑ گیا۔ ایک بڑی شخصیت پر ہاتھ ڈالنے کے بعد اُسے خبر ہوئی کہ وار اوچھا پڑ گیا ہے اور اپنے مؤکل کے ساتھ وہ اپنی گردن بھی پھنسا بیٹھا ہے۔ دُھری زندگی گزارنے والی ایک شخصیت کا سُراغ لگانے والے ایک بلیک میلر کا قصّہ جس نے اپنی اوقات سے بڑا ہاتھ مار لیا تھا مگر اُس کی ہوس بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ وہ مکافاتِ عمل کے قانون سے بے خبر خود اُس پنجرے کی جانب بڑھ رہا تھا جو اُس نے اپنے شکار کے لیے تیار کیا تھا۔

ایک معصوم دوشیزہ کے احساسِ عدم تحفظ سے شروع ہونے والی پیچ در پیچ داستان

دہرا روپ دھارنے والے ایک مجرم پیشہ شخص کے عبرت ناک انجام کی کہانی

پیری میسن کی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ نے گین ایلسٹن نام کی ایک لڑکی کے آنے کی اطلاع دی۔ گین ایک کمپنی کی سیلز گرل تھی۔ وہ ایک ایسی کتاب فروخت کرتی تھی جو والدین کو چھوٹے بڑے بچوں کے ایسے دلچسپ معلوماتی سوالات کے جوابات بتاتی تھی جن کا جواب والدین نہیں دے سکتے تھے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ گین بہت خوب صورت اور دلکش شخصیت کی مالک ہے۔ میسن نے جواب دیا کہ فی الحال اسے شادی کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور ہوتی تب بھی وہ ایسی کتابیں خریدنے کا قائل نہیں ہے۔ اس پر ڈیلا نے مزید وضاحت کی کہ گین کوئی کتاب فروخت کرنے نہیں آئی ہے۔ کتاب کا ذکر تو درمیان میں یوں آ گیا کہ جب گین سے اس کا پتا پوچھا گیا تو اس کے پاس چونکہ کوئی ملاقاتی کارڈ نہیں تھا جس پر پتا لکھا ہوتا ہے، اس لیے گین نے وہ کتاب دکھا دی جس پر اس کا پتا بھی درج تھا۔ وہ حقیقت میں کچھ چینی حروف کا مطلب جاننا چاہتی ہے اور معلوم کرنا چاہتی ہے کہ اس کے پاس جو ٹشو پیپر ہے اس میں اسٹر کچن نامی زہر جذب ہے یا نہیں۔ یہ وضاحت سن کر میسن میں فطری طور پر تجسّس پیدا ہوا۔ ڈیلا نے اس کا تجسّس ابھارنے کے لیے مزید بتایا کہ کسی نے گین کو اسٹر کچن زہر سے مارنے کی کوشش کی تھی اور یہ کوشش کرنے والا اس کی بہترین سہیلی کا شوہر ہے۔ اس کے بعد ناممکن تھا کہ میسن، گین سے ملنے سے انکار کر دیتا۔ اس نے ڈیلا سے کہا کہ وہ فوراً اس لڑکی کو آفس میں لے آئے۔ ڈیلا واپس گئی اور چند لمحوں بعد گین کے ساتھ آفس میں داخل ہوئی۔ اس نے ان دونوں کو متعارف کرایا۔ گین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا کہ اس کی پرابلم کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کرنے کے طریقے کے بارے میں کچھ بتائے۔ اس نے بتایا کہ کمپنی کی طرف سے اسے ایک مخصوص علاقہ دیا گیا ہے جس میں وہ والدین سے ملاقاتیں کر کے یہ معلوماتی کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میسن نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ اسے ایسی کتابوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

”مگر میں یہاں کوئی کتاب فروخت کرنے نہیں آئی“ گین نے جلدی سے کہا ”بلکہ اس لیے آئی ہوں کہ...... مجھے شبہ ہے کہ کوئی مجھے قتل کی واردات میں ملوث کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔“

”ہاں یہ دوسری بات ہے۔ تو اس قتل کی واردات میں تمہاری پوزیشن کیا ہے؟“

”غالباً مقتول کی۔“

"ٹھیک ہے' آگے بتاؤ۔"

"اس کے لئے پس منظر بتانا ضروری ہوگا' اس کے بغیر تم شاید پوری طرح سمجھ نہ سکو" گین نے کہا۔ میسن نے اثبات میں سرہلا کر اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا "کمپنی ہمیں کتابوں کی فروخت میں مدد دینے کے لیے بہت کچھ کرتی ہے۔ پبلسٹی کرتی ہے' متوقع خریدار والدین کی فہرستیں فراہم کرتی ہے تاکہ ہمیں گھر گھر جاکر خریدار تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ ایسے متوقع خریداروں کے نام و پتے روزانہ اوسطاً دس کی تعداد میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ فہرست کبھی ڈاک سے بھیجی جاتی ہے' کبھی فون پر بتادی جاتی ہے اور ہم سے امید کی جاتی ہے کہ ہم ایک دن میں ان تمام دس خریداروں سے ملاقات کریں۔ گزشتہ حوالوں سے جو ملاقاتیں کرنا پڑتی ہیں' وہ ان کے علاوہ ہیں۔"

"میں سُن رہا ہوں' کہتی جاؤ۔"

"نیل گرمس میری بہترین سہیلی ہے۔ اس نے فریڈ گرمس سے شادی کی اور اس شہر میں رہنے آگئی۔ ان کے پاس ایک بہت اچھا مکان ہے۔ اس میں گیسٹ روم کے علاوہ ایک کمرا اور ہے۔ اس کا اپنا ٹوائلٹ ہے مگر سیڑھیاں اُتر کر دوسرے باتھ روم میں بھی جایا جاسکتا ہے۔ ایک سال قبل میرے حالات اچانک خراب ہوگئے' میں تہی دست اور بے سہارا ہوگئی تو نیل نے مجھے یہاں بلالیا۔ پھر اسی کے مشورے سے میں نے اس کمپنی میں سیلز گرل کی حیثیت سے ملازمت کرلی۔"

"تمہارے اور نیل کے شوہر کے تعلقات کیسے ہیں؟" پیری میسن نے پوچھا۔

"مسئلہ تو یہی ہے مسٹر میسن!" گین نے جواب دیا۔ "شروع میں وہ بے تعلق سا رہا پھر اس نے مجھے گھورنا شروع کردیا۔ ایک گھر میں رہتے ہوئے ایسے مواقع ملنا مشکل نہیں ہوتا کہ وہ مجھے ایسے وقت دیکھ لے جب میں نے پورے کپڑے نہ پہنے ہوں۔"

"تم نے ایسے مواقع ملنے میں آسانی پیدا کی۔"

"ہرگز نہیں۔ میں اسے سخت ناپسند کرتی ہوں پھر وہ اشارے کنائے کرنے لگا۔ میں نے الگ رہنے کے بارے میں سوچا مگر نیل نے مذاق اڑایا۔ کہنے لگی' وہ جانتی ہے کہ اس کا شوہر مجھے اشارے کرتا ہے لیکن تمام مرد خوب صورت لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اسے مجھ پر اعتبار ہے۔ میں اس کی بہترین دوست ہوں۔ بس اتنا کروں کہ اسے دست درازی کا موقع نہ ملے اور میں نے ایسا ہی کیا۔ اس سے شاید اس کے شوہر فریڈ گرمس کے مردانہ غرور کو ٹھیس لگی۔ وہ مجھ پر تنقید کرنے لگا' عیب نکالنے لگا تاکہ میں گھر سے چلی جاؤں۔ گرمس بزنس کے سلسلے میں زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہے۔ نیل کو بھی اس کے بزنس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ شاید وہ اسے بتاتا ہی نہیں ہے۔ بہرحال وہ زیادہ تر سفر کرتا رہتا ہے اور کبھی خالی ہاتھ یا خالی جیب نہیں ہوتا۔ نیل کو بھی کوئی تجسس نہیں ہے۔ اس کا خیال ہے کہ شوہر کا کام کمانا ہے اور عورت کا گھر سنبھالنا۔ وہ عجیب خیالات کی عورت ہے۔ اب میں اصل مقصد کی طرف آتی ہوں۔ کل مجھے کمپنی کی طرف سے جو فہرست ملی' اس میں کسی فرینکلن جلٹ کا نام بھی شامل تھا۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ جارج بیلڈنگ بسٹر کی اسٹیٹ' وسٹاڈیل کے قریب کس جگہ واقع ہے۔"

"ہاں' میں جانتا ہوں" میسن نے بتایا۔

"فرینکلن جلٹ کا گھر ٹرلی وے پر واقع ہے' بسٹر اسٹیٹ سے چوتھائی میل آگے۔ میں وہاں گئی تو مسز جلٹ سے ملاقات ہوئی۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ایسے وقت جائیں جب بیوی سے ہی ملاقات ہو۔ عموماً شوہر سے ملنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ کبھی کبھی بیوی خود کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی تو وہ شوہر سے ملانے کے لیے بلالیتی ہے۔ وہاں جاکر مجھے پتا چلا کہ فرینکلن جلٹ حقیقت میں فریڈ گرمس ہے۔"

"یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" میسن نے چونک کر پوچھا۔

"کئی باتوں سے' مثلاً میں مسز جلٹ سے بات کررہی تھی تو اس کا سات سالہ لڑکا گھر میں آیا۔ وہ ہوبہو گرمس کی شکل و صورت کا تھا۔ اس کا نام فرینکلن جونیئر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس کے ڈیڈی کبھی فوج میں رہے ہیں۔ گرمس بھی ائرفورس میں تھا اور چین میں لڑچکا تھا۔ جونیئر نے جو جواب دیا' وہ بھی یہی تھا کہ اس کے ڈیڈی ائرفورس میں تھے اور چین کی جنگ میں شامل تھے۔ پھر میں نے جونیئر سے اس کے ڈیڈی کا فوٹو دیکھنے کے لئے مانگا۔ جو فوٹو وہ لایا' وہ سوفیصدی گرمس کا اور چین میں کھینچا گیا تھا۔ اس فوٹو میں پس منظر میں کچھ چینی حروف بھی نظر آرہے تھے۔ میں نے انہیں ذہن نشین کرلیا اور گھر جاکر ان کی تصویر بنائی۔ مسز جلٹ میرے سوالات سے چونک گئی اور اس نے جونیئر کو اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ اب اگر تم ان چینی حروف کا ترجمہ کراسکو تو ہمیں اس ائربیس کا نام معلوم ہوجائے گا اور مجھے نیل کو اگر حقیقت بتانا پڑی تو ثبوت کے ساتھ بتاسکوں گی۔"

"تم نے مسز جلٹ سے کب ملاقات کی تھی" میسن نے

پوچھا۔
"کل.... کل سہ پہر۔"
"اور.... اس نے تمھیں آج شام آنے کو کہا ہے۔ کیا اپنے شوہر سے ملانے کے لیے؟"
"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ میں کل شام ساڑھے آٹھ بجے آسکتی ہوں۔ یعنی کہ آج۔"
"اچھا ٹھیک ہے۔ اب یہ زہر کا کیا معاملہ ہے؟"
"میں کل گھر واپس گئی تو فوراً ہی احساس ہوا کہ گرمس کو شبہ ہوگیا ہے۔ مجھ سے طرح طرح کے سوالات کرنے لگا کہ میں کہاں کہاں گئی تھی۔ میرے کسٹمرز کے نام کیا ہیں اور میں نے سب بتادیا۔ وجہ یہ تھی کہ کبھی کمپنی فہرست بھیجتی ہے اور کبھی فون پر نام بتادیتی ہے۔ دونوں صورتوں میں نیل کو معلوم ہوجاتا ہے اور یہ امکان رہتا ہے کہ گرمس وہ فہرست دیکھ لے۔ چنانچہ میں نہ بتاتی تو وہ زیادہ مشکوک ہوسکتا تھا۔"
"پھر کیا ہوا؟"
"بظاہر کچھ نہیں ہوا مگر رات کو جب ہم سونے سے قبل ڈرنک کررہے تھے تو اس نے میرے لیے معمول کی ڈرنک جن اور ٹانک تیار کی تو مجھے وہ بے حد کڑوی لگی۔ میں بہانہ کرکے اپنے کمرے میں گئی اور وہ ڈرنک واش بیسن میں پھینک دی۔ پھر گلاس دھو کر اس میں سادہ پانی بھرا اور واپس جاکر وہ پانی اس طرح پیا جیسے جن اور ٹانک پی رہی ہوں۔ بعد میں جب سونے کے لیے گئی تو میں نے انگلی گیلی کرکے واش بیسن کی سطح کو چھوا اور چکھا تو بہت زیادہ کڑواہٹ محسوس ہوئی۔ میں نے یہ ٹشو پیپر لے کر واش بیسن سے اچھی طرح رگڑ لیا۔ میں جاننا چاہتی تھی کہ ڈرنک میں اسٹرکچن تو شامل نہیں تھی۔"
"اور اگر معلوم ہو کہ واقعی ہے تب" میسن نے پوچھا۔
"تب میرا شبہ یقین میں بدل جائے گا۔ میرے خدا، مسٹر میسن تم خود دیکھ سکتے ہو کہ وہ ہرگز پسند نہیں کرے گا کہ اس کی دہری زندگی کا حال نیل کو معلوم ہو اور اس راز کو چھپانے کے لیے وہ مجھے قتل کرنے سے ذرا نہیں ہچکچائے گا۔"
"کوئی بچہ ہے؟" میسن نے پوچھا۔
"نہیں.... لیکن اس طرح کی صورتِ حال میں تم اندازہ کرسکتے ہو کیا ہوگا۔ نیل اس کو برباد کرسکتی ہے۔ بات کھل جائے تو گرمس کو سزا ہوسکتی ہے۔"
"ان دونوں میں سے پہلی بیوی کون ہے اور غیر قانونی بیوی کون ہے؟"
"مجھے معلوم نہیں۔"
"مگر تم یہ تو جانتی ہو کہ مسز جلٹ کا بیٹا جونیئر سات سال کا ہے اور...."
"اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا" گین نے بات کاٹ دی "جونیئر ناجائز اولاد بھی ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے، مسز جلٹ نے بعد میں دباؤ ڈال کر اسے شادی پر مجبور کردیا ہو۔ اس طرح ممکن ہے، نیل سے شادی پہلے ہوگئی ہو۔ سب کچھ بہت الجھا ہوا ہے۔"
"چنانچہ ہمیں صورتِ حال سلجھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ تم اب نیل کے گھر واپس نہ جاؤ۔ جب تک...."
"مجھے جانا پڑے گا ورنہ نیل بہت پریشان ہوجائے گی اور ممکن ہے، پولیس کو فون کردے۔ مگر میرے واپس جانے میں کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ گرمس آج صبح اپنے ایک بزنس ٹور پر جاچکا ہے اور ہفتے بھر سے پہلے واپس نہیں آئے گا۔ گھر میں صرف میں اور نیل ہوں گے۔"
"اس کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ فرینکلن جلٹ آج رات اپنے گھر واپس آجائے گا۔" میسن نے کہا۔ گین نے اثبات میں سرہلایا "تم آج اس کے گھر جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟"
"مجھے جانا ہی پڑے گا ورنہ گرمس کو قطعی یقین ہوجائے گا کہ میں اس کے راز سے واقف ہوگئی ہوں۔"
"تو تمھارے خیال میں مسز جلٹ کا شوہر گھر پر نہیں ہوگا؟"
"بالکل نہیں۔ وہ گھر آبھی جائے اور اسے پتا چلے کہ میں آرہی ہوں تو وہ کوئی بہانہ کرکے گھر سے نکل جائے گا۔ ظاہر ہے، وہ میرا سامنا کیسے کرسکتا ہے۔ کیسے یہ خطرہ مول لے سکتا ہے کہ میں اسے پہچان لوں۔ وہ سامنے آئے گا تو مجھے جان سے مارنے کا ارادہ کرکے آئے گا۔"
"وہ مشکل سے ہی ایسا کرے گا۔"
"مگر میرا تاثر اس کے بارے میں یہی ہے۔ مجھے امید نہیں ہے کہ وہ گھر پر ہوگا اور اگر میں اپنے طرزِ عمل سے یہ ظاہر کرسکی کہ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے، میں صرف ایک متوقع گاہک سے بات کرنے آئی ہوں تب مجھے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔"
"لیکن تم یہ بھی نہیں چاہتیں کہ نیل اس طرح زندگی گزارے۔"
"بالکل نہیں چاہتی۔ میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ گرمس کی واپسی کے بعد زیادہ دن اس کے گھر میں رہوں۔ بشرطیکہ

اسٹر یچن کے بارے میں میرا شبہ محض وہم ہو۔"
"اور جیسے ہی اس بارے میں تمہیں یقین ہو جائے گا، تم نیل کو بتا دو گی؟"
"مگر پہلے سو فیصدی یقین ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد تو نیل کو بتانا ہی پڑے گا۔ پھر خدا ہی جانے وہ کیا کرے گی لیکن وہ خاموش بھی رہ سکتی ہے۔ پارٹ ٹائم بیوی رہنے پر قناعت کر سکتی ہے۔ اصل میں تو جس بیوی کو طوفان اٹھانا چاہیے، وہ مسز جلٹ ہے اور میرے خیال سے وہ ضرور کوئی سخت قدم اٹھائے گی۔"
"اچھی بات ہے" میسن نے کہا "اگر تم آج شام مسز جلٹ سے ملنے جانا چاہتی ہو تو جاؤ۔ وہاں کچھ کھانے پینے سے گریز کرنا۔ اگر اس کا شوہر گھر پر ہو اور وہ گرمس ہی ہو تو کوئی جھگڑا مت کرنا۔ اس پر کوئی الزام مت لگانا، کوئی ایسی بات مت کرنا جس سے مسز جلٹ کو شبہ ہو کہ وہ غیر قانونی بیوی ہے۔ وہ اپنے شوہر سے متعارف کرائے تو کوئی ایسا تاثر مت دینا کہ تم گرمس کو پہلے سے جانتی ہو۔ یہ میرا کارڈ ہے۔ تم گرمس کو میرا کارڈ دینا اور پوچھنا کہ کیا تم پیری میسن وکیل کو جانتے ہو۔ اس سے کہنا کہ آج صبح میں نے پیری میسن سے بات کی تھی اور اس کا خیال ہے کہ وہ تمہیں جانتا ہے اور اس نے کہا ہے کہ تم اس سے بات کر لو تو اچھا ہے۔ اب وہ بات کرے، نہ کرے مگر اسے یہ ضرور اندازہ ہو جائے گا کہ تم مجھے سب کچھ بتا چکی ہو اور تمہاری زبان بند کرنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔"
"میں سمجھ گئی۔"
"اپنا پتا اور فون نمبر ڈیلا اسٹریٹ کو بتا دینا۔ میرا کارڈ تمہارے پاس ہے۔ اگر تمہیں کسی خاص وجہ سے آج رات فون کرنا پڑے تو ڈریک سراغرساں ایجنسی کو فون کر دینا۔ اس کا آفس چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ پال ڈریک میرا تمام تفتیشی کام کرتا ہے۔ میں اس سے کہہ دوں گا کہ اگر تمہارا فون آئے تو فوراً مجھے اطلاع دے۔"
"مجھے کوئی فیس وغیرہ دینا ہو گی؟" گین نے پوچھا۔
"سردست پانچ ڈالر کا چیک لکھ دو۔ اس طرح تم میری مؤکلہ بن جاؤ گی۔ باقی فیس پر پھر بات کر لیں گے" میسن نے جواب دیا "اس کے علاوہ تم نے جس لفافے میں وہ ٹشو پیپر رکھا ہے، اسے بند کر کے کراس لگا کر اپنے دستخط کر دو، اس طرح اس کی پہچان ہو سکے گی۔"
گین نے پانچ ڈالر کا چیک بھی لکھ دیا اور ٹشو پیپر لفافے میں رکھ کر اسے بند کیا اور جس طرح میسن نے کہا تھا، اسے کراس کر کے اپنے دستخط کر دیے۔ اس کے بعد وہ پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد میسن نے پال ڈریک کو فون کر کے تاکید کی کہ وہ ہوشیار رہے اور آفس میں موجود بھی رہے۔ اگر کسی لڑکی گین ایلسٹن کا فون آئے تو فوراً رابطہ قائم کر کے اس فون کی اطلاع کرے۔ میسن نے صرف اتنا ہی بتایا۔ اس کا خیال تھا کہ اس مرحلے پر پال ڈریک کو کیس کے بارے میں کچھ بتانا خلافِ مصلحت ہو گا۔ اس کے علاوہ اسے بتایا کہ وہ ایک لفافہ بھیج رہا ہے، اسے فوراً ڈاؤنی کی لیبارٹری روانہ کر دیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ وہ اندر رکھے ٹشو پیپر کا تجزیہ کر کے معلوم کرے کہ آیا ٹشو پیپر میں اسٹر یچن جذب ہے یا نہیں۔ ٹیسٹ کرنے میں تمام ٹشو پیپر استعمال نہ کرے کیونکہ باقی ٹشو پیپر کی بطور شہادت ضرورت پڑ سکتی ہے۔



سہ پہر ساڑھے چار بجے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ڈاؤنی کا فون آیا کہ پیری میسن نے ایک سربند لفافے میں جو ٹشو پیپر تجزیے کے لیے بھیجا تھا، اس کا ایک تہائی حصہ کاٹ کر ٹیسٹ کیا گیا تو اس پر اسٹر یچن زہر کی موجودگی کا واضح ثبوت ملا ہے۔ مقدار کچھ زیادہ نہیں مگر یقینی طور پر موجود ہے۔ میسن نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ باقی ٹشو پیپر کو احتیاط سے محفوظ رکھے۔ ممکن ہے، اس بارے میں اسے عدالت میں گواہی دینا پڑے۔ میسن نے یہ رپورٹ ڈیلا اسٹریٹ کو بتائی ہے۔ اس کے بعد میسن نے پال ڈریک کو اپنے آفس بلا کر اسے بھی بتایا کہ جو ٹشو پیپر تجزیے کے لیے لیبارٹری بھیجا گیا تھا، اس پر اسٹر یچن زہر کی موجودگی ثابت ہو گئی ہے اس لیے اب وہ زیادہ ہوشیار رہے۔ ساڑھے آٹھ بجے کے بعد گین کے فون کرنے کا امکان زیادہ ہو گیا ہے۔ ساڑھے آٹھ بجے وہ اور ڈیلا اسٹریٹ ہالی ووڈ براؤن کیفے میں ڈنر کرنے جائیں گے، ضرورت پڑنے پر وہاں فون کرنا۔
پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ پونے آٹھ بجے تک آفس میں کام کرتے رہے۔ آٹھ بجنے میں پانچ منٹ پر آفس بند کر کے ہالی ووڈ براؤن کیفے پہنچے۔ کسی متوقع کال کے لیے میسن نے ایک فون... اپنی میز پر منگوا لیا۔ پھر انہوں نے کھانے کا آرڈر دیا اور اطمینان سے کھانا کھایا۔ سوا نو بجے پال ڈریک نے فون کر کے بتایا کہ ابھی تک گین کی جانب سے کوئی کال نہیں آئی ہے۔ میسن نے کہا کہ بیس منٹ اور انتظار کر کے پھر فون کرے۔ نو بج کر چالیس منٹ پر پال ڈریک کا فون آیا کہ ابھی ابھی گین کا فون ملا ہے مگر وہ خود میسن سے بات کرنا چاہتی

تھی اس لیے پال ڈریک نے اسے ہالی ووڈ براؤن کیفے کا نمبر بتادیا ہے چنانچہ وہ خود فون کرے گی۔ پال ڈریک سے بات کرکے میسن نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی بجنے لگی۔ میسن نے ریسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف سے گین کی آواز سنائی دی۔ اس نے بتایا کہ وہ بربینک اور چٹس ورتھ کے درمیان واقع ایک سروس اسٹیشن سے فون کررہی ہے۔

"سب کچھ ٹھیک ہے" اس نے کہا "میں نے اپنا پارٹ کامیابی سے ادا کیا۔ کسی کو ذرا سا شبہ بھی نہیں ہوا۔"

"کیا اس کا شوہر گھر پر نہیں تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"نہیں۔ اور بقول مسز جلٹ کے اسے آنے میں کچھ تاخیر ہوجائے گی۔ اس نے کہا کہ سردست وہ کتابیں نہیں خرید سکتے۔ وہ بعد میں بھی ضرورت سمجھیں گے تو خود کمپنی کو خط لکھ دیں گے۔ اب جبکہ کسی قسم کا کوئی شبہ پیدا نہیں ہوا ہے اس لیے میں نیل کے گھر واپس جانے کا ارادہ کررہی ہوں۔"

"میرے پاس تمہارے لیے ایک خبر ہے" میسن نے کہا "تم نے جو ٹشو پیپر دیا تھا' اس پر اسٹرکچن زہر موجود ہے۔"

"مجھے اسی کا اندیشہ تھا" گین نے چند لمحے سکوت کے بعد جواب دیا "اچھا' کیا ان چینی حروف کے بارے میں کچھ معلوم ہوا؟"

"ابھی نہیں۔ اچھا' کیا ٹشو پیپر پر زہر کی موجودگی تمہارے پلان پر اثر انداز ہوگی؟"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ گرمس کتنا ذلیل آدمی ہے۔ کوئی اسے جان سے ماردے تو اچھا ہوگا۔"

"ایسی باتیں مت کرو۔"

"میں سنجیدگی سے کہہ رہی ہوں" گین نے کہا "اچھا ایک بات سنو۔ میرا خیال تھا کہ تم نے یہ معاملہ مجھ پر چھوڑا ہوا ہے۔ مگر اب ایسا لگتا ہے جیسے تم نے میری حفاظت یا نگرانی کے لیے کوئی سراغرساں مقرر کردیا ہے۔ وہ بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس میری واپسی کا انتظار کررہا تھا۔"

"میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے" میسن نے جواب دیا "مجھے اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔"

گین نے بتایا کہ وہ ایک خوب صورت اور مہذب آدمی تھا۔ اس نے کہا کہ اسے مدد کی ضرورت ہے مگر صاف ظاہر تھا کہ وہ بہانہ بنا رہا تھا۔ وہ بوندا باندی میں کھڑا تھا مگر اس کے کپڑے خشک تھے۔ وہ بیکسٹر اسٹیٹ کے آہنی گیٹ کے پاس کھڑا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کی کار کا ٹائر پنکچر ہوگیا ہے۔

اس کے پاس زائد ٹائر تھا مگر وہ بھی پنکچر تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ گین اسے کسی سروس اسٹیشن تک کے لیے لفٹ دے دے تاکہ وہ وہاں سے کوئی آدمی لے جاکر یا تو ٹائر تبدیل کردے یا کار کھینچ کر سروس اسٹیشن لے جائے۔ اس نے گین کو روکنے کے لیے ٹارچ استعمال کی تھی۔ اس نے گین کو اپنا بیج بھی دکھایا چنانچہ گین اسے اپنی کار میں سروس اسٹیشن تک لے گئی اور اب وہیں سے میسن کو فون کررہی ہے۔ اس نے بتایا‘ اس کا ارادہ ہے کہ اگر اس خوب صورت آدمی نے کھانے کی دعوت دی تو اس کے ساتھ چلی جائے گی ورنہ پھر گھر واپس لوٹ جائے گی۔ اگر میسن اسے کل صبح کا کوئی ٹائم دے دے تو وہ اس کے آفس آکر اس معاملے پر بات کرے گی۔

”میرا مشورہ ہے“ میسن نے کہا ”کہ تم آج رات کسی کے ساتھ بھی باہر مت جانا۔ جب تم گھر جاؤ تو نیل سے بات کرنا اور پھر سونے چلی جانا۔ اگر گرمس گھر میں موجود ہو یا بعد میں آجائے تو اس گھر کو فوراً چھوڑ دینا۔ کسی بھی ہوٹل جاکر ڈریک سراغرساں ایجنسی کو فون کرنا اور بتانا کہ کہاں ٹھہری ہو۔“

”مگر گرمس گھر پر نہیں ہوگا۔“

”یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟“

”وہ کسی بزنس ٹور پر چلا گیا ہے اور ایک ہفتے سے قبل واپس نہیں آئے گا۔ مگر کبھی کبھی وہ غیر متوقع طور پر آبھی جاتا ہے۔“

”ممکن ہے‘ آج کی رات بھی ایسی ہی ہو جب وہ خلافِ توقع آجائے۔ بہرحال تم کل صبح میرے دفتر آنا۔“

”کس وقت؟“

”ساڑھے دس بجے“ میسن نے ڈیلا اسٹریٹ سے مشورہ کرکے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے‘ میں آجاؤں گی“ گین نے وعدہ کیا اور ریسیور رکھ دیا۔ میسن نے اس کے بعد پال ڈریک کو فون کیا۔ اس سے پوچھا کہ اس نے تو اپنے کسی کارکن کو بیکسٹر اسٹیٹ نہیں بھیجا تھا۔ پال ڈریک نے انکار کیا کہ وہ دی جانے والی ہدایات کی پابندی کرتا ہے۔ میسن نے کسی کارکن کو بیکسٹر اسٹیٹ بھیجنے کو نہیں کہا تھا تو وہ کیوں بھیجتا؟ میسن نے کہا کہ اب پال کو آفس میں رکنے کی ضرورت نہیں ہے مگر وہ اپنی آپریٹر کو تاکید کردے کہ اگر رات میں کسی بھی وقت گین فون کرے تو فوراً پیری میسن کو اطلاع دی جائے اور اگر اس نے آفس میں کسی کارکن کو روک رکھا ہے تو اسے بھی گھر جانے کو کہہ دے۔

○☆○

دوسرے دن صبح کو جب گین پونے گیارہ بجے تک آفس نہیں پہنچی تو پیری میسن کے کہنے پر ڈیلا اسٹریٹ نے نیل کے گھر فون کیا اور گین سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ دوسری طرف نیل بات کررہی تھی۔ اس سے بات کرکے ڈیلا اسٹریٹ نے فون رکھ دیا اور میسن کو بتایا کہ گین گھر پر نہیں ہے۔ وہ نو بجے سے کچھ پہلے گھر سے نکل گئی تھی اور نیل کو کچھ پتا نہیں کہ آج کے دن کے لیے گین کا پروگرام کیا ہے اور اس سے کہاں رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر اس کا خیال ہے کہ گین شاید کچھ دیر بعد کہیں سے فون کرے۔ یہ باتیں ہورہی تھیں کہ ڈیلا اسٹریٹ کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھاکر بات کی اور پھر میسن کو بتایا کہ گین آگئی ہے۔ میسن نے ڈیلا سے کہا کہ وہ خود جاکر اسے اندر لے آئے اور تاخیر سے آنے پر خبردار کردے کہ اسے وقت کی پابندی کرنا چاہیے۔ ڈیلا اسٹریٹ چند لمحے بعد لوٹی تو گین اس کے ساتھ تھی مگر وہ بڑی پریشان اور گھبرائی ہوئی نظر آرہی تھی۔ میسن نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پوچھا۔

”کیا کل رات گرمس غیر متوقع طور پر واپس آگیا تھا؟“

”اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گا“ گین نے جواب دیا۔ ”وہ مرچکا ہے۔“

”تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“ میسن نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے اس کی لاش دیکھی ہے۔“

”کب؟“

”تقریباً پون گھنٹا پہلے۔“

”مگر ڈیلا نے ابھی کچھ دیر پہلے اس کی بیوی سے بات....“

”اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ کسی کو بھی معلوم نہیں ہوگا کہ گرمس کو قتل کیا جاچکا ہے۔“

”تم نے قتل کیا ہے؟“ میسن نے پوچھا۔ گین نے نفی میں سر ہلایا۔

”مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ تمام ضروری حقائق۔ تم نے اسے کہاں دیکھا؟“

” بیکسٹر کی اسٹیٹ پر۔“

”تم وہاں کیا کرنے گئی تھیں؟“

”میں اس سراغرساں کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنے کی امید میں گئی تھی“ گین نے جواب دیا ”جس نے گزشتہ رات مجھے وہ ریوالور دیا تھا۔“

”ریوالور!“ میسن چونک گیا ”مجھے شروع سے ساری

بات بتاؤ۔ تم کل شام مسز جلٹ سے ملنے گئی تھیں۔ جلٹ گھر پر نہیں تھا۔ مسز جلٹ نے تم سے کہا کہ وہ سردست کتابیں خریدنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ تم وہاں تقریباً گھنٹا بھر رہیں پھر کیا کیا؟"

"میں گھر سے باہر آ گئی۔ تمہیں یاد ہوگا، کل دن بھر بارش ہوتی رہی تھی۔ شام کے وقت کچھ کمی آ گئی مگر بوندا باندی ہوتی رہی۔ میں آہستہ رفتار سے کار چلا رہی تھی۔ جب میں بیکسٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے پاس پہنچی تو ایک ٹارچ جلتی بجھتی نظر آئی پھر وہ آدمی سڑک کے درمیان آکر مجھے رکنے کا اشارہ کرنے لگا، میں نے کار روک لی۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اس آدمی کی کار وہاں کھڑی تھی اور اس کی ڈکی کا کور اٹھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے۔ اس کے پاس جیک نہیں ہے کہ کار کا پہیا تبدیل کرے۔ وہ کسی قریب ترین سروس اسٹیشن جانا چاہتا تھا تاکہ کسی کو وہاں سے لاکر ٹائر تبدیل کرائے۔ وہ میری کار میں لفٹ لینا چاہتا تھا۔ آدمی خوب صورت اور مہذب تھا۔ اس نے کوئی برساتی بھی نہیں پہنی تھی اور اس کے کپڑے خشک تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے وہاں کھڑے دیر نہیں ہوئی تھی یا پھر کار میں بیٹھ کر میرے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے دروازہ مقفل رکھا مگر کھڑکی کا شیشہ کچھ نیچے کر لیا تاکہ اس کی بات سن سکوں۔ اس نے اپنی جیب سے اپنا بیج نکال کر دکھایا اور کہا کہ وہ سراغرساں ہے۔ جب اس پر بھی میں نے دروازہ نہیں کھولا تو وہ اضطراب آمیز انداز میں ہنسنے لگا اور بولا "میں سراغرساں ہوں۔ تم سے چھیڑ چھاڑ نہیں کروں گا پھر بھی تمہیں اعتماد نہ ہو تو میں اپنا ریوالور تمہیں دے دیتا ہوں۔ تاکہ میں کسی بھی طرح تمہیں پریشان کروں تو تم کار روک کر مجھے اترنے کا حکم دے سکتی ہو" یہ کہتے ہوئے اس نے کھڑکی کی جھری سے ریوالور میری طرف پھینک دیا۔ میں نے ریوالور اٹھا کر دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کو کہا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"پھر میں اسے وسٹاڈیل کے سروس اسٹیشن لے گئی۔ وہ اتر کر سروس اسٹیشن کے ملازم کے پاس گیا جو کسی کار میں پیٹرول ڈال رہا تھا۔ اس سے کچھ بات کی اور پھر ریسٹ روم کی طرف چلا گیا اور میں تمہیں فون کرنے لگی۔ فون کرنے کے بعد جب وہ کافی دیر تک ریسٹ روم سے نہیں نکلا تو میں نے ملازم سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ کسی آدمی نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے بتایا کہ اس نے میری کار آتے اور ایک آدمی کو اترتے دیکھا تھا۔ پھر وہ سروس اسٹیشن کے عقب میں چلا گیا تھا۔ وہ کام میں مصروف تھا اس لیے دیکھ نہیں سکا کہ وہ آدمی پھر کہاں گیا۔ میں نے ملازم سے کہا کہ وہ ریسٹ روم میں جاکر دیکھے۔ اس نے دیکھا مگر وہ آدمی نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں گھر چلی گئی۔"

"اور وہ ریوالور؟"

"وہ میرے پاس تھا۔"

"اچھا، گھر پہنچ کر تم نے کیا کیا؟"

"میں نے نیل سے کہا کہ میرے سر میں شدید درد ہے اس لیے میں سونے جا رہی ہوں۔ میں اپنے کمرے میں چلی گئی مگر نیل وہیں آ گئی۔ کہنے لگی کہ تم جھوٹ بھی سلیقے سے نہیں بول سکتیں۔ ان دنوں تمہارا طرز عمل بڑا عجیب سا ہے۔ مجھے بتاؤ، معاملہ کیا ہے؟ کیا تم میرے شوہر سے رومان لڑا رہی ہو؟ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارے تعلقات ٹوٹ سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کچھ دیر کی تفریح ہے تو میں اسے نظر انداز کر سکتی ہوں۔"

"اس کے بعد تم نے اسے ساری بات بتا دی؟"

"نہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ہرگز اس کے شوہر سے رومان نہیں کر رہی ہوں۔ اگر میرا رویہ اس وقت کچھ عجیب سا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک سراغرساں سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے اپنا ریوالور دیا اور پھر خود غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے شکوک کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، نہ یہ بتایا کہ کہاں گئی تھی نہ تمہارے بارے میں کچھ کہا۔"

"پھر کیا ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"اس نے مجھ پر جرح کرنے کی کوشش کی۔ کہا کہ سراغرساں لوگ اس طرح اپنے ریوالور لڑکیوں میں تقسیم نہیں کرتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسے یقین ہے کہ گرمس کے دماغ میں ضرور کوئی کھچڑی پک رہی ہے، جس کا تعلق مجھ سے ہے۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس کا شوہر مزید چھیڑ چھاڑ تو نہیں کر رہا ہے۔ ہم نے کچھ دیر ایسی ہی باتیں کیں، آخر وہ مطمئن ہو گئی اور بولی کہ وہ میرے لیے ملک شیک بنا کر لا رہی ہے۔ میں اسے پی کر آرام سے لیٹ جاؤں۔ وہ میرے اور اپنے لیے ملک شیک بنا کر لائی۔ میں نے پی لیا پھر وہ چلی گئی۔ مجھے امید نہیں تھی کہ میں سکون سے سو سکوں گی لیکن بستر پر لیٹتے ہی ایسی نیند آئی جیسی پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ صبح اٹھی تو نیل نے ایک بار پھر وہ بات چھیڑ دی۔ اس کا خیال تھا کہ

سراغرساں کے بارے میں میری کہانی ہرگز قابلِ یقین نہیں ہے، میں کوئی بات چھپا رہی ہوں۔ میں نے اسے ریوالور لاکر دکھایا۔ ہم نے اس کا سلنڈر کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک گولی چلائی گئی ہے۔"

"صرف ایک گولی؟" میسن نے سوال کیا۔ گین نے اثبات میں سرہلایا "پھر تم نے کیا کیا؟" میسن نے پوچھا۔

"میں نے سوچا کہ میں خود جاکر اس سراغرساں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گی" گین نے جواب دیا "وہ واحد جگہ جہاں سے مجھے اس کا کوئی سراغ مل سکتا تھا، بیکسٹر اسٹیٹ اور اس کا گیٹ تھا۔ میں وہاں گئی تو گیٹ کھلا ہوا تھا۔ میں کار اندر واقع مکان تک لے گئی۔ اطلاعی گھنٹی بجائی، کوئی جواب نہیں ملا۔ مجھے ڈر تھا کہ کوئی کتا موجود نہ ہو اس لیے کار میں بیٹھے بیٹھے عقبی حصے کی طرف گئی۔ واپس لوٹنے لگی تو بارش کے نتیجے میں زمین نرم ہونے کی وجہ سے ایک جگہ کار کا پہیا پھنس گیا۔ میں نے اسے نکالنے کی کوشش کی مگر جب نہیں نکلا تو میں کار سے اتر گئی اور مکان کی طرف چلی۔ اسی وقت میں نے گھنی جھاڑیوں میں سے ایک پیر نکلا ہوا دیکھا۔ میں اور آگے بڑھی۔ وہ کسی مرد کی ٹانگ تھی۔ جلد ہی دوسری ٹانگ بھی نظر آگئی جو مڑی ہوئی تھی۔ میں جھاڑی کی جانب اور آگے بڑھی تو مجھے گرمس کا مردہ چہرہ نظر آیا۔"

"وہ مرچکا تھا؟"

"یقینی طور پر۔ میں نے جھک کر اس کا چہرہ بھی چھوا جو برف کی طرح سرد تھا۔"

"تمہیں یہ کیسے خیال آیا کہ اسے قتل کیا گیا ہے؟"

"اس کے سینے میں گولی کا سوراخ تھا۔ میں بے حد گھبرا گئی اور کار کی طرف بھاگی۔ اندر بیٹھ کر ایک بار پھر کار کا پہیا گڑھے سے نکالنے کی کوشش کی۔۔ ایکسیلریٹر پورا دبا دیا اور شکر ہے پہیا گڑھے سے نکل آیا۔"

"ریوالور کا کیا بنا؟"

"ریوالور کے سلسلے میں، میں نے بڑی ہی احمقانہ حرکت کی۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر میں کار سے اتری اور جتنا زور سے پھینک سکتی تھی، اس ریوالور کو جھاڑیوں میں پھینک دیا۔ پھر کار میں بیٹھی اور نیل کے گھر واپس جانے لگی تھی کہ اچانک یاد آیا کہ ساڑھے نو بجے تم سے ملنا ہے چنانچہ میں نیل کے گھر جانے کے بجائے یہاں آگئی۔"

پیری میسن نے گین کو گھورا اور پھر ڈیلا اسٹریٹ کی طرف غور سے دیکھا۔

"مجھے تمہاری دوست نیل گرمس کا خیال درست معلوم ہوتا ہے" اس نے گین سے کہا "کہ تمہیں جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا۔ تم نے جو کہانی سنائی وہ۔۔۔"

"حرف بہ حرف سچ ہے" گین نے غصے سے بات کاٹی "میں بہترین انداز میں جھوٹ بول سکتی ہوں۔ اگر میں جھوٹ بول رہی ہوتی تو اس سے کہیں اچھی کہانی گھڑ سکتی تھی جو اتنی متاثر کن ہوتی کہ کوئی اس پر شبہ نہ کرتا۔ میں جانتی ہوں کہ یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اس سراغرساں نے اپنا ریوالور اس لیے مجھے دے دیا کہ میں اس کی چھیڑچھاڑ سے بچ سکوں مگر وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو میں اسے کبھی اپنی کار میں لفٹ نہ دیتی۔ میں نے جو کچھ کہا ہے، سچ کہا ہے۔"

"اچھی بات ہے" میسن نے بڑی سنجیدگی سے کہا "تم میری مؤکلہ ہو اور میں تمہارے بچاؤ کے لیے جو کچھ کروں گا، یہ سمجھ کر کروں گا کہ تم نے مجھ سے سچ کہا ہے۔ اگر جھوٹ بولا ہے تو یہ جھوٹ تمہیں گیس چیمبر تک لے جاسکتا ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ تم پر جرح کرسکوں یا کسی بات کو چیک کرسکوں۔ میں اسی بنیاد پر عمل کروں گا کہ تم سچ بول رہی ہو۔ اس لیے خیال رکھنا کہ اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو میرا اٹھایا ہوا ہر قدم تمہارے خلاف جاسکتا ہے۔ یہ بات سمجھتی ہو؟" گین نے اثبات میں سرہلایا۔

"ٹھیک ہے" میسن نے کہا "تمہارے پاس متوقع گاہکوں کی کوئی ایسی فہرست ہے جن سے تمہیں آج ملنا ہے۔"

"ہاں۔ میرے پاس سارا دن مصروف رہنے کے لیے ایک فہرست موجود ہے" گین نے جواب دیا۔

"تو جاؤ، ان سب سے ملاقاتیں کرو۔"

"مگر کیا یہ میری ذمے داری نہیں کہ کوئی لاش دیکھوں تو پولیس میں رپورٹ کروں" گین بولی۔

"جیسا میں کہہ رہا ہوں، ویسا کرو۔ آفس سے نکلو اور اپنے گاہکوں سے ملنا شروع کردو۔"

"پھر اس لاش کا کیا ہوگا؟"

"تم سے توقع کی جاتی ہے کہ لاش کی رپورٹ کرو۔ وہ تم نے کردی، یعنی مجھے۔" میسن نے کہا "میں تمہارا وکیل ہوں اور تمام حالات سے نمٹنا میرا کام ہے۔ خیال رہے، ایسا کوئی کام مت کرنا جس سے ظاہر ہو کہ تم قانون سے بھاگ رہی ہو۔ جاؤ اور اپنا معمول کا کام انجام دو۔ تمہیں کسی کو کچھ نہیں بتانا ہے۔ چونکہ گرمس کی موت عجیب حالات میں ہوئی ہے اور چونکہ تم نے اس امکان کا انکشاف کیا ہے کہ نیل گرمس غیر قانونی بیوی ہے اور اس کا شوہر فریڈ گرمس

حقیقت میں فرینکلن جلٹ ہے اور مسز جلٹ پہلی بیوی ہونے کی وجہ سے اس کی قانونی بیوی ہے۔ ان تمام باتوں کے سلسلے میں تم نے اپنے معاملات میرے ہاتھوں میں سونپ دیے ہیں اور اب تمہیں میری ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ میں تمہیں ہدایت کر رہا ہوں کہ تم اپنا روز مرہ کا کام انجام دو۔ کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کرو۔ نیل کو فون مت کرنا۔ دن ختم ہونے تک کسی سے کوئی رابطہ مت کرنا اور جب اپنا کام ختم کرلو تو گھر واپس جاؤ۔ اگر اس سے قبل کوئی تم سے رابطہ نہیں کرتا تو میں یا میری طرف سے کوئی اور تمہیں گرمس کے گھر موجود ملے گا۔"

گین چلی گئی تو پیری میسن نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ وہ پال ڈریک کے آفس جائے اور اس سے کہے کہ ہمیں اس سراغرساں کا نام معلوم کرنا ہے جس کی کار کل رات بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس کھڑی تھی۔ ہمیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ وسٹاڈیل کے سروس اسٹیشن کا وہ کون سا ملازم تھا جو بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس کار کا ٹائر تبدیل کرنے گیا تھا۔ پال سے کہو کہ وہ اس کام کے لیے جتنے آدمی ضروری ہوں انہیں روانہ کرکے یہاں آئے تاکہ اسے ضروری باتیں بتائی جاسکیں۔

"اور لاش کا کیا ہوگا؟" ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

"باہر جاتے ہوئے گرٹی سے کہتی جانا کہ وہ لیفٹیننٹ ٹریگ کو فون کرکے اس سے میری بات کرائے۔"

ڈیلا اسٹریٹ کے جانے کے کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف سے ٹریگ بات کر رہا تھا۔

"ہیلو لیفٹیننٹ، میں پیری میسن بول رہا ہوں" میسن نے ریسیور اٹھاکر کہا "کیا حال ہے؟"

"غالباً تم نے کچھ معلومات حاصل کرنے کے لیے فون کیا ہے؟" ٹریگ نے پوچھا۔

"نہیں، اس بار تو کچھ معلومات دینا چاہتا ہوں" میسن نے جواب دیا۔ "ایک ایسی واردات کی اطلاع دے رہا ہوں جو بظاہر قتل کی معلوم ہوتی ہے۔"

"بہت خوب۔ عموماً لاشیں دریافت کرنے کا کام تم ہمارے ذمے ڈال دیتے ہو۔ خیر، کیا تم مجھے مقتول کا نام بتا سکتے ہو۔"

"میرا خیال ہے کہ اس کا نام فرینکلن جلٹ ہے جو وسٹاڈیل کے پاس ٹریلی وے پر رہتا ہے اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ مقام جارج بیکسٹر اسٹیٹ کے قریب واقع ہے۔ مسٹر جلٹ کی لاش بیکسٹر کے مکان کے عقب میں ڈرائیو وے کے قریب کسی جھاڑی میں پڑی ہے۔"

"تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟"

"میرے ایک مؤکل نے اس لاش کو دیکھا تھا۔"

"وہ مؤکل اب کہاں ہے؟"

"یہ میں نہیں جانتا۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ مؤکل میرے آفس سے جاچکا ہے۔"

"مگر ہم اس سے سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ اسے واپس بلاؤ۔"

"قانون کہتا ہے کہ اگر مجھے کسی لاش کے بارے میں بتایا جائے تو میں وکیل کی حیثیت سے قانون کو مطلع کروں۔ قانون یہ نہیں کہتا کہ میرا مؤکل لاش ملنے کی رپورٹ کرنے کے علاوہ کوئی بیان بھی دے اور نہ ہی مجھ پر پابندی لگاتا ہے کہ میں اپنے مؤکل کی شخصیت کا اظہار بھی کروں۔ مجھے اتنا ہی کہنا تھا" یہ کہتے ہوئے میسن نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔



پال ڈریک، پیری میسن کے آفس میں داخل ہوا۔ اس نے میسن کی ہدایت کے مطابق اپنے کارکنوں کو کام پر لگادیا تھا۔ میسن نے اس سے جارج بیکسٹر کے بارے میں پوچھا۔ پال ڈریک نے جواب دیا کہ جارج کروڑپتی آدمی ہے اور اس نے کئی قسم کے کاموں میں سرمایہ لگا رکھا ہے۔ عمر تقریباً پچپن سال ہے اور آج کل اکیلا ہے۔ چار پانچ سال قبل بیوی کو طلاق دے چکا ہے، جس کا بڑا اسکینڈل بنا تھا۔ بیوی نے بیس لاکھ ڈالر حاصل کرکے طلاق لی تھی۔ میسن نے پال کو مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا۔ اس کے علاوہ فرینکلن جلٹ جو ٹریلی وے پر اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ رہتا تھا، گزشتہ رات قتل کردیا گیا ہے۔ اس کی لاش بیکسٹر اسٹیٹ پر پائی گئی ہے، اس کے متعلق تحقیقات کرنے کی ہدایت دی۔ لاش کی رپورٹ خود میسن نے پولیس کو دی تھی۔ اس کے علاوہ میسن کا خیال تھا کہ بیکسٹر اسٹیٹ پر گیٹ کے پاس جھاڑی میں ممکن ہے، اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور پڑا ہو۔ پال ڈریک وہاں جائے، آس پاس منڈلاتا رہے اور اگر پولیس وہ ریوالور پالے تو پال اس کی اطلاع میسن کو دے۔ پولیس اس طرف متوجہ نہ ہو تو پال ڈریک خود پولیس سے پوچھے کہ کیا وہ وہاں آس پاس تلاشی لے سکتا ہے۔ پولیس یقیناً اجازت نہیں دے گی بلکہ خود متوجہ ہوجائے گی۔ میسن نے کہا کہ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ پال ڈریک اس ریوالور کو تلاش کرلے بلکہ وہ چاہتا ہے ریوالور پولیس کو ملے اور اسے مل جائے تو اس کی اطلاع میسن کو ہوجانا چاہیے۔ پولیس اگر پوچھے کہ پال ڈریک کو واردات کی اطلاع کیسے

ہوئی تو پال کہہ دے کہ اسے پیری میسن نے بتایا تھا اور وہ اسی کے لیے کام کررہا ہے۔ اس کے علاوہ ایکسر کار کے بارے میں بھی معلومات مطلوب ہیں جو کل رات بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس کھڑی تھی اور غالباً اس کا ٹائر پنکچر ہوگیا تھا۔ مزید یہ کہ وسٹاڈیل کے قرب وجوار میں جتنے سروس اسٹیشن ہیں، وہاں سے معلوم کیا جائے کہ وہاں سے کوئی آدمی بیکسٹر اسٹیٹ کے قریب کسی کار کی سروس کرنے گیا تھا۔ اس کار رجسٹریشن نمبر کیا تھا اور یہ کہ اس کا مالک کون ہے۔

میسن پال ڈریک کو ہدایات دے رہا تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور لیفٹیننٹ ٹریگ اندر داخل ہوا۔ وہ ہمیشہ یوں ہی بغیر اطلاع کے آجاتا تھا جس پر اس کی میسن سے نوک جھوک بھی چلتی رہتی تھی۔ اسے آتے دیکھ کر میسن نے پال ڈریک کو جانے کے لیے کہا کہ اسے جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرے۔

"میں اس طرف آیا ہوا تھا" ٹریگ نے کہا "سوچا تم سے بھی دعا سلام کرلوں۔"

"ہاں، اور اگر میرے آفس میں کوئی مؤکل موجود ہے یا یہاں سے جارہا ہے تو اسے بھی دیکھ لوں" میسن نے جواب دیا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ تمہارا فون ملتے ہی تمام قرب و جوار کے علاقے کو نگرانی میں لے لیا گیا تھا لیکن شاید تمہارا مؤکل اس سے پہلے ہی نکل گیا تھا۔ بہرحال یہ بات تو ذرا مشکل ہے کہ جسے بھی اس بلڈنگ سے نکلتے دیکھا جائے، اسے روک کر پوچھا جائے کہ تم پیری میسن کے مؤکل ہو یا نہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا، تم فکر مت کرو۔ ہم نے اپنا جال پھیلادیا ہے۔ آس پاس جتنے بھی کار پارکنگ مقامات ہیں، سب جگہ چیکنگ کی جارہی ہے۔ جس نے بھی گزشتہ ایک گھنٹے کے دوران میں وہاں کار کھڑی کی ہے، تاکید کردی گئی ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی ضروری چیکنگ کے بغیر کار لے جانے کی اجازت نہ دی جائے۔"

"میرا خیال تھا کہ تم پہلے بیکسٹر اسٹیٹ دوڑے جاؤ گے۔"

"ہم وہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ ضروری تفتیش وہاں بھی کی جارہی ہے" ٹریگ نے جواب دیا "لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے مؤکل کو کیسے معلوم ہوا کہ بیکسٹر اسٹیٹ پر کوئی قتل ہوا ہے۔"

"ممکن ہے، کسی نے میرے مؤکل کو اس لاش کے وہاں ہونے کے بارے میں بتایا ہو پھر میرے مؤکل نے مجھے بتادیا ہو اور ممکن ہے، میں نے اپنے مؤکل کو مشورہ دیا ہو کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ پولیس میں رپورٹ کردی جائے۔"

"ہاں یہ ممکن تو ہے مگر میرے خیال میں ایسا ہوا نہیں ہوگا۔"

"اگر میرے مؤکل نے اس آدمی کو قتل کیا ہوتا تو میں پولیس میں رپورٹ نہ کرتا۔ میں اسے مشورہ دیتا کہ ایسا کوئی بیان دینے کی ضرورت نہیں ہے جو اسے واردات میں ملوث کردے اور میں اس کی بات کو پیشہ ورانہ راز خیال کرتا۔"

"اس صورت میں میرا اندازہ ہے کہ جائے واردات پر کوئی ایسی چیز موجود ہے جسے تم چاہتے ہو کہ پولیس تلاش کرلے" یہ کہہ کر ٹریگ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہوا "وہ آلۂ قتل بھی ہوسکتا ہے۔ ہم یہاں جو کرسکتے تھے، کرچکے۔ اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ وہاں بیکسٹر اسٹیٹ پر پولیس کی توجہ کے لیے کیا چیز موجود ہے" اتنا کہہ کر ٹریگ اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے۔



ٹریگ کے جانے کے بعد پیری میسن نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ ممکن ہے، ٹریگ آفس بلڈنگ کی نگرانی کررہا ہو تاکہ اس کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھ سکے مگر اس کا نیل گرمس سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ ابھی وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور ٹریگ دوبارہ اندر داخل ہوا مگر اس مرتبہ گین ایلسٹن بھی اس کے ساتھ تھی جو بڑی خوف زدہ نظر آرہی تھی۔

"میں نے سوچا کہ واپس آکر تمہیں حیرت میں ڈال دوں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "یہ نوجوان عورت مس گین ایلسٹن ہے، میرا خیال تھا کہ شاید تم اسے پہچانتے ہوگے۔"

"یہ خیال تمہیں کیسے ہوا؟" میسن نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

"اس کی چیک بک سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کل تمہارے نام پانچ ڈالر کا چیک کاٹا ہے۔"

"تمہیں اس کی چیک بک دیکھنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔"

"میں جانتا ہوں۔ ہم لوگ کبھی کبھی ایسی چھوٹی موٹی غلطیاں کرجاتے ہیں مگر بات ایسی تھی جسے معلوم کرنا ضروری تھا۔ بہرحال یہ خاتون بتانے سے انکار کررہی ہے کہ اس نے یہ چیک تمہیں کیوں دیا تھا یا یہ کہ پچھلے ایک گھنٹے میں کہاں تھی۔ ہر سوال کے جواب میں اس کا کہنا ہے کہ پہلے وہ تم سے

بات کرے گی پھر جواب دے گی۔"

"اور تمہارا خیال ہے کہ کسی قتل کے کیس میں میری فیس پانچ ڈالر ہوتی ہے" میسن نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ یہ چیک تمہیں کل دیا گیا تھا۔ غالباً اس نے کسی معمولی بات کے سلسلے میں مشورہ کیا ہوگا مگر وہ معمولی سی بات آج ایک قتل کی واردات میں تبدیل ہوگئی۔"

"مس گین میری مؤکلہ ہے۔ میں پہلے اس سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے کہ فی الحال یہ ممکن نہیں ہے" ٹریگ نے کہا "ابھی اس پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ ہم صرف سوالات کررہے ہیں۔ اگر میں نے اسے تم سے علیحدگی میں بات کرنے کی اجازت دی تو یہ بات ڈسٹرکٹ اٹارنی ہملٹن برجر کو پسند نہیں آئے گی۔"

"کیا یہ حراست میں ہے؟"

"سوالات پوچھنے کی حد تک۔ ہم کوئی ناانصافی کرنا نہیں چاہتے لیکن سوالات کا جواب دینے سے انکار کرنا شبہ پیدا کرتا ہے۔"

"مس گین!" میسن نے گین کو مخاطب کیا "تمہارے وکیل کی حیثیت سے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ کسی بھی قسم کے سوال کا جواب مت دینا۔ نہ کوئی بیان دینا' جب تک مجھے حالات کو پوری طرح جاننے کا موقع نہ ملے۔ میں حالات کو سمجھنے کی کوشش کررہا ہوں اور اگلے چند گھنٹوں میں مجھے بہت کچھ معلوم ہونے کی امید ہے۔ لیفٹیننٹ ٹریگ یا دوسرے آفیسر خواہ کتنا ہی ہمدردانہ رویہ اختیار کریں' تمہیں بہلانے' پرچانے یا دھمکانے کی کوشش کریں مگر تمہیں ان سے کوئی بات نہیں کرنا ہے۔ بالکل خاموش رہو۔ تمہاری طرف سے ہر سوال کا جواب میں دوں گا۔"

"اچھی بات ہے" ٹریگ نے گہری سانس لی "ہمیں صرف اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔ ہم یقین کرنا چاہتے تھے کہ یہی وہ مؤکل ہے جس نے تمہیں قتل کی واردات کے بارے میں بتایا تھا... اور مس گین مجھے افسوس ہے مگر تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔ ہم تمہیں فرسٹ ڈگری قتل کے شبہے میں حراست میں لے رہے ہیں۔"

"اور تمہیں ہر مرحلے پر اپنے وکیل سے بات کرنے کا حق ہے" میسن نے کہا۔

"ہاں' مگر باقاعدہ الزام عائد کرنے کے بعد" ٹریگ نے کہا "ابھی ہم اسے پوچھ گچھ کے لیے ہیڈ کوارٹر لیے جارہے ہیں۔"

"اور یاد رکھنا!" میسن بولا "کہ سوال خواہ کچھ ہو' تم اس کا جواب نہیں دوگی۔"

جب ٹریگ' گین کو لے کر چلا گیا تو میسن نے ڈیلا سے کہا۔

"نیچے جاکر میری کار نکالو۔ گاڑی اسٹارٹ رکھنا۔ دس منٹ تک پارکنگ لاٹ پر رہنا۔ دس منٹ بعد کار لے کر بلڈنگ کے صدر دروازے پر آجانا۔ میں انتظار کررہا ہوں گا میرے بیٹھتے ہی کار اسٹارٹ کردینا۔"

"نیل گرمس کے گھر جانا ہے؟" ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس پہلو سے ہم پولیس سے ایک جست آگے ہیں۔"

"مگر وہ جلد ہی برابر آجائے گی۔"

"ہاں ضرور۔ مگر شاید تب ہم اس سے ایک جست اور آگے جاچکے ہوں" میسن نے جواب دیا۔

○☆○

ڈیلا اسٹریٹ نے ۳۶۷ منڈیلا ڈرائیو پر گرمس کے گھر کے سامنے کار روک دی۔ دونوں کار سے اتر کرفٹ پاتھ پر چلتے ہوئے مکان کی طرف بڑھے۔ میسن نے اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ نیل گرمس نے دروازہ کھولا' میسن نے اپنا تعارف کرایا۔ پیری میسن کا نام سن کر نیل پُرجوش ہوگئی۔ وہ پہلے سے اسے جانتی تھی اور اپنے بقول اس کی بڑی مداح تھی۔ وہ دونوں کو گھر میں لے گئی۔

"مجھے کچھ سوالات پوچھنا ہیں" میسن نے کمرے میں جاکر بیٹھتے ہوئے کہا "اور اس سلسلے میں تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا پڑے گا۔"

"جو سوال بھی پوچھنا چاہو' پوچھو" نیل نے کہا "مجھے تمہاری مدد کرکے خوشی ہوگی۔"

"سوالات کا تعلق گین ایلسٹن سے ہے" میسن نے کہا "مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے۔"

"ہاں وہ رہتی بھی ہے اور ناشتا بھی کرتی ہے" نیل نے بتایا "کبھی کبھی ہم اسے ڈنر کی دعوت دے دیتے ہیں مگر مالی طور پر کمرے کے کرائے میں صرف ناشتا شامل ہے۔"

"وہ کتابیں فروخت کرتی ہے؟"

"جی ہاں۔"

"کیا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ گزشتہ رات وہ کہاں تھی؟"

"کل رات وہ کسی پُراسرار قسم کے مشن پر تھی۔"

"اس نے تمہیں کسی سراغرساں سے ملاقات ہونے کے بارے میں بتایا تھا؟"
"ہاں بتایا تو تھا کہ کسی سراغرساں نے اسے اپنا ریوالور دے دیا تھا۔"
"تمہیں اس کی بات پر یقین آیا تھا؟"
"بالکل نہیں۔ میں اسے برسوں سے جانتی ہوں۔ وہ میری گہری دوست ہے۔"
"پہلے کبھی اس نے تم سے کوئی جھوٹ بولا تھا؟"
"کبھی کبھی لیکن ایسا جھوٹ اس نے کبھی نہیں بولا۔"
"اس نے تمہیں ریوالور دکھایا تھا۔ اس کا سلنڈر کھولا تھا؟ اور کیا تم نے کوئی خاص بات دیکھی تھی؟"
"مجھے ایسے ہتھیاروں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں، گین البتہ بہت کچھ جانتی ہے۔ میں اتنا ہی جانتی ہوں، جتنا اس نے بتایا تھا۔"
"اس نے کیا بتایا تھا؟"
"اس نے کہا تھا کہ سلنڈر میں ایک گولی کا خالی کارتوس ہے۔ میں نے خود بھی دیکھا، اس کے درمیان میں ایک نشان تھا جو شاید فائر کرنے سے بن جاتا ہے۔"
"تو تمہیں اس بات پر یقین نہیں آیا کہ کسی سراغرساں نے اسے وہ ریوالور دیا تھا؟"
"میں تم سے غلط بیانی نہیں کروں گی مسٹر میسن، مجھے اس کی کسی بات پر یقین نہیں آیا۔"
"کیا تمہیں یہ خیال آیا کہ شاید کسی نے اس ریوالور سے کسی کو قتل کردیا ہو اور پھر اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے گین کو دے دیا ہو؟"
"نہیں، میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ میرا خیال تھا کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گئی ہے اور مجھے یہ کہانی، یہ دیکھنے کے لیے سنا رہی ہے کہ آیا دوسرے لوگ اس پر اعتبار کرلیں گے یا نہیں؟ بہرحال میں نے اس سے صاف کہہ دیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔"
"اس صورت میں اس کے پاس وہ ریوالور کہاں سے آیا؟"
"میں کیا بتا سکتی ہوں۔"
"تمہیں معلوم ہے، اب وہ ریوالور کہاں ہے؟"
"گین اپنے ساتھ لے گئی ہے۔"
"اور گین اب کہاں ہے؟"
"معلوم نہیں۔ جب سے گئی ہے اس نے فون بھی نہیں کیا۔"
"تمہارا شوہر گھر پر ہے؟"
"نہیں، کسی بزنس ٹور پر گیا ہے۔ وہ زیادہ تر باہر رہتا ہے مگر تم یہ سوالات کیوں کررہے ہو؟"
"میں گین کے بیک گراؤنڈ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتا ہوں۔"
"لیکن میرے شوہر کا اس سے کیا تعلق؟"
"بظاہر تو کچھ نہیں مگر شاید ہو" میسن نے کہا "میرا خیال ہے مسز گرمس کہ گین کسی پریشانی میں پڑ گئی ہے۔"
"کیسی پریشانی؟"
"میں ابھی خود نہیں جانتا کہ پریشانی کی نوعیت کیا ہے۔ بہرحال پولیس اس سے پوچھ گچھ کررہی ہے اور میں چاہتا ہوں، تم میری مدد کرو۔"
"مگر میں کیا کرسکتی ہوں اور پولیس کا اس سے کیا تعلق؟"
"میں گزشتہ رات کے بارے میں جتنی بھی معلومات ممکن ہیں، پولیس کے یہاں آنے سے قبل جان لینا چاہتا ہوں۔"
"پولیس یہاں آئے گی؟" نیل چونکی۔
"ہاں۔ وہ تم سے کچھ سوالات پوچھے گی۔"
"پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"
"میں چاہتا ہوں، تم یہاں سے چلی جاؤ۔"
"تمہارا مطلب ہے فرار ہوجاؤں؟" نیل نے پوچھا۔
"ہرگز نہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اپنی کار میں بیٹھو اور چلنا شروع کردو" میسن نے جواب دیا "میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا اور باتیں کرتا جاؤں گا۔ میری سیکریٹری میری کار میں پیچھے چلتی رہے گی۔"
"جانا کہاں ہے؟"
"کہیں بھی نہیں، بس چلتے رہنا ہے تاکہ میں تم سے کسی مداخلت کے بغیر گفتگو کرسکوں۔"
نیل آمادہ ہوگئی کہ وہ گین کے لیے کچھ بھی کرسکتی ہے۔ میسن اس کی کار میں اور ڈیلا اسٹریٹ میسن کی کار میں روانہ ہوئے۔ میسن نے اس سے پوچھا کہ اس نے جارج بیکسٹر کا نام سنا ہے یا اسے جانتی ہے۔ نیل نے بتایا کہ نام تو سنا ہوا لگتا ہے مگر وہ اس سے واقف نہیں ہے۔ اس پر میسن نے سوال کیا کہ اس کا شوہر جارج کو جانتا ہے؟ نیل نے کہا کہ وہ اس بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی۔ میسن نے مسز جلٹ کے بارے میں پوچھا کہ کیا نیل کو معلوم تھا کہ گین، مسز جلٹ سے ملنے جارہی ہے۔ نیل نے بتایا کہ ہاں وہ جانتی ہے کہ مسز

جلٹ کہاں رہتی ہے اور یہ کہ گین اس سے ملنے گئی تھی۔

باتیں کرتے کرتے نیل نے کار کا ریڈیو آن کر دیا اس وقت مقامی خبریں آتی تھیں اور وہ انہیں سننے کی عادی تھی۔ کچھ دیر کے بعد خبریں شروع ہو گئیں اور چند خبروں کے بعد اناؤنسر نے بتایا کہ کچھ دیر پہلے بیکسٹر اسٹیٹ پر ایک لاش پائی گئی۔ لاش ایک مرد کی تھی جسے فرینکلن جلٹ کی حیثیت سے شناخت کر لیا گیا ہے۔ اسے اعشاریہ ۳۸ بور کی گولی سے ہلاک کیا گیا۔ گولی سینے میں ماری گئی تھی اور پولیس کے اندازے کے مطابق قتل کی واردات کل رات نو اور بارہ بجے کے درمیان ہوئی ہے۔ اس آدمی کی جیب سے جو ڈرائیونگ لائسنس ملا، اس کے مطابق اسی کا نام فرینکلن جلٹ تھا جو ٹرلی وے پر رہتا تھا۔ لیکن پولیس کو بیکسٹر اسٹیٹ کے سوئمنگ پول کے پاس ایک کار کھڑی ملی ہے۔ یہ کار فریڈ گرمس کے نام رجسٹرڈ ہے جو منڈیلا ڈرائیو پر رہتا ہے۔ کار کے گلوو کمپارٹمنٹ میں سے پولیس کو جو شناختی کاغذات ملے، ان میں ڈرائیونگ لائسنس بھی تھا جو فریڈ گرمس کے نام جاری کیا گیا تھا مگر قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس لائسنس پر گرمس کے انگوٹھے کا جو نشان بنا ہے، وہ اس انگوٹھے کے نشان سے قطعی مطابقت رکھتا ہے جو فرینکلن جلٹ کے لائسنس پر موجود ہے۔ پولیس کا خیال.....“

نیل نے ہاتھ بڑھا کر ریڈیو بند کیا اور پوری طاقت سے بریک مار کر کار روک دی۔

”تو یہ بات تھی“ وہ چلائی ”گین نے میرے شوہر کو قتل کر دیا ہے۔ سن رہے ہو مسٹر میسن، اس نے میرے شوہر کو مار ڈالا اور تم چالاکی سے مجھے پھانس کر اس کی مدد پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فوراً میری کار سے اتر جاؤ اور آئندہ مجھ سے بات کرنے کی ہمت نہ کرنا۔ اب میں جان گئی کہ کیا ہوا ہوگا.....“

میسن نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر نیل کوئی بات سننے پر تیار نہیں تھی۔ مجبوراً میسن کو کار سے اترنا پڑا۔ اس کے اترتے ہی نیل نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔ ڈیلا اسٹریٹ نے جو پیچھے پیچھے آ رہی تھی، کار میسن کے قریب آکر روک لی۔ میسن خاموشی سے کار میں بیٹھ گیا۔ ڈیلا اسٹریٹ کو مختصر الفاظ میں تمام واقعہ بتایا اور پھر کہا کہ اب وہ بیکسٹر اسٹیٹ جاکر دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

○☆○

بیکسٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے آس پاس ایک درجن سے زیادہ کاریں تھیں۔ پال ڈریک، اسٹیٹ کے آہنی جنگلے پر جھکا ہوا مل گیا۔ اس نے بتایا کہ پریس کے نمائندے پاس دکھا کر اندر چلے جاتے ہیں۔ کچھ دوسرے لوگ یونہی ٹہلتے ہوئے آتے ہیں اور اندر گھس جاتے ہیں مگر ہمیں اجازت نہیں ہے۔ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ نے جانے کی کوشش کی تو گیٹ پر کھڑے کانسٹیبل نے روک دیا کہ بغیر پاس کے اندر نہیں جا سکتے۔ میسن نے کہا کہ وہ لیفٹیننٹ ٹریگ سے ملنا چاہتا ہے۔ کیا مکان کے اندر والوں سے کوئی رابطہ ہو سکتا ہے؟ کانسٹیبل نے جواب دیا کہ بہت سے لوگ ملنا چاہتے ہیں تو وہ کیا کرے اور اس کے پاس کوئی واکی ٹاکی بھی نہیں ہے کہ ٹریگ کو اطلاع کر دے۔ میسن نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا۔ کانسٹیبل کو پیش کیا، اس نے انکار کر دیا۔ ڈیلا نے بھی انکار کر دیا۔ پال نے سگریٹ لے لیا۔ دوسرا میسن نے خود نکالا پھر لائٹر سے دونوں سگریٹ سلگائے۔ میسن نے سگریٹ کیس بند کیا اور اسے جنگلے کے اوپر سے جھاڑیوں میں اچھال دیا۔ کانسٹیبل چونک گیا ”یہ تم نے کیا کیا۔ اس طرح سے تم چیزیں اندر نہیں پھینک سکتے۔“

”کیوں، کیا یہ خلافِ قانون ہے؟“ میسن نے پوچھا۔

”یقیناً ہے“ کانسٹیبل نے جواب دیا ”تم دوسروں کی پراپرٹی پر کوڑا کرکٹ نہیں پھینک سکتے۔ یہ خلافِ قانون ہے۔“

”کیا بات کر رہے ہو۔ وہ سگریٹ کیس کوڑا کرکٹ تھا؟“ میسن نے کہا ”تمہیں معلوم ہونا چاہیے، وہ بہت قیمتی تھا اور اب اس سگریٹ لائٹر کو دیکھو، یہ بھی بہت قیمتی ہے“ یہ کہہ کر میسن نے سگریٹ لائٹر بھی جھاڑیوں میں پھینک دیا اور ڈریک سے بولا ”آؤ چلیں، اب یہاں ٹھہرنا بے سود ہے۔“

”اے ذرا ٹھہرو“ کانسٹیبل نے جلدی سے کہا ”آخر اس حرکت سے تمہارا مقصد کیا ہے؟“

”کچھ نہیں۔ میں جو کچھ کرنا چاہتا تھا، کر چکا ہوں۔“

”تم اس طرح شہادتیں نہیں گھڑ سکتے۔“

”کس بات کی شہادت!“

”مجھے نہیں معلوم۔“

”مجھے بھی یقین ہے کہ تم نہیں جانتے۔“

کانسٹیبل پولیس کار تک گیا جو گیٹ کے اندر کھڑی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا، کچھ کہتا رہا پھر کچھ سننے لگا۔ آخر کار سے اتر کر میسن کے پاس آیا۔

”تمہارا نام پیری میسن ہے؟“ اس نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں، ہے تو سہی۔“

"تو اب تم نہیں جاسکتے۔"
"اندر جاسکتا ہوں۔"
"نہیں۔"
"تب میرا ٹھہرنا بے کار ہے‘ میں جارہا ہوں۔"
"میں نے کہا‘ تم نہیں جاسکتے۔ لیفٹیننٹ ٹریگ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"
"تو کیا ہوا‘ اور بہت سے لوگ مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں" میسن نے جواب دیا "جب میں نے ٹریگ سے ملنا چاہا تھا تو تم نے یہی جواب دیا تھا کہ بہت سے لوگ اس سے ملنا چاہتے ہیں۔"
"بگڑنے کی ضرورت نہیں۔ تم یہاں شہادت گھڑ رہے تھے۔"
"کس چیز کی شہادت۔"
"تم اندر چیزیں پھینک رہے تھے۔"
"اس بات سے مجھے اتفاق ہے اور میں اندر جاکر اپنی چیزیں اٹھانا چاہتا ہوں۔"
کانسٹیبل نے بے بسی سے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر جیسے حالات کو اس پر رحم آگیا۔ مکان کے اندر سے ٹریگ ایک سادہ لباس آفیسر کے ساتھ آتا نظر آیا۔ کانسٹیبل نے میسن کی طرف اشارہ کرکے شکایت کی کہ اس آدمی نے پہلے سگریٹ کیس اور بعد میں سگریٹ لائٹر بھی جھاڑیوں میں پھینک دیا ہے۔ ٹریگ نے چونکتے ہوئے پوچھا کہ تم نے ٹھیک سے دیکھا تھا‘ اس نے یہی دو چیزیں پھینکی تھیں۔ کانسٹیبل نے یقین دلایا۔ ٹریگ نے پال ڈریک کے بارے میں سوال کیا۔ کانسٹیبل نے بتایا کہ یہ بہت دیر سے بس اِدھر اُدھر کھڑا ہوا ہے مگر اس نے کوئی چیز اندر نہیں پھینکی۔ ٹریگ نے اپنے ساتھی سے‘ جس کا نام ڈک تھا‘ کہا کہ وہ سگریٹ لائٹر اور سگریٹ تلاش کرے۔ سگریٹ لائٹر واضح طور پر نظر آرہا تھا۔ ڈک نے اسے اٹھالیا۔ سگریٹ کیس بھی پاس ہی مل گیا مگر ساتھ ایک اور چیز بھی۔
"یہاں ایک ریوالور بھی ہے" ڈک نے بتایا۔
"میرا بھی یہی خیال تھا" ٹریگ نے جواب دیا "میسن کی ڈرامے بازی کا مقصد بھی یہی تھا۔ پہلے پال ڈریک نے ریوالور پھینکا پھر میسن نے ایسی حرکات کیں جن سے مشکوک ہوکر ہم اسے تلاش کریں اور ریوالور پالیں۔"
"یہ ایک عزت دار پرائیوٹ سراغرساں کے خلاف بڑی سنگین نوعیت کا الزام ہے" میسن نے کہا۔ ٹریگ نے کچھ سوچا۔
"او۔کے" وہ بولا "میں محض بلند آواز سے سوچ رہا تھا۔ میرا مقصد کسی کے خلاف الزام لگانا نہیں تھا۔"
پھر اس نے چیخ کر ڈک سے کہا کہ وہ ریوالور کی نال میں پنسل ڈال کر اسے احتیاط سے لے آئے۔
ڈک نے ریوالور کی نال میں پنسل ڈال کر اسے اٹھایا اور ٹریگ کے پاس لے آیا۔ ٹریگ نے اسے ہاتھ لگائے بغیر غور سے دیکھا اور کہا "اسے پولیس لیبارٹری لے جاؤ۔ شاید ہمیں اس پر اس آدمی کا بھی کوئی نشان مل جائے جس نے اسے یہاں ڈالا ہے۔" میسن نے اپنے سگریٹ کیس اور لائٹر کے بارے میں پوچھا۔ ٹریگ نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ یہ دونوں چیزیں سردست اسے نہیں مل سکتیں۔ "اس دوران میں سگریٹ کا پیکٹ اور ماچس خرید کر اس طرح سگریٹ پینے کی عادت ڈالو۔"
میسن نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ایک بار پھر غور سے تلاشی لے۔ ممکن ہے‘ کوئی دوسرا سگریٹ کیس اور لائٹر بھی ہو اور شاید کوئی دوسرا ریوالور بھی۔ ٹریگ نے سوچتے ہوئے جواب دیا "کبھی کبھی میسن کے خیالات اس کے اپنے خیالات سے مل جاتے ہیں۔" پھر ڈک کو ہدایت کی کہ وہ دوبارہ اندر جاکر جھاڑیوں میں اچھی طرح تلاشی لے اور کہا کہ کوئی دوسرا ریوالور ملا اور اس کا سراغ لگاتے لگاتے وہ میسن تک پہنچ گیا تو یہ بہت بُری بات ہوگی۔
"کیا کسی پرائیوٹ پراپرٹی پر ریوالور اچھال کر پھینک دینا غیر قانونی ہے؟" میسن نے پوچھا۔
"یہ تو نہیں مگر کسی شہادت کو مشکوک بنانا غیر قانونی ہے۔"
"بہتر ہوگا‘ تم اپنے پینل کوڈ کو دوبارہ غور سے پڑھو۔ اس میں کیا بات مشکوک ہے اور اس سے بھی پہلے یہ کہ یہ شہادت کس طرح بن گیا" میسن نے کہا۔
"اپنا راستہ پکڑو" ٹریگ نے میسن کی کار کی طرف اشارہ کیا "اب یہاں تمہارے لیے کچھ اور نہیں ہے۔"
"آؤ ڈیلا!" میسن اپنی سیکریٹری کی طرف گھوما "چل کر سگریٹ کا ایک پیکٹ اور ماچس خریدلیں پھر پال کو لنچ کھلانے لے جائیں گے۔"

○☆○

سہ پہر چار بجے کے بعد پال ڈریک کئی رپورٹیں لے کر پیری میسن کے آفس آیا۔ اس نے بتایا کہ حسن اتفاق سے ابھی وہ لوگ پولیس سے بدستور ایک قدم آگے ہیں۔ فریڈ گرمس اور فرینکلن جلٹ کے پیدائشی سرٹیفکیٹ چیک کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ گرمس کا کوئی پیدائشی

سرٹیفکیٹ نہیں ہے جبکہ جلٹ کا سرٹیفکیٹ موجود ہے۔ جلٹ کے باپ کا نام گورسن جلٹ تھا۔ وہ نوجوانی میں گھر سے بھاگ گیا تھا۔ اس کی ماں نے اس بنیاد پر طلاق کا مقدمہ کردیا پھر ماں کا انتقال ہوگیا۔ کوئی نہیں جانتا کہ گورسن کا کیا بنا۔ گمشدگی کے باعث طلاق کے ریکارڈ میں اسے لاپتا ظاہر کیا گیا ہے۔ گورسن ایک انوکھا نام ہے سو اس نے اپنے کئی کارکنوں کو گورسن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے پر لگادیا تھا۔ ان میں سے ایک کے پاس پائن ہیون کے علاقے میں ایک پہاڑی کیبن ہے۔ واکرپاس نامی دیہاتی علاقے میں یہ ایک پہاڑی قصبہ ہے۔ کارکن کا کہنا ہے کہ وہاں ایک آدمی کا نام گورسن جلٹ تھا جو تنہائی کی زندگی گزارتا تھا۔ تھا کا مطلب ہے کہ کارکن نے اس قصبے میں فون کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تین دن پہلے انتقال کرگیا ہے۔ وہاں کا کارونر اور عوامی منتظم کو ابھی تک گورسن کے کسی رشتے دار کا پتا نہیں لگ سکا چنانچہ ابھی تک لاش نہیں دفنائی ہے کہ شاید کوئی آجائے اور تدفین کے اخراجات ادا کردے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ کارکن گورسن جلٹ سے زیادہ واقف نہیں تھا۔ یوں گورسن بہت غریب تھا۔ پھٹا پرانا لباس پہنتا تھا، کبھی شیو نہیں بناتا تھا سر اور داڑھی کے بال بے تحاشا بڑھ گئے تھے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے فرینکلن جلٹ کا ایک فوٹو بھی حاصل کرلیا ہے۔ نیل گرمس نے پیری میسن سے ملاقات کے فوراً بعد پولیس سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ میسن اسے پوشیدہ ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ میسن نے جلٹ کے ڈرائیونگ لائسنس کے بارے میں سوال کیا تو پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے ڈرائیونگ لائسنس کی نقل حاصل کرلی ہے جس کے مطابق فرینکلن جلٹ کی عمر بتیس سال تھی۔ جہاں تک گین کے کہنے کے مطابق اس کار کا تعلق ہے جو اس سراغرساں کی تھی اور جس کا ٹائر پنکچر ہوگیا تھا تو ایسی کسی کار کا وجود ثابت نہیں ہوسکا، نہ ہی کسی سروس اسٹیشن سے ایسی کسی کار کی سروس کے لیے کوئی آدمی بھیجا گیا تھا۔ سروس اسٹیشن پر گین کی کار سے ایک آدمی کو اترتے ضرور دیکھا گیا مگر وہ ریسٹ روم کی طرف گیا اور پھر غائب ہوگیا۔ اس کا حلیہ بھی معلوم کرلیا گیا ہے۔ اس کا قد اندازاً پانچ فٹ نو انچ تھا۔ عمر تقریباً پچیس سال، بال سیاہ اور گھونگھریالے تھے۔ مختلف اوقات قابلِ غور ہیں۔ قتل کا وقت ساڑھے نو بجے متعین کیا گیا ہے۔ دس بجے بیکسٹر اسٹیٹ کا نگراں گیٹ بند کرکے قفل ڈال دیتا تھا۔ نگراں کا نام کورلے کیچ ہے۔ وہ ایک جھونپڑی میں رہتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی ہے کہ روز صبح سات بجے گیٹ کھول دے اور رات کو دس بجے بند کردے۔ جن دنوں میں بیکسٹر موجود ہوتا ہے تو دو ملازم صبح آٹھ بجے کام پر آتے ہیں اور شام پانچ بجے چلے جاتے ہیں۔ پھر ایک باورچی ہے جو دوپہر میں آتا ہے اور رات آٹھ بجے واپس جاتا ہے پھر ایک منتظمہ ہے جو مکان میں ہی رہتی ہے لیکن آج اس کی چھٹی کا دن ہے۔ اس نے پولیس کو بتایا ہے کہ بیکسٹر نے اسے اجازت دے دی تھی کہ وہ کل رات ہی جاسکتی ہے چنانچہ وہ نو بجے رات گھر سے چلی گئی تھی۔ خود بیکسٹر ایک کاروباری معاہدے کے سلسلے میں سان فرانسسکو گیا ہوا تھا اور واپس آرہا تھا۔ بیکر فیلڈ رک کر رات ایک موٹیل میں بسر کی اور آج صبح یہاں پہنچا اور سیدھا اپنے آفس چلا گیا۔ پھر جب پولیس نے اس سے رابطہ کیا تو اسے پہلی بار اس واردات کا علم ہوا۔ اس نے مقتول کی لاش دیکھی اور اس کے کہنے کے مطابق وہ اس کے لیے قطعی اجنبی ہے۔ وہ کل ہوائی جہاز سے ہونولولو جارہا ہے۔ اس نے اپنے ملازمین کو پولیس سے تعاون کرنے کی تاکید کی ہے اور اسٹیٹ کی چابیاں ٹریگ کے حوالے کردی ہیں۔ پولیس کو تقریباً یقین ہے کہ گین جانتی تھی، جلٹ اور گرمس ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ پولیس کا نظریہ ہے کہ جب گین، مسز جلٹ سے مل کر جارہی تھی تو گرمس آگیا۔ گین اس کی کار میں بیٹھ گئی۔ اس پر غیر قانونی طور پر دوسری شادی کرنے کا الزام لگایا۔ دونوں میں جھگڑا ہوا۔ گین ریوالور کی زد پر اسے بیکسٹر اسٹیٹ لے گئی۔ وہاں اسے قتل کیا۔ پیدل اپنی کار تک واپس آئی اور یہ واقعہ گیٹ بند ہونے سے قبل پیش آیا۔ جہاں تک اس پُراسرار سراغرساں کا تعلق ہے تو وہ غالباً گین کا ساتھی تھا۔ بس اسے گرفتار کرنے کی دیر ہے۔ جیسے ہی وہ پکڑا گیا، گین کے خلاف پولیس کیس مکمل ہوجائے گا۔

میسن کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر بولا ”یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ کوئی اس کے دور کے کزن گورسن جلٹ کی تدفین کے اخراجات دینے پر تیار نہیں۔ اس کی موت کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ اب کم از کم وہ اتنا تو کرہی سکتا ہے کہ کفن دفن کا بندوبست کردے۔ پال ڈریک نے چونکتے ہوئے اعتراض کیا کہ گورسن کو اپنا رشتے دار بتانا غیر قانونی ہوگا۔ میسن اس کی لاش لینے کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ میسن نے جواب دیا ”لاش کون لینا چاہتا ہے۔ وہ تو بس تدفین کا خرچ دینا چاہتا ہے اور اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ پال ڈریک نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اس سے وقت ضائع ہوگا لیکن پیری میسن نے پائن ہیون جانے کا ارادہ کرلیا۔ اس کا خیال تھا کہ دو تین

دن کی مدت میں گورسن جلٹ اور فرینکلن جلٹ یعنی باپ بیٹے کی موت واقع ہونے میں کوئی ایسا نکتہ ہوسکتا ہے جو اسے کیس سمجھنے میں مدد دے سکے۔ چنانچہ اس نے ڈیلا اسٹریٹ کو ساتھ لیا اور دونوں کار کے ذریعے پائن ہیون روانہ ہوگئے۔



پائن ہیون پہنچ کر پیری میسن نے تدفین گھر کے مالک مسٹر بولٹن سے ملاقات کی۔ بولٹن قصبے کا کارونر اور عوامی منتظم بھی تھا۔ آفس سے روانہ ہونے سے قبل ڈیلا اسٹریٹ نے میسن کی ہدایت پر ایک ہلکے رنگ کی لپ اسٹک اور کاغذ رکھ لیا تھا۔ میسن نے یہ چیزیں اس سے لے لیں۔ بولٹن سے کہا کہ وہ گورسن کی تدفین کے لیے ساڑھے تین سو ڈالر دینا چاہتا ہے۔ بولٹن اتنی رقم کا سن کر خوش ہوگیا اور اس کے بعد میسن کی ہر خواہش پوری کرنے پر آسانی سے تیار ہوگیا۔ سب سے پہلے میسن نے گورسن کی لاش دیکھی اور بولٹن کو بہانے سے باہر بھیج کر لاش کی تمام انگلیوں پر لپ اسٹک لگا کر کاغذ پر ان کے نشانات اتار لیے۔ پھر انگلیوں کو احتیاط سے صاف کیا اور نشانات والا کاغذ جیب میں رکھ لیا۔ پھر ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ وہ بولٹن کو ساڑھے تین سو ڈالر کا چیک کاٹ دے۔ چیک اس طرح لکھا جائے کہ اسے کیش کرانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ گورسن کی موت طبعی تھی۔ وہ اپنی جھونپڑی میں مردہ پایا گیا۔ لاش اس کے ایک دوست عذرا نے دریافت کی تھی۔ قصبے کے پرانے ڈاکٹر نے (جس کے معائنے پر زیادہ بھروسا نہیں کیا جاسکتا تھا) لاش کا معائنہ کیا تھا اور حرکتِ قلب بند ہونے کو موت کا باعث قرار دیا تھا۔ اس کی تشخیص درست تھی یا نہیں لیکن اس بات پر شک نہیں کیا جاسکتا تھا کہ گورسن کی موت فطری اور طبعی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گورسن بالکل تنہائی اور عسرت کی زندگی بسر کررہا تھا۔ کوئی اس کا رشتے دار نہیں تھا، نہ کوئی اس سے ملنے آتا تھا مگر گزشتہ دو ڈھائی سال سے ایک نوجوان گاہے گاہے اس سے ملنے آنے لگا تھا۔ وہ قصبے میں کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ بس آتا اور گورسن کی جھونپڑی میں کچھ دیر ٹھہر کر چلا جاتا۔ صرف ایک بار اس نے قصبے کے سروس اسٹیشن سے پیٹرول بھی لیا تھا۔ میسن نے جیب سے فرینکلن جلٹ کی تصویر نکال کر دکھائی تو بولٹن نے کہا کہ اُس کے خیال میں یہی نوجوان گورسن سے ملنے آتا تھا۔

پیری میسن کی خواہش پر بولٹن اسے گورسن کی جھونپڑی میں بھی لے گیا۔ یہاں کوئی قابلِ توجہ یا مشکوک چیز نظر نہیں آئی البتہ ایک گوشے میں جاسوسی رسالوں کا ایک ڈھیر پڑا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ گورسن فرصت کے اوقات میں جاسوسی اور سنسنی خیز کہانیاں پڑھنے کا شوقین تھا۔ میسن نے ان رسالوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ان میں سے ایک پرچہ سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ کا تھا جس پر ڈھائی سال پہلے کی تاریخ پڑی تھی۔ میسن نے اسے کھول کر دیکھا۔ اچانک اس نے ایک فوٹو دیکھا مگر یہ محسوس کرکے کہ بولٹن اسے غور سے دیکھ رہا ہے، پرچہ بے پروائی سے بند کردیا جیسے اس میں کوئی بات نہ ہو۔ میسن جھونپڑی دیکھ چکا تو اس کے کہنے پر بولٹن اسے گورسن کے دوست عذرا کی جھونپڑی میں لے گیا جو زیادہ دور نہیں تھی۔ میسن نے عذرا سے بھی بات کی مگر کوئی نئی چیز سامنے نہیں آئی۔ میسن نے اسے بھی فرینکلن جلٹ کا فوٹو دکھایا۔ عذرا نے بولٹن سے زیادہ یقینی انداز میں پہچان لیا کہ یہ وہی نوجوان ہے جو گاہے گاہے گورسن سے ملنے آتا تھا۔

یہاں سے رخصت ہوکر میسن کی خواہش پر بولٹن اسے قصبے کے سروس اسٹیشن بھی لے گیا۔ جہاں کے ملازم لوویل نے اس نوجوان کی کار میں پیٹرول ڈالا تھا۔ لوویل نے قطعی یقینی لہجے میں فرینکلن کو پہچاننے کا اعتراف کیا۔ اب یہ بات یقینی ہوگئی کہ فرینکلن ضرور گورسن سے ملنے آتا تھا۔

اس کے بعد پیری میسن نے بولٹن کو اس کے گھر پر اتار دیا اور چلتے وقت یہ بھی بتادیا کہ جس نوجوان کا فوٹو اس نے بولٹن کو دکھایا تھا، اس کے خیال میں وہ گورسن کا بیٹا ہے۔ یہ بھی کہہ دیا کہ ممکن ہے، بولٹن اخبارات میں فرینکلن جلٹ کے بارے میں مزید خبریں دیکھے۔ پھر وہ اور ڈیلا اسٹریٹ، بولٹن سے رخصت ہوکر واپس اپنے آفس روانہ ہوگئے۔ راستے میں ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا کہ سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ کے پرچے میں وہ کیا بات تھی جسے دیکھ کر میسن چونکا تھا۔ میسن نے بتایا کہ اس پرچے میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون ایک بزنس مین کے بارے میں تھا جس نے پرانی عمارتوں کو خریدنے اور ان کو نیا بنا کر فروخت کرنے میں کافی دولت کمائی ہے اور مضمون کے ساتھ اس بزنس مین کی تصویر بھی تھی۔ اور وہ تصویر جارج بیکسٹر کی تھی۔ فوٹو میں اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیکسٹر یا اس دوسرے آدمی کے فوٹو میں ایسی کیا خاص بات تھی جس کی وجہ سے گورسن نے اس پرچے کو خریدا اور سنبھال کر رکھا تھا۔



دوسرے دن پیری میسن آفس پہنچا تو ڈیلا اسٹریٹ پہلے

سے موجود تھی۔ اس نے بتایا کہ پال ڈریک بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کے پاس کئی اطلاعات ہیں۔ میسن نے فون کرکے پال ڈریک کو بلالیا۔ ڈریک نے بتایا کہ لیفٹیننٹ ٹریگ اس کے پائن ہیون جانے سے بڑے تجسس میں پڑگیا ہے اور خود بھی وہیں گیا ہے۔ میسن نے پوچھا کہ گزشتہ رات اس نے پال ڈریک کو جو انگلیوں کے نشانات دیے تھے، ان کے بارے میں کیا معلوم ہوا۔ ڈریک نے بتایا کہ اس بارے میں جلد ہی رپورٹ ملنے کی امید ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ پولیس کو جو ریوالور ملا تھا اس کے بارے میں اس نے معلوم کرلیا ہے کہ اسے بیکسٹر نے خریدا تھا اور دو ہفتے قبل اس نے یہ ریوالور اپنی گھر کی منتظمہ منی کروڈر کو دے دیا تھا۔ مگر آٹھ دس دن پہلے منی سے یہ ریوالور گم ہوگیا۔ ریوالور اس کے کوٹ کی جیب سے کہیں گرگیا۔ تب کوٹ اس کے کندھے پر پڑا تھا اور وہ فٹ پاتھ پر جارہی تھی۔ اس نے ڈر کی وجہ سے بیکسٹر کو اطلاع نہیں دی۔ قتل اس ریوالور سے ہوا ہے یا نہیں، اس بارے میں ابھی پولیس کوئی بات نہیں بتارہی ہے۔ میسن نے ڈریک سے کہا کہ وہ گین کا مقدمہ جلد سے جلد ابتدائی سماعت کی عدالت کے سامنے لانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں جارج بیکسٹر کو سمن دینا چاہتا ہے کہ وہ صفائی کے گواہ کی حیثیت سے عدالت میں پیش ہو۔

"تم ایسا نہیں کرسکتے۔" پال ڈریک نے چونک کر کہا۔

"کیوں نہیں کرسکتا؟"

"خدا کی پناہ۔ ذرا عقل سے کام لو۔ بیکسٹر کروڑ پتی ہے۔ ہر جگہ اس کا سرمایہ لگا ہوا ہے اور پھر وہ ہونولولو جارہا ہے۔"

"سمن وصول کرنے کے بعد اسے یہاں رہنا پڑے گا۔"

"وہ ایک ہنگامہ کھڑا کردے گا۔"

"ایک آدمی بھی اس کی نگرانی پر لگادو۔ وہ جہاں بھی جائے مجھے اس کی اطلاع رہنا چاہیے۔" میسن نے کہا "تاکہ جب اسے سمن دینے کا وقت آئے تو مجھے معلوم ہو کہ اس وقت وہ کہاں ملے گا۔ اس کے علاوہ میں ایک سمن منی کروڈر اور نگران کورلے کیچ کو بھی دینا چاہتا ہوں۔"

میسن کے پوچھنے پر پال ڈریک نے بتایا کہ گین نے جس سراغرساں کا ذکر کیا تھا، اس کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کسی آدمی کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس کی کہانی گین کے ذہن کی گھڑی ہوئی ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ فون کی گھنٹی بجی۔ فون پال ڈریک کے لیے تھا۔ ڈریک نے فون پر اپنے کارکن سے بات کی اور ریسیور رکھ کر میسن کو بتایا کہ اس نے انگلیوں کے جو نشانات دیے تھے، وہ گورسن جلٹ کے تھے۔ اسے ڈاکا زنی کے الزام میں سات سال کی سزا ہوئی تھی جو اس نے فورٹ میڈیسن کے جیل خانے میں کاٹی۔ ڈکیتی میں گورسن کا ایک دوست کولنگٹن ہالسے بھی شریک تھا۔ پولیس نے گورسن کو تو پکڑلیا مگر ہالسے کبھی اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ جب گورسن کے نشانات شناخت کے لیے بھیجے گئے تو ایف بی آئی والے جوش میں آگئے۔ وہ گورسن کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتے ہیں تاکہ اس سے ہالسے کا پتا معلوم کرسکیں۔ ہالسے انہیں ایک قتل کی واردات کے سلسلے میں مطلوب ہے۔ میسن نے کہا، اگر یہ بات اسے معلوم بھی تھی تو اب اس کے ساتھ ہی چلی گئی۔

پال ڈریک کے جانے کے بعد میسن نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ گورسن، ہالسے کا دوست تھا۔ ان دونوں نے ڈکیتی کی ایک واردات کی۔ گورسن پکڑا گیا اور سات سال قید کی سزا بھگتی۔ ہالسے فرار ہوگیا اور پولیس کو اس کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہالسے کو کسی نہ کسی طرح ایک نئی زندگی بالکل نئے انداز سے گزارنے کا موقع مل گیا۔ ایک ایسی زندگی جس کا جرائم یا جرائم پیشہ افراد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ ایسی پوزیشن میں آگیا جہاں کوئی اس پر شبہ تک کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔ پولیس اور ایف بی آئی کے پاس اس کی انگلیوں کے نشانات موجود تھے۔ یہ نشانات انہیں پھر کبھی کسی جرم کے سلسلے میں نظر نہیں آئے۔ اس سے یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ اب اس کا مجرمانہ زندگی سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا ہے۔ سزا کاٹنے کے بعد گورسن نے بھی جرم کی دنیا اور اس دنیا کے ساتھیوں کو خیرباد کہہ دیا اور ایک چھوٹے سے پہاڑی قصبے میں مقیم ہوگیا لیکن ڈھائی سال قبل ایک دن اچانک اسے سیٹر ڈے ایوننگ پوسٹ میں جارج بیکسٹر کا فوٹو نظر آیا۔ اب فرض کرو کہ اس نے فوٹو کو ہالسے کی تصویر کی حیثیت سے شناخت کرلیا، کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کے بعد اس نے بیکسٹر کو بلیک میل کرنا شروع کردیا ہو۔ اسے گزربسر کے لیے کچھ زیادہ رقم کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے بیٹے نے اسے تلاش کرلیا اور جب وہ گورسن سے ملنے آنے لگا تو کسی نہ کسی طرح اسے بھی معلوم ہوگیا کہ بیکسٹر اصل میں ہالسے ہے۔ اس کے بعد وہ دہری زندگی گزارنے لگا۔ ایک غیرقانونی شادی کی۔ کبھی ایک، کبھی دوسرے گھر میں رہنے لگا۔ اس کی آمدنی کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا کہ کہاں سے ہوتی ہے۔ اس کے یہی معنی تھے

کہ وہ بیکسٹر کو زیادہ بڑی رقموں کے لیے بلیک میل کر رہا تھا۔ تب پھر اچانک باپ بیٹا اڑتالیس گھنٹوں کے اندر مر گئے۔ بیکسٹر عجلت کے ساتھ ملک سے باہر نکل گیا تاکہ کوئی قتل کی واردات کے سلسلے میں بیکسٹر اسٹیٹ کے جملہ افراد کی انگلیوں کے نشانات لینے کے بارے میں سوچے تو خود بیکسٹر کی انگلیوں کے نشانات نہ لے سکے۔

ڈیلا اسٹریٹ نے کہا کہ ان حالات میں کہ میسن اس پر سمن جاری کرنا چاہتا ہے تو اگر یہ نظریہ غلط نکلا تو بیکسٹر اس کے لیے ایک قیامت کھڑی کر سکتا ہے۔ میسن نے کہا، اسے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لیفٹیننٹ ٹریگ بھی گورسن کی جھونپڑی میں سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ کا وہ پرچہ نہ دیکھ لے اور اس سے اسی نتیجے پر پہنچے جو میسن کے دماغ میں آیا ہے۔ میسن نے فوراً پائن ہیون میں بولٹن کو فون کیا اور کہا کہ گورسن اس کا دور کا رشتے دار ہی سہی مگر وہ نہیں چاہتا کہ پولیس اس کے بارے میں یہ خیال کرے کہ وہ صرف جاسوسی اور سنسنی خیز رسالے پڑھتا تھا اور پولیس کی رائے گورسن کے بارے میں خراب ہو جائے اس لیے کیا وہ اپنے گھر سے کچھ دوسری قسم کے رسالے لے جا کر وہاں گورسن کی جھونپڑی میں ان جاسوسی رسالوں میں ملا کر رکھ سکتا ہے تاکہ پولیس یہ نہ سمجھ سکے کہ گورسن صرف ایک ہی طرح کی تحریریں پڑھنے کا عادی تھا۔ بولٹن نے کہا، اس کی بیوی ٹریولنگ میگزین پڑھتی ہے۔ کچھ اور رسالے بھی ہیں۔ وہ یہ رسالے لے جا کر ابھی وہاں رکھ دیتا ہے۔ میسن نے اس کا شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔

پیری میسن اپنے اندازے کی تصدیق کے لیے جارج بیکسٹر کی انگلیوں کے نشانات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب بیکسٹر کو سمن دیا جائے گا تو چونکہ یہ اس کی مرضی کے خلاف ہوگا اس لیے وہ اس سے ملنے اس کے آفس آئے گا اور اگر اس وقت اسے چند منٹ بیرونی آفس میں انتظار کرایا جائے تو وہ اپنی اضطرابی کیفیت میں ممکن ہے، بیرونی آفس میں میز پر رکھے ہوئے سگریٹ کیس اور سگریٹ لائٹر کو اٹھا کر سگریٹ نکالنے اور سلگانے کی کوشش کرے۔ اپنا سگریٹ کیس اور لائٹر وہ بیکسٹر اسٹیٹ پر پھینک آیا تھا اور اب یہ دونوں چیزیں ٹریگ کے قبضے میں تھیں اس لیے اس نے ڈیلا اسٹریٹ کو بھیجا کہ وہ چمک دار سطح کے دو سگریٹ کیس اور سگریٹ لائٹر خرید لائے۔ ایک کیس اور لائٹر بیرونی آفس کی میز پر رکھ دیے جائیں اور دوسرا کیس اور لائٹر وہ اپنی میز پر رکھ دے۔ شاید بیکسٹر بیرونی آفس میں یا اس کے آفس میں ان چیزوں کو ہاتھ لگائے اور اس طرح لاعلمی میں اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

○☆○

سہ پہر ساڑھے تین بجے کے قریب گرٹی نے مقررہ سگنل کے ذریعے اطلاع دی کہ جارج بیکسٹر بیرونی آفس میں موجود ہے۔ پیری میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کو بھیجا کہ وہ میسن کی مصروفیت کا عذر کر کے بیکسٹر کو چند منٹ بیرونی آفس میں روکنے کی کوشش کرے۔ ڈیلا باہر گئی۔ فوراً ہی واپس آئی اور اس نے میسن کو بتایا کہ بیکسٹر سخت غصے کی حالت میں ہے۔ وہ تو بیٹھنے پر تیار ہی نہیں تھا مگر ڈیلا اسے دم دلاسا دے کر بٹھا آئی ہے۔ اسی وقت فون پر گرٹی کا دوسرا سگنل موصول ہوا جس کا مطلب تھا کہ بیکسٹر نے سگریٹ کیس اور لائٹر پر اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ دیے ہیں۔ میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کو پھر باہر بھیجا کہ وہ بیکسٹر کو اپنے ساتھ اندر آفس میں لے آئے۔ چند لمحوں کے بعد بیکسٹر، ڈیلا کے ساتھ میسن کے آفس میں داخل ہوا۔ وہ طویل قدوقامت اور تندرست جسم کا آدمی تھا جس کی عمر پچپن سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ ڈیلا باہر گئی تو اس نے میسن کی ہدایت کے مطابق گرٹی کو تاکید کر دی تھی کہ سگریٹ کیس اور لائٹر احتیاط سے کاغذ میں لپیٹ کر پال ڈریک کو پہنچا دیے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ ان پر جو انگلیوں کے نشانات ہیں، انہیں محفوظ کر کے معلوم کرے کہ وہ ہالسے کی انگلیوں کے نشانات سے تو نہیں ملتے۔

جارج بیکسٹر نے آتے ہی جیب سے ایک کاغذ... ...نکال کر میسن کی میز پر رکھا۔

"یہ سمن مجھے دینے سے تمہارا کیا مقصد ہے؟" اس نے پوچھا۔ میسن نے اسے بیٹھنے کو کہا۔

"میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، کھڑے رہ کر بھی کہہ سکتا ہوں" بیکسٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسی تمہاری مرضی" میسن نے کہا "میں نے تمہیں سمن اس لیے بھجوایا ہے کہ میں تمہیں صفائی کے گواہ کی حیثیت سے عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

"مگر میں کیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا" بیکسٹر بولا۔ میسن خاموش بیٹھا رہا۔ بیکسٹر میز کے قریب آیا "تم میرے ساتھ یہ سلوک کر کے بچ نہیں سکتے" اس نے کہا۔ میسن نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ بیکسٹر نے اضطراری حرکت کے طور پر میسن کی میز پر رکھا ہوا دوسرا سگریٹ کیس اٹھا لیا اور ایسا لگا، جیسے وہ اسے پھینک کر مارنا چاہتا ہے مگر

میسن بدستور خاموشی سے بیٹھا ایک فائل پڑھتا رہا۔
"میں ہونولولو جا رہا ہوں" بیکسٹر پھر بولا۔
"بڑی اچھی بات ہے" میسن نے کہا۔
"آج رات جا رہا ہوں۔"
"تب عدالت کی کارروائی شروع ہونے پر واپس آجانا۔"
"آخر تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو" بیکسٹر نے تیزی سے کہا "میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا جو تمہارے یا تمہاری مؤکلہ کے کام آسکے۔ میں گین ایلسٹن سے واقف نہیں ہوں، نہ اس آدمی کو جانتا ہوں جس کا قتل ہوا ہے۔ اس کیس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں قتل کے وقت باہر گیا ہوا تھا۔ بس میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ قتل میری اسٹیٹ پر ہوا ہے اور یہ بھی اس لیے کہ مجھے کسی نے بتایا ہے۔"
"ریوالور کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"
"بلاشبہ اسے میں نے خریدا تھا۔"
"تب تم اس کی گواہی دے دینا۔"
"اس کی ضرورت نہیں۔ متعلقہ ریکارڈ اس حقیقت کا شاہد ہے۔ بے شک ریوالور میں نے خریدا تھا اور رجسٹر پر میرے ہی دستخط ہیں۔" بیکسٹر نے کہا "میں تمہیں یہاں یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اپنا ہونولولو کا سفر ملتوی نہیں کر سکتا۔"
"کوئی بات نہیں، ضرور جاؤ۔ بس عدالتی کارروائی شروع ہونے پر واپس آجانا۔"
"میں جا کر فوراً ہی واپس نہیں آسکتا۔"
"تب مت جاؤ" میسن نے سادگی سے جواب دیا۔
"دیکھو میسن، میں شریفانہ طور پر بات کرنے آیا ہوں اور میری کوشش ہے کہ تمہارے لیے کوئی پریشانی پیدا نہ ہو لیکن اگر تم مجبور کرو گے تو ہم سخت رویّہ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ میرے پاس وکیلوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ وہ سارے قوانین جانتے ہیں۔ ایسے بھی جن کے بارے میں تم نے سنا بھی نہ ہو۔ تم نے اپنے کسی خاص مقصد کے لیے مجھے سمن دیا ہے تاکہ میرے لیے مشکل کھڑی کر دو۔ اس لیے نہیں کہ مجھ سے کوئی معلومات حاصل کر سکو۔ یہ طریقہ قانونی بلیک میلنگ کہلاتا ہے۔ میرے وکیلوں نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں صورتِ حال کی وضاحت کر دوں اور تم سے کہوں کہ تم مجھے مقدمے میں حاضری سے مستثنیٰ کر دو۔ میں ان کے مشورے پر عمل کر رہا ہوں۔"
"ٹھیک ہے، تم نے حالات کی وضاحت کر دی لیکن میں تمہیں مستثنیٰ نہیں کر رہا ہوں۔"
"میرے وکیلوں کا بھی یہی خیال تھا" بیکسٹر نے کہا۔ "بہرحال انہوں نے مجھے جو مشورہ دیا تھا، وہ میں نے کر دیا۔ اب میں جا رہا ہوں تاکہ جو بڑی بڑی رقمیں میں انہیں دے رہا ہوں، وہ اسے حلال کر کے دکھائیں۔"
اتنا کہہ کر بیکسٹر تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔
میسن نے ریسیور اٹھا کر گرٹی سے پوچھا کہ کیا اس نے ہدایت پر عمل کیا تھا۔ گرٹی نے بتایا کہ وہ چیزیں پال ڈریک کو پہنچا دی گئی تھیں اور اب وہ فنگر پرنٹ ایکسپرٹ کے ساتھ بیرونی آفس میں موجود ہے۔ میسن نے کہا، انہیں اندر بھیج دو۔ چند لمحوں بعد پال ڈریک انگلیوں کے نشانات کے ماہر اسٹین ڈوئل کے ساتھ آفس میں داخل ہوا۔ ڈوئل نے بتایا کہ سگریٹ کیس اور لائٹر پر بہت واضح انگلیوں کے نشانات تھے جنہیں اُتار لیا گیا ہے۔ میسن نے اپنی میز پر رکھے سگریٹ کیس کے بارے میں بتایا کہ کچھ نشانات اس پر بھی موجود ہیں۔ انہیں بھی اتار لیا جائے اور پھر ان سب نشانات کو اس شخص کی انگلیوں کے نشانات سے ملا کر دیکھا جائے کہ آیا دونوں ایک ہی فرد کے نشانات ہیں یا نہیں اور رپورٹ جو کچھ بھی ہو، جلد سے جلد پال ڈریک کے ذریعے اسے بتائی جائے۔ ڈوئل سگریٹ کیس کو احتیاط سے ایک لفافے میں ڈال کر پال ڈریک کے ساتھ آفس سے چلا گیا۔
وہ گیا ہی تھا کہ گرٹی نے فون کر کے بتایا کہ ایک سمن تعمیل کرانے والا آیا ہے اور میسن سے ملنا چاہتا ہے۔ میسن نے اسے اندر بھیجنے کو کہا۔ چند لمحوں کے بعد ایک شخص آفس میں داخل ہوا۔ اس نے ایک سمن پیری میسن کو دیا۔ یہ سمن جارج بیکسٹر کی جانب سے تھا۔ اس نے میسن کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ الزام لگایا گیا تھا کہ میسن نے عدالتی کارروائی کو غیر قانونی طور پر بیکسٹر کو پریشان کرنے کے لیے استعمال کیا ہے اس لیے اُس کے خلاف ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ وہ اس کی سماعت کے لیے عدالت میں حاضر ہو۔ میسن نے سمن لے لیا اور اس کے پوچھنے پر اس شخص نے بتایا کہ اسے بلڈنگ کے باہر کھڑا کر کے ہی بیکسٹر میسن کے پاس آیا تھا اور جیسے ہی وہ واپس گیا، اس نے اس سے کہا کہ اب وہ جا کر سمن تعمیل کرا دے۔ میسن نے اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیا۔
دس منٹ بعد پال ڈریک نے فون کیا کہ انگلیوں کے نشانات کے بارے میں تفصیلی تحریری رپورٹ بھی جلد ہی دے دی جائے گی لیکن یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ

بیکسٹر کی انگلیوں کے نشانات ہالیسے کے نشانات سے بالکل نہیں ملتے۔ گویا وہ دونوں الگ الگ افراد ہیں۔ میسن کے لیے یہ اطلاع ایک شاک تھی مگر اس نے اسے سکون سے سنا اور پال ڈریک سے کہا کہ بیکسٹر کے نشانات لے کر معلوم کرے کہ اگر وہ ہالیسے نہیں ہے تو پھر کون ہے؟ ڈیلا اسٹریٹ کے پوچھنے پر میسن نے بتایا کہ اس رپورٹ نے اس کی مشکل میں اضافہ کردیا ہے مگر آخر اس کا اندازہ اتنا غلط کیسے نکلا جبکہ بیشتر شواہد اس اندازے کی تائید کرتے ہیں لیکن اب بھی یہ ممکن ہے کہ ہالیسے نے کوئی ایسی ہی شخصیت اختیار کرلی ہو جس پر بظاہر شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے دوسرا نام اختیار کرلیا ہو چنانچہ اب یہ دیکھنا ہے کہ اگر وہ جارج بیکسٹر نہیں ہے تو پھر کون ہے اور کس نام سے زندگی بسر کررہا ہے۔



شام کو ڈنر کھاکر واپس لوٹتے ہوئے پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ تازہ رپورٹیں معلوم کرنے کے لیے پال ڈریک کے آفس میں رک گئے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے بیکسٹر کے نشانات ایف بی آئی کو بھی بھجوائے تھے اور ان کی رپورٹ ہے کہ بیکسٹر... بیکسٹر کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اس کی انگلیوں کے نشانات ریکارڈ میں موجود نہیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ زندگی میں کبھی بھی کسی جرم کے سلسلے میں اس کی انگلیوں کے نشانات نہیں لیے گئے۔ دوسری خبر یہ ہے کہ بیکسٹر نے میسن کے خلاف ہرجانے کا جو مقدمہ دائر کیا ہے، پریس اس میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ بیکسٹر نے پریس کو دو انٹرویو دیے ہیں اور کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو وہ ایک ملین ڈالر یہ ثابت کرنے کے لیے خرچ کردے گا کہ تم کوئی ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لیے عدالتی کارروائی کا استعمال نہیں کرسکتے۔ اس کے پاس کیس سے متعلق کوئی معلومات نہیں ہے، تم صرف اسے پریشان کرنا چاہتے ہو۔ ہونولولو نہ جاکر اسے مالی نقصان ہوا ہے مگر وہ عدالتی سمن سے مجبور ہے کہ شہر چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ پال ڈریک نے مزید بتایا کہ پولیس کے آتشیں اسلحے کے ماہر کی رپورٹ کے مطابق قتل اسی ریوالور سے ہوا ہے جو بیکسٹر اسٹیٹ کی جھاڑیوں میں پایا گیا تھا۔ دوسری بات اس نے یہ بتائی کہ گین نے پولیس کو اپنا بیان دے دیا ہے اور وہی کہانی سنائی ہے جو پیری میسن کو بتائی تھی۔ اس سلسلے میں پولیس نے ابھی تک پریس کو کچھ نہیں بتایا ہے۔ جہاں تک اس سراغرساں کا تعلق ہے جس کا ذکر گین نے کیا ہے تو پولیس کا خیال ہے کہ اسے ریوالور کسی سراغرساں نے نہیں بلکہ فرینکلن جلٹ نے دیا تھا اور یہ خیال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مسز جلٹ نے وہ ریوالور اپنے شوہر کے سوٹ کیس میں دیکھا تھا۔ جلٹ نے اسے بتایا تھا کہ ریوالور اسے فٹ پاتھ پر پڑا ملا تھا۔ مسز جلٹ نے اس کا نمبر نوٹ کرلیا تھا اس لیے وہ ریوالور کو یقینی طور پر شناخت کرسکتی ہے۔ مسز جلٹ نے اپنے شوہر کو مجبور کردیا کہ وہ ریوالور گھر میں نہ رکھے اور بزنس ٹور پر اپنے ساتھ لے جائے۔ جلٹ اپنے گھر سے روانہ ہوا اور نیل کے گھر میں گرمس کی حیثیت سے گویا بزنس ٹور سے واپس آگیا۔ اس وقت ریوالور یقینی طور پر اس کے پاس ہوگا۔ نیل نے وہ ریوالور صرف اس وقت دیکھا جب گین نے اسے دکھایا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پولیس اس سراغرساں کو تلاش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کررہی ہے۔ اسے کم سے کم گین کے بیان کو غلط ثابت کرنے کے لیے یہ کوشش ضرور کرنا چاہیے تھی۔ میسن نے کہا کہ اس کا خیال ہے، پولیس اس سراغرساں کو تلاش کرچکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ڈریک نے کہا کہ اگر پولیس نے سراغرساں کو تلاش کرلیا ہے اور اس سے گین کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے تو اب تک گین کو رہا ہوجانا چاہیے مگر ایسا نہیں ہوا۔ پھر بھی میسن کا خیال یہی تھا کہ پولیس اس سراغرساں کا پتا لگا چکی ہے لیکن اس آدمی کو ذرا گواہوں کے کٹہرے تک آنے دو۔ میں اپنی جرح سے اس سے تمام سچ اگلوالوں گا۔ بہرحال پال ڈریک بھی اسے تلاش کرنے کی پوری کوشش کرے۔ یہ معلوم ہونا بے حد ضروری ہے کہ وہ کون ہے۔ پال ڈریک نے کہا کہ وقت کی ترتیب کو سامنے رکھا جائے۔ گیٹ دس بجے بند اور مقفل کردیا... جاتا ہے اس لیے جلٹ دس بجے کے بعد اسٹیٹ کے اندر نہیں جاسکتا تھا۔ اس کی کار اس صورت میں اندر جاسکتی تھی کہ گیٹ کھلا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ قتل کے لیے صرف ۴۵ منٹ کا وقت رہتا ہے۔ اس درمیان لازماً قتل کیا گیا ہوگا۔ اس وقت کے دوران میں ریوالور کا قبضہ حاصل کرتا تھا۔ اسی وقت کے دوران میں وہ اپنی نقل و حرکت ظاہر نہیں کرسکتی تھی۔ اسی وقت کے دوران میں اس نے یہ کہانی گھڑی کہ ریوالور اسے ایک سراغرساں نے دیا تھا۔ وہ مسز جلٹ کے گھر سے ساڑھے نو بجے رخصت ہوئی۔ اتفاقاً اس کا سامنا جلٹ سے ہوگیا۔ ممکن ہے، وہ اس کا انتظار کررہا ہو۔ گین کو پتا چل گیا تھا کہ جلٹ غیر قانونی شادی کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔ جلٹ نے ضرور اس کا منہ بند رکھنے کی کوشش کی ہوگی۔ اب اگر گین یہ کہے کہ اس نے اپنی جان کی حفاظت

میں جلٹ کو گولی ماری تھی تب تو اس کے بچنے کا چانس ہے۔

میسن نے کہا کہ گولی مارنے کے بعد اسے کوئی کہانی سوچنا ہی تھی تو وہ اس سے بہتر کہانی تراشتی۔ پھر وہ گولی مارنے کے بعد ریوالور اپنے پاس نہ رکھتی، کہیں پھینک دیتی۔ پھر یہ بات بھی مت بھولو کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی برجر کے پاس ایسی کوئی شہادت نہیں کہ خاص وہی ریوالور گین کے قبضے میں تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ گین کے پاس اعشاریہ ۳۸ بور کا اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا بنا ہوا ریوالور تھا مگر ایسے ریوالور تو ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ مقدمہ کل ابتدائی سماعت کی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پال ڈریک عدالت میں موجود رہے اور یہ بھی چیک کرے کہ قتل کی رات خود بیکسٹر کہاں تھا؟



جج ہارلن لاپورٹ مقدمے کی سماعت کر رہے تھے۔ استغاثہ کی طرف سے ڈپٹی اٹارنی فارلے نیلسن پیروی کر رہا تھا مگر خود ہملٹن برجر بھی عدالت میں موجود تھا۔ جج صاحب نے اسی سے پوچھا کہ کیا وہ بھی ذاتی طور پر مقدمے کی پیروی میں حصہ لے گا۔ جس کا جواب برجر نے اثبات میں دیا۔ جج صاحب نے پہلا گواہ پیش کرنے کو کہا۔ اس وقت برجر کھڑے ہو کر بولا۔

"عدالت کی اجازت سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اور مسئلہ ہے جس پر پہلے توجہ دی جانا چاہیے۔ یہ درخواست میں ان وکلا کی جانب سے کر رہا ہوں جو جارج بیکسٹر کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس پر سمن تعمیل کرایا گیا ہے کہ وہ بطور صفائی کے گواہ کے اس عدالت میں پیش ہو۔"

"یہ درخواست تم کس بنیاد پر کر رہے ہو؟" جج ہارلن نے پوچھا۔

"اس بنیاد پر کہ جارج بیکسٹر کو سمن جاری کر کے عدالتی کارروائی کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ دانستہ مسٹر بیکسٹر کو پریشان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مسٹر بیکسٹر بہت مصروف آدمی ہیں، ملزمہ شاید ان کی پوزیشن سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔"

"مسٹر میسن!" جج صاحب نے میسن کی طرف دیکھا "کیا مسٹر بیکسٹر کوئی ضروری گواہ ہے؟"

"میں یہی سمجھتا ہوں یور آنر۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ ایک اہم گواہ ثابت ہو گا" میسن نے جواب دیا۔

"یور آنر، یہ ایک قطعی طور پر مدلّل کیس ہے" برجر نے کہا "صفائی کی طرف سے کوئی گواہی پیش نہیں کی جائے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر عدالت میں مسٹر بیکسٹر کی موجودگی کی کوئی وجہ ہے تو وکیل صفائی وہ وجہ بیان کرے۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے بطور گواہ مسٹر بیکسٹر کی ضرورت ہے۔"

"گواہ، مگر کس بات کا گواہ؟" برجر نے پوچھا۔

"یہ میں مناسب وقت پر بتاؤں گا" میسن نے جواب دیا۔

"یور آنر، استغاثہ پیشکش کرتا ہے کہ وکیل صفائی دیانت داری سے بتائیں کہ اس گواہ سے کیا گواہی دلوانا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔"

"یور آنر، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پیشکش مجھے شرمندہ کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ اوّل اس لیے کہ وکیلِ صفائی کو مناسب وقت سے پہلے اپنے استدلال کا انکشاف کرنے پر مجبور کیا جائے، دوسرے اس لیے کہ مسٹر جارج بیکسٹر نے میرے خلاف ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ دائر کر رکھا ہے کہ میں نے اسے یہاں بطور گواہ طلب کر کے اس کے بزنس کو نقصان پہنچایا ہے۔"

"کیا اس طرح کا کوئی دیوانی مقدمہ دائر کیا گیا ہے؟" جج ہارلن نے پوچھا۔

"جی ہاں" برجر نے جواب دیا۔

"اس صورت میں اس نے اپنے امکانی نقصان کی تلافی کا طریقہ خود منتخب کر لیا ہے" جج ہارلن نے کہا "یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنا کیک کھا بھی لے اور کیک اس کے پاس موجود بھی رہے۔ وہ استغاثہ کی پیشکش کی بنیاد پر اس عدالت میں گواہی دینے سے مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔ میرا مشورہ ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اپنی گواہی دینے سے استثنیٰ یا اپنے ہرجانے کے مقدمے کی پیروی۔"

ہملٹن برجر نے گھوم کر جارج بیکسٹر کی طرف دیکھا۔ بیکسٹر نے کھڑے ہو کر جواب دیا "میں اپنے حقوق کا تحفظ بھی چاہتا ہوں اور اس عدالت میں پیش ہونے سے استثنیٰ بھی۔"

"اسے عدالت میں پیش ہونے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا" جج صاحب نے فیصلہ دیا "مسٹر برجر، اپنا کیس شروع کرو۔"

میسن اس جگہ گیا جہاں پال ڈریک بیٹھا تھا اور اس سے سرگوشی میں کہا۔

"برجر کے خود آنے کی وجہ یہی ہے کہ وہ بیکسٹر کے ہرجانے کے مقدمے کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے۔"

"تب تو اسے پہلے قدم پر ہی ناکامی سے صدمہ ہوا ہو گا۔"

پال نے جواب دیا۔
فارلے نیلسن نے اپنا پہلا گواہ بلایا جو کہ ایک سرویئر تھا جس نے بیکسٹر اسٹیٹ کا نقشہ پیش کیا۔ میسن نے اس پر کوئی جرح نہیں کی۔
اگلا گواہ لیفٹیننٹ ٹریگ تھا جس نے بتایا کہ اسے پیری میسن کا فون ملا کہ بیکسٹر اسٹیٹ پر کسی کی لاش دیکھی گئی ہے۔ اس پر اس نے ریڈیو آفیسرز کو مقام واردات پر جانے اور ہر قسم کے ثبوت اور شہادتوں کا تحفظ کرنے کی تاکید کی اور وہ خود ممکنہ عجلت سے پیری میسن کے آفس گیا تاکہ اس شخص کو پکڑ سکے جس نے میسن کو یہ اطلاع دی تھی۔ اسے دیر ہوگئی تھی لیکن اس نے ہدایات جاری کردیں کہ ان تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو تلاش کیا جائے جنہوں نے پیری میسن کی آفس بلڈنگ کے آس پاس سے مسافر بٹھائے ہوں۔ اس نے یہ ہدایت بھی کردی کہ اس علاقے میں جتنی بھی پارکنگ لاٹ ہیں وہ ان کاروں کو نہ جانے دیں جو گزشتہ ایک گھنٹے میں وہاں پارک کی گئی ہوں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں وہ ملزمہ گین ایلسٹن کو حراست میں لینے میں کامیاب ہوگیا۔ بعد میں وہ گین کو پیری میسن کے دفتر لے گیا جس نے اسے اپنا منہ بند رکھنے کا مشورہ دیا۔ گین کے بیگ میں رکھی چیک بک سے معلوم ہوا کہ اس نے میسن کو پانچ ڈالر کا ایک چیک دیا تھا۔ اس نے بینک سے اس چیک کی فوٹو کاپی حاصل کرلی ہے۔ گین سے چند سوالات پوچھنے کے بعد وہ بیکسٹر اسٹیٹ گیا اور جائے واردات کا جائزہ لیا...... اس نے لاش ملنے کی جگہ اور لاش کی پوزیشن بیان کی۔ یہ بھی کہا کہ میسن کی چند حرکات کی وجہ سے اس نے اس جگہ کی تلاشی لی اور ایک اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور برآمد کیا۔ اس کے بعد نیلسن نے میسن کو جرح کرنے کی دعوت دی۔
"وہ چند حرکات کیا تھیں جو میں نے کیں؟" میسن نے سوال کیا۔
"گیٹ پر متعین کانسٹیبل کے بیان کے مطابق جب اس نے تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دی تو تم نے ایک سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ سلگانے کے بعد سگریٹ کیس کو بنگلے کی دوسری طرف جھاڑیوں میں اچھال دیا۔ اسی طرح بعد میں ایک سگریٹ لائٹر بھی وہاں پھینک دیا۔ اس جگہ کی تلاشی لینے پر ہمیں وہاں سے ریوالور ملا تھا۔"
"تم نے وہ دونوں چیزیں بھی اٹھالی تھیں۔"
"ہاں۔"
"اور ان پر اپنے دستخط بنادیے۔"
"ہاں۔"
"اس وقت وہ دونوں چیزیں تمہارے پاس ہیں۔"
"ہاں۔"
"انہیں پیش کرو" میسن نے کہا۔ ٹریگ نے جیب سے سگریٹ کیس اور لائٹر نکالا۔
"میں ان چیزوں کو عدالتی ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں" نیلسن نے کہا۔
"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ان چیزوں کو عدالتی ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے دے دو۔"
"یہ کام ہم مناسب وقت پر کریں گے" نیلسن نے کہا "ابھی صرف ان پر عدالت کا شناختی نمبر ڈال دیا جائے۔"
"مجھے مزید جرح نہیں کرنا ہے" میسن نے کہا۔
اس کے بعد نیلسن نے ایک فوٹو گرافر کو بلایا جس نے لاش کے فوٹو اتارے تھے۔ اس گواہ کے بعد پوسٹ مارٹم کرنے والے سرجن نے گواہی دی جس نے لاش سے ریوالور کی گولی نکالی تھی اور جس نے موت کے وقت کا تعین ۹ بجے رات سے بارہ بجے رات کے درمیان کیا۔ میسن نے کسی گواہ پر جرح نہیں کی۔
"یور آنر!" نیلسن نے کہا "اب ضروری ہوگیا ہے کہ وہ گواہیاں پیش کی جائیں جو لاش کی شناخت کرسکیں۔ یہ ایک تکلیف دہ امر ہے لیکن چونکہ ضروری ہے اس لیے میں مسز فرینکلن جلٹ کو گواہی کے لیے طلب کرتا ہوں۔"
مسز جلٹ سیاہ ماتمی لباس پہنے آئی۔ حلف اٹھایا اور گواہی دی کہ اس نے آٹھ سال قبل فرینکلن جلٹ سے شادی کی تھی۔ اسے اپنے شوہر کی لاش شناخت کرنے کے لیے طلب کیا گیا اور اس نے مردہ خانے میں لاش کو شناخت کرلیا کہ وہ اس کے شوہر فرینکلن جلٹ کی لاش ہے۔ اس کے بعد نیلسن نے میسن کو جرح کرنے کے لیے کہا۔
"تم نے کہا کہ تم نے اپنے شوہر سے آٹھ برس قبل شادی کی تھی" میسن نے سوال کیا۔
"جی ہاں۔"
"تب اس کا ذریعۂ معاش کیا تھا؟"
"وہ سیلزمین تھا" مسز جلٹ نے جواب دیا۔
"اس کی آمدنی کتنی تھی؟"
"کچھ زیادہ نہیں تھی۔ بس گزارا ہوجاتا تھا۔"
"یہ کام وہ کتنی مدت تک کرتا رہا؟"
"تقریباً تین سال تک" مسز جلٹ نے کہا "پھر کچھ دن بیکار رہا۔ پھر ایک اور کمپنی کا سیلزمین بن گیا مگر یہ جگہ پہلے کے

مقابلے میں اچھی نہیں تھی۔ ایک سال بعد اس نے استعفیٰ دے دیا اور کہیں اور ملازمت کرلی جس کی آمدنی کچھ زیادہ تھی۔ پھر ڈھائی سال پہلے اس نے بتایا کہ اب وہ خود اپنا بزنس شروع کرے گا۔ اس کے بعد ہمارے مالی حالات بہت بہتر ہوگئے جس سے ظاہر تھا کہ وہ اچھی کمائی کر رہا ہے۔"

"تمہیں معلوم تھا کہ وہ کیا بزنس کر رہا تھا؟"

"نہیں۔"

"کیا اس کی موت کے بعد پتا چلا کہ اس کا بزنس کیا تھا؟"

"بالکل نہیں۔ میرا شوہر مجھے اپنے بزنس کے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتاتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ کمائی کرنا اس کا کام ہے اور گھر سنبھالنا میرا کام ہے۔ اس کی موت کے بعد بھی مجھے کوئی ایسی کتاب یا رجسٹر نہیں ملا جس سے اس کے ذریعۂ آمدنی کا پتا چلتا۔ اس کی موت کے وقت جوائنٹ اکاؤنٹ میں تقریباً تین ہزار ڈالر تھے۔ مجھے بینک نے بتایا کہ اکاؤنٹ میں تمام رقوم کیش جمع کرائی جاتی تھیں۔"

"اس کی ملکیت میں کوئی جائداد وغیرہ ہے؟"

"ٹرلی وے پر ہمارا گھر قسطوں پر خریدا گیا تھا جس کی دو تہائی قیمت ادا ہوچکی ہے۔ ایک کار میرے استعمال میں رہتی ہے اور دوسری میرے شوہر کی تھی۔"

"کیا تمہیں اپنے شوہر کے سوٹ کیس میں کوئی ریوالور ملا تھا؟"

"میں اعتراض کرتا ہوں" نیلسن نے کہا "یہ درست جرح نہیں ہے۔"

"اعتراض مسترد کیا جاتا ہے" جج ہارلن نے فیصلہ دیا۔

"میرا شوہر جب اپنے آخری بزنس ٹور سے واپس آیا تھا تو مجھے اس کے سوٹ کیس میں ایک ریوالور نظر آیا۔ وہ اسمتھ اینڈ وِلسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور تھا جس کا نمبر c232721 تھا۔ میں نے اپنے شوہر سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ ریوالور اسے ہمارے گھر سے تین بلاک کے فاصلے پر سڑک پر پڑا ملا تھا۔ اس نے اٹھالیا۔ پہلے سوچا کہ پولیس میں رپورٹ کرے مگر پھر خیال بدل دیا کہ پولیس طرح طرح کے سوالات سے پریشان کرے گی۔ بچے کی موجودگی میں مجھے گھر میں ریوالور رکھنا پسند نہیں تھا۔ میرے شوہر نے وعدہ کیا کہ اب وہ بزنس ٹور پر جائے گا تو ریوالور ساتھ لے جائے گا۔"

"شکریہ۔ مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے" مین نے جرح ختم کردی۔ نیلسن کی اگلی گواہ نیل گرمس تھی۔

اس نے بتایا کہ وہ ۳۶۷ منڈیلا ڈرائیو پر رہتی ہے۔ اس کا نام نیل آرگیلٹن تھا جو گرمس سے شادی کے بعد نیل گرمس ہوگیا اور وہ اسی نام سے اس مکان میں رہتی ہے۔ ان کی شادی لاس ویگاس، نوادا میں ہوئی تھی جس کو تقریباً اٹھارہ ماہ ہوچکے ہیں۔

"تم نے وہ لاش دیکھی ہے جسے فرینکلن جلٹ کے نام سے شناخت کیا گیا ہے؟" نیلسن نے پوچھا۔

"جی ہاں" نیل نے جواب دیا۔

"کیا یہ اس آدمی کی لاش تھی جس سے تم نے شادی کی تھی اور جسے تم فریڈ گرمس کے نام سے جانتی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"تم اس کیس کی ملزمہ سے واقف ہو۔"

"جی ہاں۔ وہ کئی برس سے میری قریبی سہیلی تھی۔"

"اس ماہ کی دس تاریخ کو وہ کہاں قیام پذیر تھی؟"

"ہمارے ساتھ ۳۶۷ منڈیلا ڈرائیو پر۔"

"کیا تم دس تاریخ کی شام کے حالات اپنی یادداشت کی حد تک بتا سکتی ہو؟"

نیل نے حالات بتائے، خاص طور سے اس سراغرساں کے بارے میں گین کی سنائی ہوئی کہانی دہرائی۔

"کیا تمہیں یاد ہے کہ گیارہ تاریخ کی صبح کو ملزمہ تمہارے پاس کچن میں ناشتا کرنے آئی تھی؟" نیلسن نے سوال کیا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح" نیل نے جواب دیا۔

"اس وقت تمہیں معلوم تھا کہ جس آدمی کو تم گرمس کے نام سے جانتی ہو، کہاں ہے؟"

"نہیں۔"

"تم نے اسے آخری بار کب دیکھا تھا؟"

"ایک دن پہلے جب وہ بزنس ٹور پر جا رہا تھا۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ ملزمہ اپنی ملازمت کا کام کس طرح کرتی ہے؟"

"جی ہاں۔ اس کام میں، میں بھی اس کی مدد کرتی تھی" نیل نے جواب دیا "کمپنی اسے گاہکوں کی فہرست کبھی ڈاک سے اور کبھی فون پر بتاتی تھی۔ جب کبھی فون پر گاہکوں کے نام بتائے جاتے تھے تو میں انہیں نوٹ کرلیتی تھی۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ مسز فرینکلن جلٹ کا نام ملزمہ کو کس طرح بتایا گیا تھا۔"

"اس کی فہرست ڈاک سے آئی تھی۔ اس فہرست میں مسز جلٹ کا نام سب سے آخر میں تھا۔ یہ فہرست اس وقت

بھی میرے پاس ہے۔ اس میں مسز جلٹ کے علاوہ گیارہ نام اور ہیں۔"

"کیا فہرست کسی ایسی جگہ رکھی تھی جہاں گرمس اسے دیکھ سکتا تھا؟"

"یہ رہائشی کمرے کی میز پر تھی جہاں ملزمہ نے ہی رکھی ہوگی۔ ممکن ہے، وہاں گرمس نے بھی دیکھ لی ہو۔"

"میں اس فہرست کو بطور شہادت ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں" نیلسن نے کہا۔

"وکیلِ صفائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے" مین نے کہا۔

"اب میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بدھ گیارہ تاریخ کی صبح مسٹر مین تم سے ملنے آئے تھے؟" نیلسن نے گواہ سے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"اس کے ساتھ اور کون تھا؟"

"اس کی سیکریٹری، مس ڈیلا اسٹریٹ۔"

"پھر مسٹر مین نے تم سے کیا کرنے کو کہا؟"

"میں اعتراض کرتا ہوں" مین بولا "سوال غیر معقول ہے۔ غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ملزمہ کے وکیل نے گواہ سے کیا کرنے کو کہا تھا۔ اس کے علاوہ، سوال گواہ سے اس کے خیال کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔"

"یور آنر، عدالت کی توجہ چاہتا ہوں۔ مسٹر مین ملزمہ کے وکیل تھے" نیلسن نے کہا۔

"بلاشبہ تھا" مین نے جواب دیا "مگر میں اپنے طور پر کام کر رہا تھا۔ ملزمہ نے مجھ سے نہیں کہا کہ کیس کے سلسلے میں کیا کروں، کیا نہیں۔ میں وہ کرتا ہوں جسے اپنے خیال میں بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر استغاثہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جو کچھ میں نے کیا، ملزمہ اس کی ذمّے داری میں شریک ہے تو پہلے اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ملزمہ اس کے بارے میں جانتی تھی اور اس میں شریک تھی۔"

"درست ہے" جج ہارلن نے فیصلہ دیا "اعتراض منظور کیا جاتا ہے۔"

"تم جرح کرسکتے ہو؟" نیلسن نے مین سے کہا۔

"میں کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا" مین نے جواب دیا۔

"کیا" نیلسن چونکا "کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے۔"

"نہیں، بالکل نہیں" مین نے سرسری لہجے میں کہا۔

نیلسن نے سرگوشی میں برجر سے کچھ کہا اور پھر بولا "اب میں پیٹرسن مارشل کو بطور گواہ طلب کرتا ہوں۔"

مارشل گواہوں کے کٹہرے میں آیا، اپنا نام و پتا بتایا۔ پھر بولا کہ وہ ایک اسپورٹنگ گڈز اسٹور کا مالک ہے۔ وہ جارج بیکسٹر سے بخوبی واقف ہے۔ بیکسٹر اس کا گاہک ہے جس کا اکاؤنٹ بھی چلتا ہے۔ نیلسن نے اسے اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور جس کا نمبر c232721 تھا، دکھایا کہ کیا وہ اسے پہچانتا ہے۔ مارشل نے اپنے ریکارڈ سے چیک کرکے جواب دیا کہ وہ اس ریوالور کو پہچانتا ہے۔ یہ ریوالور اس نے ذاتی طور پر جارج بیکسٹر کو فروخت کیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ عام طور پر گاہک کو ریوالور اسی دن نہیں دیا جاتا جس دن اسے خریدا جائے مگر اس کیس میں اس نے تین دن قبل کی تاریخ میں فروخت دکھا کر ریوالور اسی وقت بیکسٹر کو دے دیا تھا اور یہ وہی ریوالور ہے جو اس نے بیکسٹر کو دیا تھا۔ مین نے اس گواہ پر بھی کوئی جرح نہیں کی۔ اس کے بعد نیلسن نے بیکسٹر کے گھر کی منتظمہ منی کروڈر کو طلب کیا۔ منی نے بتایا کہ دس تاریخ کی رات کو اس نے تقریباً نو بجے اپنا کام ختم کیا۔ گیارہ تاریخ اس کی چھٹی کا دن تھا اور بیکسٹر نے کہا تھا کہ وہ اس تاریخ کی رات سے ہی چھٹی کرسکتی ہے۔ چنانچہ وہ نو بجے ہی گھر سے چلی گئی تھی۔ اس کا ارادہ بارہ تاریخ کی صبح واپس آنے کا تھا مگر پولیس اس سے پہلے ہی اس تک پہنچ گئی۔

"میں تمہیں یہ ریوالور دکھا رہا ہوں جسے بطور شہادت عدالت میں پیش کیا گیا ہے" نیلسن نے کہا "اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے اسے پہلے بھی دیکھا ہے؟" گواہ نے ریوالور ہاتھ میں لے کر دیکھا اور جواب دیا۔

"ہاں، میں اسے پہچانتی ہوں۔"

"یہ کبھی تمہارے پاس بھی رہا ہے؟"

"جی ہاں۔"

"یہ تمہیں کس نے دیا تھا؟"

"مسٹر جارج بیکسٹر نے۔"

"پھر اس کا کیا ہوا؟"

"میں اسے اپنے بیڈ روم میں رکھتی تھی اور جب کبھی رات کو باہر جاتی تھی تو ساتھ لے جاتی تھی" منی نے بتایا "تین تاریخ کی رات کو جب میں جا رہی تھی تو یہ میرے کوٹ کی جیب میں تھا اور کوٹ چونکہ میں نے کندھے پر ڈالا ہوا تھا اس لیے یہ راستے میں کہیں گر گیا۔ میں نے تلاش بھی کیا مگر نہیں ملا۔ میں نے اس کے کھونے کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔"

"جارج بیکسٹر نے یہ تمہیں کیوں دیا تھا؟" نیلسن نے

سوال کیا۔ میسن فوراً کھڑا ہوا۔

"میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال گواہ سے اس کے خیال کے بارے کیا گیا ہے" اس نے کہا "مزید یہ کہ سوال غیر معقول، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔"

"اعتراض درست ہے" جج ہارلن نے کہا۔

"تین تاریخ کے بعد تم نے یہ ریوالور نہیں دیکھا" نیلسن نے اگلا سوال کیا۔

"جب تک اسے پولیس نے مجھے دکھایا نہیں۔"

"میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا" میسن بولا "مگر میرا خیال ہے کہ مجھے اس نکتے پر گواہ سے جرح کرنا ہے۔"

"ضرور کرو" نیلسن نے کہا "میں صرف ایک سوال اور کروں گا" اور گواہ سے بولا "گیارہ تاریخ کو یہ تم نے کس کے پاس دیکھا تھا؟"

"یہ لیفٹیننٹ ٹریگ کے پاس تھا، اس نے اسے مجھے دکھایا۔"

"اب تم جرح کرسکتے ہو" نیلسن بولا۔

"تمہیں کیسے معلوم کہ یہ وہی ریوالور ہے جو مسٹر بیکسٹر نے تمہیں دیا تھا" میسن نے سوال کیا۔

"اس طرح کہ مسٹر جلٹ کو یہ وہیں ملا تھا جہاں مجھ سے گرا تھا" گواہ نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ تم سے کہاں گرا تھا۔ وہ مقام جہاں یہ واقعی گرا تھا؟"

"وہ تو نہیں معلوم مگر یہ فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے گرا تھا اور مسٹر جلٹ کو وہیں سے ملا تھا۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ کب گرا تھا؟"

"ہاں، تین تاریخ کی رات کو ساڑھے نو بجے جب میں ٹہلنے گئی تھی۔ جب گئی تو کوٹ کی جیب میں تھا۔ جب آئی تو نہیں تھا۔"

"ذرا سوچ کر جواب دو، اس رات ٹہلتے ہوئے کیا کسی بھی وقت تم اس جھاڑی کے قریب سے گزری تھیں جہاں سے اسے پولیس نے برآمد کیا؟"

"نہیں۔"

"مگر گیٹ سے نکلنے کے لیے تمہارا راستہ وہی تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہاری لاعلمی میں وہاں گر گیا ہو؟"

"میرا یہ خیال نہیں" گواہ نے جواب دیا "یہ اس وقت گر سکتا تھا جب میں نے کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا اور مجھے یاد ہے کہ کوٹ میں نے گیٹ سے تقریباً سو قدم دور جا کر کندھے پر رکھا تھا۔"

"کیا تم نے کبھی اس ریوالور کا نمبر نوٹ کیا تھا؟"

"نہیں۔"

"اس ریوالور پر کسی بھی طرح کا کوئی نشان یا داغ دھبا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جب یہ تمہیں دیا گیا، تب؟"

"کیسے ہوسکتا تھا، یہ بالکل نیا ریوالور تھا۔"

"کیا اس وقت اس پر، ریوالور پر کچھ نشانات ہیں۔"

"جب لیفٹیننٹ ٹریگ نے ریوالور مجھے دکھایا تھا، تو دستے پر نشان تھا۔ اسے غالباً لیفٹیننٹ ٹریگ نے بنایا تھا۔"

"یہ نشان تم نے کب دیکھا؟"

"جب لیفٹیننٹ ٹریگ نے مجھے نشان دکھایا۔"

"تمہیں اپنے طور پر یاد نہیں کہ جب مسٹر بیکسٹر نے ریوالور تمہیں دیا تو اس پر کوئی نشان تھا؟"

"نہیں۔"

"تم نہیں جانتیں کہ یہ وہی ریوالور ہے جو تمہیں مسٹر بیکسٹر نے دیا تھا یا ان ہزاروں ریوالوروں میں سے کوئی ایک ہے جو اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی بناتی ہے اور جو ملک بھر میں خریدے اور بیچے جاتے ہیں۔"

"اگر تم اس طرح کہنا چاہتے ہو تو میں اتنا ہی جانتی ہوں کہ یہ اس ریوالور جیسا ہے جو مسٹر بیکسٹر نے مجھے دیا تھا۔"

"ہاں، میں اسی طرح کہنا چاہتا ہوں" میسن نے جواب دیا۔ "شکریہ، مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔"

اس کے بعد نیلسن نے آتشیں اسلحے کے ماہر الیگزینڈر ریڈ فیلڈ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا اس نے مقتول کے جسم سے نکلنے والی گولی کا معائنہ کیا تھا اور کیا یہ دیکھا تھا کہ وہ گولی اسی ریوالور سے چلائی گئی تھی۔ ریڈ فیلڈ نے بیان کیا کہ اس نے ایسا معائنہ کیا تھا اور وہ جان لیوا گولی اسی ریوالور نمبر C232721 سے چلائی گئی تھی۔

"اور اب میں اس ریوالور کو بطور شہادت مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں" نیلسن نے کہا۔

"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "خواہش غیر معقول، غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔ اس کے لیے کوئی مدلّل بنیاد فراہم نہیں کی گئی۔"

"دلیلِ اعتراض کیا ہے؟" جج صاحب نے پوچھا۔

"صرف یہ یور آنر کہ ایک درمیانی کڑی موجود نہیں" میسن نے جواب دیا "یہ ریوالور جارج بیکسٹر کے پاس اس دن تھا جس دن اس نے خریدا۔ اب اسے یہ بتانا چاہیے کہ جو ریوالور اس نے خریدا تھا وہی ریوالور اس نے اپنے گھر کی منتظمہ کو دیا تھا۔"

"اس سے کوئی معمولی سا فرق بھی نہیں پڑتا" برجر نے جواب دیا "یہ ریوالور اس جھاڑی میں پایا گیا جہاں پھینکا گیا تھا۔ اس سے بالکل ملتا جلتا ریوالور منتظمہ کو دیا گیا اور پھر اس سے کھو گیا۔ ہمیں صرف اتنا ہی ثابت کرنا تھا۔"

"عدالت مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی سے اتفاق کرنے پر آمادہ ہے" جج ہارلن نے کہا "لیکن کیا حرج ہے اگر مسٹر بیکسٹر یہ بیان دے دے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو اس نے خریدا تھا اور اپنی ہاؤس کیپر کو دیا تھا۔"

"یہ ضروری نہیں ہے" برجر نے کہا۔

"اور یہ اس لیے ضروری نہیں ہے کہ بیکسٹر نے مجھ پر ایک لاکھ ڈالر کے ہرجانے کا مقدمہ دائر کیا ہے" میسن بولا "اگر اسے یہاں گواہی کے لیے بلایا گیا تو یہ ظاہر ہوگا کہ اس کی موجودگی اس کیس میں ضروری تھی اور میں نے اسے سمن دے کر عدالت کی کارروائی کا غلط استعمال نہیں کیا۔ مسٹر ہملٹن برجر کے یہاں آنے کی واحد وجہ یہی ہے کہ کیس کی پیروی اس طرح کی جائے جس سے ظاہر ہو کہ مسٹر بیکسٹر کو بطور گواہ بُلانے کی ضرورت نہیں تھی۔"

جج صاحب ذرا سا مسکرائے مگر پھر ان کی پیشانی پر بَل پڑ گئے۔

"بے شک' عام طریقۂ کار یہی ہوگا کہ ریوالور کے واقعات سے منسلک ہونے کی پوری ترتیب سامنے ہو" انہوں نے کہا "لیکن ان حالات میں عدالت ڈسٹرکٹ اٹارنی کی دلیل سے اتفاق کرنا چاہتی ہے کہ ریوالور کو ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے کہ قتل اسی ریوالور سے ہوا ہے اور اسے ایک خاص مقام پر پایا گیا۔ اس سے ضروری بنیاد فراہم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم آگے بڑھتے ہیں اور ریوالور کو ملزمہ سے متعلق ثابت کرنا چاہتے ہیں تو اس کی گنجائش موجود ہے۔"

"ہم سمجھتے ہیں یور آنر!" برجر نے کہا "اور ہم اس گنجائش کو بھی پورا کریں گے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک گواہ موجود ہے جو ایسا کر سکتا ہے۔"

"اسی صورت میں ریوالور کو مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کیا جا سکتا ہے" جج ہارلن نے فیصلہ دیا "اس پر ضروری شناختی نمبر ڈال دیا جائے۔"

"شکریہ یور آنر!" ہملٹن برجر اپنی کامیابی کی مسکراہٹ چھپا نہ سکا۔ اس کے بعد نیلسن نے کورلے کیچ کو طلب کیا جو کہ بیکسٹر کا مالی تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کی ڈیوٹی ہے کہ رات کو دس بجے گیٹ بند اور مقفل کر دے۔ دس تاریخ کی رات کو اسے معلوم نہیں کہ ہاؤس کیپر نو بجے گھر سے باہر چلی گئی ہے۔ اس نے حسبِ معمول گیٹ بند کر دیا۔ اس وقت گیٹ کے پاس اندر یا باہر کوئی کار موجود نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے کیبن میں سونے چلا گیا۔ اگرچہ اس نے کسی کار کے آنے جانے کی آواز نہیں سنی تھی مگر یہ کوئی عجیب بات نہیں تھی کیونکہ اس کا کیبن گیٹ سے اتنی دور تھا کہ کوئی کار آتی یا جاتی تو وہ اس کی آواز نہیں سُن سکتا تھا۔ ایک بار پھر نیلسن نے میسن سے جرح کرنے کے لیے کہا مگر میسن نے اس گواہ پر بھی کوئی جرح نہیں کی۔ پھر نشانات کا ماہر گواہی دینے آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے لیفٹیننٹ ٹریگ کی ہدایت پر ملزمہ کی کار کے ٹائروں کے نشانات کے ٹھپے تیار کیے اور پھر بیکسٹر اسٹیٹ پر پائے جانے والے ٹائر کے نشانات کے ٹھپے تیار کیے۔ ان دونوں کے ٹھپے ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ اس گواہ پر بھی پیری میسن نے کوئی جرح نہیں کی۔ دوپہر کے وقفے کا وقت قریب تھا۔ جج ہارلن نے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ اور گواہ پیش کرے گا۔ برجر نے بتایا کہ ایک دو گواہ باقی ہیں جس کے بعد جج صاحب نے عدالت کا اجلاس دو بجے دوپہر تک کے لیے برخاست کر دیا۔ پال ڈریک نے میسن کو بتایا کہ استغاثہ نے ایک پُراسرار گواہ کو گواہوں کے کمرے میں بٹھا رکھا ہے۔ وہ گواہ کوئی مرد ہے اور کسی ریاست کے نواب کی طرح اس کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ پال اسے صرف ایک نظر دیکھ سکا۔ اس کے بال سیاہ اور گھونگریالے ہیں۔ پیری میسن فوراً سمجھ گیا کہ یہ آدمی وہ سراغرساں ہو سکتا ہے جس نے گین کو ریوالور دیا تھا۔ اس نے کہا کہ ابھی تو وہ ایک ہلکا پھلکا لنچ کرنے جا رہا ہے۔ دو بجے کے اجلاس میں جو کچھ ہوگا' دیکھا جائے گا۔



دوپہر کے وقفے کے بعد جب عدالت کا اجلاس شروع ہوا تو ہملٹن برجر اٹھا اور ایسے لہجے میں جیسے کوئی ہاتھ کی صفائی دکھانے والا جادوگر ہیٹ سے خرگوش نکلنے کا اعلان کرتا ہے' اس نے نئے گواہ کارل فری مین کو طلب کیا۔ اسے دیکھتے ہی گین جوش میں آ گئی اور میسن کا بازو پکڑ کر سرگوشی میں بولی کہ یہ وہی سراغرساں ہے جس نے اسے ریوالور دیا تھا۔ میسن نے اسے ڈانٹ کر اپنے جوش پر قابو رکھنے کی تاکید کی۔ برجر جیسے پھولا نہیں سما رہا تھا۔ گواہ کے حلف اٹھانے کے بعد اس نے خود گواہ سے سوالات شروع کیے۔ گواہ فری مین نے بتایا کہ وہ ایک لائسنس یافتہ سراغرساں ہے۔ ایک آدمی فریڈ گرمس نے دس تاریخ کو اس کی خدمات حاصل کی

تھیں۔ اس موقع پر برجر نے عدالت اور میسن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس گواہ کے ذریعے پہلے وہ ریوالور کا گواہ ہے "گواہ کا ملزمہ سے اور ملزمہ کا ریوالور سے تعلق ثابت کرنے کے لیے اپنے ابتدائی سوالات ان ہی کے بارے میں کرنا چاہتا ہے جو کسی حد تک ایک غیر معمولی بات ہے۔ میسن نے بے پروائی سے جواب دیا کہ عدالت کے سامنے انصاف لانے کے لیے وہ ایسا کر سکتا ہے' وکیلِ صفائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ برجر کا خیال تھا کہ اس نکتے پر میسن اعتراض کرے گا اور اسے جرح کر کے میسن پر اپنی برتری ثابت کرنے کا موقع ملے گا ۔ مگر میسن کے جواب سے اس نے ایسا محسوس کیا جیسے اس کا پہلا دھماکے دار پٹاخہ پھس پھسا کر رہ گیا۔ بہرحال اس نے فری مین سے سوالات شروع کیے۔ فری مین نے بتایا کہ گرمس نے دس تاریخ کی صبح کو اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ برجر نے چاہا کہ اپنے سوالات سے اُن دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو ظاہر کرے لیکن میسن نے اس پر اعتراض کیا کہ جب تک اس گفتگو کا تعلق مقدمے سے ثابت نہ کیا جائے' وہ گفتگو نہیں دہرائی جا سکتی۔ عدالت نے اعتراض درست قرار دیا۔ اس پر گواہ نے گفتگو دہرانے سے اجتناب کرتے ہوئے بتایا کہ گرمس سے ہدایات پانے کے بعد وہ ٹرلی وے پر واقع مسٹر اور مسز جلٹ کے مکان پر گیا۔ اس وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ گرمس اور جلٹ ایک ہی آدمی کے نام ہیں۔ یہ بات اسے تب معلوم ہوئی جب اسے بیکسٹر اسٹیٹ پر پائی جانے والی لاش کو شناخت کرنے کے لیے بلایا گیا۔ بہرحال وہ جلٹ کے مکان پر گیا اور کار ایسی جگہ کھڑی کی کہ آسانی سے نظر نہ آئے۔ پھر خود بھی چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے کہا گیا تھا کہ مسٹر جلٹ کے مکان پر جو بھی کار آئے اسے اس کا نمبر نوٹ کر کے گرمس کو بتانا ہے۔ اسے اس عورت کا حلیہ بھی بتانا تھا جو اس کار کو ڈرائیو کر رہی ہو۔ اس نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ دس تاریخ کی شام کو دی۔ تب تک وہ تصدیق کر چکا تھا کہ جو کار جلٹ کے گھر آئی وہ ملزمہ گین کی تھی۔ اس کے ساتھ اس نے گین کا حلیہ بھی بتایا۔ یہ رپورٹ اس نے اپنی کار کے فون سے اپنے آفس میں دی تھی اور اس کے آفس نے یہ رپورٹ مسٹر گرمس کو بتا دی۔ یہ رپورٹ دینے کے بعد بھی وہ اپنی ڈیوٹی دیتا رہا یعنی جلٹ کے گھر کے پاس موجود رہا۔ کچھ دیر کے بعد مسٹر گرمس خود وہاں پہنچ گیا جو کہ خود جلٹ ہی تھا جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا۔ مسٹر گرمس نے کہا کہ وہ نگرانی چھوڑ کر اپنی کار میں گرمس کی کار کے پیچھے پیچھے آئے۔ مسٹر جلٹ کا مکان بیکسٹر اسٹیٹ سے تقریباً ایک چوتھائی میل کے فاصلے پر واقع ہے اور جو سڑک جلٹ کے مکان سے بیکسٹر اسٹیٹ جاتی ہے' گین کو بھی واپسی میں لامحالہ وہی سڑک استعمال کرنا تھی۔ گواہ نے بتایا کہ وہ گرمس کی کار کے پیچھے چلتے ہوئے بیکسٹر اسٹیٹ کے گیٹ تک گیا تھا کہ گرمس نے اپنی کار روک دی چنانچہ گواہ نے اپنی کار بھی روک دی۔ اس کے بعد مسٹر گرمس نے کہا کہ جب گین آتی دکھائی دے تو گواہ کو کسی بھی حیلے بہانے سے اسے روکنا ہے اور پھر اس کے ساتھ کسی بھی طرح اس کی کار میں بیٹھ کر اس کے ساتھ اس وقت تک رہنا ہے جب تک گین کسی مقام پر رک کر کسی کو فون کرے اور جب وہ کسی کو فون کرے تو مجھے معلوم کرنا ہے کہ اس نے کون سا نمبر ڈائل کیا ہے۔ گرمس نے تاکید کی کہ گواہ کو ہر قیمت پر گین کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ وہ ایک ملنسار عورت ہے اور اگر گواہ چاہے تو اس کے بیڈ روم میں بھی جا سکتا ہے۔ گواہ نے اس ہدایت پر اعتراض کیا مگر گرمس نے اس کا اعتراض مسترد کر دیا۔ پھر اس نے گواہ سے پوچھا کہ کیا اس کے پاس کوئی ریوالور ہے۔ گواہ کے پاس ریوالور نہیں تھا۔ اس پر گرمس نے گواہ کو ایک ریوالور دیا اور کہا کہ اگر گواہ چاہے تو بہانہ بنانے کے لیے اپنی کار کا ٹائر گولی مار کر پنکچر بھی کر سکتا ہے۔ گواہ نے کہا' وہ اپنے مؤکل گرمس کی ہدایات پر بادلِ ناخواستہ عمل کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اپنی کار بیکسٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے قریب کھڑی کر دی اور اس کا ہڈ اس طرح اٹھا دیا جیسے کار خراب ہو گئی ہو۔ گرمس نے کہا کہ جب گواہ' گین کی کار میں بیٹھ کر جائے گا تو وہ کچھ فاصلے سے ان کا تعاقب کرے گا۔ اس موقع پر برجر نے گواہ سے اس ریوالور کے بارے میں سوالات کیے جو گرمس نے اسے دیا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ ریوالور اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا بنایا ہوا اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور تھا۔ اس کے بعد برجر نے گواہ کو عدالت میں پیش کردہ ریوالور دکھایا اور پوچھا کہ کیا اسے یہی ریوالور دیا گیا تھا۔ اس پر میسن نے اعتراض کیا کہ اس سے پہلے کہ گواہ اس سوال کا جواب دے' اسے گواہ سے جرح کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ جج ہارلن نے اجازت دی کہ وہ جرح کر سکتا ہے۔

"جب مسٹر گرمس نے تمہیں ریوالور دیا تھا تو کیا تم نے اس کا نمبر نوٹ کیا تھا؟" میسن نے سوال کیا۔

"نہیں۔" گواہ فری مین نے جواب دیا۔

"کیا تم نے ریوالور اچھی طرح غور سے دیکھا تھا۔"

"جی ہاں' دیکھا تھا۔"

"کیا اس ریوالور پر کوئی ایسا نشان تھا جو پہچاننے میں تمہاری مدد کرے اور تم بتا سکو کہ عدالت میں پیش کیا گیا ریوالور جس کا شناختی نمبر G ہے' وہی ریوالور ہے جو تمہیں دیا گیا تھا۔"

"میں اس پر کوئی شناختی نشان دیکھنے سے قاصر رہا" گواہ نے بتایا۔

"تب تم حلفیہ یہ بیان نہیں دے سکتے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو تمہیں دیا گیا تھا۔"

"میں صرف اس کی ظاہری شباہت دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں۔"

"ایک سراغرساں کی حیثیت سے تم آتشیں اسلحے سے کافی واقف ہو گے۔"

"ہاں' کافی حد تک۔"

"تم جانتے ہو کہ اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی اس طرح کے ہزاروں ریوالور بناتی اور فروخت کرتی ہے۔"

"جی ہاں۔"

"تم نے خود بھی اس طرح کے کتنے ہی ریوالور دیکھے ہوں گے۔"

"جی ہاں۔"

"تم خود بھی.... ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے کوئی ریوالور رکھتے ہو۔"

"ہاں' کبھی کبھی۔"

"دس تاریخ کی رات کو تمہارے پاس کوئی ریوالور تھا۔"

"نہیں جناب۔ یہی وجہ تھی کہ میرے مؤکل گرمس نے ریوالور دیا۔"

"اور تم یقینی طور پر نہیں بتا سکتے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو گرمس نے تمہیں دیا تھا۔"

"نہیں جناب' میں یہ بات حلفیہ نہیں کہہ سکتا۔ یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس ریوالور کی طرح ہے جو مجھے دیا گیا تھا۔"

اس سوال کے بعد میسن نے اپنی جرح ختم کردی اور ہملٹن برجراس سے اپنے باقی سوالات پوچھنے لگا۔ اس نے کہا کہ اس ریوالور میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے کہ تم کہہ سکو' یہ ریوالور تمہیں نہیں دیا گیا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ پھر وہ بعد کے حالات بیان کرنے لگا۔ اس نے بتایا کہ اس کے مشورے پر گرمس نے اپنی کار گیٹ کے اندر کھڑی کردی تاکہ وہ باہر سے نظر نہ آئے۔ چند منٹ کے بعد گین اپنی کار میں آتی دکھائی دی جسے گواہ نے روشن ٹارچ سے اشارہ کرکے روک لیا۔ گین نے کھڑکی کا شیشہ ذرا سا نیچے کرلیا۔ گواہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ وہ ایک سراغرساں ہے اور اہم کیس پر کام کررہا ہے۔ اس کی کار کا ٹائر پنکچر ہوگیا ہے۔ اس کے پاس جیک نہیں ہے جسے لگا کر وہ ٹائر تبدیل کرسکے اس لیے گین اسے کسی سروس اسٹیشن تک لفٹ دے دے تاکہ وہ وہاں سے مدد حاصل کرسکے۔ گواہ نے بتایا کہ گین ہچکچا رہی تھی اس لیے اس نے اسے ریوالور دے دیا کہ اسے گواہ سے کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیے اور اگر وہ اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کرے تو وہ بے شک اسے شوٹ کردے۔ گین اس جھانسے میں آگئی اور اس نے گواہ کو سروس اسٹیشن تک کے لیے لفٹ دے دی۔ گواہ کو ایک سروس اسٹیشن نظر آیا جہاں فون بوتھ بھی لگا تھا۔ اس نے گین سے کار روکنے کو کہا۔ خود کار سے اترا اور سروس اسٹیشن کے ملازم کے پاس گیا جو کسی کار میں پیٹرول ڈال رہا تھا اور اس سے ریسٹ روم کے بارے میں پوچھا۔ پھر ریسٹ روم کے عقب سے ہو کر فون بوتھ کے پیچھے چھپ گیا۔ گین کار سے اتری اور بوتھ میں داخل ہوئی۔ گواہ نے اسے نمبر ڈائل کرتے دیکھا۔ وہ ڈریک سراغرساں ایجنسی کا نمبر تھا۔ گین نے وہاں فون کرکے پیری میسن کے بارے میں پوچھا پھر رابطہ منقطع کرکے دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ جس کے بارے میں گواہ کو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ہالی ووڈ ریسٹورنٹ کا نمبر ہے۔ یہاں بھی گین نے پیری میسن کو پوچھا۔ اس کے بعد جو گفتگو ہوئی وہ گواہ نے واضح طور پر سنی۔ گواہ نے گین کو کہتے سنا کہ فریڈ گرمس دھوکے باز اور فراڈ آدمی ہے' بہتر ہوگا کہ کوئی اسے ہلاک کردے۔ کچھ دیر تک دوسری طرف سے ہونے والی بات سننے کے بعد بولی کہ وہ جو کچھ کہہ رہی تھی وہی اس کا مطلب بھی ہے۔ کوئی گرمس کو قتل کردے تو یہ انسانیت کی خدمت ہوگی۔ گواہ نے بتایا کہ اس کا مؤکل گرمس اپنی کار میں تعاقب کرتے ہوئے آگیا تھا اور اس نے ایک سائڈ اسٹریٹ میں کار روک لی تھی۔ جب گواہ نے دیکھا کہ گین اپنی گفتگو ختم کرکے بوتھ سے نکلنے والی ہے تو وہ اس کے باہر آنے سے پہلے بوتھ کے پاس سے ہٹ کر اپنے مؤکل کے پاس چلا گیا اور اس نے ساری باتیں بتادیں۔ گرمس بہت پریشان ہوگیا۔ پھر وہ گواہ کو اپنی کار میں بیکسٹر اسٹیٹ تک لے گیا جہاں گواہ نے اپنی کار چھوڑی تھی اور گواہ سے کہا کہ اب وہ اپنے دفتر واپس جاسکتا ہے۔ اسے جو کام کرنا تھا' کرچکا۔ یہ بھی کہا کہ ضرورت ہوئی تو وہ اگلے دن گواہ کو فون

کردے گا۔ پھر اس نے گواہ سے ریوالور واپس مانگا لیکن گواہ نے جواب دیا کہ وہ تو ریوالور گین کو دے چکا ہے۔ یہ سُن کر گرمس ناراض ہوا مگر گواہ نے کہا کہ جو کچھ ہوا اس میں اس کا قصور نہیں تھا۔ گرمس نے یہ بھی کہا کہ فون پر وہ محض مذاق میں بات نہیں کر رہی تھی بلکہ اگر اسے موقع ملا تو وہ بے شک اسے ہلاک کردے گی۔

اس موقع پر میسن نے اعتراض کیا کہ گواہ کا جملہ ریکارڈ سے کاٹ دیا جائے کیونکہ یہ ایک سنی سنائی بات ہے۔

"لیکن اس سے ملزمہ کی ذہنی کیفیت اور سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔" برجر نے جواب دیا۔

جج ہارلن نے ہملٹن برجر کی دلیل سے اتفاق کیا اور فیصلہ دیا کہ گواہ کا جملہ ریکارڈ سے حذف نہیں کیا جاسکتا۔ برجر ایک بار پھر گواہ سے سوالات کرنے لگا۔ اس نے پوچھا' پھر کیا ہوا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ اپنی کار میں بیٹھا اور اپنے آفس واپس چلا گیا۔ اس وقت دس بجنے میں دس منٹ تھے۔ بیکسٹر اسٹیٹ کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور گرمس وہیں اپنی کار کے پاس کھڑا تھا۔ برجر کے سوال پر کہ جب گرمس نے اسے ریوالور دیا تھا تو کیا گواہ نے ریوالور کا چیمبر کھول کر دیکھا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ ہاں' دیکھا تھا۔ اس وقت چیمبر میں تمام گولیاں موجود تھیں۔ کوئی ایک گولی بھی نہیں چلائی گئی تھی۔ برجر' میسن کی طرف گھوما۔

"اب اگر تم چاہو تو گواہ پر مزید جرح کرسکتے ہو" اس نے کہا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے میسن کو چیلنج کر رہا ہو۔

میسن اٹھا۔ چند لمحے گواہ کو غور سے دیکھا پھر پوچھا۔

"عدالت میں موجود ریوالور جس کا شناختی نمبر G ہے' خاصا مقبول اور پسندیدہ ریوالور ہے اور عام طور پر پولیس اور سراغرساں کے زیر استعمال رہتا ہے۔"

"جی ہاں۔" گواہ نے جواب دیا۔ میسن نے آگے بڑھ کر میز سے ریوالور اٹھالیا۔

"کیا اس ریوالور میں اور اس طرح کے دوسرے ریوالوروں میں کوئی فرق ہے سوائے اس کے کہ اس ریوالور کے ساتھ ایک گتا بندھا ہے جس پر اس کا عدالتی شناختی نمبر G لکھا ہے۔"

"نہیں۔" گواہ نے ریوالور دیکھتے ہوئے کہا۔ میسن نے ریوالور واپس عدالتی کلرک کی میز پر رکھ دیا۔

"تم حلفیہ بیان نہیں کرسکتے کہ یہی ریوالور تم نے ملزمہ کو دیا تھا" اس نے پوچھا۔

"جی نہیں۔"

"تم سے ملزمہ کا اعتماد حاصل کرنے کو کہا گیا تھا۔"

"مجھ سے یہ معلوم کرنے کو کہا گیا تھا کہ ملزمہ کسے فون کرتی ہے اور اس کا ارادہ کیا ہے؟"

"اور تم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے نہ صرف اپنی شخصی وجاہت بلکہ لفاظی سے بھی کام لیا۔"

"میں اس کا اعتماد حاصل کرنا چاہتا تھا۔"

"تاکہ بعد میں اس کے اعتماد کو دھوکا دے سکو۔"

"نہیں' میں اپنے مؤکل کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ دینا چاہتا تھا۔"

"اور اس مقصد کے لیے تم ملزمہ کو بیڈ روم میں لے جانے کے لیے بھی آمادہ تھے۔"

"مجھے ایک ڈیوٹی انجام دینا تھی اور میرے پیشے میں ہمیں ہمیشہ یہ اختیار نہیں ہوتا کہ ہم کام کرنے کا طریقہ اپنی مرضی سے منتخب کرسکیں۔۔۔ جیسا موقع ہوتا ہے ویسا کرنا پڑتا ہے۔"

"سوال کا جواب دو" میسن نے کہا "تم ملزمہ کو بیڈ روم میں لے جانے کے لیے بھی آمادہ تھے؟"

"ہاں۔"

"اس سے جھوٹ بولنے پر تیار تھے۔"

"ہاں۔"

"اور تمہارا خیال ہے کہ تمہارے پیشے میں گاہے گاہے جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑتی ہے؟"

"ہاں۔"

"اور رقم کمانے کے لیے تم جھوٹ بولنے پر آمادہ رہتے ہو؟"

"رقم کے لیے نہیں۔"

"پھر کس چیز کے لیے؟"

"وہ معلومات حاصل کرنے کے لیے جنہیں معلوم کرنا ضروری ہو۔"

"اور تم اسی طرح اپنی کمائی کرتے ہو۔"

"یہ میرا پیشہ ہے۔"

"اور اس سے رقم کماتے ہو؟"

"ہاں۔"

"اور رقم کمانے کے لیے جھوٹ بولتے ہو؟"

"تم اس طرح کہنا چاہتے ہو تو یونہی سہی۔"

"مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے" میسن نے کہا۔

"یہاں استغاثہ اپنا کیس مکمل کرتا ہے" ہملٹن برجر بولا۔ "جو کچھ ہوا تھا' اب وہ بالکل واضح ہوچکا ہے۔ یہ گواہ جس

وقت مقتول سے رخصت ہوا تو وہ زندہ سلامت تھا اور اس وقت دس بجنے میں دس منٹ تھے۔ اس کے بعد ریوالور ملزمہ کے قبضے میں تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ جلٹ کی موت یقینی طور پر دس بجے سے قبل واقع ہوئی تھی کیونکہ اس کے بعد بیکسٹر اسٹیٹ کا گیٹ بند اور مقفل کردیا جاتا تھا۔ نہ صرف اگلا بلکہ عقبی گیٹ بھی۔ ہم جانتے ہیں کہ اگلی صبح بھی ریوالور ملزمہ کے قبضے میں تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ نیل گرمس کے گھر میں تھی جہاں وہ تمام رات رہی۔ اگر ملزمہ رات کو کہیں باہر جاتی تو نیل گرمس کو پتا چل جاتا۔ اگلی صبح جب ملزمہ نے ریوالور نیل کو دکھایا تو ریوالور سے ایک گولی چلائی جاچکی تھی۔ اس لیے یہ واقعاتی شہادت کا ایک مکمل اور مؤثر کیس بن جاتا ہے اور حالات وواقعات' الفاظ سے زیادہ بلاغت سے بولتے ہیں۔ ملزمہ کو معلوم ہوچکا تھا کہ مقتول اس کے تعاقب میں آیا تھا اس لیے بیکسٹر اسٹیٹ جاتے ہوئے اس نے ضرور مقتول کا تعاقب کیا ہوگا۔ جیسے ہی گواہ فری مین وہاں سے روانہ ہوا' ملزمہ مقتول کے پیچھے بیکسٹر اسٹیٹ میں گئی' اسے شوٹ کیا اور وہاں سے نکل گئی۔ یہ سب کچھ دس بجے سے پہلے ہوا جبکہ گیٹ بند کردیا جاتا تھا۔ گیٹ تمام رات بند رہتا تھا۔ قتل دس تاریخ کو رات کو ہوا اور یہ صرف دس منٹ کے عرصے میں کیا جاسکتا تھا۔ اس وقت بھی ریوالور ملزمہ کے پاس تھا۔ حقائق پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا' نہ کسی اور طرح ان کی توجیہہ پیش کی جاسکتی ہے اور حقائق چیخ چیخ کر ملزمہ کے جرم کا اعلان کررہے ہیں۔"

"کیا تم اس موقع پر کیس کے حق میں دلائل دے رہے ہو؟" میسن نے پوچھا۔

"اگر تم انہیں دلائل کہنا چاہتے ہو تو کہو" برجر نے جواب دیا "میں صرف گواہوں اور شہادتوں کا خلاصہ بیان کررہا تھا۔"

"کارروائی کو ترتیب کے اندر رکھو" جج بارلن نے کہا "تم اپنا کیس مکمل کرچکے۔ اب کیا وکیل صفائی کچھ گواہ اور شہادتیں پیش کرنا چاہتے ہیں؟" ہملٹن برجر ایک فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"یور آنر' اگر ڈسٹرکٹ اٹارنی اپنے اس آخری گواہ کو پیش نہ کرتے تو یقیناً انہیں حق تھا کہ وہ اس عدالت سے درخواست کرتے کہ ملزمہ کو ذمّے دار ٹھہراتے ہوئے اس کا کیس اعلیٰ عدالت کو منتقل کردے۔ لیکن وہ ایک قدم ضرورت سے زیادہ آگے بڑھ گئے۔ اب انہوں نے ایسی شہادت پیش کردی جو یقینی طور پر ملزمہ کی بے گناہی ثابت کرتی ہے۔ اب وہ ملزمہ کو ذمّے دار ٹھہرانے کی بات نہیں کرسکتے۔"

"تو کیا وکیل صفائی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آخری گواہ نے یقینی طور پر ملزمہ کی بے گناہی ثابت کردی؟" جج صاحب نے پوچھا۔

"جی ہاں یور آنر!" میسن نے جواب دیا۔

"تب اپنا کیس ضرور پیش کریں" ہملٹن برجر نے بڑے نرم لہجے میں کہا "میں یہ دیکھنے کا بے حد خواہش مند ہوں کہ ایک ایسے مرحلے پر آپ نے ایسا دعویٰ کس بنیاد پر کیا ہے۔"

"جواب بہت آسان ہے" میسن نے کہا "اب یہ ظاہر ہوا کہ آخری گواہ فری مین ...... کے پاس وہ ریوالور تھا جس سے قتل ہوا اور وہی مقتول کو زندہ سلامت دیکھنے والا آخری آدمی بھی تھا۔ اگرچہ اس نے ایسی کہانی سنائی ہے جو حقائق کو کسی اور انداز میں بیان کرتی ہے لیکن یہ حقیقت پھر بھی باقی رہتی ہے کہ اسی گواہ کے قبضے میں آلۂ قتل' قتل کیے جانے کے وقت سے چند منٹ پہلے موجود تھا۔ اس شہادت کی روشنی میں جتنا قوی شبہ آخری گواہ کے خلاف پیدا ہوتا ہے اتنا ملزمہ کے خلاف نہیں ہوتا۔ اسے اقرار ہے کہ وہ مقتول کو زندہ سلامت دیکھنے والا آخری شخص تھا ۔ میں عدالت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ اس تمام وقت جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس گواہ کو یہاں کھڑا رکھا' اس تمام وقت جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی اس گواہ سے ریوالور کے بارے میں سوالات کرتے رہے' انہوں نے اس سے یہ سیدھا سادہ سوال پوچھنے کی ہمت نہیں کی کہ کیا تم نے اس آدمی کو قتل کیا ہے جسے تم فریڈ گرمس کے نام سے جانتے تھے ۔ کیا تمہارا اس کی موت میں کوئی ہاتھ ہے؟ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں کی۔"

ہملٹن برجر کا چہرہ غصّے سے سرخ ہونے لگا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوگیا۔

"یور آنر' ایسی احمقانہ دلیل میں نے اپنی تمام زندگی میں نہیں سنی" وہ بولا "اسے دیوانے کی بڑ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس لیے استغاثہ عدالت سے کیس دوبارہ کھولنے کی اجازت چاہتا ہے تاکہ اس گواہ کو ایک بار پھر گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کرکے اس سے یہ سوال کیا جائے جس کے بارے میں وکیل صفائی نے کہا کہ میں پوچھنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ ہم کیا کچھ کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔"

"وکیل صفائی کو استغاثہ کے دوبارہ کیس کھولنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے" میسن نے کہا۔

”کارل فری مین‘ فری مین!“ برجر نے چیخ کر کہا ”براہِ مہربانی دوبارہ گواہوں کے کٹہرے میں آؤ“ اور جب وہ آگیا تو پوچھا ”کیا تم نے فریڈ گرمس کو قتل کیا ہے؟“
”نہیں۔“ گواہ نے جواب دیا۔
”بس اب تم جا سکتے ہو“ برجر بولا۔
”ایک منٹ“ میسن نے کہا ”میں جرح کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر فری مین‘ گرمس نے پہلی مرتبہ کب تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟“
”میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال پہلے پوچھا جا چکا ہے اور اس کا جواب بھی دے دیا گیا تھا۔“
”میرا خیال ہے کہ یہ بات درست ہے“ جج ہارلن نے کہا۔ میسن گواہ کے چہرے کو بہ غور دیکھ رہا تھا۔
”اچھی بات ہے۔ میں سوال دوسرے الفاظ میں پوچھتا ہوں“ میسن نے کہا ”کیا ۹ تاریخ سے قبل بھی گرمس نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟“
”میں اعتراض کرتا ہوں“ برجر بولا ”سوال غیر معقول‘ غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔ میں نے گواہ سے صرف یہ پوچھا تھا کہ کیا اس نے گرمس کو قتل کیا ہے‘ جرح بھی صرف اس سوال کی حد تک کی جا سکتی ہے۔“
”میری جرح کا تعلق اسی سوال سے ہے اور اس کا مقصد گواہ کے تعصب یا جانبداری کو ظاہر کرنا ہے۔“
”عدالت آخری سوال کرنے کی اجازت دیتی ہے“ جج ہارلن نے کہا ”وکیل صفائی کو حق حاصل ہے کہ اگر گواہ کسی قسم کی جانب داری کر رہا ہے تو اسے نمایاں کرے۔ عدالت کو خود بھی حیرت تھی کہ گرمس نے صرف گواہ کو ہی خدمات حاصل کرنے کا اہل کیوں سمجھا؟“
”سوال کا جواب دو؟“ میسن نے فری مین سے کہا۔
”اس سے پہلے مسٹر گرمس نے ڈھائی تین سال قبل میری خدمات حاصل کی تھیں“ گواہ نے جواب دیا۔
”کیا!“ برجر نے انتہائی حیرت سے کہا۔
”تمہیں مسٹر گرمس نے کسی کی انگلیوں کے نشانات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کہا تھا؟“ میسن نے پوچھا۔
”جی ہاں‘ اس نے مجھے کچھ انگلیوں کے تازہ نشانات دیے تھے اور دس انگلیوں کے نشانات کا ایک سیٹ دیا اور کہا کہ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ سیٹ کی انگلیوں کے نشانات ان تازہ نشانات سے ملتے ہیں یا نہیں۔“
”تو کیا وہ ملتے تھے؟“ میسن نے پوچھا۔
”ہاں۔“ گواہ فری مین نے جواب دیا۔
”تم جانتے ہو کہ وہ کس کی انگلیوں کے نشانات تھے؟“
”نہیں جناب!“
”وہ تمہیں کس صورت میں دیے گئے تھے‘ چھپے ہوئے یا لیے ہوئے؟“
”چھپے ہوئے تھے۔“
”اسی طرح چھپے ہوئے‘ جیسے پولیس ملزموں کی تلاش کے لیے چھاپتی ہے؟“
”جی ہاں۔“
”گویا وہ کاغذ کسی پولیس سرکلر سے کاٹا گیا تھا۔ اس طرح کہ انگلیوں کے نشانات کے سوا اس پر کچھ اور نہ آئے۔“
”جی ہاں۔“
”اس سے تمہیں تجسّس نہیں ہوا؟“
”کسی حد تک ہوا تھا۔“
”پھر کیا تم نے اپنے طور پر معلوم کرنے کی کوشش کی کہ وہ کس کے نشانات تھے؟“
”خیال آیا تھا مگر معلوم نہیں کیا۔“
”اور تم نے وہ کاغذ گرمس کو واپس کر دیا؟“
”ہاں۔“
”تم نے اندازہ کر لیا تھا کہ گرمس نے کسی ایسے شخص کا پتا لگا لیا ہے جو پولیس کو مطلوب ہے۔“
”جی..... جی ہاں۔“
”لیکن اس شخص کو پولیس کے حوالے نہیں کیا؟“
”جی ہاں۔“
”اور تم جانتے تھے کہ یہ بلیک میل کرنے کے لیے بہترین طریقہ ہے۔“
”یہ خیال میرے ذہن میں نہیں آیا۔“
”بننے کی کوشش مت کرو۔ تم جانتے تھے کہ گرمس کیا سوچ رہا ہے؟“
”ممکن ہے‘ مجھے اس کا شبہ ہو گیا ہو۔“
”اور چونکہ تمہیں شبہ ہو گیا تھا اس لیے تم نے ہوشیاری برتتے ہوئے ایف بی آئی سے معلوم کر لیا کہ وہ انگلیوں کے نشانات کس کے تھے؟“
”جی..... جی ہاں“ فری مین ہکلا کر بولا۔
”تب تم نے ابھی جھوٹ بولا تھا کہ اس شخص کا پتا لگانے کی کوشش نہیں کی۔“
”جی ہاں۔“

"اور وہ نشانات کولنگٹن ہالسے کے تھے جس کی پولیس کو تلاش تھی۔"

"جی ہاں۔"

"اس کے بعد تم گرمس کو بلیک میل کرنے لگے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح وہ ہالسے کو کررہا تھا؟"

"میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔"

"گزشتہ ڈھائی سال کے عرصے میں تم نے گرمس سے کتنی رقم لی...؟"

"اپنی خدمات کے معاوضے کے سوا کچھ نہیں لیا۔"

"کتنی رقم لی تھی؟" میسن نے پھر کہا "یاد رکھو تم حلفیہ بیان دے رہے ہو۔"

"جتنا میرا معاوضہ بنتا تھا۔"

"کتنی رقم لی تھی؟"

"مجھے یاد نہیں۔"

"پانچ ہزار ڈالر!"

"شاید۔"

"دس ہزار ڈالر!"

"ممکن ہے۔"

"بیس ہزار ڈالر!" میسن نے پوچھا۔

"مجھے یاد نہیں۔"

"تیس ہزار ڈالر!"

"نہیں۔ اتنی رقم نہیں تھی۔"

"بس مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے" میسن نے کہا "ایک بلیک میلر حلف اٹھا کر جھوٹ بولنے والے کی حیثیت سے اور پھر اس حقیقت کے مدِنظر کہ آلۂ قتل تمہارے قبضے میں تھا، عدالت خود نتیجہ اخذ کرسکتی ہے۔"

"مسٹر میسن!" جج ہارلن نے سوچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "کیا تم عدالت کو بتاؤ گے کہ تم نے گواہ سے فنگر پرنٹس کے بارے میں سوال کیوں کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کیس میں کوئی بات ایسی ہے جسے ہم میں سے کوئی نہیں جانتا مگر جسے تم نے اپنے طور پر معلوم کیا ہو یا گواہی سے اخذ کیا ہو۔ ایسا ہے تو وہ بات عدالت کے لیے بھی دلچسپی کا سبب ہوگی۔"

"یور آنر، یہ ایک اندھیرے میں چلایا ہوا تیر تھا" برجر بولا۔

"ایسا تھا تب بھی وکیلِ صفائی کا نشانہ بہترین معلوم ہوتا ہے۔" جج نے کہا۔

"اگر عدالت مجھے ایک گواہ پر مزید جرح کی اجازت دے تو شاید ہم اس کیس کو حل کرسکیں۔" میسن نے اجازت طلب کی۔

"میں اعتراض کرتا ہوں" برجر نے کہا "وکیلِ صفائی کسی گواہ کو بلانا چاہتے ہیں تو اپنے گواہ کے طور پر بلائیں، ہم جرح مکمل کرچکے ہیں۔"

"لیکن گواہ فری مین کو بلانے کے لیے استغاثہ نے کیس دوبارہ کھولا ہے" جج ہارلن نے کہا "عدالت دو وکیلوں کی ذہنی کشمکش کا اکھاڑا نہیں ہے، انصاف کا گھر ہے۔"

"عدالت اجازت دے تو میں وہ ٹائپ شدہ فہرست دیکھنا چاہتا ہوں جس میں مسز جلٹ کا نام شامل تھا۔ شاید میں حقیقت کے قریب آجاؤں" میسن نے کہا اور عدالت کی اجازت سے کلرک کی میز سے وہ فہرست اٹھالی پھر ڈیلا اسٹریٹ کے پاس گیا اور سرگوشی میں اس سے کہا کہ چیک کرو اور پال ڈریک سے بھی رائے لو کہ فہرست میں جو آخری نام ہے وہ اس مشین کا ٹائپ کیا ہوا ہے جس کے باقی نام ہیں یا کوئی مختلف ٹائپ رائٹر استعمال کیا گیا ہے۔ اگر دونوں ایک ہی مشین کے ہوں تو جب میں تمہاری طرف دیکھوں تو نفی میں سرہلانا اور ایک ہی ٹائپ رائٹر کے ہوں تو اثبات میں سرہلانا۔ ڈیلا اسٹریٹ فہرست کو دیکھنے لگی۔ پال ڈریک بھی قریب بیٹھا تھا۔ وہ بھی چیک کرنے لگا۔

"عدالت غور کرے" میسن نے کہا "کئی دوسرے امکانات بھی ہیں۔ سب سے پہلے تو خود فری مین ہی ہے۔ وہ ملزمہ کو ریوالور دینے سے قبل گرمس کو قتل کرسکتا تھا۔" یہ کہتے کہتے میسن نے ڈیلا کی طرف دیکھا جس نے نفی میں سرہلایا۔

"مجھے یقین ہے" برجر بولا "کہ وکیلِ صفائی کا کوئی ارادہ جائز طور پر کسی گواہ کو پیش کرنے کا نہیں ہے۔ یہ صرف عدالتی طریق کار کو مسٹر بیکسٹر کو بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر بیکسٹر نے بلیک میل ہونے سے انکار کرتے ہوئے ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ کردیا۔ اگر مسٹر میسن، بیکسٹر کو گواہی کے لیے بلاتے ہیں تو ظاہر ہوجائے گا کہ ہرجانے کا دعویٰ درست ہے اور اگر حالات یا عدالت کے دباؤ سے مسٹر میسن بیکسٹر کو بلاتے ہیں تو اس کا مقصد محض کیس کو الجھانا ہوگا۔ اب تک جو گواہی پیش ہوئی ہے اس سے واضح ہے ملزمہ ہی قتل کی مجرم ہے۔"

"میں عدالت کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا ارادہ مسٹر بیکسٹر کو بطور گواہ طلب کرنے کا ہے۔"

"بہت خوب" جج ہارلن نے کہا "عدالت، وکیلِ صفائی کو

اپنا کیس پیش کرنے کی اجازت دیتی ہے اگر اس کے دوران میں یہ ظاہر ہوا کہ استغاثہ کے گواہ کو دوبارہ طلب کرنے کی معقول وجہ موجود ہے تو عدالت اس گواہ کو طلب کرلے گی۔"

"میں چیلنج کرتا ہوں۔" برجر نے طنزیہ کہا "کہ مسٹر میسن ذرا مسٹر بیکسٹر کو بلانے کی ہمت تو کریں۔"

"یہ طنز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی" جج ہارلن نے کہا "مسٹر میسن اپنا کیس پیش کریں۔"

"میں صفائی کے پہلے گواہ کی حیثیت سے مسٹر جارج بیکسٹر کو طلب کرتا ہوں" میسن نے کہا۔

بیکسٹر، برجر کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے آیا اور گواہوں کے کٹہرے میں بیٹھ گیا۔

"یور آنر' میں ہر اس سوال پر اعتراض کروں گا جو اس گواہ سے پوچھا جائے اور اس کا تعلق موجودہ مقدمے سے نہ ہو۔"

"اور میں بھی عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ یہ گواہ اختلاف رکھنے والا گواہ ہے اس لیے مجھے رہنما سوال کرنے کی اجازت ہونا چاہیے۔"

"عدالت دونوں امور پر گہری نگاہ رکھے گی" جج ہارلن نے کہا "اپنا کیس پیش کریں۔"

"تمہارے پاس وہ جائداد کتنی مدت سے ہے جسے بیکسٹر اسٹیٹ کہا جاتا ہے" میسن نے سوال کیا۔

"میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر معقول' غیر ضروری اور غیر متعلق ہے" برجر نے کہا۔

"اعتراض رد کیا جاتا ہے" جج ہارلن نے فیصلہ دیا۔

"تقریباً سترہ برس سے" بیکسٹر نے جواب دیا "اور مسٹر میسن میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس کیس کے حقائق کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں دس تاریخ کی رات کو بیکر فیلڈ میں تھا اور مجھے قتل کے بارے میں صرف اس وقت معلوم ہوا جب میں گیارہ تاریخ کو اپنے آفس واپس آیا۔"

"اس صورت میں مسٹر بیکسٹر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں کتنی مدت سے یہ بات معلوم تھی کہ تمہارا آدمی کورلے کیچ حقیقت میں کوننگٹن ہالسے ہے جو کہ پولیس کو ایک ڈکیتی اور قتل کے سلسلے میں مطلوب ہے۔"

ہملٹن برجر بڑے جوش سے اعتراض کرنے اٹھا لیکن بیکسٹر کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر رک گیا۔ بیکسٹر کے چہرے سے فاتحانہ مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے کپڑوں میں سکڑ گیا ہے۔ برجر نے کچھ سوچ کر آخر اعتراض کر ہی دیا۔

"میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر مناسب' غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔"

لیکن اس کی ہچکچاہٹ نے جج ہارلن کو بھی بیکسٹر کی طرف متوجہ کردیا اور اس کا چہرہ دیکھتے ہی اس نے فوراً فیصلہ دیا۔

"اعتراض مسترد کیا جاتا ہے" بیکسٹر گواہوں کے کٹہرے میں خاموش کھڑا تھا۔

"تم نے میرا سوال تو سمجھ لیا؟"

"جی ہاں۔"

"پھر کیا جواب دو گے یا نہیں؟" میسن نے پوچھا۔ بیکسٹر نے ایک لمبی گہری سانس لی اور کہا۔

"میں یہ بات کئی برسوں سے جانتا تھا۔"

"مسٹر کیچ سے تمہارا کیا رشتہ ہے۔"

"وہ میرا بھائی ہے۔"

"اور تم نے اسے یہ جانتے ہوئے پناہ دی کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔"

"ہاں۔"

"اور تقریباً ڈھائی سال قبل مقتول فرینکلن جلٹ نے یہ راز معلوم کرلیا تھا۔"

"جی ہاں۔"

"اور وہ تمہیں بلیک میل کرنے لگا۔"

"جی ہاں۔"

"اوہ یور آنر!" برجر بول اٹھا "مسٹر میسن کی جرح غیر ضروری طور پر پھیلتی جارہی ہے اور۔۔۔"

"اگر تم کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہو" جج ہارلن نے کہا "تو عدالت اسے مسترد کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہم حقیقت کے قریب پہنچتے جارہے ہیں۔ مسٹر میسن' کیا تم نے یہ باتیں اس حقیقت سے اخذ کی ہیں کہ جو فنگر پرنٹ گواہ فری مین کو دیے گئے تھے' وہ حقیقت میں ہالسے کے تھے۔"

"جی ہاں۔ یور آنر!" میسن نے جواب دیا۔

"یور آنر' میں مناسب سمجھتا ہوں کہ پوری صورت حال بیان کردوں" بیکسٹر نے کہا "میرا بھائی جس نے کورلے کیچ کا نام اختیار کرلیا تھا' حقیقت میں ہالسے تھا۔ اور میرا اصلی نام جارج بیلڈنگ ہالسے ہے۔ میرا بھائی ایک زمانے میں جلٹ کے ساتھ مجرمانہ زندگی گزار رہا تھا اور گورسن جلٹ' فرینکلن جلٹ کا باپ تھا۔ گورسن اپنے جرم کی سزا کاٹ کر رہا کردیا گیا۔ مجھے یہ کبھی معلوم نہیں ہوسکا کہ گورسن نے کس طرح میرے بھائی کی نئی شخصیت پہچان لی۔ شاید یہ اس

مضمون کی وجہ سے ہوا جو سیٹر ڈے ایوننگ پوسٹ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں غلطی سے میرے ساتھ میرے بھائی کی تصویر بھی شائع ہو گئی تھی۔ مضمون شائع ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی فرینکلن جلٹ میرے بھائی سے ملنے آیا اور اس سے رقم کا مطالبہ کیا۔ ہم اس وقت سے اسے بڑی رقمیں ادا کر رہے تھے۔"

ہملٹن برجر کوئی اعتراض کرنے کے ارادے سے کھڑا ہوا مگر پھر خود ہی کچھ سوچ کر بیٹھ گیا۔

"اب ہمیں یہ بتاؤ کہ دس تاریخ کی رات کو کیا ہوا تھا؟" میسن نے کہا۔

"ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے" بیکسٹر نے جواب دیا "میرا بھائی مفرور مجرم تھا اور اسے پناہ دے کر میں بھی مجرم بن گیا تھا۔ پہلے یہ راز گورسن کو معلوم ہوا اور اس کے ذریعے اس کے بیٹے فرینکلن کو۔ ہم ان دونوں کا منہ بند رکھنے کے لیے رقم ادا کرنے پر مجبور ہو گئے لیکن کبھی کبھی مجھے شک ہوتا تھا کہ گورسن کو یہ بات معلوم نہیں کہ اس کا بیٹا ہمیں اس.... بے دردی سے بلیک میل کر رہا ہے۔ دس تاریخ کو میں بیکر فیلڈ میں تھا تو میں نے ایک اخبار میں گورسن کی موت کی خبر پڑھی۔"

"اور تم نے سوچا کہ اگر فرینکلن کو بھی کوئی حادثہ پیش آجائے تو تمہارے بھائی کا راز پھر محفوظ ہو جائے گا؟"

"ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ فرینکلن نے باپ کی موت پر ایک نیا مطالبہ کیا۔ اس کے بارے میں مجھے فون پر بتایا گیا۔ وہ مجھ سے ایسی بات چاہتا تھا جو میں نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے یا میرے بھائی نے اسے قتل نہیں کیا۔"

"وہ نیا مطالبہ کیا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"میں نے اپنے بھائی کو فون کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے لازمی طور پر اس طرح گھر آنا ہے جس سے ظاہر ہو کہ میں بدستور بیکر فیلڈ میں ہوں اور یہ کہ اس کی وجہ وہ فون پر نہیں بتا سکتا۔ میں بیکر فیلڈ کے ایک موٹیل میں ٹھہرا تھا۔ میں نے ظاہر کیا کہ میں جلدی ڈنر کھا کر سونا چاہتا ہوں۔ مگر سونے کے بجائے میں کار میں بیٹھ کر اپنی اسٹیٹ آگیا۔ میں گیارہ بجے کے بعد پہنچا تھا۔ اس وقت فرینکلن میرے بھائی کے ساتھ تھا۔ وہ بقول اپنے ایک آخری مطالبہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ چونکہ اس کا باپ مر چکا ہے اس لیے اگر وہ اپنا منہ بند رکھے گا تو ہمیں کسی اور سے انکشافِ راز کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ اس نے بتایا کہ ایک بڑی پریشانی میں پڑ گیا ہے۔ اسے ایک عورت کا منہ بند کرنا ہے۔ اسے صرف رقم کی ہی نہیں بلکہ میری مدد کی بھی ضرورت ہے اور وہ مدد یہ ہوگی کہ ایک خاص وقت میں اس کے اپنے ساتھ ہونے کی گواہی دوں جبکہ وہ حقیقت میں کہیں اور ہوگا۔ میں نے انکار کر دیا کہ میں اس سازش میں شامل نہیں ہو سکتا۔"

"تمہیں معلوم تھا کہ فرینکلن کے ذہن میں کیا منصوبہ تھا؟"

"اس نے سرسری تذکرہ کیا تھا۔ یہ بھی کہہ رہا تھا کہ وہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے مگر مجھے شبہ تھا کہ اس کا پلان کامیاب ہو سکے گا۔ بہرحال اس کا مطالبہ تھا کہ اسے ایک لاکھ ڈالر نقد دیے جائیں اور میں وہ بیان دوں۔ ہم رقم کا انتظام تو کر سکتے تھے مگر میں نے بیان دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ پہلے وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس عورت نے ایک وکیل کو کتنی بات بتائی ہے۔ اس کے بعد یا تو وہ اس عورت کو وکیل سے اگلی صبح ملنے سے روک دے گا یا پھر خود ملک سے باہر چلا جائے گا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرینکلن نے کہا تھا کہ اپنے انتظامات کر کے رات کو ایک بجے پھر آئے گا۔"

"اس کی کار کہاں کھڑی تھی؟"

"سوئمنگ پول کے قریب۔ میرے انکار کرنے کے بعد وہ اپنی کار کی طرف چلا گیا۔ میں اور میرا بھائی اس معاملے پر گفتگو کرنے لگے تب اس وقت ہم نے یا تو فائر کی آواز سنی یا کسی کار کے سائلنسر نے بیک فائر کیا تھا۔ ہم گھر سے باہر نکلے مگر کوئی مشکوک بات نظر نہیں آئی۔ چاروں طرف دیکھا بھی مگر کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی۔ پھر ہم نے ایک کار کے اسٹارٹ ہونے اور روانہ ہونے کی آواز سنی اور خیال کیا کہ فرینکلن جا رہا ہے اور شاید اسی کی کار نے بیک فائر کیا تھا۔"

"اس وقت کیا بجا تھا؟"

"بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔"

"گیٹ کھلا تھا؟"

"گیٹ تو دس بجے بند کر دیا گیا تھا۔ مگر جب فرینکلن آیا تو میرے بھائی نے گیٹ کھول دیا تھا۔ پھر یہ کہ فرینکلن دوبارہ بھی آنے والا تھا اس لیے گیٹ کھلا رہا۔"

"کیا فرینکلن نے بتایا تھا کہ وہ کسی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

"جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ کسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے شبہے سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

بات کرنے آیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ بھائی کی شخصیت ظاہر ہوگئی۔ میں اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے کچھ بھی کرسکتا تھا۔ اگرچہ میں نے اپنے بھائی کو بارہا سمجھایا کہ جو غلطیاں اس نے کی ہیں، کبھی نہ کبھی اسے ان کا خمیازہ ضرور بھگتنا...... پڑے گا۔"

"اب مجھے کوئی مزید سوال نہیں کرنا ہے" میسن نے کہا "اور کیا اب مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی جرح کرنے کی ہمت کریں گے۔"

برجر نے اپنے نائب سے مشورہ کیا اور کہا' وہ کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا۔

"اب میں ایک بار پھر درخواست کروں گا کہ مجھے استغاثہ کے ایک گواہ سے مزید جرح کرنے کی اجازت دی جائے" میسن نے کہا۔

"وہ گواہ کون ہے؟" جج ہارلن نے پوچھا۔

"نیل گرمس۔"

"یور آنر' اس موقع پر میں اپنا اعتراض واپس لیتا ہوں" برجر نے سنجیدگی سے کہا "میرے محکمے کی ذمے داری یہ ہے کہ میں مجرموں کو سخت سے سخت سزا دلاؤں لیکن جب یہ ظاہر ہونے لگے کہ کچھ دوسرے معاملات بھی قابلِ غور ہیں تو میں کوئی رکاوٹ ڈالنا نہیں چاہتا کیونکہ میرا اولین فرض انصاف کا حصول ہے۔"

جج ہارلن نے اس ریمارک کے لیے ڈسٹرکٹ اٹارنی کا شکریہ ادا کیا اور گواہ بلانے کی اجازت دے دی۔ نیل گرمس بادلِ ناخواستہ اپنی جگہ سے اٹھی اور گواہوں کے کٹہرے میں آکر کھڑی ہوگئی۔ چونکہ وہ پہلے حلف اٹھا چکی تھی اس لیے مزید حلف نہیں لیا گیا۔

"تم نے بیان دیا ہے کہ تم ملزمہ کے کام میں اس کی مدد کرتی تھیں" میسن نے کہا "اس کی ڈاک کھول کر دیکھتی تھیں' اس کے فون سنتی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"اور جب بھی گاہکوں کے نام فون پر بتائے جاتے تھے تو تم انہیں نوٹ کرکے ملزمہ کو بتادیتی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"اس فہرست میں، جس میں مسز فرینکلن جلٹ کا نام شامل ہے' میں دیکھ رہا ہوں کہ مزید دس نام اور ہیں اور مسز جلٹ کا نام سب سے آخر میں دیا گیا ہے۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مسز جلٹ کا نام جس ٹائپ رائٹر سے لکھا گیا ہے اس سے باقی نام نہیں لکھے گئے۔ وہ کسی اور ٹائپ رائٹر سے ٹائپ کیے گئے ہیں اور نیل گرمس' میں تم سے کہتا ہوں کہ مسز جلٹ کا نام تم نے فہرست وصول ہونے کے بعد شامل کیا تھا۔ جواب دینے سے پہلے یہ بات یاد رکھنا کہ تم نے حلف اٹھایا ہوا ہے اور یہ کہ اس فہرست کو اس کمپنی سے بھی چیک کیا جاسکتا ہے جس نے اسے بھیجا تھا۔ مزید یہ کہ ہاتھ کی تحریر کی طرح کسی بھی دو ٹائپ رائٹروں سے ٹائپ کی ہوئی تحریر بھی مختلف ہوتی ہے۔"

نیل گرمس کافی دیر تک خاموش رہی پھر بولی۔

"ہاں' اسے میں نے شامل کیا تھا۔"

"اور اس کی وجہ کہ تم نے مسز جلٹ کا نام فہرست میں شامل کیا' یہ تھی کہ تمہیں شک ہوگیا تھا اور تم جاننا چاہتی تھیں کہ اس مکان میں کون رہتا ہے۔"

"اس شخص کی چیزوں کا جائزہ لینے کے بعد جسے میں اپنا شوہر خیال کرتی تھی' مجھے ایک ڈرائیونگ لائسنس ملا جو فرینکلن جلٹ کے نام جاری کیا گیا تھا اور اس کا پتا بھی دیا ہوا تھا۔ اس کا حلیہ' عمر اور دوسری تمام باتیں یکساں تھیں۔ میں اس شخص کی حقیقت معلوم کرنا چاہتی تھی اس لیے میں نے مسز جلٹ کا نام فہرست میں شامل کردیا۔"

"لیکن کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے صورتِ حال تبدیل ہوگئی؟"

"بے شک ضرور ہوئی اور تم جانتے ہو کہ وہ کیا تھی۔ وہ شخص جسے میں اپنا شوہر خیال کرتی تھی حقیقت میں اس نے مجھ سے غیر قانونی شادی کی تھی اور مجھے غیر قانونی بیوی بنا دیا تھا۔ اس آدمی کو جب معلوم ہوا کہ گین اس کے دوسرے گھر جانے والی ہے تو اسے یقین ہوگیا کہ وہ اسے پہچان لے گی اور پھر مجھے بتا دے گی۔ چنانچہ اس نے گین کو قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس نے گین کی ڈرنک میں اسٹریکنین زہر ملا دیا مگر خدا کو منظور نہیں تھا اس لیے گین بچ گئی۔ یہ بات مجھے تب معلوم ہوئی جب گین کے گھر سے جانے کے بعد مجھے اسٹریکنین زہر کی شیشی فریڈ...... کے کمرے میں ملی۔ میں نے اسے اٹھا کر واپس دواؤں کی الماری میں رکھ دیا۔ پھر جب گین اس شام واپس آئی اور میں نے اس کے پاس ریوالور دیکھا تو میں نے اندازہ کرلیا کہ اب کھل کر بات کرنے کا وقت آگیا ہے۔ میں نے گین سے پوچھنے کی کوشش کی مگر اس نے مجھے نہیں بتایا اور جھوٹ بولا۔ چنانچہ میں نے اس کے دودھ میں نیند کی گولیاں ڈال دیں اور جب وہ سو گئی تو میں ریوالور لے کر گھر سے نکل گئی تاکہ اس آدمی کو تلاش کروں۔"

"تم نے اسے کس طرح تلاش کیا؟"

"مجھے کچھ مدت سے یہ بات معلوم تھی کہ وہ جارج بیکسٹر سے رقوم وصول کر رہا ہے۔ مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں تھی کہ بیکسٹر اسے کیوں کیش دیتا ہے۔ چنانچہ میں گھر سے سیدھی بیکسٹر اسٹیٹ پہنچی اور تقدیر کو بھی ایسا ہی منظور تھا کہ میرا نام نہاد شوہر مجھے وہاں موجود مل گیا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اس نے مجھے دیکھا اور جاننا چاہا کہ میں وہاں کیوں آئی ہوں اور جب میں نے اسے ساری بات بتائی تب مجھے پتا چلا کہ اس نے مجھے بھی ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ اس نے میرا گلا گھونٹنے کی کوشش کی۔ میں نے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا اور وہ الٹ کر لان پر گر گیا۔ میں اپنی کار میں بیٹھ کر گیٹ سے باہر نکل گئی۔ گھر واپس آکر میں نے ریوالور واپس گین کے تکیے کے نیچے رکھ دیا جہاں سے نکالا تھا۔"

پیری میسن، ہملٹن برجر کی طرف گھوما اور سر خم کرتے ہوئے بولا "اس گواہ کے ساتھ کیس مکمل ہوگیا۔"

○☆○

پیری میسن، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک، میسن کے آفس میں کیس پر گفتگو کررہے تھے۔

"اس سے کم سے کم یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قدم پر مقابلہ کرنے کا جذبہ بیدار رہنا چاہیے" میسن نے کہا "منتظمہ بالکل سچ کہہ رہی تھی کہ ریوالور اس کے کوٹ کی جیب سے گر گیا تھا اور وہ ریوالور فرینکلن جلٹ کو مل گیا۔ ریوالور بالکل نیا اور اچھا تھا۔ فرینکلن اسے اٹھا کر اپنے دوسرے گھر لے گیا اور اس سادہ سی حرکت سے اس نے بیکسٹر کو بھی کیس میں ملوث کردیا مگر ظاہر ہے یہ بالکل انجانے میں ہوا۔ فرینکلن کسی بھی اندیشے کے بغیر بیکسٹر اور اس کے بھائی کو بلیک میل کررہا تھا۔ بیکسٹر اپنے بھائی کو دوسرا نام دے کر مطمئن تھا کہ راز محفوظ ہے مگر اس مضمون اور اس میں شائع ہونے والے فوٹو نے سارا کھیل خراب کردیا۔ اس میں ایک فطری انصاف بھی چھپا ہوا تھا کہ گورسن نے جرم کیا اور اس کی سزا بھگت لی تو انصاف کا تقاضا تھا کہ اس کے شریکِ جرم دوست کو بھی سزا ضرور ملے اور وہ اس انداز میں نہ صرف اسے بلکہ اس کے بھائی کو بھی ملی جس نے اسے پناہ دینے کا جرم کیا تھا۔ دوسری طرف جب فرینکلن جلٹ کو مفت کی آمدنی ہونے لگی تو اس نے عیاشی کی سوچی اور نیل سے غیر قانونی شادی کرلی۔ مگر یہ راز زیادہ دیر تک نیل سے پوشیدہ نہیں رہا۔ حالات نے ایسی صورت اختیار کی کہ گین کے ذریعے اس کے شکوک کی تصدیق ہوگئی اور فرینکلن جلٹ خود اپنے بچھائے ہوئے دام میں پھنس گیا اور انجامِ کار نیل کے ہاتھوں مارا گیا۔"

"میرے نزدیک اس کیس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک وکیل کو ہمیشہ اپنے مؤکل کا وفادار رہنا چاہیے" پال ڈریک نے کہا "لیکن میں پیری کی جگہ ہوتا تو کم سے کم جارج بیکسٹر جیسے شخص کو مقابلے کے لیے نہیں للکار سکتا تھا۔"

"یہ صرف اپنے مؤکل سے وفاداری کی بات نہیں ہے" میسن نے کہا "یہ انصاف اور حصولِ انصاف سے وفاداری کا جذبہ ہے اور جب کوئی اس جذبے سے کام کررہا ہو تو اسے ہر حملے کو برداشت کرنا پڑتا ہے یا کم سے کم اس کے لیے تیار رہتا ہے۔"

"تیار اور آمادہ رہنا' قانونی طریقۂ اظہار ہے" ڈیلا اسٹریٹ نے چہکتی' تعریف بھری نظروں سے میسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "لیکن جب یہ مرحلہ کسی پر گزرتا ہے تو اس کی حقیقت صرف وہ جانتا ہے جس پر گزرتا ہے یا پھر وہ جو اس سے روحانی اور جذباتی تعلق رکھتا ہے۔"




متبادل فساد

گوشہء خاص

پیارے قارئین !

جاسوسی ڈائجسٹ کے اس خاص الخاص سلسلے کی غیر معمولی پذیرائی نے ہمارے اعتماد اور خوشی کو دو چند کر دیا۔ اس ماہ ملاحظہ کیجیے معروف ناول نگار ارل اسٹینلے گارڈنر کے مقبول کردار پیری میسن کی ہنگامہ خیزیاں۔ اسے بھی آپ کے چہیتے قلم کار اثر نعمانی نے ہی اردو میں ڈھالا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اسے آپ پہلے سے کچھ بڑھ کر ہی پائیں گے۔

متبادل فساد

اثر نعمانی

مغرب کے معروف دلیل ساز ارل اسٹینلے گارڈنر کے مقبول کردار پیری میسن کی نکتہ رسی، نکتہ طرازی اور نکتہ چینی کا ایک اور کارنامہ۔ سطحِ آب پر رواں دواں ایک جہاز میں قتل کی واردات سے شروع ہونے والا یہ قصہ لہروں کے دوش پر ہچکولے لیتا جب خشکی پر پہنچا تو واقعات نے عجب رخ اختیار کر لیا اتنا عجیب کہ پیری میسن بھی دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گیا مگر ذرا پڑھ کر تو دیکھیے کہ وہ سر کس کا تھا !

پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ جزیرہ بالی میں چھٹیاں گزار کر بحری جہاز سے واپس آ رہے تھے۔ جہاز پر ان کی مختلف افراد سے واقفیت ہوگئی۔ ان میں کارل نیوبری، اس کی بیوی مسز این نیوبری، بٹی بیلی، چارلس ڈیل، اس کی بیٹی سلنڈا ڈیل، ایک امیر نوجوان رائے ہنگر فورڈ وغیرہ شامل تھے۔ سلنڈا ڈیل، رائے ہنگر فورڈ کو پسند کرتی تھی۔ رائے، بیلی سے زیادہ متاثر تھا۔ ایک نرس ایولین وائٹنگ ایک مریض کارٹمین کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔ کارٹمین کی گردن کی ہڈی کار کے حادثے میں مضروب ہوگئی تھی جس کے باعث وہ تقریباً مفلوج وہیل چیئر پر بیٹھا رہتا تھا۔ اس کی گردن میں ایک سخت کالر باندھ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے گردن ایک جانب جھکی رہتی تھی وہ آنکھوں پر بڑے شیشے کا چشمہ اور گردن میں کالر کے علاوہ مفلر لپیٹے رکھتا تھا۔ ان دو چیزوں نے اس کے چہرے کو بڑی حد تک چھپا لیا تھا۔ مسز نیوبری نے میسن سے رابطہ کیا کہ وہ اپنی بیٹی کے تحفظ کے لیے اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس نے بتایا کہ بیلی اس کے سابقہ شوہر کی اولاد ہے۔ جب وہ کہیں چلا گیا تو اس نے کارل نیوبری سے شادی کر لی جو پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی میں اکاؤنٹ آفیسر تھا۔ کارل، بیلی کو بہت چاہتا ہے اور بیلی بھی اس سے بہت محبت کرتی ہے۔ دو ماہ قبل کارل نے اچانک ملازمت چھوڑ دی۔ اپنے نام کا آخری جز بھی مور سے بدل کر نیوبری رکھ لیا (نیوبری بیلی کے حقیقی باپ کا نام تھا) اور اب خود کو کارل نیوبری کہلواتا ہے۔ اس کے پاس اچانک ہی ایک بڑی رقم آ گئی جسے وہ منی بیلٹ میں چھپا کر رکھتا ہے۔ پوچھنے پر بتاتا ہے کہ یہ رقم اس نے کسی لاٹری میں جیتی ہے اور چاہتا ہے کہ بیلی کو اعلیٰ سوسائٹی میں اٹھنے بیٹھنے کے مواقع فراہم کرے۔ بیلی کی صورت ایک فلمی اداکارہ ونی جوائس سے بہت ملتی جلتی ہے۔ بیلی کو بھی اس مشابہت کا بہت احساس ہے اور وہ شعوری طور ہر بات میں جوائس کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے ونی جوائس سے اس کا ایک دستخط شدہ فوٹو منگوایا اور ویسے ہی لباس اور پوز میں اپنی ایک تصویر کھنچوائی اور کارل کو بطور تحفہ دی۔ جہاز پر سوار ہونے کے لیے سامان پیک کیا گیا تو مسز نیوبری نے یہ فوٹو (جو کہ ایک فریم میں لگا تھا) کارل کے سوٹ کیس میں رکھ دیا لیکن جہاز پر آنے کے بعد سوٹ کیس کھولا گیا تو فریم میں بیلی کے فوٹو کی جگہ جوائس کا فوٹو لگا تھا۔ کسی نے فوٹو بدل دیا تھا۔ سوٹ کیس کی چابی صرف کارل کے پاس تھی مگر وہ کہتا ہے کہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

پیری میسن نے کیس لے لیا۔ تار کے ذریعے پال ڈریک کو تحقیقات کرنے کے لیے کہا۔ پال ڈریک کا جواب ملا


ORIANA

کہ کارل نیوبری نام کے کسی آدمی نے کوئی لاٹری نہیں جیتی البتہ پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کے رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس ہزار ڈالر کا غبن کیا گیا ہے۔ آڈیٹر کسٹر رونی بتاتا ہے کہ غبن کارل مور نے کیا ہے۔ کارل مور کو تلاش کیا جارہا ہے۔ کمپنی کا مالک چارلس ڈیل ہے جو اسی جہاز پر اپنی بیٹی سلنڈا کے ساتھ سفر کررہا ہے۔

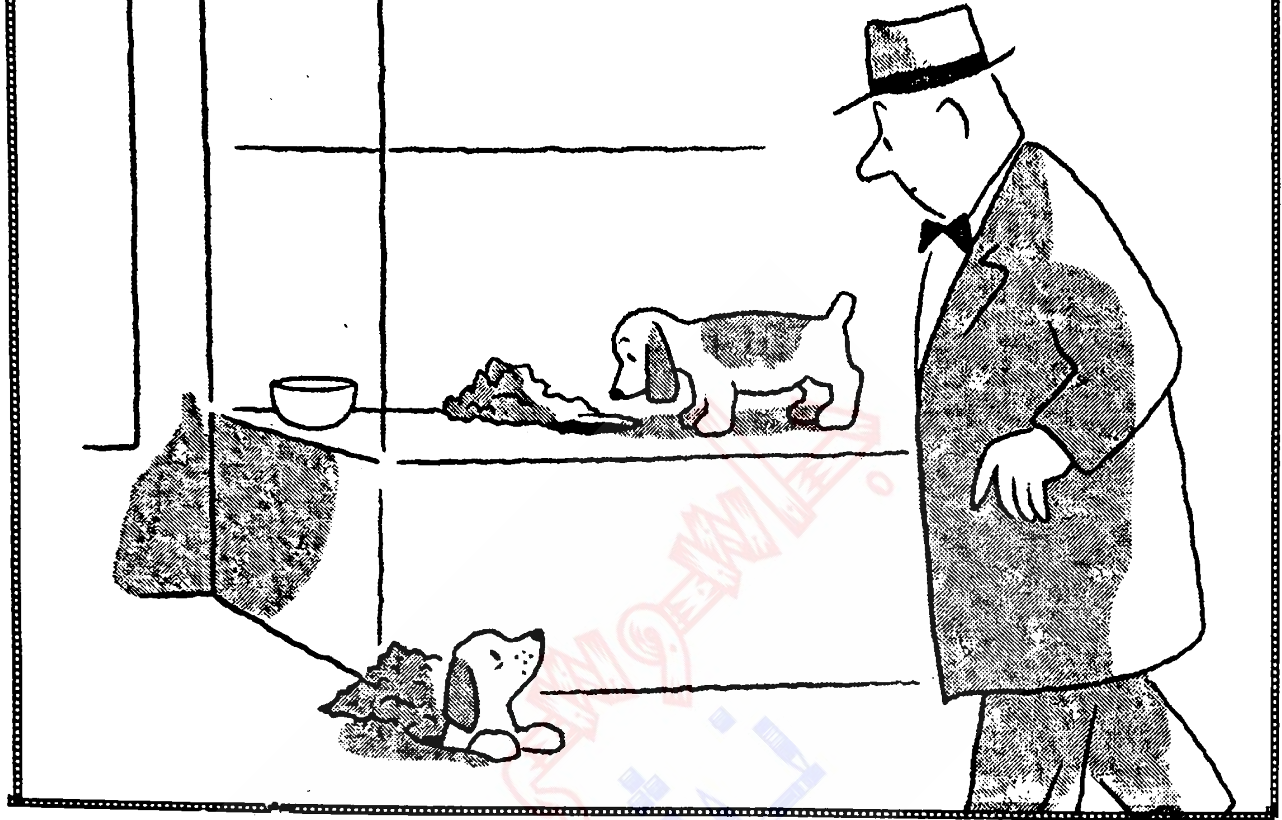
میسن نے یہ تمام معلومات مسز نیوبری کو بتائیں اور شبہ ظاہر کیا کہ کارل نے غبن کیا ہے۔ وہ اب یہ ہی رقم خرچ کررہا ہے۔ میسن نے مسز نیوبری سے کہا کہ وہ اپنے شوہر کو مجبور کرے کہ جتنی رقم بھی باقی رہ گئی ہے، کمپنی کو واپس کردے تو وہ کمپنی کے مالک سے بات کرے گا کہ باقی رقم لے کر کارل کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی جائے۔ مسز نیوبری کا خیال تھا کہ کم سے کم بیس ہزار ڈالر ضرور موجود ہوں گے۔ بیلی نیوبری نے پیری میسن سے کارل کی بہت تعریف کی کہ وہ کوئی غلط کام نہیں کرسکتا۔ سوتیلا باپ ہونے کے باوجود وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے۔ اپنی جمع شدہ پونجی خرچ کرکے اسے سیر و تفریح اور اعلیٰ سوسائٹی میں متعارف کرانا چاہتا ہے مگر اسے اپنی حیثیت کا احساس ہے۔ وہ جانتی ہے کہ رائے ہنگر فورڈ کے قابل نہیں اس لیے فیصلہ کیا ہے کہ جہاز سے اترنے کے بعد رائے کی زندگی سے نکل جائے گی۔ بیلی نے یہ بھی بتایا کہ دو ماہ قبل کارل ایک جیوری میں شامل تھا۔ اس جیوری کے سامنے مورگن ایوس کا مقدمہ پیش کیا گیا جس پر قتل کا الزام تھا۔ اس کا وکیل صفائی وان ڈینسی شاید ڈسٹرکٹ اٹارنی کے ہاتھوں بک گیا تھا کہ بے دلی سے مقدمہ لڑ رہا تھا۔ کارل کو اس کے بے گناہ ہونے کا یقین تھا۔ اس نے جیوری کے باقی گیارہ ارکان کو اپنی رائے سے قائل کرکے اس کے بے گناہ ہونے کا فیصلہ دے دیا اور مورگن ایوس بری ہوگیا۔

مسز نیوبری نے میسن کو بتایا کہ نرس ایولین وائننگ کارل کو کارل مور کی حیثیت سے جانتی ہے۔ دونوں اچھے دوست رہ چکے ہیں۔ اب وہ بھی جہاز پر موجود ہے اس لیے کارل نہیں چاہتا کہ وہ اسے دیکھ لے اور جان لے کہ اس نے اپنا نام بدل دیا ہے اس لیے جب ایولین اپنے مریض کے ساتھ باہر نکلتی ہے تو کارل کہیں چھپ جاتا ہے۔ اس کے سامنے نہیں آتا۔ میسن نے چارلس ڈیل سے ملاقات کی کہ اگر اسے لگ بھگ بیس ہزار ڈالر واپس کردیے جائیں تو کیا وہ یہ رعایت کرسکتا ہے کہ کارل مور کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ چارلس ڈیل نے جواب دیا کہ وہ ایسا کوئی وعدہ نہیں کرسکتا مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کارروائی دو ہفتے بعد کی جائے۔ میسن نے کہا کہ آڈیٹر کسٹر رونی کو بھی اس امر کا پابند بنایا جائے۔ وہ برابر دھمکیاں دے رہا ہے۔ چارلس نے کہا کہ رونی اس کی بیوی کا بھائی ہے اور محض اس رشتے کی وجہ سے موجودہ پوزیشن کا حامل ہے۔ وہ وہی کرے گا جو اس سے کہا جائے گا۔

جہاز اگلے دن لنگر انداز ہونے والا تھا اس لیے جہاز کے کیپٹن نے ڈنر دیا۔ اس رات بارش ہورہی تھی اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے کارل نیوبری، اس کی بیوی اور بیٹی بیٹھے تھے۔ ان کے قریب ہی رائے بیٹھا تھا۔ مسز نیوبری نے میسن کو ساڑھے نو بجے اپنے کیبن میں بلایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ تب تک وہ اپنے شوہر کو مجبور کرکے باقی رقم واپس لے لے گی تاکہ میسن وہ رقم چارلس ڈیل کو دے دے۔

ڈیلا نے بتایا کہ اس کا خیال ہے کہ کارل اور اس نرس ایولین میں کوئی سمجھوتا ہوگیا ہے کیونکہ اس نے کارل کو ایولین کے کیبن سے باہر نکلتے دیکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کارل بہت خوش دکھائی دے رہا ہے۔ میسن نے کہا کہ شاید ایسا ہی ہو ورنہ وہ سوچ رہا تھا کہ جہاز سے اترتے وقت وہ ایولین کے سامنے آنے سے کیسے بچے گا۔ ڈیلا نے کہا کہ اسے بیلی نے بتایا ہے کہ وہ رائے سے اگلے منگل کو.... ریس ٹریک پر ملنے کا وعدے کرے گی مگر جائے گی نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ رائے دولت مند گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ مخمل میں ٹاٹ کا پیوند نہیں لگتا۔ اسے رائے کی محبت کی ضرورت ہے، اس کی ہمدردی اور رحم کی نہیں۔ دوسری طرف سلنڈا ڈیل بہت چالاک لڑکی ہے۔ وہ بظاہر بیلی سے ہمدردی رکھتی ہے مگر پوشیدہ طور پر اسے اپنے دوستوں کے حلقے میں بلا کر اس کی مسلسل تذلیل کرنے کی کوشش کرے گی۔

میسن نے اپنے کیبن میں جاکر اوورکوٹ پہنا۔ ایک بڑا رومال گردن میں لپیٹا اور بالائی ڈیک پر پہنچ گیا۔ اس وقت بھی تیز بارش ہورہی تھی۔ سمندر کی تند موجیں شور مچارہی تھیں۔ یہاں بارش سے بچنے کی کوئی خاص جگہ نہیں تھی چنانچہ وہ نچلے ڈیک پر چلا گیا۔ یہاں ایک جانب بہت سی کرسیاں فولڈ کیے رکھی تھیں۔ تیز بارش ہوا کے جھکڑ سے اس کے چہرے اور سر کو تر کررہی تھی۔ جہاز کا گھنٹا دو مرتبہ بجا جس کا مطلب تھا نو بج گئے۔ جہاز جو بپھری موجوں سے ادھر ادھر ڈول رہا تھا، پورٹ سائڈ کی طرف جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔ میسن نے سنبھلنے کے لیے ریلنگ پکڑ لی۔ اس کے کانوں میں ایک ہلکی چیخ کی آواز آئی۔ پھر دھما کا ہوا۔ چیخ دوبارہ سنائی دی۔ وہ دو ڈیک اوپر سے آتی محسوس ہوئی تھی۔ جہاز کچھ سیدھا ہوا تو میسن نے ریلنگ کا سہارا لیتے ہوئے اوپر دیکھنے کی کوشش کی



مگر تیز بارش نے اسے کچھ دیکھنے سے قاصر رکھا۔ جہاز اسٹار بورڈ کی طرف جھکا۔ جہاز کی وسل نے پانچ مرتبہ سیٹی بجائی جس کا مطلب تھا کوئی مسافر سمندر میں گر گیا ہے۔ قدموں کی آوازیں ابھریں۔ میسن نے لائف بوٹ کو سمندر میں پھینکے جاتے دیکھا۔ وہ دروازے کی طرف چلا۔ ایک آفیسر نے پوچھنے پر یہ بتایا کہ کوئی آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔ اس نے چیخ کر مسافروں کو اندر جانے کی تاکید کی۔ میسن زینے سے نیچے اترنے لگا۔ وہ سیدھا مسز نیوبری کے کیبن پہنچا۔ دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے ہینڈل گھمایا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے دروازے پر گھونسے مارے پھر بھی کچھ نہ ہوا تو جوتے سے ٹھوکر ماری۔ اندر سے مسز نیوبری کی آواز سنائی دی۔

''کون ہے؟''

''میسن۔'' اس نے جواب دیا۔

''ایک منٹ' ابھی دروازہ کھولتی ہوں۔'' میسن نے ہینڈل پکڑ کر دروازے کو جھنجوڑ ڈالا۔

''فوراً دروازہ کھولو۔'' اس نے سخت لہجے میں کہا۔ مسز نیوبری نے دروازہ کھول دیا۔ وہ صرف موزے اور انڈر ویئر پہنے تھی۔

''کیا بات ہے؟'' اس نے لباس پہنتے ہوئے پوچھا۔

میسن نے دروازہ بند کر دیا۔

''تمہارا شوہر کہاں ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''اسے ایک آدمی سے ملنا ضروری تھا۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ پانچ منٹ میں واپس آجائے گا مگر ابھی ساڑھے نو تو نہیں بجے۔''

''وہ کتنی دیر قبل تم سے جدا ہوا تھا؟''

''تقریباً پانچ منٹ پہلے۔ اسے ایک نوٹ ملا تھا۔ اس نے بتایا کہ کسی بزنس کے سلسلے میں ایک آدمی سے ملنا ضروری ہے۔''

''پھر تم نے کیا کیا؟''

''اپنے کیبن میں آگئی۔'' مسز نیوبری نے بتایا۔ ''گاؤن پر شراب گر گئی تھی اس لیے اسے اتارنا پڑا۔ میں کارل سے فیصلہ کن بات کرنے والی ہوں۔ وہ کسی بھی منٹ آسکتا ہے مگر یہ ہنگامہ کیسا ہے؟''

''میں خاص طور پر یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارا شوہر کہاں گیا؟''
''دیکھو مسٹر میسن!'' مسز نیو بری نے کہا۔ ''میں دو مرتبہ شادی کر چکی ہوں اس لیے میں کوئی ان چھوئی عورت تو نہیں ہوں مگر مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ جب میں لباس تبدیل کر رہی ہوں تو مرد میرے کمرے میں گھس آئیں۔ میں نے تمہیں صرف اس لیے اندر آنے دیا کہ تمہاری آواز سے لگ رہا تھا تم کوئی بہت اہم بات کرنا چاہتے ہو۔ اب اگر تم نے اپنے موجودہ رویّے کی وضاحت......''
''میں نے ایک گولی چلنے کی آواز سنی۔'' میسن نے اس کی بات کاٹ دی۔ ''پھر جہاز کے ایک آفیسر نے مجھے بتایا کہ کوئی آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔ کیا تمہارے نزدیک اس کی کوئی اہمیت ہے؟''
ایک لمحے کے لیے وہ خوفزدہ آنکھوں سے میسن کی طرف دیکھتی رہی پھر آگے بڑھ کر سنگار میز کی دراز کھولی اور خالی دراز کو دیکھتی رہ گئی۔
''کیا بات ہے؟'' میسن نے پوچھا۔
''کارل کا ریوالور غائب ہے۔''
''سیدھی طرح بات کرو۔ تم اور کارل فیصلہ کن گفتگو کرنے والے تھے۔''
''ہاں۔''
''کیا تم نے اسے بتایا تھا کہ کس موضوع پر بات کرنا چاہتی ہو۔''
''میں نے اس سے کہا تھا کہ اب میں مبہم اور غیر واضح باتیں سننا نہیں چاہتی۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے وہ رقم کہاں سے حاصل کی تھی اور یہ کہ میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے رقم دے دے۔''
''پھر اس نے کیا جواب دیا؟''
''اس نے کہا کہ ہم اس پر بعد میں بات کریں گے۔''
''اس وقت اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔''
''نہیں۔ ہم ڈنر سے اٹھ رہے تھے تو ایک اسٹیورڈ نے اسے ایک کاغذ دیا۔ کارل نے اسے پڑھا اور مجھے بتایا کہ کسی کام کے سلسلے میں اسے ایک آدمی سے ملنے جانا ہے۔ میں اور وہ کیبن میں آئے۔ میں نے کارل سے کہا کہ بیلی کے مفاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ رقم مجھے دے دے۔ اس نے کہا وہ پانچ منٹ میں واپس آجائے گا۔''
''اس دراز میں کوئی ریوالور رکھا تھا؟''
''ہاں۔''
''تم نے اسے آخری مرتبہ کب دیکھا تھا؟''
''آج سہ پہر کو۔''
''وہ کارل کا ریوالور تھا؟''
''ہاں۔''
''کب سے اس کے پاس تھا؟''
''تقریباً دو ماہ سے۔ جب اس نے منی بیلٹ میں رقم رکھنا شروع کی تو سوچا کہ حفاظت کے لیے ریوالور بھی ہونا چاہیے۔''
''مجھے معلوم ہوا ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''کہ تمہارے شوہر نے نرس ایولین سے رابطہ کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اس نے کچھ اس طرح کا معاملہ طے کر لیا تھا کہ ایولین اس کی اصل شخصیت کا اظہار نہیں کرے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے ایولین کو کتنا کچھ بتایا ہے مگر یہ صورت بلیک میل کرنے کے لیے بہت موزوں ہے۔ کیا تمہارے نزدیک ایولین اس قسم کی عورت ہے کہ موقع ملتے تو بلیک میل کرنے لگے۔ ایسا تو نہیں کہ وہ اس سے ملنے گیا ہو اور ریوالور ساتھ لے گیا ہو۔''
''میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔'' مسز نیو بری نے جواب دیا اور میسن کا بازو پکڑ لیا۔ ''میں چاہتی ہوں مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا ساتھ دو گے۔ بیلی کے مفاد کے لیے۔''
''اچھی بات ہے۔'' میسن نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد کہا۔ ''میں آخر تک تمہارا ساتھ دوں گا۔ اس سے پہلے کہ کارل آجائے، میں کچھ اور سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ تم نے اسے کتنا کچھ بتایا ہے؟''
''میں نے اسے بتایا کہ مسٹر چارلس ڈیل جو کہ پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کے صدر ہیں، جہاز پر موجود ہیں لیکن ایسا لگا جیسے یہ بات اس کے لیے نئی نہیں تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ اگر وہ باقی رقم واپس کر دے تو مسٹر ڈیل رعایت کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس نے کہا کہ میں پاگل ہو گئی ہوں اور کہا کہ اگر میں مسٹر ڈیل کے پاس رقم واپس کرنے کی پیشکش لے کر گئی تو وہ مجھے جان سے مار دے گا اور یہ کہ اس نے کمپنی کی کوئی رقم غبن نہیں کی ہے۔ تب میں نے اسے بتایا کہ سلنڈا ڈیل بیلی کو ذلیل کرنے کا موقع تلاش کر رہی ہے۔ اس پر اسے غصہ آگیا۔''
''اور کچھ؟''
''بس مجھے اسے اتنا ہی بتانے کا موقع ملا۔''
''کیا یہ باتیں اسے کاغذ ملنے سے پہلے ہوئی تھیں یا بعد میں۔''
''بعد میں۔ ہم کیبن میں واپس آئے تو مجھے اس سے

بات کرنے کا تھوڑا سا موقع ملا۔ میں الماری سے دوسرے کپڑے نکالنے لگی تو وہ جلدی سے باہر نکل گیا۔"

"اور اس نے بتایا تھا کہ اسے ایک آدمی سے ملنا ہے۔"

"ہاں۔ اس نے کہا کہ وہ پانچ منٹ میں واپس آ کر بات کرے گا۔"

"میرا خیال ہے ہم بھی ڈیک پر چلیں اور دیکھیں کیا ہوا ہے۔" میسن نے کہا۔ "تمہیں یقین ہے کارل ریوالور لے گیا ہے۔"

"ہاں۔ میں نے دراز کھولنے اور بند کرنے کی آواز سنی تھی تب خیال نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے لیکن اب ظاہر ہوتا ہے وہ ضرور ریوالور ہی نکال رہا ہوگا۔" مسز نیوبری نے کہا۔

"تمہارے خیال میں ایسا تو نہیں کہ اس نے مسٹر ڈیل کو شوٹ کر دیا ہو؟"

"اندازے لگانے سے کوئی فائدہ نہیں۔" میسن نے جواب دیا۔ "ہم خود چل کر دیکھتے ہیں۔ میں کارل سے ملنا چاہتا ہوں۔"

وہ دونوں کیبن سے نکل کر زینے کی طرف چلے۔ دوسری طرف سے ڈیلا اسٹریٹ آرہی تھی۔

"میں تمہیں تلاش کر رہی تھی چیف!" اس نے کہا۔

"میں اوپر ڈیک پر تھا۔ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔" ڈیلا نے کہا۔ "چیف! مجھے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

اسی وقت ایک آفیسر دوڑتا ہوا آیا اور اس نے بلند آواز میں مسافروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے کیبن میں چلے جائیں اور وہیں ٹھہریں جب تک انہیں بلایا نہ جائے۔ ایک مسافر سمندر میں گر گیا ہے۔ اسے تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کون گرا ہے، مسافروں کی حاضری لی جائے گی۔ میسن نے مسز نیوبری کا ہاتھ پکڑا اور واپس کیبن کی طرف چلا۔ وہ جانے پر آمادہ نہ تھی۔

"تم یہ تو نہیں چاہتیں کہ سب کو معلوم ہو جائے، بیلی ایک غاصب کی بیٹی ہے۔"

"ہرگز نہیں۔"

"تو پھر یہ کیسے گوارا کرو گی کہ لوگ اسے قاتل کی بیٹی خیال کرنے لگیں۔" میسن نے آہستہ آواز میں کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ......"

"کیا تمہاری عقل میں اتنی بات نہیں آتی کہ تم کوئی ایسی حرکت کرنے کی ہمت نہیں کرسکتیں جس سے لوگوں کی توجہ کارل کی جانب مبذول ہو جائے۔ ابھی جہاں تک تمہارا تعلق ہے تمہارا ردعمل ایک عام مسافر کی طرح ہونا چاہیے۔"

مسز نیوبری کیبن کی طرف جانے لگی۔ ڈیلا اسٹریٹ میسن کے قریب آگئی۔

"کیا تم اس کی وکالت کرو گے؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ "ڈیک پر جو کچھ ہوا ہے اگر وہ اس میں ملوث ہوئی تب۔"

"وہ کسی چیز میں ملوث نہیں ہے۔" میسن نے کہا۔ "میں اس کے شوہر کی وکالت نہیں کروں گا مگر اس کا آخر تک ساتھ دوں گا۔"

"کیا کوئی ایسی بات ہے؟" مسز نیوبری سرگوشی کی آواز سن کر رک گئی۔ "جیسے تم لوگ مجھ سے چھپا رہے ہو۔"

"بالکل نہیں۔" ڈیلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

مسز نیوبری اور ڈیلا کیبن میں چلی گئیں۔ میسن اندر جانے والا تھا کہ قدموں کی آواز سن کر رک گیا۔ دیکھا کہ بیلی نیوبری آرہی ہے۔ جہاز ڈگمگایا تو وہ ایک دیوار سے جا ٹکرائی۔ سنبھلی اور میسن کی طرف بڑھی۔

"مسٹر میسن! کیا ممی اندر ہیں؟" اس نے پوچھا۔

میسن نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے لیے کیبن کا دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر گئی تو خود بھی کیبن میں آگیا۔

"اوہ ممی! کوئی سمندر میں گر گیا ہے۔" بیلی نے ماں سے کہا۔ "میں ڈر گئی۔ سوچا کہ شاید...... مگر پاپا کہاں ہیں۔ میں نے ہر جگہ تلاش کیا وہ نہیں ملے۔"

"وہ ابھی ایک منٹ میں آجائیں گے۔" مسز نیوبری نے جواب دیا۔

"مگر وہ ہیں کہاں؟"

"وہ کسی سے ملنے گئے تھے۔ شاید بار میں۔"

"مگر ممی! کوئی سمندر میں گر گیا ہے...... اور پاپا اوپر گئے تھے......"

"بچوں جیسی باتیں مت کرو۔ اس موسم میں تمہارے پاپا اوپر ڈیک پر نہیں جاسکتے اور گئے بھی ہوں گے تو وہ ایسے محتاط آدمی ہیں کہ سمندر میں نہیں گر سکتے۔ گرنے والا یا تو سیکنڈ کلاس کا مسافر ہوگا یا پھر کوئی شرابی۔"

بیلی نیوبری ایک دم سے چونکی۔

"او خدا! رائے کہاں ہے؟" اس کے منہ سے نکلا۔

"اپنے کیبن میں ہوگا۔" میسن نے جواب دیا۔

"میں ابھی آئی۔" بیلی نے کہا اور تیزی سے کیبن سے باہر نکل گئی۔ ڈیلا نے کیبن سے جھانک کر کوریڈور میں دیکھا۔

کچھ دیر گزری۔ اچانک اس نے کہا۔

''کیپٹن ایک آفیسر کے ساتھ ادھر آرہا ہے۔ بیلی بھی آگئی ہے۔'' بیلی کیبن میں آئی۔

''پاپا ابھی تک نہیں آئے؟'' اس نے پوچھا۔

''آتے ہی ہوں گے۔'' مسز نیوبری نے تسلی دی۔

''رائے مل گیا؟'' ڈیلا نے بیلی سے پوچھا۔

''ہاں وہ اپنے کیبن میں ہے۔'' بیلی نے جواب دیا۔

کیپٹن نے کیبن کے دروازے پر دستک دی اور اندر آگیا۔

''مجھے افسوس ہے۔'' وہ بولا۔ ''مجھے ایک ناخوشگوار فرض ادا کرنا ہے۔ تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔''

''ہاں ہمیں معلوم ہے۔'' مسز نیوبری نے جواب دیا۔

''تم نے اپنے شوہر کو آخری مرتبہ کب دیکھا تھا؟'' کیپٹن نے مسز نیوبری سے سوال کیا۔

''وہ میرے ساتھ کیبن میں آیا' چند باتیں کیں اور پھر چلا گیا۔'' مسز نیوبری نے جواب دیا۔ ''مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''مسز نیوبری! کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ کیبن سے جانے کے بعد تم نے اپنے شوہر کو نہیں دیکھا۔''

''جی نہیں۔'' مسز نیوبری نے بتایا۔ ''کیا...... کیا کوئی حادثہ ہوگیا ہے؟''

''مسز نیوبری!'' کیپٹن نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''ہمارا خیال ہے کہ تمہارے شوہر گم ہیں۔ کچھ اندازہ ہے کہاں ہو سکتے ہیں؟''

''کیا...... کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''مسز نیوبری! کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ کیبن سے جانے کے بعد تم نے اپنے شوہر کو نہیں دیکھا۔'' کیپٹن نے پوچھا۔

''بلاشبہ نہیں دیکھا۔''

''اور ڈائننگ سیلون سے تم سیدھی یہاں اپنے کیبن میں آئی تھیں؟''

''درست ہے۔''

''تمہیں معلوم ہے تمہارے شوہر کہاں گئے تھے؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ ایک آدمی سے ملنے بار میں گئے تھے۔ یقین سے نہیں کہہ سکتی۔''

''تم ان کے ساتھ نہیں گئیں؟''

''نہیں۔''

''اور نہ اوپر ڈیک پر ان کے ساتھ گئیں؟''

''یقیناً نہیں۔'' مسز نیوبری نے جواب دیا۔ کیپٹن اور ساتھی آفیسر میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔

''مجھے یاد ہے کہ تم لوگ سینٹر سے کب اٹھے تھے۔'' کیپٹن نے کہا۔ ''اس وقت آٹھ چالیس ہوئے تھے۔ کیا درست ہے؟''

''میرا خیال ہے اس کے کچھ دیر بعد اٹھے تھے۔ غالباً آٹھ پچپن پر۔'' مسز نیوبری نے کہا۔

''میرا خیال ہے میں اس سلسلے میں مدد کر سکتی ہوں۔'' ڈیلا اسٹریٹ بولی۔ ''مسٹر میسن آٹھ پینتیس پر گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد میں نیوبری لوگوں کی میز پر گئی تھی۔ میں ان کے ساتھ پندرہ منٹ رہی۔ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے اپنی گھڑی دیکھی۔ اس وقت آٹھ باون ہوئے تھے۔''

''گھڑی دیکھنے کی کوئی خاص وجہ تھی؟'' کیپٹن نے پوچھا۔

''ہاں' مسٹر میسن ڈیک پر تھے اور مجھے نو بجے ان سے ملنا تھا۔''

''کیا تم نیوبری لوگوں کے ساتھ ڈائننگ سیلون سے نکلی تھیں؟''

''نہیں۔ میں نے ان سے کچھ باتیں کیں۔ تب مسٹر نیوبری کو ایک کاغذ دیا گیا۔ کاغذ پڑھ کر انہوں نے بتایا کہ بزنس کے سلسلے میں ایک آدمی سے ملنا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے کیبن چلی گئی۔''

''پھر تم نے کیا کیا؟''

''یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟'' ڈیلا نے حیرت ظاہر کی۔ ''برساتی پہن کر اوپر چلی گئی کہ مسٹر میسن کو تلاش کروں۔''

''اور مسٹر میسن ڈیک پر تھے؟''

''ہاں۔''

کیپٹن نے پیری میسن کو خیال انگیز نظروں سے دیکھا پھر مسز نیوبری کی طرف متوجہ ہوگیا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے کپڑے تبدیل کر لیے ہیں۔'' اس نے کہا۔ مسز نیوبری کی نگاہوں میں غصہ جھلکا۔

''میرے کپڑے بدلنے نہ بدلنے سے تمہارا کیا واسطہ؟'' اس نے تیزی سے کہا۔ ''اگر تم میرے شوہر کے بارے میں کچھ جانتے ہو تو بتاؤ۔''

''میں جاننا چاہتا ہوں تم نے اپنا لباس کیوں بدلا؟'' کیپٹن نے سوال کیا۔

''میں تمہارے رویے کی رپورٹ کروں گی۔''

''مسز نیوبری! میں تمہاری کپڑوں کی الماری دیکھنا

چاہتا ہوں۔'' کیپٹن دھمکی سے مرعوب نہیں ہوا۔
''میں اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔'' مسز نیوبری نے غصے سے کہا۔
''مجھے افسوس ہے۔ میں ہر صورت میں الماری کی تلاشی لوں گا۔'' کیپٹن نے مضبوط لہجے میں کہا۔ میسن الماری کی طرف بڑھا۔
''ذرا ٹھہرو کیپٹن!'' اس نے کیپٹن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ جاننے کا حق ہے کہ دراصل تم کیا تلاش کررہے ہو۔ قانون کسی فرد کی ذاتی ملکیت کی غیر ضروری تلاشی لینے کی اجازت نہیں دیتا۔''
''میں کوئی قانون سننا نہیں چاہتا ہوں مسٹر میسن! یہ میرا جہاز ہے اور اس جہاز پر میں قانون ہوں۔ جو کچھ میں کرتا ہوں وہ میری ذمے داری ہے۔ میں الماری دیکھنا چاہتا ہوں۔ راستے سے ہٹ جاؤ۔''
میسن اور کیپٹن چند لمحے ایک دوسرے کو گھور کر دیکھتے رہے پھر میسن ایک جانب ہٹ گیا۔
''تم ایسا نہیں کرسکتے۔ یہ ناجائز دست اندازی ہے۔ مسٹر میسن! تم اسے روکتے کیوں نہیں۔''
''میں اسے نہیں روک سکتا مسز نیوبری! جہاز پر اس کا حکم چلتا ہے۔ یہ الماری کی تلاشی ضرور لے گا۔''
''مگر میں اسے روک سکتی ہوں۔'' مسز نیوبری نے غصے سے کہا۔ میسن نے اسے غور سے دیکھا۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھیں جھک گئیں۔
''اگر الماری میں کوئی خاص چیز ہے۔'' وہ بولا۔ ''تو تم حالات کو بگاڑنے کی موجب ہوگی۔''
''میں نہیں جانتی یہ کیا تلاش کررہا ہے اور مجھے اس کی پروا بھی نہیں ہے۔'' مسز نیوبری نے کہا۔ ''میرا موقف اصولی ہے۔ کیپٹن کو اس وقت ڈیک پر ہونا چاہیے تاکہ جو شخص سمندر میں گر گیا ہے اسے بچانے کی کوشش کرسکیں۔''
''میں الماری کی تلاشی ضرور لوں گا۔ مہربانی کرکے سامنے سے ہٹ جاؤ۔'' کیپٹن بضد تھا۔
''کیپٹن! کیا تم یہ نہیں بتا سکتے کہ تمہیں الماری میں کیا چیز ملنے کی توقع ہے؟'' میسن نے پوچھا۔
''جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں، نہیں بتا سکتا۔''
''ہٹ جاؤ مسز نیوبری! جو یہ کررہا ہے کرنے دو۔'' میسن نے کہا۔ مسز نیوبری ہچکچاتے ہوئے ایک جانب ہٹ گئی۔ میسن نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ ''وہ ہر صورت میں تلاشی لے کر رہے گا۔ مناسب ہے مزاحمت نہ کی جائے مگر بات کیا ہے؟''
''کچھ نہیں۔ بس مجھے زبردستی کوئی بات منوانے سے نفرت ہے۔''
کیپٹن نے الماری کھولی۔ چند لمحے اوپری خانے دیکھتا رہا پھر جھک کر نچلی دراز دیکھی۔ دوسرے لمحے وہ سیدھا ہوکر پیچھے ہٹا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بھیگا ہوا سیاہ گاؤن اور دوسرے ہاتھ میں بھیگے سیاہ جوتے تھے۔
''آج ڈنر میں تم نے یہی گاؤن پہنا تھا؟'' اس نے مسز نیوبری سے پوچھا۔ ''اور یہ جوتے بھی تمہارے ہیں؟''
''ہاں۔'' مسز نیوبری نے بڑی ہچکچاہٹ سے جواب دیا۔
''اگر تم ڈیک پر نہیں گئی تھیں تو یہ چیزیں کیسے بھیگیں؟''
''معاف کرنا کیپٹن!'' میسن آگے بڑھا۔ ''اب میری مداخلت ضروری ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ مسز نیوبری ڈیک پر گئیں یا کیبن میں واپس آئیں۔ جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں ایسی کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کریں۔''
''مجھے افسوس ہے مسٹر میسن!'' کیپٹن نے کہا۔ اس کی نظریں مسز نیوبری پر جمی تھیں۔ ''اس سلسلے میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتے۔''
''تو کیا یہ پوچھنا نامناسب ہوگا کہ وہ کیا باتیں ہیں؟''
''ہاں۔'' کیپٹن نے کہا اور مسز نیوبری سے مخاطب ہوا۔ ''کیا تم وضاحت کروگی کہ تمہارا گاؤن اس قدر کیسے بھیگا؟''
''ٹھیک ہے کیپٹن!'' میسن بولا۔ ''تم اپنے میدان میں سب سے بلند ہو اور میں اپنے میدان میں۔ اس جہاز کے کیپٹن کی حیثیت سے تم نے الماری کی تلاشی کی ذمے داری لی۔ اب میں مسز نیوبری کے وکیل کی حیثیت سے تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اگر تم ان کا تعاون چاہتے ہو تو بتاؤ کہ تم حقیقت میں کیا کرنا چاہتے ہو اور کیوں چاہتے ہو؟''
''میں نے ایک سوال پوچھا ہے۔'' کیپٹن کی نظریں مسز نیوبری کے چہرے پر گڑی تھیں۔ ''مجھے اس کا جواب چاہیے۔''
''میرا جواب دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔'' مسز نیوبری نے کہا۔ کیپٹن نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا۔
''ہمیں پورے کیبن کی تلاشی لینا پڑے گی مسٹر بوچان۔''
''گویا تم مزید تلاشی لوگے؟'' میسن نے سوال کیا۔

’’ہاں ضرور۔‘‘ کیپٹن نے جواب دیا۔ میسن نے ایک بازو مسز نیوبری کے گرد حمائل کیا۔ اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

’’حوصلہ رکھو۔ مزاحمت سے کوئی فائدہ نہیں۔‘‘ اس نے نرمی سے کہا۔

’’میں ضرور مزاحمت کروں گی۔‘‘ بیلی نے پہلی بار مداخلت کی۔ ’’یہ زبردستی کی انتہا اور ممی کی توہین ہے۔ مجھے وضاحت چاہیے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرے والد کے بارے میں کیا جانتے ہو اور کیوں سمجھ رہے ہو کہ وہ گم ہیں؟‘‘

’’مجھے افسوس ہے۔‘‘ کیپٹن نے جواب دیا۔ ’’ممکن ہے یہ واقعہ ایک حادثہ نہ ہو۔ اب تم سمجھیں۔‘‘

’’تمہارا مطلب ہے کہ...... کہ......‘‘

’’صاف بات کرو کیپٹن!‘‘ میسن نے کہا۔ ’’کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مسٹر کارل نیوبری نے خودکشی کی ہے؟‘‘

’’میرا مطلب ہے۔‘‘ کیپٹن نے میسن کی طرف دیکھا۔ ’’کہ ایسی اطلاعات ملی ہیں جو ہمیں یقین دلا رہی ہیں کہ مسٹر نیوبری کو قتل کیا گیا ہے۔‘‘

مسز نیوبری نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر بے اختیار نکلنے والی چیخ ضبط کی۔ بیلی اپنی ماں کے قریب آ گئی۔

’’کیا یہ بہتر ہوگا کیپٹن۔‘‘ میسن نے کہا۔ ’’کہ تم اس شخص کی فکر کرو جو سمندر میں گر گیا ہے اور یہ تلاشی وغیرہ ملتوی کر دو۔‘‘

’’مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے‘ کر رہا ہوں۔‘‘ کیپٹن نے جواب دیا۔ ’’اس طوفانی موسم اور بپھری ہوئی لہروں میں کسی کے بچنے کا کیا‘ لاش ملنے کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ پھر بھی جو کچھ بس میں ہے کیا جا رہا ہے۔ ایک بوٹ اتاری گئی ہے۔ میرا فرسٹ آفیسر ضروری کارروائی کے لیے ڈیک پر موجود ہے۔ یہ تحقیقات جو میں یہاں کر رہا ہوں‘ صرف میرے ہی کرنے کا کام ہے۔ اگر تم لوگ تعاون کرو گے‘ کام آسانی سے ہوگا۔ نہیں کرو گے تو مجھے بہرحال اپنی ذمے داری پوری کرنا ہے۔ اب اگر تم لوگ ایک طرف ہو جاؤ تو اچھا ہے۔‘‘

کیپٹن نے سب کو ایک گوشے میں کھڑا کر دیا اور اپنے ساتھی بوچان کے ساتھ کیبن کی تلاشی لینے لگا۔ میز کی درازیں کھولیں۔ بیگ‘ بکس اور سوٹ کیس دیکھے۔ ڈبل بیڈ کا گدا اٹھایا پھر گدے کے نیچے ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں قیمتی چمڑے کی بنی ہوئی ایک منی بیلٹ تھی۔ وہ بھی بھیگی ہوئی تھی۔ اس کی جیبیں پھولی نظر آ رہی تھیں۔

’’کیا تم ہمیں بتا سکتی ہو مسز نیوبری یہ کیا ہے؟‘‘ اس نے پوچھا۔

’’ضرور۔ یہ منی بیلٹ ہے۔‘‘ جواب ملا۔

’’اس کے اندر کیا ہے؟‘‘

’’یہ جاننا تمہارا کام نہیں ہے۔‘‘

’’بتا سکتی ہو یہ کس طرح بھیگی؟‘‘

’’بتا سکتی ہوں مگر بتاؤں گی نہیں۔‘‘

’’میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس منی بیلٹ میں کیا ہے؟‘‘ کیپٹن نے کہا۔ ’’کیا تم رقم شمار کرنے میں میری مدد کرو گے؟‘‘

مسز نیوبری خاموش کھڑی رہی۔ کیپٹن نے پیری میسن کی طرف دیکھا۔

’’تم ان کے وکیل ہو۔‘‘ وہ بولا۔ ’’تم میری مدد کرو گے؟‘‘

’’تم جو کچھ کر رہے ہو اپنی مرضی سے کر رہے ہو۔‘‘ میسن نے جواب دیا۔ کیپٹن نے سر ہلایا اور ساتھی آفیسر کی طرف دیکھا۔

’’بہت خوب۔ آؤ مسٹر بوچان! ہم رقم گنتے ہیں۔‘‘

انہوں نے منی بیلٹ کی تمام جیبوں سے نوٹ نکال کر بستر پر ڈھیر کر دیے جہاں سب لوگ انہیں دیکھ سکتے تھے پھر انہیں گننا شروع کیا۔

’’اٹھارہ ہزار سات سو پچاس ڈالر ہیں۔‘‘ کیپٹن نے بتایا۔ ’’کیا یہ رقم تمہاری ہے مسز نیوبری؟‘‘

’’کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ یہ رقم ان کی ہے یا ان کے شوہر کی۔‘‘ میسن نے کہا۔

’’پڑ سکتا ہے۔‘‘ کیپٹن نے کہا۔ ’’میں چاہتا ہوں کہ یہ اس سوال کا جواب دیں۔‘‘

’’تم جس سوال کا جواب نہ دینا چاہو تو مت دینا۔‘‘ میسن نے مسز نیوبری سے کہا۔

’’یہ میری رقم ہے۔‘‘ مسز نیوبری نے پرزور لہجے میں کہا۔

’’یہ تم نے کہاں سے حاصل کی؟‘‘ کیپٹن نے پوچھا۔

’’یہ ایک اور بات ہے جس سے تمہارا کوئی سروکار نہیں۔‘‘

’’یہ منی بیلٹ بھیگی کیسے؟‘‘ کیپٹن نے پوچھا۔ مسز نیوبری خاموش رہی۔

’’کیا تم بتا سکتی ہو؟‘‘ کیپٹن نے دوسرا سوال کیا۔ ’’کہ یہ کب سے گدے کے نیچے رکھی تھی؟‘‘ مسز نیوبری بدستور خاموش رہی۔

’’تم دیکھ سکتی ہو۔‘‘ کیپٹن نے گدے کا کونا اٹھایا۔ ’’کہ نیچے بچھی چٹائی بہت کم گیلی ہے۔‘‘ مسز نیوبری اب بھی چپ تھی۔

''مجھے افسوس ہے۔ یہ ضروری تھا مسز نیوبری!'' کیپٹن نے کہا۔ ''میں یہ رقم اپنی حفاظت میں لے رہا ہوں۔ مسٹر بوچان تمہیں اس کی رسید دے دیں گے۔ رقم جہاز کے سیف میں رکھ دی جائے گی۔''

بوچان نے جیب سے ایک نوٹ بک نکال کر رقم کی رسید لکھی اور مسز نیوبری کو دے دی۔ اس نے رسید پھاڑ کر فرش پر پھینک دی اور اس کے پرزوں کو جوتے سے کچل دیا۔ کچھ کہنا چاہا مگر میسن نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

''خاموش رہو۔'' اس نے کہا۔ مسز نیوبری نے بمشکل ضبط کیا۔

''آؤ مسٹر بوچان' چلیں۔'' کیپٹن نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔ دروازے پر رک کر مسز نیوبری کی طرف دیکھا۔ ''میں تمہارے شوہر کو تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔''

اس نے باہر نکل کر کیبن کا دروازہ بند کر دیا۔ بیلی نے بازو اپنی ماں کے گرد حمائل کر دیے۔

''ممی! ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے؟'' اس نے پوچھا۔

اس کی ماں نے نفی میں سر ہلایا۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ میسن نے سہارا دے کر اسے بستر پر بٹھا دیا۔ وہ اچانک تکیے پر گری اور سسکیاں لینے لگی۔ بیلی ماں کے قریب آئی اور اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھا' سر ہلایا اور وہ دونوں خاموشی سے کیبن سے نکل گئے۔ باہر کوریڈور میں ڈیلا' میسن کی طرف گھومی۔ جہاز بدستور ایک جانب سے دوسری جانب ڈول رہا تھا۔

''تم کیوں نہیں چاہتی تھیں کہ میں اس کی مدد کروں؟'' میسن نے پوچھا۔

''چیف! میں نہیں چاہتی کہ تم اس عورت کے کسی معاملے میں ملوث ہو۔ بیلی کی مدد کرنا ٹھیک ہے۔'' ڈیلا نے کہا۔

''او خدا!'' میسن مسکرایا۔ ''کیپٹن کے رویے سے متاثر مت ہو۔ میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا کہ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اگر اس کا خیال ہے کہ وہ اپنے شوہر کو ڈیک پر لے گئی اور اسے سمندر میں اچھال دیا تو یہ بڑا احمقانہ خیال ہے۔''

''اچھی بات ہے چیف! چلو تمہارے کیبن میں چلیں۔ تم مجھے ایک ڈرنک بھی پیش کر سکتے ہو۔'' ڈیلا نے کہا۔

''منظور ہے۔ تمہارے دل میں مسز نیوبری کے خلاف کوئی تعصب ہے تو اسے نکال دو۔''

''میں پھر یہی کہوں گی کہ وہ تمہاری مؤکلہ نہ ہوتی تو اچھا تھا۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔

☆......☆

پیر کی صبح جہاز بڑی آہستہ رفتار سے ساحل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شیرف کے نمائندے کیپٹن اور جہاز کے دوسرے آفیسروں سے باتیں کر رہے تھے۔ مسافر اس المیے سے افسردہ ٹکڑیوں کی شکل میں ایک دوسرے سے سرگوشیوں میں مصروف تھے۔ رائے ہنگر فورڈ پیری میسن کے پاس آیا۔

''مسٹر میسن! میں چاہتا ہوں کہ اپنی پوزیشن کی وضاحت کر دوں۔''

''ٹھیک ہے۔ بتاؤ تمہاری کیا پوزیشن ہے؟''

''مجھے مسز نیوبری بہت شریف خاتون معلوم ہوتی ہیں۔ وہ اپنے شوہر کو قتل نہیں کر سکتیں اور بیلی' وہ تو لاکھوں میں ایک لڑکی ہے۔ کیا تم کیپٹن سے کہہ کر اسے یہ بے بنیاد الزام ختم کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتے۔''

''نہیں۔ خاص طور سے موجودہ حالات میں۔'' میسن نے کہا۔ ''میں نے سنا ہے کہ ایک گواہ نے بیان دیا ہے کہ نو بجے سے کچھ سیکنڈ پہلے اس نے مسٹر اور مسز نیوبری کو ایک ساتھ ڈیک پر کھڑے دیکھا تھا۔ افسران اس معاملے میں بڑی رازداری سے کام لے رہے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ مجھے اس گواہ کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہو۔''

''اگر اس سے کچھ مدد مل سکتی ہے تو میں بتا سکتا ہوں کہ وہ گواہ کون ہے۔''

''اس سے بہت مدد ملے گی۔''

''وہ ایک عورت ہے جس کا نام ایلین فیل ہے۔''

''تمہارا مطلب ہے وہ اسکول ٹیچر جو موٹے عدسے کا قدیم چشمہ لگاتی ہے؟''

''ہاں' اس کا تعلق سانتا باربیٹو سے ہے۔ اس نے چھ ماہ کی چھٹی لی ہے۔ کچھ نروس بریک ڈاؤن وغیرہ کی مریض ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' میسن نے پوچھا۔

''میں نے اس لڑکی سے بات کی تھی جو کیبن میں اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مس ایلین کو ہسٹریائی دورے پڑتے رہتے ہیں جس کا علاج بھی کر رہی ہے۔ ڈاکٹر نے اسے تاکید کی تھی جو کچھ اس نے دیکھا ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر وہ ڈاکٹر کی تاکید سے پہلے ہی اپنی کیبن کی

ساتھی کو بتا چکی تھی۔ ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ اس کا دماغ ٹھیک نہیں ہے۔ تم نے اسے ہمیشہ ڈیک پر تنہا ٹہلتے دیکھا ہوگا۔"

"ہاں کئی مرتبہ دیکھا ہے۔ خاص طور پر رات کو ڈنر کے بعد۔" میسن نے کہا۔ "کیا اس نے واقعی مسز نیوبری کو ڈیک پر دیکھا تھا۔"

"وہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ دیکھا تھا۔ وہ بوٹ ڈیک کے نیچے کھڑی تھی۔ گہرے رنگ کی برساتی پہن رکھی تھی۔ دروازہ کھلا اور مسٹر اور مسز نیوبری ڈیک پر آئے۔ وہ اسے بغیر دیکھے اس کے پاس سے گزرتے چلے گئے۔ وہ ان سے تین چار فٹ کے فاصلے پر تھی۔ اس نے مسز نیوبری کو کہتے سنا کہ معاملات کو اس کے کہنے کے مطابق سنبھالنا ضروری ہے مگر مسٹر نیوبری نے جواب دیا کہ وہ اس کے معاملات سے الگ رہے۔ یہ کہہ کر وہ بوٹ ڈیک کی طرف چلا۔ مسز نیوبری پیچھے چلی۔ اس نے بیوی کو ٹھوکر ماری اور چیخا کہ پیچھے ہٹو مگر وہ اس کے پیچھے چڑھتی چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد ایلین فیل نے اوپری ڈیک پر کشمکش کی آوازیں سنیں۔ وہ بھی ڈیک کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ پھر اس نے گولی چلنے کی آواز سنی۔ جب وہ ڈیک پر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ مسز نیوبری مسٹر نیوبری کی لاش پر جھکی ہوئی ہے۔ لاش کو جنگلے کی طرف گھسیٹنے لگی۔ اسی وقت جہاز پورٹ کی جانب جھکا' ایلین فیل گر گئی اور اسے ایسا لگا جیسے وہ سمندر میں گرنے لگی ہے۔ پھر اس نے دوسرے شاٹ کی آواز سنی۔ اس نے چیخنا شروع کر دیا اور برابر چیختی رہی۔ پھر جب اپنے پیروں پر کھڑی ہونے کے قابل ہوئی تو دیکھا کہ مسٹر نیوبری کا کچھ پتا نہیں اور مسز نیوبری ڈیک سے نیچے کی جانب بھاگ رہی ہے۔"

"مگر بوٹ ڈیک پر تو اندھیرا ہوگا۔ وہ کیسے......؟"

"جی نہیں۔" رائے نے اس کی بات کاٹی۔ "عجیب بات یہ ہے کہ ایلین قسم کھاتی ہے کہ اسپتال سے روشنی آ رہی تھی اور اس کا دروازہ بھی کھلا تھا اور جیسا کہ سب جانتے ہیں اسپتال جمنازیم اور آفیسرز کوارٹرز کے پاس ہے۔"

"اور اسپتال میں روشنی ہو رہی تھی؟"

"ایلین تو یہی کہتی ہے اور پھر اس کا بیان سن کر کیپٹن نے مسز نیوبری کے کیبن کی تلاشی لی تھی۔"

"کیا کیپٹن نے اسپتال کی تلاشی بھی لی تھی؟" میسن نے پوچھا۔

"اس وقت تو نہیں لی مگر سنا ہے بعد میں لی تھی۔"

"یہ پورا واقعہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"بالکل نہیں آتا۔ ایلین پاگل ہے۔" رائے نے تائید کی۔ "ایڈا جانسن جو ایلین کے ساتھ روم میں رہتی ہے وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔ وہ ایلین کو پسند نہیں کرتی اور بیلی پر جان دیتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایلین ان افراد میں سے ہے جو بڑے زوردار انداز میں ایک بات کہتے ہیں اور پھر اس بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔"

"کیا تم نے ایڈا جانسن کا پتا معلوم کیا؟"

"ہاں۔" رائے نے جیب سے ایک کاغذ نکالا۔ "پتا اس نے اس کاغذ پر لکھ دیا ہے۔"

"میں اب مسز نیوبری سے بات کرنے جا رہا ہوں۔" میسن نے کاغذ لیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ملنا چاہتا تھا مگر مجھے اجازت نہیں ملی۔ بہرحال تم اس سے ملو تو میرے بارے میں بتا دینا۔"

"ضرور بتا دوں گا۔" میسن رائے سے ہاتھ ملا کر آگے بڑھ گیا۔

مسز نیوبری کے کیبن کے سامنے ایک گارڈ بیٹھا تھا۔ میسن نے اسے بتایا کہ وہ اپنی مؤکلہ سے ملنا چاہتا ہے۔ گارڈ ایک طرف ہٹ گیا۔ میسن نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے؟" اندر سے مسز نیوبری کی آواز سنائی دی۔

میسن نے اپنا نام بتایا۔ مسز نیوبری نے دروازہ کھول دیا۔ اس کی آنکھوں سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے رات جاگ کر گزاری ہے۔ اس نے میسن کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود ایک کرسی پر بے جان سی گر گئی۔ میسن نے بھی قریب ہی کرسی سنبھال لی۔

"جہاز اگلے نصف گھنٹے میں ساحل پر لنگر انداز ہو جائے گا۔" میسن نے بتایا۔ "پولیس تم پر ہر طرح دباؤ ڈالے گی۔ اخباری رپورٹر بے شمار سوالات کریں گے۔ تمہیں اس کے لیے خود کو تیار رکھنا پڑے گا۔"

"میرا خیال ہے کہ میں ان سب کا سامنا کر سکوں گی۔"

"تمہارے لیے ایک خبر ہے۔ اسکول ٹیچر ایلین فیل دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے تمہیں اور تمہارے شوہر کو ڈیک پر جاتے دیکھا تھا۔ تم دونوں کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ چند منٹ کے بعد وہ بھی تمہارے پیچھے گئی۔ وہ سیڑھیوں پر تھی کہ اس نے فائر کی آواز سنی۔ تمہیں اپنے شوہر کی لاش پر جھکے دیکھا اور پھر لاش کو گھسیٹ کر جنگلے کی طرف لے جاتے دیکھا۔ پھر اس نے دوسرا فائر سنا۔"

"وہ جھوٹی ہے۔"

''میں سوچ رہا تھا کہ شاید تم وہ داستان بدلنا چاہو جو مجھے سنائی تھی۔'' میسن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

''مگر میں بدلنا نہیں چاہتی۔'' مسز نیوبری قدرے وقار سے بولی۔ ''وہ عورت جھوٹی ہے۔ یوں بھی اس کا دماغ خراب ہے۔ میں تم سے بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ میں اپنے شوہر کے ساتھ ڈیک پر گئی تھی۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی تھی اور وہ ٹالنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ مجھے رقم دے دے تو میں بیلی کی مسرتوں کا تحفظ کرسکتی ہوں۔ اس نے کہا وہ بعد میں بات کرے گا۔ میں کیبن میں جا کر اس کا انتظار کروں۔''

''منی بیلٹ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟''

''وہ اس نے مجھے خود دی تھی۔''

''کب؟''

''ڈیک پر جانے کے بعد۔ اس نے کہا کہ یہ رقم لو مگر اس کا کچھ مت کرنا جب تک میں..... واپس نہ آجاؤں۔ میں چاہتا ہوں یہ رقم بیلی کو دے دی جائے پھر وہ جو چاہے کرے۔ میں نے اسے کیبن میں لانے کی کوشش کی۔ اس نے مجھے مارا۔ یہ میری برداشت سے زیادہ تھا۔ میں کیبن کی طرف بھاگی۔ کیبن میں آکر کپڑے بدلے۔''

''بالائی ڈیک سے کیسے آئی تھیں؟''

''اسٹار بورڈ کی طرف واقع زینے سے۔''

''کسی نے آتے ہوئے دیکھا تھا؟''

''نہیں۔''

''کیبن میں جاتے وقت کوئی راستے میں ملا تھا؟''

''مجھے یاد نہیں۔''

''کیپٹن سے یہ کیوں کہا کہ تم ڈیک پر نہیں گئی تھیں۔''

''کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کارل سمندر میں کود گیا ہے اور میں اس حادثے میں ملوث ہونا نہیں چاہتی۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ جب تم ڈیک سے واپس لوٹیں تو تمہارا خیال تھا کہ کارل......''

''بیکار باتیں مت کرو۔'' مسز نیوبری نے بات کاٹی۔ ''میں بے وقوف نہیں ہوں۔ مجھے احمق سمجھنے کی غلطی مت کرو۔ جب میں کیبن میں آئی اور جہاز کی وسل پانچ مرتبہ بجتے سنی تو جان گئی کہ کوئی سمندر میں گر گیا ہے۔ فطری طور پر مجھے خیال آیا کہ وہ کون ہوگا۔ میرے گیلے کپڑے فرش پر پڑے تھے اور منی بیلٹ میرے ہاتھ میں تھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ اس صورت میں کیا سمجھا جائے گا چنانچہ میں نے گیلے کپڑے الماری میں اور بیلٹ بستر میں چھپادی۔''

''جب تم ڈیک سے آئیں تو کارل کہاں تھا؟'' میسن نے پوچھا۔

''بوٹ ڈیک پر۔''

''کیا اسپتال میں روشنی ہو رہی تھی؟''

''نہیں۔ میرے خیال سے ایسا نہیں تھا۔ ڈیک پر ہر طرف تاریکی تھی۔''

''تم نے بوٹ ڈیک پر کسی اور کو بھی دیکھا تھا؟''

''نہیں۔''

''میری طرف دیکھو۔ میں تمہیں کچھ سمجھانا چاہتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔

''تم نے کیپٹن سے کہا کہ تم ڈیک پر نہیں گئی تھیں۔ تم نے اصرار کیا کہ تم ڈائننگ سیلون سے نکل کر اپنے کیبن میں آگئی تھیں اور اس کے بعد تمہارا شوہر چلا گیا۔ اب تم اس بیان کو تبدیل کررہی ہو۔ عوام کے جذبات بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ تم ایک بار اپنا بیان بدلو تو لوگ یقین کرلیں گے بشرطیکہ تمہارے پاس پہلا بیان دینے کی معقول وجہ ہو کہ تم اس وقت سچی بات کیوں نہیں کہہ سکتی تھیں لیکن تم اس کے بعد کبھی اپنا بیان نہیں بدل سکتیں۔ چنانچہ کوئی دوسرا بیان اس وقت تک مت دینا جب تک اس پر آخر تک جمے رہنے کا ارادہ نہ ہو۔ میں سچائی اور صرف سچائی سننا چاہتا ہوں۔ اب بتاؤ تمہیں وہ منی بیلٹ کیسے ملی؟''

''وہ مجھے میرے شوہر نے دی تھی۔'' مسز نیوبری نے جواب دیا۔

''وہ اس نے تمہیں کیوں دی تھی؟''

''کیونکہ میں نے اسے بتایا تھا کہ میں بیلی کے مفاد کا تحفظ کرنا چاہتی ہوں۔''

''لیکن اس نے ایسا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے؟''

''ہرگز نہیں۔''

''تمہیں کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ سمندر میں گرنا چاہتا ہے؟''

''نہیں۔ اس وقت نہیں تھا۔''

''جب تم اس کے ساتھ تھیں تو اس نے سمندر میں کودنے کی کوشش نہیں کی تھی؟''

''بالکل نہیں۔''

''کیا تمہارے پاس ریوالور تھا؟''

''قطعی نہیں تھا۔ وہ عورت جھوٹی ہے۔''

''فرض کرو تمہارے شوہر نے کہا کہ وہ خودکشی کرنا چاہتا

ہے۔ تم نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ نرس نے ریوالور نکال لیا اور تمہارے روکنے کے باوجود خود کو شوٹ کرلیا۔ تم نے اسے گھسیٹ کرزینے کی طرف لے جانے کی کوشش کی تاکہ مدد حاصل کرسکو اور فرض کرو کہ اس لمحہ جہاز پورٹ کی جانب جھک گیا اور تم بدستور لاش کو پکڑے جنگلے کی طرف پھسلتی چلی گئیں۔ تم جانتی تھیں کہ تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ کیا تم ان حالات میں یہ فیصلہ کرتیں کہ مدد کے لیے پکارنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ منی بیلٹ اس کی کمر سے کھول لو۔''

''ممکن ہے ایسا فیصلہ کرتی لیکن جو کچھ ہوا وہ یہ نہیں تھا۔''

''لیکن تم نے ایسا کیا ہوتا اور منی بیلٹ کھولتے ہوئے تمہارے شوہر کو ہوش آ گیا ہوتا اور اس نے بیلٹ واپس لینے کی کشمکش کی ہوتی اور اس کشمکش کے دوران سمندر میں گرجاتا تب تم کیا کرتیں؟''

''میں نہیں جانتی۔''

''کیا تم کسی آدمی کے سمندر میں گرنے کی اطلاع دیتیں؟''

''ہاں دے سکتی تھی۔''

''میرا خیال ہے تم نے حقیقت میں اطلاع دی تھی۔'' میسن نے کہا۔

''نہیں دی۔'' مسز نیوبری نے نظریں بچاتے ہوئے کہا۔

''ایلین فیل بھی بوٹ ڈیک پر تھی۔ وہ چیخ رہی تھی۔ وہ خوفزدہ اور بدحواس تھی۔ اس کی چیخیں برج پر سنائی نہیں دے سکتی تھیں لیکن ٹیلی فون آپریٹر کا کہنا ہے کہ کسی عورت نے سوشل ہال سے اسے فون کیا اور کہا کہ وہ برج پر رپورٹ کردے کہ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے اور یہ کہتے ہی اس نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ بہت جلدی میں محسوس ہوتی تھی جیسے کسی جگہ جانا یا کچھ کرنا چاہتی ہو، وہ عورت تم تو نہیں تھیں۔''

''نہیں۔''

''میرا خیال ہے کہ تم تھیں۔'' میسن نے اسے غور سے دیکھا...'' جہاز پر صرف تم ہی وہ عورت تھیں جو فون کرسکتی تھی اور جو بعد میں آگے بڑھ کر اس کا اعتراف کرنے سے گریز کرتی۔''

''لیکن میں نے فون نہیں کیا۔''

''تمہارا دفاع دو طرح کیا جاسکتا ہے۔'' میسن نے کہا۔'' ان میں سے ایک یہ کہ بوٹ ڈیک پر تمہارا اپنے شوہر سے جھگڑا ہوا۔ اس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی اور تم اپنے کیبن میں آ گئیں۔ تمہارے جانے کے بعد کوئی اور ہستی اسپتال سے نکلی اور اسے شوٹ کردیا۔ یہ دلیل تمہارے دفاع میں استعمال کی جاسکتی تھی اگر تم نے کیپٹن سے جھوٹ نہ بولا ہوتا اور منی بیلٹ چھپانے کی کوشش نہ کی ہوتی۔ تمہارا دوسرا دفاع یہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے شوہر نے خود اپنے آپ کو شوٹ کیا اور تمہیں منی بیلٹ دینے کے بعد سمندر میں کود گیا لیکن تم اس دلیل کو تب تک مؤثر نہیں بناسکتیں جب تک ایلین فیل کے بیان کو جھوٹا ثابت نہ کیا جائے۔''

''تو پھر کیا ہوا؟''

''تو یہ ہوا۔'' میسن نے آہستہ سے کہا۔'' کہ میں تم سے یہ بیان اس وقت تک نہیں دلوا سکتا جب تک مجھے دو باتیں معلوم نہ ہوجائیں۔''

''کون سی دو باتیں؟''

''ان میں سے ایک یہ کہ کیا ایلین کی گواہی جرح کے سامنے ٹھہر سکے گی۔ دوسری یہ کہ تم سوشل ہال سے وہ فون کرنے کے بارے میں جھوٹ کیوں بول رہی ہو؟''

''گویا تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے؟'' مسز نیوبری نے پوچھا۔

''میں تم پر اعتماد کرتے ہوئے ڈرتا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔'' میں تم سے بیان دلوانے میں خوفزدہ ہوں۔ جب تک مجھے یہ نہ معلوم ہو کہ تم سچ بول رہی ہو۔ تم نے ایک بار جھوٹ بولا کیونکہ تمہارا خیال تھا وہ پکڑا نہیں جائے گا۔ تم دوسری مرتبہ بھی یہ سوچ کر جھوٹ بول سکتی ہو کہ بچ نکلوگی۔ یہ بات نگاہ میں رکھنا کہ تم آفیسرز کو یہ بتائے بغیر بیان نہیں بدل سکتیں کہ تمہیں رقم کی ضرورت کیوں تھی اور یہ تم جب تک نہیں کرسکتیں جب تک یہ ظاہر نہ کردو کہ تمہارے شوہر کا اصلی نام کارل مور تھا اور یہ کہ تمہارے خیال میں وہ رقم غبن کی تھی۔''

''یہ بات تو ہر صورت سامنے آ کر رہے گی۔''

''یہ تو ظاہر ہوجائے گا کہ وہ کارل مور تھا مگر اس میں کچھ گھنٹے لگیں گے۔'' میسن نے کہا۔'' اور ان چند گھنٹوں میں' میں پروڈکٹ ریفائنگ کمپنی کے معاملات کے بارے میں تحقیقات کروں گا۔ غبن کے معاملے میں کوئی عجیب بات ہے۔ روتی کمپنی کا ہیڈ آڈیٹر اس عہدے پر اس لیے فائز ہے کہ وہ کمپنی کے صدر کا رشتے دار ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ نااہل ہوسکتا ہے۔ اکاؤنٹ کے رجسٹر اس صورت میں ہوسکتے ہیں کہ یہ ظاہر نہیں کیا جاسکتا کہ غبن کس نے کیا ہے۔ اگر صورت حال یہ ہی ہو اور اسے معلوم ہوجائے کہ مور مرچکا ہے تو وہ صاف طور سے الزام لگادے گا اور رجسٹروں میں ایسا ردوبدل کرے گا کہ الزام ثابت ہوجائے۔ اس سے خود اس

کی اپنی گردن بچ جائے گی لیکن کوئی معقول وجہ ہوگی کہ کمپنی کے صدر نے کارل مور کے خلاف الزام لگا کر وارنٹ کے اجرا سے گریز کیا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ غبن کا معاملہ کبھی سامنے نہیں آئے گا۔'' مسز نیوبری نے پوچھا۔ میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

''یہ تو بیلی کے لیے بہت ہی اچھی بات ہوگی۔'' مسز نیوبری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔'' میسن نے جواب دیا...... ''بشرطیکہ میں کمپنی کے آڈٹنگ سسٹم میں کوئی کمزوری' کارل مور کی موت کا یقین ہونے سے پہلے معلوم کرلوں اور جہاز کے لنگرانداز ہوتے ہی نکل جاؤں۔ تمہیں پولیس آفیسرز اور اخباری رپورٹروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں۔''

''ٹھیک ہے۔'' مسز نیوبری سر اٹھا کر بولی۔ ''میں ان کا سامنا کرسکتی ہوں۔ تم وہ کرو جو بیلی کی مدد کے لیے ضروری ہے۔''

''میں نے ایک ڈیٹکٹو سے کہا ہے کہ وہ ساحل پر مجھ سے ملے۔'' میسن نے بتایا۔ ''پھر ہم فوراً ہی لاس اینجلز پرواز کر جائیں گے اور وہاں ہر ممکن کوشش کریں گے' میں چاہتا ہوں کہ کمپنی اور اس کے صدر پر ایسا دباؤ ڈالوں کہ وہ سرے سے غبن کا الزام ہی عائد نہ کرسکیں اور تم خاموش رہنا۔''

''مجھ پر بھروسا رکھو مسٹر میسن۔'' مسز نیوبری نے کہا۔ ''میں اپنا منہ بند رکھوں گی۔ وہ میری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلوا سکیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔ اپنے ماضی کے بارے میں کسی سوال کا جواب مت دو۔ کوئی ایسا اشارہ مت دینا کہ وہ لوگ تمہارے شوہر پر کارل مور ہونے کا شبہ کرسکیں۔ تم جتنا انہیں ٹالتی رہوگی اتنا ہی زیادہ مجھے کام کرنے کا موقع ملے گا جس کی اس وقت انتہائی ضرورت ہے۔'' میسن نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔

☆......☆

بیلی اپنے کیبن میں ڈیلا اسٹریٹ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ میسن اندر داخل ہوا۔

''کیا حالات ہیں؟'' میسن نے پوچھا۔

''ابھی تک ٹھیک ہیں۔'' بیلی نے جواب دیا۔ ''وہ مجھ سے دیر تک سوالات کرتے رہے۔''

''پھر تم نے انہیں کیا بتایا؟''

''میں نے ان سے کہا کہ ان کا تعلق عدالت سے نہیں استغاثہ سے ہے اور ان کے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار کردیا۔ میں نے کہا کہ جو شخص بھی میری ماں پر ایسے بھیانک جرم کا الزام لگاتا ہے عقل سے عاری ہے۔''

''مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں ایسا رویہ اختیار کرنے کی تاکید کی۔'' میسن ہمدردی سے بولا۔ ''لیکن متعدد وجوہات کے باعث یہی طرزِ عمل اختیار کیا جاسکتا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ اگر میں بتادیتی کہ کارل کا اصلی نام کارل مور ہے تو وہ لاٹری کی رقم کے بارے میں......''

''ہاں کچھ ایسی ہی بات ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''مجھے دفاع کی بنیاد استوار کرنے کے لیے چند گھنٹوں کی ضرورت ہے جس کے دوران کسی کو شک بھی نہیں ہونا چاہیے کہ کارل نیوبری حقیقت میں کارل مور تھا۔''

''سلنڈا ڈیل بیلی سے ملنے کی بہت کوشش کررہی ہے۔'' ڈیلا نے بتایا۔ ''بہت ہمدردی ظاہر کررہی تھی۔''

''بیلی کو سلنڈا سے دور رکھو۔ ہر ایک سے کہو کہ بیلی ذہنی طور پر بہت پریشان ہے اور ابھی اس سے سوالات نہیں کیے جاسکتے۔ تمہیں افسوس ہے لیکن ابھی وہ کسی سے نہیں مل سکتی۔''

''اب تک میں نے یہی کہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ آفیسر اس سے بات کرنے پر مصر تھے۔''

''ممی کا کیا حال ہے؟'' بیلی نے پوچھا۔ ''کیا وہ استقلال دکھا رہی ہیں؟''

''ہاں۔'' میسن نے جواب دیا۔

''اور یہ جو کہا جارہا ہے کہ کسی گواہ نے انہیں ڈیک پر دیکھا تھا؟''

''کسی بات پر کوئی توجہ مت دو۔ تمہیں تو ہر طرح کی باتیں سننے کو ملیں گی۔'' میسن نے ڈیلا کی طرف دیکھا۔ ''ڈیلا! میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کاغذ کس نے کارل کو بھیجا تھا۔ اسٹیورڈ کہتا ہے کہ وہ اسے پرسر (جہاز کا ایک افسر) نے دیا تھا۔ پرسر کا کہنا ہے کہ وہ کچھ تحریری کام کررہا تھا' نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ کاغذ اس کی کھڑکی کے سامنے پڑا تھا اور لفافے پر لکھا تھا کہ اسے فوراً کارل نیوبری کو پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ اس نے ایک اسٹیورڈ کو بلایا اور لفافہ دے دیا۔''

''میرا خیال ہے میں جانتی ہوں اس کاغذ پر کیا لکھا تھا؟'' بیلی نے بتایا۔

''کیا؟'' میسن نے حیرت سے کہا۔ ''کیا لکھا تھا؟''

''کاغذ پر صرف تین الفاظ تحریر تھے۔ الفاظ پینسل سے لکھے گئے تھے۔ الفاظ یہ تھے۔ پرامینیڈ پورٹ' او۔ کے۔ کسی کے دستخط تک نہیں تھے۔''

’’بتا سکتی ہو کہ وہ مردانہ تحریر تھی یا زنانہ۔‘‘
’’میرا تاثر یہ ہے کہ وہ کسی عورت کی تحریر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ میں اس وقت خاموش رہی۔ میں جانتی ہوں کہ ڈیڈی کا کسی عورت سے کوئی چکر نہیں ہے لیکن میں نے سوچا ممکن ہے ممی حسد محسوس کریں۔‘‘
’’لیکن تم یہ بات آفیسرز کو بتا دو تو کوئی مضائقہ نہیں۔‘‘ میسن نے کہا۔ ’’مگر اپنے ماضی کے متعلق کوئی بات زبان پر مت لانا اور یہ کہ ذرا اپنا ظاہری حلیہ خاص طور سے بالوں کا اسٹائل تبدیل کرلو۔ موجودہ صورت میں تم ونی جوائس سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔ اندیشہ ہے کہ کہیں پولیس جوائس سے پوچھ گچھ نہ کرے‘ تم اس سے فوٹو کے سلسلے میں خط و کتابت کی تھی نا۔‘‘
’’یہ تو میں ابھی ٹھیک کیے دیتی ہوں۔‘‘ ڈیلا اسٹریٹ نے اپنا بیگ کھول کر کنگھا نکالتے ہوئے کہا۔
☆......☆
پال ڈریک ڈاکیارڈ پر پیری میسن کا انتظار کر رہا تھا۔ میسن نے اپنا سامان کسٹم سے گزارا اور اخباری رپورٹروں کے سوالات سے بچتا ہوا ڈریک کے قریب آیا اور جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔
’’سیدھے ائرپورٹ چلو۔‘‘ اس نے کہا۔ ڈیلا جو قدرے پیچھے تھی‘ وہ بھی آ کر میسن کے برابر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔
’’تم دونوں بڑے تروتازہ لگ رہے ہو۔‘‘ ڈریک نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ ’’میرا مشورہ ہے کہ ہر چھ ماہ بعد اسی طرح گھومنے پھرنے چلے جایا کرو‘ خاص طور سے ڈیلا پر تو نگاہ نہیں ٹھہرتی۔‘‘
’’مکھن مت لگاؤ‘ کار آگے بڑھاؤ۔‘‘ میسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
’’یہ قتل کا کیا معاملہ ہے؟‘‘ ڈریک نے پوچھا۔
’’بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم سناؤ پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کے بارے میں کیا معلوم کیا؟‘‘
’’کمپنی کے حسابات میں پچیس ہزار ڈالر کی کمی ہے۔‘‘ ڈریک نے بتایا۔ ’’یہ کمی ہیڈ آڈیٹر رونی نے معلوم کی ہے اور کارل مور کے غائب ہونے کے دو دن بعد علم میں آئی۔ رونی نے مور پر غبن کا الزام لگایا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کمپنی فوراً مور کے خلاف وارنٹ نکلوائے لیکن وہ وکیل جو کمپنی کے قانونی معاملات سنبھالتا ہے‘ احتیاط پسند آدمی ہے۔ حسابات میں کوئی ایسی خامی ہے کہ وکیل ہچکچا رہا ہے۔ خامی ہے کیا یہ معلوم نہیں کرسکا۔ بہرحال کمپنی نے کچھ دوسرے آڈیٹرز کو جانچ پڑتال کے لیے مقرر کیا ہے اور ایک ڈیٹکٹو ایجنسی کی خدمات بھی حاصل کی ہیں کہ وہ مور کا پتا لگائے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ڈیٹکٹو ایجنسی کو ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ رونی سے ابھی میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے جیکسن سے بات کی تھی جو رونی سے مل چکا ہے اور اس سے کچھ معلوم نہیں کرسکا۔ جیکسن کا تاثر ہے کہ رونی کوئی اچھا آدمی نہیں۔ اپنے کام کا اہل نہیں پھر بھی چار سو ساٹھ ڈالر ماہانہ تنخواہ لیتا ہے۔ محض اس وجہ سے اس نے صدر کی بیوی کی بہن سے شادی کررکھی ہے۔‘‘
’’وہ تو مرچکی ہے۔‘‘ میسن نے کہا۔
’’تمہارا مطلب ہے چارلس ڈیل کی بیوی۔‘‘
’’ہاں۔‘‘
’’وہ تو بے شک مرچکی ہے مگر رونی کی بیوی بڑی شان سے زندہ ہے اور رونی پر آہنی ہاتھ سے حکومت کرتی ہے۔ گھر پر اس کی حیثیت چوکیدار سے زیادہ نہیں مگر آفس میں ڈکٹیٹر بنا بیٹھا ہے۔‘‘
’’رونی کے متعلق کچھ معلوم کیا؟‘‘
’’وہ آج کل ایک سنہری بالوں والی کے لیے پھول خرید رہا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ اور معلوم نہیں ہوسکا۔‘‘
’’وہ سنہرے بالوں والی ہے کون؟‘‘
’’اس کا نام مارجری ٹریٹن ہے۔ اپارٹمنٹ 14B نمبر 3618 پائن روڈ ڈراٹو پر رہتی ہے۔ اس سے کوئی نتیجہ اخذ کرسکتے ہو؟‘‘
’’سردست تو وہ اس تصویر میں کہیں فٹ ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔‘‘
’’میں نے اس پر ایک آدمی لگایا مگر وہ کچھ معلوم نہیں کرسکا۔ یہ اس کا فوٹو ہے۔‘‘ ڈریک نے کہا۔ میسن نے فوٹو دیکھا‘ مسکرایا۔
’’لڑکی تو اچھی ہے۔ یہ تصویر کہاں لی گئی تھی؟‘‘ اس نے پوچھا۔
’’جب وہ ساحل پر غسل آفتابی کررہی تھی۔ میرا مطلب ہے دھوپ کھارہی تھی۔‘‘
’’گراں خرچ اور دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔‘‘ میسن نے غور سے فوٹو دیکھتے ہوئے کہا۔
ڈیلا اسٹریٹ نے ایک عورت کے زاویہ نگاہ سے تصویر کو دیکھا۔
’’اپنی ذات پر خرچ کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔‘‘ اس نے کہا۔ ’’اور جو غسل کا لباس اس نے پہن رکھا ہے وہ اس

لیے نہیں ہے کہ اس کا جسم زیادہ سے زیادہ دھوپ حاصل کر سکے بلکہ اس لیے ہے کہ زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل ہو۔ اس کی رسٹ واچ دیکھو۔''

''رسٹ واچ کے بارے میں کیا معلوم کیا پال؟'' میسن نے پوچھا۔

''اگر چاہو تو معلوم کر سکتا ہوں۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''کوئی خاص وجہ؟''

''ہم اس رسٹ واچ سے کھیل شروع کرنا چاہتے ہیں۔'' میسن نے کہا۔ ''اور جلد سے جلد۔''

''کس قسم کا کھیل؟'' پال ڈریک نے پوچھا۔

''یہ ابھی نہیں جانتا لیکن اس کے ذریعے ہم رونی کے لیے کوئی مصیبت کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ غبن کے معاملے میں اگر اس کا ہاتھ ہے تو وہ اسی طرح معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس گھڑی کو ذریعہ بنایا جائے۔ ہم پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کو اتنا خوفزدہ کریں گے کہ وہ اپنا منہ کھولنے کی ہمت نہ کر سکے۔''

کچھ دیر کے بعد ٹیکسی مطلوبہ اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے رک گئی۔ وہ سب اتر کر عمارت میں داخل ہوئے۔ میسن نے انکوائری کاؤنٹر کے کلرک سے کہا۔

''مس ٹرینٹن کو فون کر کے بتاؤ ایک صاحب مسٹر ڈریک بہت ضروری بزنس کے معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔''

کلرک نے فون کیا۔ کچھ دیر بات کی پھر میسن سے پوچھا۔ ''کس قسم کے بزنس کا معاملہ ہے؟''

''اس سے کہو کہ ہم کچھ زیورات کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت ذاتی قسم کا معاملہ ہے لیکن اگر وہ چاہتی ہے کہ ہماری بات سارا اپارٹمنٹ ہاؤس سن لے تو اس کی مرضی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ اس کا نجی معاملہ دوسروں پر ظاہر نہ ہو۔''

اس کا فوری ردعمل ہوا۔ ریسیور میں جلدی جلدی کچھ کہا گیا۔ کلرک کے چہرے سے حیرت ظاہر ہوئی۔

''بہت اچھا مس ٹرینٹن۔'' کلرک نے جواب دیا اور میسن کی طرف دیکھا۔ ''اوپر چلے جاؤ۔ پانچویں منزل اپارٹمنٹ 14B۔''

میسن اور پال ڈریک لفٹ سے پانچویں منزل پر پہنچے۔ میسن نے 14B کے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا۔ دوسری جانب سے نیلی آنکھوں نے جھانکا۔

''میں تمہیں نہیں جانتی۔'' ٹرینٹن نے کہا۔

''درست ہے تم ہمیں نہیں جانتیں۔'' میسن نے جواب دیا۔

''پھر تم کیا چاہتے ہو؟''

''کیا ہم کوریڈور میں کھڑے رہ کر بات کریں؟''

''میرا تمہیں اندر بلانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔'' مارجری نے ترش لہجے میں کہا۔ ''میں لباس بدل رہی ہوں۔ میں نہ تمہیں جانتی ہوں نہ یہ جانتی ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو؟''

''ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔'' میسن نے اپنی آواز بلند کی۔ ''ہم یہاں بھی بات کر سکتے ہیں۔ یہ مسٹر پال ڈریک ہیں۔ اس کی بیوی کے پاس ایک پلاٹینم کی رسٹ واچ تھی۔ وہ رسٹ واچ چوری ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے وہ گھڑی تمہارے پاس ہے۔ ہم اس معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ خاموشی سے بات کرو گی یا پبلسٹی چاہتی ہو۔''

مارجری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''مگر تم...... خیر اندر آ جاؤ۔'' اس نے دروازہ کھول دیا۔ میسن اور ڈریک اندر داخل ہو گئے۔

''کیا تم ڈیٹکٹو ہو؟'' مارجری نے پوچھا۔

''اس کی پروا مت کرو کہ ہم کون ہیں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''فوراً ہمیں اپنی رسٹ واچ دکھاؤ۔''

''ہرگز نہیں۔'' مارجری کی آنکھوں سے غصہ اور شک و شبہ ظاہر ہوا۔ ''یہ مت سوچنا کہ تم اس بہانے سے اندر آ کر مجھ سے رسٹ واچ لے لو گے۔ یہ کس قسم کا چکر ہے؟''

''کوئی بات نہیں۔'' میسن نے فون کی طرف اشارہ کیا۔ ''پولیس ہیڈ کوارٹر فون کرو۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم یہ معاملہ آپس میں بات چیت سے طے کر لیں گے لیکن تم اسے باقاعدہ قانونی انداز میں کرنا چاہتی ہو تو ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

''اگر یہ وہی رسٹ واچ ہے تو بھی تم مجھے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔'' مارجری نے کہا۔

''یہ تمہارا خیال ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''چلو ہم مان لیتے ہیں کسی نے تمہیں وہ گھڑی بطور تحفہ دی اور تم نہیں جانتی تھیں کہ وہ چوری کی ہے لیکن اب تو تمہیں معلوم ہو گیا تو اب کیا کرنا چاہتی ہو؟''

''تم یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ یہی رسٹ واچ ہے۔''

''وہ پلاٹینم کی بنی ہے۔ شکل بیضاوی ہے۔ ڈائل میں ہیرے لگے ہیں۔ کیس پر پشت پر اور اطراف میں چار چار زمرد جڑے ہوئے ہیں۔'' میسن نے بتایا۔

''ضرور کوئی غلط فہمی ہے۔'' مارجری نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''میرے پاس ایسی رسٹ واچ ضرور ہے مگر اس سے

کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ مجھے کیسے معلوم ہو کہ وہ تمہاری ہے۔''

''میرا خیال ہے یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔'' ڈریک بولا۔

''تم اس سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ وہ صرف ہمارے کہنے پر گھڑی دے دے۔''

''ٹھیک ہے۔ ہم ہیڈ کوارٹر فون کر کے ان سے کہتے ہیں کہ وہ چوری ڈکیتی ڈیپارٹمنٹ سے ایک آدمی یہاں بھیج دیں۔ وہ آدمی اس لڑکی کو ہیڈ کوارٹر لے جائے گا۔ وہاں تمہاری بیوی رسٹ واچ کی شناخت کر لے گی۔ اسی کے ساتھ جیولری کمپنی سے بھی شناخت کرالی جائے گی لیکن میرا خیال تھا کہ تمہاری بیوی اخبارات میں اپنی تصویر دیکھنا پسند کرتی۔''

''وہ واقعی پسند نہیں کرتی۔'' ڈریک نے جواب دیا۔

''اسی لیے تو ہم نے چاہا......''

''ذرا ٹھہرو۔'' مارجری نے بات کاٹی۔ ''میں بھی اخبار میں اپنا فوٹو دیکھنا نہیں چاہتی۔ وہ گھڑی مجھے تحفے میں دی گئی تھی۔ مجھے ایک فون کرنے دو تب پھر شاید اس معاملے کو نمٹا سکیں۔''

''کسے فون کرنا چاہتی ہو؟'' میسن نے پوچھا۔

''اس آدمی کو جس نے مجھے رسٹ واچ دی تھی۔''

مارجری نے جواب دیا۔

''نہیں تم فون نہیں کر سکتیں۔'' میسن نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکتی۔ اس معاملے کو حل کرنے کا یہ ہی واحد طریقہ ہے۔''

''ممکن ہے گھڑی اس نے چوری کی ہو۔'' میسن نے کہا۔ ''تم ایک شریف لڑکی معلوم ہوتی ہو۔ ہم تم سے ہر ممکن طریقے پر تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم چور کو خبردار کر دو اور وہ فرار ہو جائے۔ ایک ہی صورت ہے تم ہمارے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلو پھر وہ لوگ تمہارے ساتھ جو معاملہ کرنا چاہیں کریں۔''

''لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔'' مارجری نے کہا۔ ''اگر یہ رسٹ واچ چوری کی ہے تو چور نے اسے کسی اچھے جیولری اسٹور کو فروخت کر دیا ہوگا جس نے گھڑی اس آدمی کو بیچ دی جس نے مجھے یہ تحفے میں دی ہے۔ وہ آدمی بہت دولت مند ہے۔ ایک بڑی کمپنی کا عہدیدار ہے۔ وہ ہرگز کوئی گھڑی نہیں چرا سکتا۔''

''اچھا تو پھر ایسا کرو۔'' میسن بولا۔ ''تم اس آدمی کو فون کر کے یہاں بلاؤ۔ اس سے کہو کہ بہت ضروری کام ہے لیکن یہ مت بتانا کہ کام کیا ہے اور یہ بھی مت بتانا کہ تمہارے ساتھ یہاں کوئی اور بھی موجود ہے۔ بات سمجھ گئیں۔''

مارجری نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تب ٹھیک ہے فون کر لو مگر یاد رکھو کوئی چالاکی نہیں چلے گی ورنہ چوری ڈکیتی ڈیپارٹمنٹ کے آدمی چند منٹ میں یہاں پہنچ جائیں گے پھر وہ تمہارے ساتھ جو سلوک چاہیں کریں۔'' مارجری نے ریسیور اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔

''میں مسٹر رونی سے بات کرنا چاہتی ہوں۔'' اس نے ریسیور میں کہا پھر کچھ دیر بعد بولی۔ ''ہیلو رونی! میں مارجری بول رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں تم فوراً یہاں پہنچو...... کچھ ایسی بات ہے کہ تم سے ملنا ضروری ہے...... میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتی...... نہیں یہ وہ بات نہیں...... میں نے کہا نا نہیں بتا سکتی۔ ہاں بہت اہم معاملہ ہے۔ جتنی جلدی آ سکتے ہو آ جاؤ...... بے شک میں تم سے محبت کرتی ہوں سوئٹ ہارٹ...... ٹھیک ہے جلدی آؤ۔''

''وہ ابھی آ جائے گا۔'' اس نے ریسیور رکھتے ہوئے کہا۔

وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ ڈریک میز کے کنارے ٹک گیا۔ میسن بھی آرام سے بیٹھ گیا۔

''یہ رسٹ واچ تمہارے پاس کب سے ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''پہلے تم بتاؤ مسز ڈریک کی گھڑی کب چوری ہوئی تھی؟'' مارجری نے الٹا سوال کر دیا۔

''تقریباً تین ماہ قبل۔'' میسن نے بتایا۔

''جب تک تمہارا بوائے فرینڈ آئے کچھ پینے پلانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' ڈریک نے کہا۔

''میں نے یہ کب کہا کہ وہ میرا بوائے فرینڈ ہے۔''

مارجری انہیں کمرے میں اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اس لیے وہ سب کچن میں گئے۔ مارجری نے وہسکی کی بوتل نکال کر تین گلاس میں ڈرنک تیار کی اور وہ واپس ڈرائنگ روم میں آ گئے۔

''تمہارا اپارٹمنٹ بہت اچھا ہے۔'' ڈریک نے کہا۔ ''یہاں کب سے رہ رہی ہو؟''

''تین ماہ سے۔'' مارجری نے جواب دیا۔

''یہ مسٹر رونی کیا کرتا ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''ایک انتظامی عہدے پر فائز ہے۔''

''کس کمپنی میں؟''

''تم رسٹ واچ سے دلچسپی رکھتے ہو یا مسٹر رونی سے۔'' مارجری نے جواب دیا۔ ''گھڑی اس نے تو نہیں چرائی۔''

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔'' میسن نے کہا۔ ''ویسے وہ شادی شدہ تو نہیں ہے۔''

"ہرگز نہیں۔"

"پھر کیا تم اس کی منگیتر ہو؟"

"میرا خیال ہے ہم رسٹ واچ کے معاملے پر بات کر رہے ہیں۔"

"میں مسٹر رونی کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہوں۔" میسن نے کہا۔ "کیونکہ اگر اس نے رسٹ واچ نیک نیتی سے خریدی ہے تو ایک الگ بات ہے لیکن اس نے کسی بدمعاش سے یہ جانتے ہوئے خریدی ہے کہ یہ چوری کی ہے تو یہ دوسری بات ہے۔ رسٹ واچ کی قیمت اندازاً پندرہ سو ڈالر ہے۔ اگر اس نے سو دو سو ڈالر میں لی ہے تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ جانتا تھا کہ گھڑی چوری کی ہے۔"

"اس نے سو دو سو ڈالر میں نہیں خریدی۔ رونی مہربان اور فیاض آدمی ہے۔"

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں پھر دروازے کے قفل میں چابی ڈالنے اور تالا کھلنے کی آواز آئی۔ دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس کی عمر سینتالیس اڑتالیس سال معلوم ہوتی تھی، اندر داخل ہوا۔ مونچھیں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔ بال کنپٹی پر سفید ہونے لگے تھے۔ وہ کمرے میں دو آدمی دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

"آؤ رونی۔" میسن نے کہا۔ "دروازہ بند کردو۔"

"یہ کیا معاملہ ہے؟" رونی نے دروازہ بند کر کے مارجری کی طرف دیکھا۔ "تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ یہ لوگ موجود ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں آئے ہیں؟"

"گھبراؤ نہیں۔" ڈریک نے کہا۔ "ہم تمہیں بے تحاشا پبلسٹی سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"پبلسٹی سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" رونی چونکا۔

"صرف یہ کہ تم نے جو رسٹ واچ اس شریف خاتون کو دی تھی میری بیوی کی چرائی گئی ہے۔ چنانچہ میں جاننا چاہتا ہوں..... کہ تم چوری کی چیزوں کی خرید و فروخت کب سے کر رہے ہو؟"

"تم کیا پاگل ہو۔" رونی بولا۔

"اتنا نہیں کہ تم پہچان سکو۔"

"یہ کوئی فراڈ کا چکر ہے۔" رونی نے مارجری سے کہا۔ "یہ لوگ تمہیں دھوکا دے رہے ہیں۔ یہ بلیک میلر ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ تم پولیس کو فون کرو۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" میسن نے کہا۔

"یہ لوگ شروع سے یہی کرنا چاہتے ہیں۔" مارجری نے رونی کو خبردار کرنے والی نظروں سے دیکھا۔ "میں نے سوچا کہ اس معاملے کو اخبارات سے الگ رکھنا بہتر ہوگا۔"

"دیکھو مسٹر!" رونی بیٹھ گیا۔ "کوئی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے۔ وہ گھڑی میں نے خریدی تھی۔"

"چیزیں گروی رکھنے والی دکان سے؟" میسن نے پوچھا۔

"وہ چیزیں گروی رکھنے والی دکان نہیں تھی۔ آخر تم مجھے کس قسم کا آدمی سمجھتے ہو۔ وہ ایک معروف جیولر کی دکان ہے۔"

"میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ تم کیسا محسوس کر رہے ہو گے۔" میسن مسکرایا۔ "تم اپنی گرل فرینڈ کے سامنے خود کو بری الذمہ ظاہر کرنا چاہتے ہو مگر اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم اور یہ ایک مشکل میں پھنس گئے ہو جس سے صرف سچ بول کر ہی نجات پا سکتے ہو۔"

"انہیں سچ سچ بتا دو رونی۔" مارجری بولی۔ "یہ حرکت میرے ساتھ پہلے بھی ہو چکی ہے۔ ایک آدمی چوری کی چیز خریدتا ہے۔ اسے خوبصورت پیکنگ میں رکھتا ہے اور....."

"مگر میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔" رونی نے بات کاٹی۔ "میں نے یہ گھڑی کوئنز اینڈ کیوٹر سے خریدی ہے اور اس کی قیمت ساڑھے تیرہ سو ڈالر ادا کی ہے۔" میسن نے بے پروائی ظاہر کرنے کے لیے جماہی لی۔ مارجری کی بے چینی کچھ اور بڑھ گئی۔

"سنو رونی! اگر تم اپنا دامن بچانے کے لیے بہانے بازی کرتے رہے تو ہم مصیبت میں پڑ جائیں گے۔" اس نے تیزی سے کہا۔ "میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کے سامنے کھڑے ہو کر یہ بتانا نہیں چاہتی کہ رسٹ واچ مجھے کیسے ملی۔ نہ اخبارات میں اپنا فوٹو شائع ہوتے دیکھنا پسند کرتی ہوں۔"

"تو کیا تمہارے خیال میں یہ بات پسند کرتا ہوں۔" رونی غرایا۔

"میں یہ سارا معاملہ پولیس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔" میسن نے کہا۔ "خدا جانتا ہے کہ میں نے تمہیں رعایت دینا چاہی تھی مگر تم ٹال مٹول کر رہے ہو چنانچہ میں تو ہار گیا۔"

"ذرا ٹھہرو۔" رونی بولا۔ "تمہیں کیسے معلوم ہو کہ یہ رسٹ واچ تمہاری ہے۔ کیا انہوں نے گھڑی شناخت کرلی ہے مارجری؟"

"انہوں نے اس کی تفصیل درست بیان کی ہے۔" مارجری نے بتایا۔

"کیا انہوں نے اس کا نمبر بھی بتایا۔" رونی نے پوچھا۔ مارجری نے نفی میں سر ہلایا۔ رونی بھڑک اٹھا۔

"تم بدمعاش لوگ! آخر کیا کھیل کھیل رہے ہو۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ رسٹ واچ کہاں سے آتی ہے۔ یہ

میں نے کوئنز اینڈ کیوٹر سے خریدی ہے۔ تم نے شاید کہیں مارجری کو گھڑی باندھے دیکھ لیا اور اب دھوکا دینے کی کوشش کررہے ہو۔''

''اوکے برادر!'' میسن نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔ ''ہم پولیس ہیڈکوارٹر چلتے ہیں۔''

''نہیں ہم پولیس ہیڈکوارٹر نہیں جائیں گے۔'' رونی نے کہا۔ ''تم دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔''

''ورنہ تم کیا کرو گے؟'' میسن نے پوچھا۔ رونی نے کوئی جواب سوچنے کی کوشش کی اور پھر جو خیال ذہن میں آیا اس سے اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

''البتہ ایک بات کی جاسکتی ہے۔'' ڈریک نے جیسے کسی غیر جانبدار مصالحت کنندہ کے لہجے میں کہا۔ ''ہم لوگ کوئنز اینڈ کیوٹر کی دکان پر چلیں۔ رسٹ واچ ساتھ لے چلیں۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ چور نے کمال ہوشیاری سے رسٹ واچ ان کے ہاتھ فروخت کردی ہو۔ آخر کار وہ لوگ بزنس مین ہیں اور ہر بزنس مین آسان نفع کمانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔''

''مجھے یہ تجویز زیادہ پسند نہیں۔'' رونی نے کہا۔ ''تم لوگ بہرحال میرے ذاتی معاملات میں دخل دے رہے ہو۔''

''میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمہیں یہ تجویز اچھی نہیں لگے گی۔'' میسن نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے وہ رسٹ واچ واقعی کسی گروی رکھنے والی دکان سے خریدی ہے۔'' مارجری نے طنزیہ کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کپڑے بدل لو۔'' رونی ایک دم کھڑا ہو گیا۔ ''ہم چلیں گے۔ میں بے حد مصروف آدمی ہوں۔ مجھے بہرحال پانچ بجے تک اپنے آفس پہنچنا ہے۔''

''میں اور ڈریک بھی بیکار آدمی نہیں ہیں۔'' میسن نے ناگواری سے کہا۔

مارجری کپڑے بدلنے جا چکی تھی اور واقعی چند منٹ میں لباس تبدیل کر کے آ گئی۔ وہ سب باہر نکلنے لگے۔ ٹیکسی انتظار کررہی تھی۔ اس میں بیٹھے۔ رونی نے ڈرائیور کو پتا بتایا۔ تھوڑی ہی دیر میں مطلوبہ جگہ آ گئی۔ فرم کا پارٹنر آرتھر کیوٹر آفس میں موجود تھا۔ اس نے گرم جوشی سے رونی کا استقبال کیا۔ مارجری کو تعریفی نظروں سے دیکھا۔ ڈریک اور میسن کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔

''ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔'' میسن نے کیوٹر سے کہا۔ ''کہ مسٹر رونی نے تمہارے اسٹور سے ایک رسٹ واچ خریدی تھی یا نہیں؟''

''مسٹر رونی ہمارے یہاں سے کئی چیزیں خرید چکے ہیں۔ اگر وہ رسٹ واچ......'' کیوٹر کہنے لگا۔

''اسے رسٹ واچ دکھاؤ مارجری!'' رونی درمیان میں بولا۔ مارجری نے گھڑی دکھائی۔ کیوٹر نے اسے دیکھا اور پھر رونی سے پوچھا۔

''تم چاہتے ہو کہ میں اس سوال کا جواب دوں۔'' رونی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''ہاں مسٹر رونی نے یہ گھڑی ہمارے اسٹور سے خریدی تھی۔ میرا خیال ہے تقریباً چھ ہفتے پہلے۔''

''میں نے اس کی کیا قیمت ادا کی تھی؟'' رونی نے پوچھا۔

''صحیح رقم بتانے کے لیے رجسٹر دیکھنا پڑے گا۔ جہاں تک مجھے یاد آتا ہے بارہ تیرہ سو ڈالر کے درمیان تھی۔'' کیوٹر نے کہا۔

''یہ دو آدمی بضد ہیں کہ یہ گھڑی چوری کی ہے۔'' رونی نے کہا۔ ''تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟''

کیوٹر نے سرد نظروں سے میسن اور ڈریک کی طرف دیکھا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''ابھی بتاتا ہوں کہ مجھے کیا کہنا ہے۔'' وہ بولا اور ریسیور میں کہا۔ ''پولیس ہیڈکوارٹر کو فون کرو۔''

''ہم پبلسٹی نہیں چاہتے۔'' رونی نے کیوٹر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''پبلسٹی بالکل نہیں ہوگی۔'' کیوٹر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''چوری' ڈکیتی اور فریب دہی کے شعبے میں میری خاصی واقفیت ہے اور وہ لوگ ایسے آدمیوں سے نمٹنا خوب جانتے ہیں۔ میں نے اس آدمی کا فوٹو کہیں نہ کہیں دیکھا ہے۔ غالباً کسی سرکلر میں...... ہیلو! میں کوئنز اینڈ کیوٹر کمپنی سے کیوٹر بات کررہا ہوں۔ یہاں میں نے دو آدمیوں کو پوچھ گچھ کے لیے روکا ہوا ہے۔ جلدی سے ایک ریڈیو کار بھیجو...... شکریہ...... ہاں دھوکا دہی کا کوئی چکر معلوم ہوتا ہے...... تم خود آ کر دیکھ لو۔'' اس نے ریسیور رکھ کر میسن کی طرف دیکھا۔

''اب تم دونوں آرام سے بیٹھو۔ بھاگنے کی کوشش مت کرنا ورنہ میرا ڈیٹکٹو جسے گرفتاری کا اختیار حاصل ہے، تمہیں حراست میں لے لے گا۔''

''ٹھیک ہے....!'' میسن بولا۔ ''ہم انتظار کریں گے۔''

''مجھے اس ناگوار صورت حال پر افسوس ہے۔'' کیوٹر نے رونی کو مخاطب کیا اور ایک بار پھر مارجری کو پسندیدہ

نظروں سے دیکھا۔
''میں سمجھ رہی تھی کہ یہ کوئی کھیل کھیل رہا ہے۔'' مارجری نے کہا۔
''کسی قسم کی پبلسٹی تو نہیں ہوگی؟'' رونی کو ابھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔
''تم یہ معاملہ میرے ہاتھ میں چھوڑ دو۔'' کیوٹر نے کہا۔ ''ہم پولیس سے تعاون کرتے ہیں اور پولیس ہم سے۔ اخبار میں صرف اتنی خبر آئے گی کہ پولیس نے دو افراد کو دھوکا دہی کے سلسلے میں گرفتار کرلیا ہے۔ تم لوگوں کو اس معاملے سے بالکل الگ رکھا جائے گا۔ کیا یہ آدمی دعویٰ کرتا ہے کہ گھڑی اس کی بیوی کے پاس سے چرائی گئی ہے۔''
''جی ہاں۔'' مارجری نے بتایا۔
کچھ دیر بعد دو باوردی پولیس آفیسر ریوالوروں سے مسلح آفس میں داخل ہوئے۔
''کیا معاملہ ہے؟'' ان میں سے ایک نے کیوٹر سے پوچھا۔
''یہ ہیں وہ دو آدمی۔'' کیوٹر نے میسن اور ڈریک کی طرف اشارہ کیا۔
آفیسر گھومے۔ ایک آگے بڑھا مگر فوراً رک گیا۔
''ذرا ٹھہرو۔'' وہ بولا۔ ''یہ تو پیری میسن ہے۔''
''گڈ آفٹر نون آفیسر!'' میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔
''تم نے پیری میسن مشہور وکیل کے بارے میں سنا ہوگا۔'' آفیسر نے کیوٹر کی طرف دیکھا۔
''مجھے پروا نہیں یہ کون ہے۔'' کیوٹر نے سرد لہجے میں کہا۔ ''اس نے میرے ایک گاہک کو ٹھگنے کی کوشش کی ہے۔''
''کیا تم رپورٹ کرنا چاہتے ہو؟'' آفیسر متذبذب تھا۔
''کیوں نہیں۔'' کیوٹر نے جواب دیا۔ ''یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایک رسٹ واچ جو کو مسٹر رونی نے یہاں سے خریدی تھی، چوری کی ہے۔''
''اگر تم واقعی اس کے خلاف کچھ ثابت کرسکو تو چیف کو بالکل افسوس نہیں ہوگا۔'' آفیسر نے کہا۔ ''مگر میں کوئی قدم عجلت میں اٹھانا نہیں چاہتا۔ یہ وہ وکیل ہے جس نے مشہور لیم کینری کیس میں ایک عورت کا مقدمہ لڑا تھا اور اسے بری کرالیا تھا۔''
کیوٹر نے الجھی نظروں سے پیری میسن کی طرف دیکھا۔ کچھ سوچا پھر بولا۔
''مسٹر میسن! برائے مہربانی تم کچھ وضاحت کرسکتے ہو؟''
''جہاں تک میں صورت حال کو سمجھا ہوں اس کا انحصار تمام تر ایک رسٹ واچ کی شناخت پر ہے۔ اب اگر ہم اس معاملے پر منطقی انداز میں عمل کریں تو اس رسٹ واچ کی یقینی شناخت ضروری ہے۔''
''اس کی شناخت کرلی گئی ہے۔'' کیوٹر نے جواب دیا۔
''صرف تمہاری یادداشت اور گھڑی کی ظاہری شکل و شباہت سے۔'' میسن نے بتایا۔ ''اب اگر تم اس کے نمبروں کو دیکھ کر یقین کرلو تو شاید ایک مقدمے سے بچ جاؤ۔''
کیوٹر نے ایک بٹن دبایا۔ چند لمحے بعد ایک عورت آفس میں آئی۔ کیوٹر نے اس سے کہا۔ ''مسٹر کسٹر رونی کا اکاؤنٹ کارڈ لاؤ۔''
عورت واپس گئی۔ ایک کارڈ لے کر واپس آئی۔ کیوٹر نے کارڈ میز پر رکھ دیا۔ محدب شیشے سے رسٹ واچ کی پشت پر دیکھا۔ سر ہلایا۔
''یہ وہی رسٹ واچ ہے۔'' اس نے کہا۔
''میرا خیال ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔'' میسن نے کہا۔ جھک کر رسٹ واچ دیکھی مگر ہاتھ نہیں لگایا۔ اس کے بجائے اس نے اکاؤنٹ کارڈ رکھ لیا۔ اسے چند لمحے دیکھا پھر مارجری کی طرف گھوما۔
''کیا تم جانتی ہو کہ رونی شادی شدہ ہے؟'' اس نے پوچھا۔ رونی اچھل کر کھڑا ہوگیا۔
''یہ کیا مذاق ہے۔'' وہ بگڑا۔ ''میں نہیں سمجھ سکتا کہ......''
''اور۔'' میسن کی سخت نظریں رونی پر جم گئیں۔ ''تم نے چار ہزار چھ سو باون ڈالر پچیس سینٹ قیمت کے مختلف زیورات اس اسٹور سے صرف گزشتہ دو ماہ میں خریدے ہیں تو مسٹر کسٹر رونی! کیا تم ہمیں یہ بتانے کی زحمت کروگے کہ تم نے وہ رقم کہاں سے حاصل کی جس سے یہ تمام خریداری کی گئی ہے۔''
کیوٹر کرسی پیچھے دھکیلتے ہوئے جلدی سے کھڑا ہوگیا اور میسن کے ہاتھ سے کارڈ جھپٹنا چاہا مگر میسن نے پھرتی سے ہاتھ پیچھے کرلیا۔ کیوٹر نے چیخ کر پولیس آفیسر سے کہا۔
''گرفتار کرلو اس آدمی کو۔ مجھے پروا نہیں کہ یہ کون ہے اور کون نہیں۔''
پولیس آفیسر آگے بڑھا۔ میسن پیچھے ہٹ گیا۔
''احمق مت بنو۔'' اس نے تیزی سے کہا۔ ''ذرا رونی کی صورت بھی دیکھ لو۔''
رونی اس طرح کرسی میں ڈھیر ہوگیا تھا جیسے اس کے پیروں میں جان نہ رہی ہو۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔
''تم پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کے ہیڈ آڈیٹر تھے رونی!'' میسن رونی سے مخاطب ہوا۔ ''تمہیں چار سو ساٹھ ڈالر

ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ دو تین ماہ قبل کارل مور جو تمہارا ماتحت تھا' پراسرار طور پر غائب ہوگیا۔ تم نے فوراً کمپنی کے ڈائریکٹرز کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ حسابات میں کچھ رقم کم ہے۔ تم جانتے تھے کہ یہ کمی جلد یا بہ دیر سامنے آ کر رہے گی کیونکہ ڈائریکٹر مکمل آڈٹ کرانے پر اصرار کر رہے تھے۔ خاص طور پر اس لیے کہ اکاؤنٹنٹ کارل مور مشتبہ حالات میں غائب ہو چکا تھا۔ چنانچہ اب تم براہ مہربانی ان حضرات کو بتاؤ گے کہ یہ کس طرح ممکن ہوا کہ تم اتنی رقم پس انداز کر سکے جس سے تقریباً پانچ ہزار ڈالر کی جیولری خریدی گئی۔''

''اچھی بات ہے۔'' رونی نے بے بسی سے ہاتھ بلند کر دیے۔ ''تم نے مجھے پکڑ لیا ہے۔''

''یہ غبن کتنی مدت سے کیا جا رہا تھا؟'' میسن نے پوچھا۔ کیوٹر چپ چاپ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''دیکھو ہم اس معاملے کو سنبھال سکتے ہیں۔'' رونی نے کہا۔ ''کسی کو کچھ جاننے کی ضرورت نہیں ہوگی سوائے میرے۔ میں چیئرمین چارلس ڈیل کا رشتے دار ہوں۔ وہ مجھ پر بے حد بگڑے گا لیکن اس معاملے کا اسکینڈل بننے سے بچنے کے لیے وہ ساری رقم بھر دے گا۔''

''پھر بھی کسی نہ کسی کو تو قربانی کا بکرا بننا پڑے گا۔'' میسن نے کہا۔

''کارل مور کو قربانی کا بکرا بنایا جا سکتا ہے۔'' رونی نے جواب دیا۔

''تمہارے خیال میں کارل مور چپ چاپ یہ الزام قبول کر لے گا۔''

''وہ کچھ نہیں کہے گا۔'' رونی بولا۔ ''وہ مر چکا ہے۔ گزشتہ رات اسے ہنالولو سے سان فرانسسکو آتے ہوئے جہاز پر قتل کر دیا گیا ہے۔''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''بے شک مجھے یقین ہے۔'' رونی نے جواب دیا۔ ''مسٹر ڈیل اور ان کی بیٹی بھی اسی جہاز پر تھے۔ سلنڈا کو کارل مور کی سوتیلی بیٹی پر شک ہوا۔ اس نے مجھے تار دیا کہ ایک لڑکی بیلی نیوبری کے بارے میں جو کچھ بھی معلوم کر سکتا ہوں' معلوم کروں۔ بیلی نے جنوبی کیلی فورنیا کی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا ہے۔ وہاں سے اس کا ریکارڈ مل سکتا ہے۔ میں نے پتا لگایا کہ اس کی ماں کا نام این نیوبری ہے جس نے بعد میں کارل مور سے شادی کر لی تھی۔''

''پھر تم نے یہ اطلاع سلنڈا کو دے دی؟''

''ہاں۔ پھر آج صبح سلنڈا نے مجھے فون پر بتایا کہ جہاز پر کیا واردات ہوئی ہے۔ مسز نیوبری نے گزشتہ رات اپنے شوہر کو ہلاک کر دیا۔ اب ہم اس معاملے کو مکمل طور پر ختم کر سکتے ہیں تاکہ کوئی پبلسٹی نہ ہو۔''

''نہیں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔'' میسن مسکرایا۔ ''اور مسٹر رونی! جب مسٹر چارلس ڈیل سے تمہاری ملاقات ہو تو اس سے کہنا کہ پیری میسن نے کہا ہے کہ مرغیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بھونے جانے کے لیے واپس آ جاتی ہیں۔''

☆......☆

کوئنز اینڈ کیوٹر کے آفس سے نکل کر پال ڈریک نے چہرے سے پسینا خشک کیا اور بولا۔ ''تم نے تو کہا تھا کہ یہ کھیل صرف اس وقت تک کھیلو گے جب تک مارجری' رونی کو اپنے گھر نہ بلا لے۔''

''ہاں مگر بعد میں' میں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔''

''میرے خیال میں تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم نے مجھے مرنے کی حد تک خوفزدہ کر دیا تھا۔ آخر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ غبن رونی نے کیا ہے۔''

''مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ بس یہ ایک الہامی سوچ تھی۔ جب اس نے مارجری کے اپارٹمنٹ کا دروازہ اپنی چابی سے کھولا تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اب اس معاملے کو آخر تک لے جانا بہتر ہوگا۔''

ایک گزرتی ٹیکسی میسن کا اشارہ دیکھ کر رک گئی۔

''اگر ہم اس کوشش میں کامیاب نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟'' ڈریک نے پوچھا۔

''تو ممکن تھا کہ تم آج رات کا کھانا جیل میں کھاتے۔'' میسن ہنسنے لگا۔

بیس منٹ بعد پیری میسن ڈریک کے ساتھ اپنے آفس میں داخل ہوا۔ ڈیلا اسٹریٹ سوئچ بورڈ پر ریسیور کان سے لگائے بیٹھی تھی۔ اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔

''کوئی نئی بات' چیف!'' اس نے پوچھا۔

''غبن کا قصہ ختم ہوگیا۔'' میسن نے بتایا۔

''تم رونی کو خوفزدہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔''

''اس سے بھی کہیں زیادہ۔ رونی نے غبن کا اعتراف کر لیا ہے۔ یہاں کیا خبریں ہیں؟'' میسن نے پوچھا۔

''انہوں نے بیلی نیوبری کو بغیر کوئی جرم عائد کیے حراست میں لے رکھا ہے۔'' ڈیلا نے اپنی نوٹ بک دیکھتے ہوئے بتایا۔ ''اور ماں کو قتل کے شبے میں پکڑا ہے۔ پولیس کو بوٹ ڈیک پر اعشاریہ 38 بور کا ایک ریوالور ملا ہے۔ اس سے دو فائر کیے گئے تھے۔ پھر پولیس نے مسز نیوبری کو مسٹر

کارل مور کی بیوی کی حیثیت سے بھی شناخت کرلیا ہے۔ سان فرانسسکو کے اخبارات نے غبن کی داستان شائع کی ہے اور رائے باہر انتظار کررہا ہے۔''

''تم ڈسٹرکٹ اٹارنی کے آفس فون کرو۔ معلوم کرو اس کیس کا چارج کس کے پاس ہے پھر اسے فون کر کے میری بات کراؤ۔''

''میں نے معلوم کرلیا ہے۔'' ڈیلا نے بتایا۔ ''یہ کیس ڈونالڈسن اسکیوڈر کے پاس ہے۔ میں ابھی اس سے بات کراتی ہوں۔'' وہ نمبر ڈائل کرنے لگی۔ میسن نے ڈریک سے کہا کہ وہ یہیں انتظار کرے۔ وہ رائے سے مل کر آتا ہے اور ڈیلا سے کہا کہ وہ لائبریری میں رائے سے بات کرنے جارہا ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی سے رابطہ قائم ہوجائے تو کال وہیں منتقل کردے۔ وہ بیرونی آفس میں گیا تو رائے اسے دیکھ کر کھڑا ہوگیا۔ میسن اسے اپنے ساتھ لائبریری میں لے گیا۔

''میں تم سے بیلی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''میں ہوائی جہاز سے آیا ہوں۔ اس سے پہلے میں نے یہاں سے حالات معلوم کیے تھے۔'' رائے نے بتایا۔ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ کارل نیوبری جو ایک مالدار سیاح کے طور پر سفر کررہا تھا' حقیقت میں کارل مور تھا اور پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی میں ملازم تھا اور اسے ایک سو پچاسی (185) ڈالر تنخواہ مل رہی تھی۔''

''تو پھر کیا ہوا؟''

''سان فرانسسکو کے اخبارات نے کمپنی کے صدر مسٹر چارلس ڈیل کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں اس نے الزام لگایا ہے کہ کارل مور نے کمپنی کے فنڈ میں پچیس ہزار ڈالر کا غبن کیا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اسے جہاز سے اترتے ہی گرفتار کرلیا جاتا اور یہ کہ اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ کارل کی منی بیلٹ میں جو رقم پائی گئی ہے وہ اس رقم کا حصہ ہے جو کارل نے کمپنی سے غبن کی تھی۔''

''بولتے جاؤ۔'' میسن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔

''میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم اس بارے میں کیا جانتے ہو؟''

''کیا تم نے بیلی سے بات کی ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اسے سان فرانسسکو میں زیرحراست رکھا جارہا ہے۔''

''یہ سچ ہے کہ کارل نیوبری' کارل مور تھا اور یہ کہ وہ پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی میں ملازم تھا۔''

''اس کے پاس وہ رقم کہاں سے آئی جس کے بل پر وہ سیاحت کررہا تھا؟''

''اس کا کہنا تھا کہ یہ رقم اس نے ایک لاٹری میں جیتی تھی۔'' میسن نے جواب دیا۔

''اور کیا کمپنی کے فنڈز میں پچیس ہزار ڈالر کی کمی تھی؟''

''ہاں یہ درست ہے۔''

رائے دیر تک خاموش رہا۔ اس کی نظریں الماریوں میں رکھی کتابوں پر جمی تھیں پھر اس نے میسن کی طرف دیکھا۔

''بیلی نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھے ...... ریس ٹریک پر ملے گی۔'' اس نے کہا۔ ''گویا بظاہر اس کا ارادہ تھا کہ وہ بدستور یہ ظاہر کرتی رہے کہ اس کا تعلق اعلیٰ سوسائٹی سے ہے۔''

''ذرا مجھے سمجھنے دو کہ میں تمہارا مطلب درست سمجھ رہا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''تم یہ تمام قابل مذمت باتیں اس امید میں مجھے سنانے آئے تھے کہ شاید میں ان کی تردید کردوں اور تمہیں بیلی کے بارے میں کچھ اچھی باتیں بتاؤں' ٹھیک ہے۔''

''نہیں۔''

''غلط کہتے ہو۔ تمہیں بیلی سے دلچسپی ہے لیکن یہ نہیں جانتے کہ کس حد تک۔ تم رسم و رواج کے اتنے قائل ہو کہ بیلی کو اس کے والدین کے ماضی سے الگ کرکے نہیں دیکھ سکتے اس لیے حقیقت یہ ہے کہ تمہیں بیلی سے نہیں صرف اپنی ذات سے دلچسپی ہے۔''

رائے کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ وہ جوش سے اٹھ کر کچھ کہنا چاہتا تھا مگر میسن کی تیز گھورتی نظروں کے مقابلے میں اس کا غصہ ختم ہوگیا۔ وہ آہستہ آہستہ بیٹھ گیا پھر چند لمحے بعد بولا۔

''میرا خیال ہے تم ٹھیک کہتے ہو مسٹر میسن! میں نے ابھی تک اپنے حقیقی جذبات و احساسات کا تجزیہ ہی نہیں کیا تھا لیکن اب میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ اس گفتگو نے مجھے اپنے آپ کو سمجھنے میں مدد دی ہے۔ اب مجھے معلوم ہے کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں۔''

میسن خاموشی کے ساتھ اسے ہمدردانہ نظروں سے دیکھتا رہا۔

''اب میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ بیلی تمہاری سوسائٹی سے منسلک رہنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اسی لیے وہ تم سے دوبارہ ملنا بھی نہیں چاہتی تھی۔'' یہ سن کر رائے کے

چہرے سے حیرت ظاہر ہوئی۔

''یہ بات اچھی طرح سمجھ لو۔'' میسن کہہ رہا تھا۔ ''اگر اس طریقے میں کوئی غیر قانونی بات تھی بھی جس سے کارل مور نے وہ رقم حاصل کی تھی تو بیلی کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ کارل نے اپنے اہل خاندان کو یہ ہی بتایا تھا کہ یہ رقم اسے لاٹری میں ملی ہے۔ بیلی بھی یہ سمجھتی تھی۔ اس کے علاوہ کارل مور اپنی قلیل تنخواہ سے جو کچھ بچا سکتا تھا وہ بھی پس انداز کررہا تھا۔ اس نے شادی بھی بہت دیر سے کی تھی۔ وہ بیلی کا حقیقی باپ نہیں تھا۔ اس کا باپ ...اسے اور اس کی ماں کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ تب بیلی صرف تین سال کی تھی۔ تب سے اب تک اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ مسز نیو بری کے پاس صرف اتنی رقم تھی کہ گزراوقات ہوسکے۔ اس نے بیلی کو کالج کی تعلیم دلائی۔ بعد میں کارل مور سے شادی کرلی۔ بیلی جسے اپنے باپ سے کوئی شفقت نہیں ملی تھی' کارل سے بہت محبت کرنے لگی۔ پھر کارل نے بیلی کو ہائی سوسائٹی میں متعارف کرانے کے لیے گھومنے پھرنے اور یہ بحری سفر اختیار کیا۔ وہ تم سے ملی۔ تم اسے ہم پلہ حیثیت سے قبول کرنے پر آمادہ تھے۔ تم نے بیلی کو ایک اچھا ساتھی پایا اور یہ سمجھا کہ اس کے والدین وہ ہی ہیں جو نظر آتے ہیں۔ یہ ہی معیار تھا جس پر تمہاری دوستی برقرار رہ سکتی تھی ورنہ دوسری صورت میں تم اس سے ہمدردی کرتے یا نظر انداز کردیتے اور بیلی اتنی ذہین ضرور ہے کہ اس نے اندازہ کرلیا کہ جب تم اپنے دوستوں' عزیزوں میں واپس جاؤ گے تو یہ صورت حال قائم نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ اس نے ارادہ کرلیا کہ جہاز سے اترنے کے بعد تم سے کبھی نہ ملے اور یہ چند روز جو اس نے تمہاری معیت میں گزارے اس کے ذہن میں ایک خوشگوار یاد بن کر رہیں۔ یہ بات کبھی اس کے ذہن میں نہیں آئی کہ اس کا باپ غبن کا مرتکب ہوا ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ اس رقم کو ہاتھ بھی نہ لگاتی۔''

''مگر میں اس کا بہت خیال کرتا ہوں۔'' رائے بولا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ کارل نے اتنی رقم کہاں سے حاصل کی تھی۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ بیلی کا حقیقی باپ نہیں تھا۔''

''تمہاری فیس کون دے گا؟''

''مسز نیو بری ہی دے گی۔ میں نے ابھی فیس کے سلسلے میں اس سے کوئی بات نہیں کی۔''

''میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔'' رائے نے کہا۔

''وہ کیوں؟''

''اس لیے کہ مجھے بیلی کی پروا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ جتنا میں سمجھتا تھا۔''

''تم اس خیال سے ہمدردی تو نہیں کررہے ہو کہ وہ اس وقت مصیبت میں ہے۔'' میسن نے پوچھا۔

''اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو شاید میں بیلی کے لیے اپنے جذبات کو کبھی نہ سمجھ پاتا۔ میری زندگی میں بہت سی لڑکیاں آئیں اور شاید اس لیے کہ میں دولت مند ہوں۔ وہ مجھ سے شادی کی خواہاں تھیں۔ ان کی مائیں اپنی بیٹیوں کو بنا سنوار کر میرے اردگرد منڈلانے کے لیے اکساتی تھیں۔ ان سب کے رویے سے خود غرضی' بناوٹ اور نمائش کا اظہار ہوتا تھا۔ بیلی ان سب سے بالکل مختلف ہے اور...... اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔''

''ہنگر فورڈ خاندان کا ایک فرد ایک مجرم کی بیٹی سے شادی کرے گا؟'' میسن نے پوچھا۔

''سوتیلی بیٹی ہے۔'' رائے نے تصحیح کی۔

''ٹھیک ہے تم بیلی سے بات کرو پھر اس کے جواب کی روشنی میں ہم فیس کے معاملے پر بات کرلیں گے۔ اس دوران میں اسی طرح کوشش کرتا رہوں گا البتہ ایک بات میں تمہیں ضرور بتادوں کہ کارل مور نے کمپنی سے کوئی غبن نہیں کیا۔''

''غبن نہیں کیا۔'' رائے نے جوش سے کہا۔ ''تم یہ بات ثابت کرسکتے ہو؟''

''میں وہ بات منہ سے نہیں نکالتا جسے ثابت نہ کرسکوں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اور تمہاری ذاتی معلومات کے لیے یہ بھی بتادوں کہ مسز نیو بری کے دفاع کے سلسلے میں جو بھی اخراجات ہوں گے ان کا ایک بڑا حصہ تمہارا دوست چارلس ڈیل ادا کرے گا بشرطیکہ اخبارات میں اس کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے' وہ اس نے واقعی دیا ہو جس میں اس نے کارل پر غبن کا الزام لگایا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کارل مور نے وہ رقم واقعی کسی لاٹری میں جیتی تھی؟'' رائے نے پوچھا۔

''یہ میں نہیں جانتا لیکن شاید ایسا نہیں ہے۔''

''پھر وہ رقم اس نے کہاں سے حاصل کی؟''

''وہ ابھی معلوم کرنا باقی ہے۔ اس کے علاوہ ابھی تو یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ جو رقم منی بیلٹ میں پائی گئی وہ کارل کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے وہ اس کی بیوی کی ہو۔''

''مسز نیو بری اس بارے میں کیا کہتی ہے؟''

''اس نے ابھی کچھ نہیں کہا۔'' میسن نے جواب دیا۔

رائے خاموش ہوگیا۔ میسن قدرے نرم لہجے میں بولا۔ ''میں

چاہتا تھا کہ کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قبل تمہیں یہ باتیں معلوم ہوجائیں۔''

''میں اپنا حتمی فیصلہ تو کر چکا ہوں۔'' رائے نے سنجیدگی سے کہا۔ ''دنیا میں صرف ایک ہی ہستی ہے جو حقیقت میں میری زندگی خوشگوار بنا سکتی ہے اور وہ بیلی ہے۔''

''تمہیں ایک اور بات نظر انداز نہیں کرنی چاہیے۔'' میسن نے کہا۔ ''کہ سردست اس کی ماں پر قتل کا الزام ہے اور واقعاتی شہادتیں اس کے خلاف نظر آرہی ہیں۔''

''مگر اس نے یہ جرم نہیں کیا۔ بیلی کی ماں ایسا کوئی کام کر ہی نہیں سکتی۔''

''اس معاملے میں مختلف آراء ہوسکتی ہیں۔ سان فرانسسکو کا ڈسٹرکٹ اٹارنی برعکس ہی رائے رکھتا ہے۔''

''اس سے مجھے یاد آیا کہ مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔''

''ضرور بتاؤ۔'' میسن نے کہا۔ اسی وقت ڈیلا آفس میں داخل ہوئی اور میسن کو بتایا کہ مسٹر اسکیوڈر، سان فرانسسکو کا ڈپٹی اٹارنی فون لائن پر موجود ہے۔ میسن نے کہا کہ وہ لائبریری کے فون پر رابطہ کروادے۔ ڈیلا چلی گئی تو رائے نے بتایا کہ ڈنر کی میز پر کارل کو جو کاغذ ملا تھا وہ مس ایولین وائٹنگ نے بھیجا تھا۔ ایولین ایک نرس ہے جو ایک مریض کے ساتھ سفر کررہی تھی۔

میسن نے ریسیور اٹھالیا تھا۔ چند لمحوں میں ایک آواز ابھری۔ ''ہیلو...... میں اسکیوڈر بات کررہا ہوں۔''

''ہاں مسٹر اسکیوڈر! میں میسن...... تمہیں اس لیے فون کیا ہے کہ میں چاہتا ہوں نیوبری کیس میں ابتدائی سماعت جلد از جلد شروع کردی جائے۔''

''جب چاہو شروع کی جاسکتی ہے۔'' اسکیوڈر نے جواب دیا۔

''میں فوری سماعت چاہتا ہوں۔ مزید یہ کہ تم نے بیلی نیوبری کو حراست میں لے رکھا ہے۔ مجھے اس کی رہائی بھی مطلوب ہے۔''

''مجھے اندیشہ ہے مسٹر میسن کہ یہ ممکن نہیں ہوگا۔''

''ٹھیک ہے تب میں ہیبس کارپس کی درخواست دے رہا ہوں اور اسے لے کر آج رات خود سان فرانسسکو پہنچ رہا ہوں۔ یا تو بیلی پر کوئی الزام عائد کردیا اسے رہا کردو۔'' اور یہ کہتے ہوئے میسن نے ریسیور رکھ دیا اور رائے ہنگر فورڈ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ کاغذ ایولین نے بھیجا تھا؟''

''ایک اسٹیورڈ نے ایولین کو پرسر کی کھڑکی کے سامنے وہ کاغذ کاؤنٹر پر رکھتے دیکھا تھا۔ اسے یقین ہے کہ یہ وہی کاغذ ہے جو مسٹر کارل نیوبری کو دیا گیا تھا۔'' رائے نے بتایا۔

''ایولین نے کیسا لباس پہن رکھا تھا۔ کیا اسٹیورڈ نے یہ بھی دیکھا؟''

''نہیں اس نے ایولین کو صرف لفافہ رکھتے دیکھا تھا۔ اس کا نام فرینک ہے۔ مجھے امید نہیں کہ اس نے یہ بات پولیس آفیسرز کو بتائی ہو بلکہ اس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ان سے کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس کے پاس کچھ معلومات ہیں جو وہ پچاس ڈالر کے عوض مجھے بتادے گا۔''

''اور تم نے اسے پچاس ڈالر دے دیے۔''

''جی ہاں۔ معاملہ یہ تھا کہ اسے یہ رقم کہیں غائب ہونے کے لیے چاہیے تھی۔'' رائے نے جواب دیا۔ ''اس نے بتایا کہ جہاز پر اسٹیورڈ کی ملازمت بھی اس نے پولیس سے چھپنے کے لیے اختیار کی تھی۔''

''گویا میں اس کے بیان سے عدالت میں فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ محض ایک اطلاع ہے۔''

''جی ہاں۔''

''کچھ اور بات بھی جانتے ہو؟'' میسن نے پوچھا۔

''مجھے پتا چلا ہے کہ ایلین اب اس سے مختلف کہانی کہہ رہی ہے جو اس نے جہاز پر سنائی تھی۔ اب اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے مسز نیوبری کو اپنے شوہر کو شوٹ کرتے اور سمندر میں پھینکتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔''

میسن نے ریسیور اٹھا کر ڈیلا اسٹریٹ کو فون کیا۔

''پال ڈریک سے کہو کہ وہ ہنالولو میں اپنے نمائندے کو فون کرکے تاکید کرے کہ وہ ایولین وائٹنگ کے بارے میں جو کچھ بھی معلوم کرسکتے ہیں کریں۔ ڈریک نمائندے سے کہے کہ وہ ایک آدمی ایڈا جانسن سے بات کرنے بھیجے۔ ایڈا جہاز پر ایلین کے ساتھ کیبن میں رہتی تھی۔ ایڈا کا رویہ دوستانہ ہے۔ وہ اس سے اس کا تحریری بیان بھی لے لے۔ ڈریک سے یہ بھی کہو کہ ایلین کا ایک فوٹو ڈنر کے لباس میں لینے کی کوشش کرے۔''

''ایک منٹ ٹھہریں۔'' ڈیلا نے کہا۔ ''میں پال ڈریک سے بات کرلوں۔'' کچھ دیر خاموشی رہی پھر ڈیلا کی آواز ابھری۔

''ڈریک کہہ رہا ہے کہ وہ ہنالولو سے تو جلد سے جلد رپورٹ لے سکتا ہے مگر ایلین کا فوٹو ڈنر کے لباس میں کیسے

حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے کہنے سے تو وہ پہنچنے سے رہی۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس کی نگرانی کے لیے گارڈ مقرر کر رکھے ہیں۔''

''خدا کی پناہ! اب کیا مجھے اسے یہ سکھانا پڑے گا کہ جاسوسی کیسے کی جاتی ہے؟'' میسن نے جواب دیا۔ ''اس سے کہو کہ کسی سیاسی لیڈر کو آمادہ کرے کہ وہ صحافیوں اور سراغ رسانوں کو ڈنر پر مدعو کرے اور اس میں ایلین کو خاص طور پر مدعو کرے۔ آج کل اس پر پبلسٹی کا بخار چڑھا ہے' ضرور آئے گی۔ پھر ڈریک کا کوئی کارکن پریس فوٹو گرافر کے بھیس میں اس کی تصویر اتار سکتا ہے۔'' یہ کہہ کر میسن نے ریسیور رکھ دیا۔

''آنے کا شکریہ۔'' اس نے رائے سے کہا۔ ''اگر کسی مائی تعاون کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں تمہیں فون کر دوں گا۔ اگر تم واپس سان فرانسسکو جا رہے ہو تو ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔ ڈنر کے بعد روانگی ہوگی۔''

رائے نے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا کہ اس کا پروگرام کچھ اور ہے۔ میسن اسے چھوڑنے بیرونی آفس تک گیا۔ وہاں جیکسن ملاقات کا منتظر تھا۔ اسے ساتھ لیے لائبریری میں واپس آیا۔

''رونی سے معاملہ کرنا آسان نہیں ہے۔'' جیکسن نے میسن کو بتایا۔ ''میں نے سوچا تمہیں آگاہ کر دوں۔''

''لگتا ہے تم اسے پسند نہیں کرتے۔'' میسن مسکرانے لگا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ تم کسی مارجری ٹرینٹن سے واقف ہو؟''

''نہیں جناب!'' جیکسن نے پلکیں جھپکائیں۔

''بس یہیں تم غلطی کر گئے۔'' میسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

☆......☆

منگل کی صبح آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔ بارش ہو رہی تھی۔ میسن نے اپنے ہوٹل سوئٹ میں ایک عارضی آفس بنا لیا تھا جہاں فوری ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کو جبس بے جا کے خلاف ایک درخواست لکھوائی اور جلد سے جلد ٹائپ کرنے کی تاکید کی تاکہ اسے جج کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ فون کی گھنٹی بجی۔ ڈیلا نے ریسیور اٹھا کر کال سنی پھر بتایا کہ مسٹر چارلس ڈیل ہوٹل کی لابی میں موجود ہیں۔ میسن نے کہا کہ اسے اوپر آنے کے لیے کہہ دو۔ ڈریک جو ایک دوسرے فون پر اپنے سان فرانسسکو کے نمائندے سے بات کر چکا تھا' اندر آیا۔

''مجھے ایولین وائٹنگ کے بارے میں ابتدائی رپورٹ مل گئی ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''وہ ایک رجسٹرڈ نرس ہے۔ شادی کی تھی مگر طلاق لے لی۔ شوہروں کے بارے میں اس کی مخصوص رائے ہے۔ اسے مردوں سے نہیں شوہروں سے نفرت ہے۔''

''تو پھر کیا ہوا؟''

''تو پھر یہ کہ جب کارل مور اس کی محبت میں گرفتار ہوا اور اس سے شادی کرنا چاہی تو ایولین نے صاف انکار کر دیا کہ وہ صرف اچھے دوست رہ سکتے ہیں' شوہر و بیوی نہیں بن سکتے۔ وہ اس سے ہفتے میں کم سے کم ایک بار ضرور ملتی رہی۔ ہوٹلوں اور کلبوں میں اس کے ساتھ جاتی رہی۔ دوسرے الفاظ میں وہ کارل مور سے صرف لطف اٹھا رہی تھی جبکہ کارل اس کے بارے میں سنجیدہ تھا۔''

''یہ باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئیں؟'' میسن نے پوچھا۔

''سان فرانسسکو میں ایولین کی ایک بہن میرین وائٹنگ ہے جو ویو کریسٹ اپارٹمنٹ میں رہتی ہے۔''

''گویا تم نے اس سے ایولین کے بارے میں معلوم کیا؟''

''ہاں۔''

''اس کی بہن مشکوک طبیعت اور منہ بند رکھنے والی تو نہیں ہے؟''

''بظاہر تو نہیں ہے۔ وہ اس بات سے بہت جوش میں تھی کہ مسز مور پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ متجسس ہے کہ اس بارے میں ایولین کا ردعمل کیا ہوگا؟''

''یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا اس کی بہن یہاں سان فرانسسکو میں ہے؟''

''یہ تو واقعی الجھانے والی بات ہے۔ پھر کیا ایولین کے بارے میں مزید چھان بین کروں۔ کسی آدمی کو اس کی بہن......''

''نہیں۔'' میسن نے بات کاٹی۔ ''میں غور کروں گا۔ اگر یہ واقعی کوئی اہم بات ہے تو ہم خود میرین کے پاس جائیں گے۔ مجھے ایک بات اور بھی پریشان کر رہی ہے۔ جہاز کے ہنالولو سے روانہ ہونے سے ذرا پہلے کسی نے کارل مور کا سوٹ کیس کھول کر فریم سے بیلی کی تصویر نکال لی اور اس کی جگہ ونی جوائس کا فوٹو فریم میں لگا دیا۔''

''اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟'' ڈریک نے حیرت سے پوچھا۔

”فوٹو بدلنے کا ایک مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ فریم سے بیلی کی تصویر کی چوری کو چھپایا جائے۔ ان دونوں کی شکل و صورت میں بڑی مشابہت ہے۔ جو فوٹو چرایا گیا ہے وہ اسی پوز اور اسی لباس میں تھا جس میں جوائس کا فوٹو تھا۔“

”تمہارا یہ خیال تو نہیں کہ جوائس بھی اس معاملے میں ملوث ہے۔“

”میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔“ میسن نے جواب دیا۔

”تو کیا فوٹو کی تبدیلی کا قتل سے کوئی تعلق ہے؟“

”معلوم نہیں۔“ میسن نے کہا۔ ”سردست تو میں اس بنیاد پر سوچ رہا ہوں کہ سلنڈا ڈیل رائے سے شادی کی خواہش مند ہے۔ اس نے فوٹو چرایا اور رونی کو بھیج دیا تاکہ وہ اس کے بارے میں تحقیقات کرے۔ رونی نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے سلنڈا کے کہنے پر کچھ تحقیقات کی تھیں لیکن اس نے فوٹو کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

میں اس فوٹو کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ رائل ہوائین ہوٹل کی نگرانی کریں جو کہ ہنالولو میں ہے اور دیکھیں وہ کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے کسی ملازم نے کسی کو کارل مور کے کمرے کے آس پاس منڈلاتے دیکھا ہو۔ یہ خیال رکھنا کہ اس نے وہاں اپنا نام کارل نیوبری بتایا تھا۔“

پال ڈریک چلا گیا تو کسی نے دروازے پر دستک دی۔

میسن نے ڈیلا سے کہا یہ چارلس ڈیل ہوگا۔ اسے اندر بلالو۔

ڈیلا نے دروازہ کھول کر چارلس کو اندر آنے کی دعوت دی۔

چارلس کافی پریشان نظر آرہا تھا۔

”گڈ مارننگ مسٹر میسن!“ اس نے کہا۔ ”لگتا ہے میں نے خود کو ایک مشکل صورت حال میں پھنسالیا ہے۔“

میسن نے اسے بیٹھنے کو کہا اور وہ شکریہ ادا کر کے بیٹھ گیا۔

”تم بہت تیزی سے حرکت کرتے ہو۔“ چارلس نے کہا۔

”کوشش کرتا ہوں کہ جب کسی قتل کے کیس پر کام کر رہا ہوں تو قدموں کے نیچے گھاس نہ اُگنے دوں۔“

”ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے تمہیں اندازہ ہوگا کہ میں کیوں ملنے آیا ہوں۔“ چارلس نے کہا۔ ”مجھے اعتراف ہے کہ تم مجھ سے آگے نکل گئے۔ اتنا تیز چلتے ہو کہ ساتھ چلنا مشکل ہے۔“

”پھر کیا ارادہ ہے؟ ساتھ چلتا رہنا چاہتے ہو۔“

”تم اتفاق کرو گے کہ میرے پاس یہ سمجھنے کی ہر وجہ موجود تھی کہ کارل مور نے غبن کیا ہے۔“

”میرے خیال میں تو ایسی کوئی ایک وجہ بھی نہیں تھی۔“ میسن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔

”جب کوئی آدمی تمہاری ملازمت میں ہو اور اچانک کوئی وضاحت کیے بغیر چلا جائے اور حسابات میں پچیس ہزار ڈالر بھی کم ہوں تو پہلا خیال یہ ہی آتا ہے کہ وہ غبن کا مرتکب ہوا ہے۔“

”یہ سب سے کمزور واقعاتی شہادت ہے۔“ میسن نے کہا۔ ”یہ تمہیں حسابات آڈٹ کرانے کا جواز تو فراہم کرتی ہے لیکن ایسی کوئی بنیاد نہیں دیتی اور نہ کوئی منصفانہ استحقاق دیتی ہے کہ تم کھلم کھلا برملا غبن کا الزام عائد کر دو۔“

”دوسرے حالات بھی تو سامنے رکھو۔“ چارلس نے اعتراض کیا۔ ”ہم وہاں گہرے سمندر میں جہاز پر تھے۔ تم بھی تھے۔ مور بھی تھا اور ایک فرضی نام سے سفر کر رہا تھا۔ تم میرے پاس آئے اور بیس ہزار ڈالر واپس کرنے کی پیشکش......“

”معافی چاہتا ہوں۔“ میسن نے بات کاٹی۔ ”میں نے کوئی آفر نہیں دی تھی۔ میں صرف سوالات کر رہا تھا۔“

”میں یہاں بحث کرنے نہیں آیا ہوں۔ جانتا ہوں کہ کمزور پوزیشن میں ہوں بشرطیکہ مسز مور اس سے فائدہ اٹھانا چاہے۔“

”اور وہ ایسا کرنا چاہتی ہے۔“

”تمہارا مطلب ہے وہ مجھ پر کیس کرے گی۔“

”بالکل یہ ہی بات ہے۔“

”اگر تم باریک بینی میں جانا چاہتے ہو تو میں نے اس پر تو کوئی الزام ہی نہیں لگایا۔ اس کے شوہر پر الزام عائد کیا ہے جو اب مر چکا ہے۔“

”تم نے بہرحال یہ بھی کہا ہے کہ جو رقم مسز مور کے قبضے میں پائی گئی وہ اس رقم کا حصہ ہے جسے تمہاری کمپنی سے غبن کیا گیا تھا۔“ میسن نے جواب دیا۔ ”لیکن اب یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ غبن کا مرتکب تمہارا رشتے دار تھا اور مور بالکل بے گناہ تھا۔“

”تب وہ اس طرح پُراسرار طور پر غائب کیوں ہوا؟“ چارلس نے کہا۔ میسن نے کندھے اچکائے۔

”تم اس معاملے کو میرے لیے آسان نہیں بنا رہے ہو۔“ چارلس بولا۔

”کیا تمہیں توقع تھی کہ میں ایسا کروں گا؟“

”میرا خیال تھا تم معقولیت سے کام لو گے۔“

’’میں ہمیشہ معقولیت سے کام لینے کی کوشش کرتا ہوں۔‘‘

’’دیکھو میں پبلک پر یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا کہ وہ رقم رونی نے غبن کی تھی۔ موجودہ عجیب حالات میں یہ بات کمپنی کے اسٹاک ہولڈر میں میرا وقار مجروح کرے گی اس لیے میں نے وہ رقم پوری کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔‘‘

’’مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔‘‘

’’کمپنی کا مالیاتی ڈھانچا کچھ پیچیدہ ہے۔‘‘ چارلس نے کہا۔ ’’اگر مسز نیوبری میرے خلاف کیس کرتی ہے اور درخواست میں لکھتی ہے کہ غبن حقیقت میں کمپنی کے آڈیٹر نے کیا تھا...... بہرحال میسن، میں یہ معاملہ طے کرنا چاہتا ہوں۔‘‘

’’کس بنیاد پر؟‘‘

’’میرا خیال نہیں کہ مسز مور کے معاملے کو کچھ زیادہ نقصان پہنچا ہے لیکن اگر میں تمہاری فیس وغیرہ کی ذمے داری لے لوں تو یہ بہت مناسب معاہدہ ہوگا۔‘‘

’’میری فیس بہت زیادہ ہوتی ہے۔‘‘

’’اگر میں کہوں پانچ ہزار ڈالر تب؟‘‘

’’مجھے یقین ہے کہ میری مؤکلہ دس ہزار ڈالر سے کم پر آمادہ نہیں ہوگی۔‘‘ میسن نے کہا۔

’’کیا تمہاری فیس کے بطور؟‘‘ چارلس نے پوچھا۔

’’تم کہہ سکتے ہو کہ پانچ ہزار میری فیس اور پانچ ہزار ڈالر دوسرے اخراجات کے لیے۔‘‘

’’وہ بذات خود بھی تو تہی دست نہیں ہے۔‘‘

’’شاید نہ ہو لیکن اخبار میں تمہارا انٹرویو شائع ہونے کے بعد استغاثہ نے اس کے تمام فنڈ منجمد کرا دیے ہیں۔‘‘

چارلس ڈیل ایک دم سے اٹھ کر دروازے کی طرف چلا۔ رک کر میسن کی طرف گھوما۔ ’’دس ہزار ڈالر بہت زیادہ ہیں۔‘‘ اس نے کہا۔

’’یہ بالکل واضح ہے مسٹر ڈیل کہ جب جہاز پر میں نے تم سے ملاقات کی تو تم کارل مور کی اصل شخصیت سے واقف تھے۔ مزید یہ کہ مسٹر رونی کے ایک ریمارک سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ جہاز سے اترتے ہی کارل کو پولیس ایسے حالات میں گرفتار کر لیتی جو مسز مور اور اس کی بیٹی کے لیے انتہائی توہین آمیز اور باعث تذلیل ہوتے۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ دس ہزار ڈالر بہت معقول اور مناسب رقم ہے۔ اگر تم اسے نامناسب سمجھتے ہو تو ذرا یہ بھی یاد کر لو کہ جہاز پر تم نے مجھ سے رعایت دینے کے جتنے بڑے بڑے وعدے کیے تھے وہ اس اقدام سے ٹوٹ جاتے۔‘‘

’’اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔‘‘ چارلس نے کہا۔ ’’کہ اگر مور نے غبن نہیں کیا تھا تو وہ بیس ہزار ڈالر واپس کرنے کی بات کیوں کر رہا تھا۔‘‘

’’مگر اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔‘‘

چارلس ڈیل نے دروازہ کھولا۔ ایک بار پھر رکا اور میسن کو مخاطب کیا۔

’’اچھی بات ہے۔ تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔ معاہدہ تیار کر لو۔‘‘ ان الفاظ کے ساتھ وہ آفس سے باہر نکل گیا۔ ڈیلا نے تشویش سے میسن کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا۔

’’لیکن یہ بات تو واقعی قابل غور ہے۔‘‘ وہ بولی۔ ’’کہ مور رقم کیوں واپس کرنا چاہتا تھا۔‘‘

’’وہ نہیں، اس کی بیوی چاہتی تھی۔‘‘ میسن نے بتایا۔

’’مگر آخر وہ بھی کیوں چاہتی تھی؟‘‘

’’اس کا خیال تھا کہ کارل نے غبن کیا ہے۔‘‘

’’کیا وہ واقعی یہ ہی سمجھتی تھی؟‘‘ ڈیلا نے پوچھا۔ میسن نے کوئی جواب نہیں دیا تو ڈیلا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

’’چیف! جب ثبوت وشواہد کی بات آتی ہے تو تم بڑی ذہانت سے کام لیتے ہو۔ سیرت و کردار پرکھنے میں بھی عموماً تمہارا تجزیہ درست ہوتا ہے لیکن اس عورت کے معاملے میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن پر تم نے غور نہیں کیا۔‘‘

’’مثلاً کیا؟‘‘ میسن نے پوچھا۔

’’وہ دلکش ہے اور اپنی دلکشی سے واقف اور اس سے کام لینا بھی جانتی ہے۔ ایک عورت جو اپنے حسن و دلکشی کو حربہ بنا کر زندگی کے عیش و آرام چاہتی ہے تو وہ پینتیس اور پینتالیس سال کی عمر کے درمیان خطرناک بن جاتی ہے۔ میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ وہ عورت بہت چالاک، ذہین اور منصوبہ ساز ہے۔ اس نے کارل مور کو پھانس کر شادی کی۔ اس لیے نہیں کہ اسے کارل کی کوئی پروا تھی بلکہ اس لیے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے ایک گھر اور اپنے لیے سوسائٹی میں عزت کا مقام چاہتی تھی۔ تم نے پوری داستان میں کارل مور کی روداد نہیں سنی اور نہ اب کبھی سن سکو گے۔ میرا خیال ہے کہ اگر تم کارل کی روداد سنتے تو کسی اور ہی زاویے سے حالات کو دیکھتے۔ شاید بیلی کو بھی اس بات کا احساس تھا اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ تم براہ راست کارل سے ملاقات کرو اور میرے نزدیک مسز مور کو اسی بات کا ڈر تھا اس لیے وہ تم دونوں کو دور رکھنے کے لیے کوشاں تھی۔‘‘

’’رکو نہیں ڈیلا! جو کہنا چاہتی ہو کہہ ڈالو۔‘‘

’’تم نے اب یہ بات ثابت کر دی کہ کارل مور نے کمپنی

سے غبن نہیں کیا تھا۔''
''لیکن یہ بات پھر بھی ظاہر نہیں ہوئی کہ کارل کو اتنی رقم کہاں سے ملی تھی؟''
''تمھیں یہ خیال کیسے ہوا کہ اس کے پاس کوئی رقم تھی؟''
''اگر اس کے پاس رقم نہ ہوتی تو وہ اس طرح پر آسائش سیر و تفریح کے لیے نہیں نکلتا اور پھر جس آدمی کی منی بیلٹ میں اٹھارہ ہزار سات سو پچاس ڈالر پائے جائیں......''
''ذرا ٹھہرو چیف! تمھیں کیسے معلوم کہ یہ رقم اس کے پاس تھی؟'' ڈیلا نے بات کاٹی۔
''جہاز پر کیپٹن نے ہم سب کے سامنے رقم منی بیلٹ سے نکال کر گنی تھی۔ تم بات پوری وضاحت سے کیوں نہیں کرتیں۔''
''میں صرف یہ بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ اس کیس کے جو بھی حقائق سامنے ہیں وہ سب مسز مور کے بیان کردہ ہیں۔ فرض کرو کہ وہ مسز مور تھی جسے دفعتاً کوئی بڑی رقم مل گئی۔ فرض کرو اس نے سفر اور سیر و تفریح کے اخراجات کے لیے رقم اپنے شوہر کو دی ہو۔ فرض کرو اس نے کارل کو ملازمت ترک کرنے کا مشورہ دیا ہو اور فرض کرو اس نے کہا ہو کہ وہ اپنا خاندانی نام تبدیل کر دیں تو بیلی کو ہائی سوسائٹی میں متعارف کرانا آسان ہوگا۔''
''اس منی بیلٹ کے بارے میں کیا کہتی ہو؟''
''تم خود نہیں سمجھ سکتے کہ اس کا کبھی یہ ارادہ نہیں تھا کہ اس کا شوہر زندہ سلامت ساحل پر اترے۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔ ''وہ اس کی موت کو خودکشی ظاہر کرنا چاہتی تھی۔ خودکشی کی صورت میں انشورنس کمپنی کلیم کی رقم نہیں دیتی ہے' جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو دیر ہو چکی تھی۔ اسے اپنے سوچے ہوئے پلان پر عمل کرنا پڑا۔ اگر خودکشی ظاہر کرنے کا منصوبہ کامیاب ہو جاتا تو وہ بعد میں کہہ سکتی تھی کہ منی بیلٹ شوہر کے پاس سے ملی ہے۔ یہ حقیقت کہ اس نے منی بیلٹ نکالی اور بستر میں چھپا دی' واقعات کے عین مطابق ہوتی۔ مسز مور کو صرف اتنا ہی کہنا پڑتا کہ وہ ڈیک پر کارل کے ساتھ نہیں تھی اور اس کا یہ بیان تسلیم بھی کر لیا جاتا اگر سوئے اتفاق سے ایلین فیل نے اسے نہ دیکھ لیا ہوتا اور کیپٹن نے الماری سے گیلے کپڑے برآمد نہ کر لیے ہوتے۔''
''کیا تمھیں یہ احساس ہے کہ جو نظریہ تم بیان کر رہی ہو' ظاہر کرتا ہے کہ مسز مور کچھ مدت سے اپنے شوہر کو مارنے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔'' میسن نے کہا۔

''بلاشبہ وہ بنا رہی تھی۔''
''لیکن یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔''
''ٹھیک سے غور کرو' بالکل سمجھ میں آجائے گی۔ یہ ہی نظریہ تمام حقائق کو یکجا کر دیتا ہے۔ وہ جانتی تھی کہ ایولین کو معلوم ہے کہ کارل نیوبری حقیقت میں کارل مور ہے اور اس کے پاس یہ سمجھنے کی بھی وجہ تھی کہ سلنڈا بھی اس بات سے واقف ہے اور اس نے اپنی باتوں سے متاثر کر کے پوری طرح یقین دلا دیا کہ کارل نے غبن کیا ہے۔ ان حالات میں اگر وہ ڈیک پر جا کر خود کو شوٹ کر لیتا اور سمندر میں کود جاتا تو یہ بالکل فطری بات معلوم ہوتی۔''
''لیکن یہ نظریہ اس رائے سے مطابقت نہیں رکھتا جو میں نے مسز مور کے کردار کے بارے میں قائم کی ہے۔''
''میں جانتی ہوں۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔ ''لیکن یہ اس رائے سے مطابقت رکھتا ہے جو میں نے مسز مور کے لیے قائم کی ہے۔''
''تم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر ایلین فیل کی گواہی عدالت میں غلط ثابت ہو جائے تو استغاثہ کے پاس اپنے کیس کی کوئی بنیاد نہیں رہے گی۔''
''دوسری واقعاتی شہادتیں بھی ہیں کہ مسز مور اپنے شوہر کے ساتھ ڈیک پر گئی تھی مثلاً اس کا بھیگا ہوا لباس' بھیگے ہوئے جوتے اور منی بیلٹ۔''
''مان لو وہ اپنے شوہر کے ساتھ ڈیک پر گئی بھی تھی تو اس سے یہ ثابت تو نہیں ہوتا کہ اس نے قتل بھی کیا ہے۔''
''چیف!'' ڈیلا اسٹریٹ نیچی نظروں سے بولی۔ ''اگر تم ایلین فیل کی گواہی جھوٹی ثابت کر دو تو کیا مسز مور بری ہو جائے گی؟''
''ہاں اگر ایلین کی گواہی بیکار ہو جائے تو ایک جیوری اسے قتل سے زیادہ خودکشی سمجھے گی۔''
''تمھیں یہ خیال کیسے ہوا کہ تم ایلین کی گواہی کو بیکار کر دو گے؟''
''اس بیان کی وجہ سے جو اس نے اپنی ساتھی لڑکی سے کہا تھا۔ وہ اس بیان سے مطابقت نہیں رکھتا جو وہ اب دے رہی ہے۔ وہ جلد ہی گھبرا جانے والی عورت ہے۔ وہ ڈیک پر طوفان میں اکیلی کھڑی تھی۔ میں نے اس سے قبل شام کو اسے دیکھا تھا۔ وہ ایک میز پر الگ تھلگ بالکل اکیلی بیٹھی تھی۔ اس نے نیلے رنگ کا ڈنر گاؤن پہنا ہوا تھا۔''
''اس پر جرح کرنا مشکل ہوگا۔''
''کیوں؟'' میسن نے پوچھا۔

''وہ حقائق کی کوئی قیمت نہیں سمجھتی۔ وہ جرح کو اپنے اور وکیل صفائی کے درمیان ذاتی جنگ خیال کرے گی۔ تم جیسے جیسے اس کے بیان پر شبہ ظاہر کرو گے وہ اپنے بیان پر اور زیادہ پختہ ہوتی جائے گی۔''

''اس کی فکر مت کرو۔'' میسن مسکرایا۔ ''جرح کے دوران اس کا بوکھلانا یقینی ہے۔''

''تمہیں پورا یقین ہے؟''

''ہاں بشرطیکہ پال ڈریک ڈنر کے لباس میں اس کی تصویر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔''

''تصویر کا اس کی گواہی سے کیا تعلق؟'' ڈیلا نے تعجب سے پوچھا۔

''یہ ایک راز کی بات ہے۔'' میسن ہنسنے لگا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ڈیلا نے ریسیور اٹھایا۔ استقبالیہ کاؤنٹر کا پیغام سنا اور بولی۔

''نیچے آسکر کھڑا ہے۔ ملنا چاہتا ہے۔''

''کون آسکر؟''

''وہ اسٹیورڈ یاد نہیں جس نے ہماری میز پر کھانا سرو کیا تھا۔''

''او ہاں! جاؤ اس سے بات کرلو۔ اسے رقم کی ضرورت ہو تو پچیس ڈالر دے دو۔ کوئی معلومات لایا ہے تو میرے پاس لے آؤ۔'' میسن نے کہا۔

ڈیلا چلی گئی اور کچھ دیر کے بعد آسکر کو ساتھ لیے واپس آئی۔ آسکر نے سلام کیا اور کہا کہ جہاز پر میسن اور ڈیلا نے اس سے اچھا برتاؤ کیا تھا۔ بڑی ٹپ دی تھی۔ اس نے سوچا شاید وہ بھی کچھ مدد کر سکے اس لیے ملنے چلا آیا۔

''ضرور! آسکر بتاؤ کیا بات ہے؟'' میسن نے اٹھ کر ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

آسکر نے ہچکچاتے ہوئے بتایا کہ جس رات جہاز پر ایک آدمی کے سمندر میں گرنے کا حادثہ ہوا تھا اس کی دوسری صبح کو بالائی ڈیک پر اعشاریہ 38 بور کا ایک ریوالور ملا جسے جہاز کے فرسٹ آفیسر نے اپنے چارج میں لے لیا' نیز خود اسے آہنی جنگلے کے بیرونی جانب نیلے رنگ کے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا الجھا اور لپٹا ہوا ملا۔ اس نے فرسٹ آفیسر سے اس کپڑے کے بارے میں پوچھا تو آفیسر نے کہا اسے سمندر میں پھینک دو مگر اس نے ایسا نہیں کیا کہ شاید اس ٹکڑے کی کوئی اہمیت ہو اور جب اسے معلوم ہوا کہ مسز نیوبری کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور یہ کہ میسن اس کی پیروی کر رہا ہے تو وہ یہ ٹکڑا میسن کو دینے آیا ہے کہ شاید کسی کام آ سکے۔ یہ کہہ کر اس نے احتیاط سے کاغذ میں لپٹا ہوا وہ کپڑے کا ٹکڑا میسن کو دے دیا۔ اس ٹکڑے کی شکل مثلث نما تھی جیسے کسی لباس سے پھٹ کر جنگلے میں الجھ گیا ہو۔ میسن نے آسکر کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس ٹکڑے کے بارے میں کسی کو نہیں بتائے گا کہ یہ اسے کیسے ملا اور اسی طرح آسکر بھی اپنی زبان بند رکھے۔ میسن نے اسے بطور انعام کچھ رقم دینا چاہی مگر آسکر نے انکار کردیا۔ میسن نے ہاتھ ملا کر آسکر کو اس وعدے کے ساتھ رخصت کردیا کہ شاید کسی دن وہ آسکر کے کچھ کام آ سکے۔

آسکر کے جانے کے بعد ڈیلا نے بتایا کہ اسے یاد آ رہا ہے کہ اس نے جہاز پر ڈنر پارٹی میں کسی عورت کو ایسے ہی نیلے رنگ کا لباس پہنے دیکھا تھا مگر یہ یاد نہیں آ رہا کہ وہ کون عورت تھی۔ شاید بعد میں یاد آ جائے۔ میسن نے قینچی سے اس کپڑے کے تین ٹکڑے کر دیے۔ اسی وقت پال ڈریک آ گیا۔ میسن نے اسے کپڑا دکھایا۔

''یہ ایک عورت کے لباس کا پھٹا ہوا ٹکڑا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ تم خاموشی کے ساتھ تحقیقات کرو کہ مسافروں میں سے کس عورت نے اس قسم کے کپڑے کا لباس پہنا ہوا تھا۔''

''میں کچھ خبریں لایا ہوں۔'' ڈریک نے کہا۔

''اچھی یا بری؟'' میسن نے پوچھا۔

''دونوں طرح کی مگر بری خبریں زیادہ ہیں۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''پہلی بات یہ کہ تمہاری مؤکلہ کے خلاف ایک اور گواہ مل گیا ہے۔ کون ہے یہ ابھی معلوم نہیں۔ خود ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بھی علم نہیں مگر وہ اسے تلاش کر رہا ہے۔ سمندر میں آدمی گرنے کا الارم ایلین فیل نے نہیں دیا تھا۔ بس وہ خود ہی چیختی رہی لیکن کسی عورت نے سوشل ہال سے آپریٹر کو فون کر کے اطلاع دی اور کہا کہ وہ یہ اطلاع برج تک پہنچا دے۔ اس عورت نے ضرور خود کارل کو سمندر میں گرتے دیکھا ہوگا کیونکہ اس نے آپریٹر سے کہا تھا کہ کسی آدمی کو سمندر میں دھکا دے کر گرا دیا گیا ہے۔ آپریٹر کا کہنا ہے کہ اگر اسے دوبارہ وہ آواز سنائی دے تو ضرور پہچان لے گی۔ اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ وہ مسافروں کی فہرست سے اس عورت کا نام شناخت کر لے گی۔''

''میں اس گواہ عورت کے بارے میں زیادہ فکر مند نہیں ہوں۔'' میسن نے بتایا۔

''وہ کیوں؟''

''کیونکہ میرا خیال ہے کہ وہ مسز مور تھی جس نے فون کیا تھا لیکن یہ بات صرف میرے اور تمہارے درمیان رہے۔''

''فرض کرو آپ پیٹر نے مسز مور کی آواز پہچان لی اور گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر یہ کہا کہ مسز مور نے کہا تھا کہ کسی آدمی کو دھکا دے کر سمندر میں گرا دیا گیا ہے، تب؟''

''میں اس کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں سمجھتا۔''

''پولیس نے وہ ریوالور بھی شناخت کرلیا ہے جو ڈیک پر ملا تھا۔ وہ کارل مور کا ریوالور ہے اور انہیں ریوالور کی نال پر مسز مور کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔''

''نال پر؟'' میسن نے پوچھا۔

''ہاں۔''

''گویا ریوالور کے دستے پر یا کسی اور جگہ کوئی نشان نہیں ہے؟''

''ہاں۔''

''کوئی اور بات؟''

''فی الحال نہیں ہے۔'' پال نے جواب دیا۔ ''ایولین وائننگ کی بہن اپنے اپارٹمنٹ میں ہے۔ جانا چاہو تو جاسکتے ہو۔ فی الحال میرے آدمی اس نرس یا اس کے گردن ٹوٹے مریض کا پتا نہیں لگا سکتے ہیں۔ ایک ایمبولینس ان کا انتظار کررہی تھی اور انہیں کہیں لے گئی۔ ہم ایک دو گھنٹے میں اس ایمبولینس کا پتا لگالیں گے۔ اس دوران کیا تم اس کی بہن سے بات کرنا چاہتے ہو؟''

''کیوں نہیں۔'' میسن نے اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

☆......☆

پیری میسن اور پال ڈریک ویو کریسٹ اپارٹمنٹ کے سامنے ٹیکسی سے اترے تو بارش ہورہی تھی۔ اپارٹمنٹ ہاؤس پر آویزاں فہرست سے معلوم ہوا کہ میرین وائننگ اپارٹمنٹ نمبر 1329 میں رہتی ہے۔ میسن نے بٹن دبایا۔ دروازے کا الیکٹرک قفل فوراً ہی کھل گیا جس کا مطلب تھا کہ میرین کو کسی سے بھی ملنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔ وہ لفٹ سے تیرھویں منزل پر پہنچے۔ میسن نے اپارٹمنٹ کے دروازے پر دستک دی۔ بھوری آنکھوں اور اخروٹی رنگ کے بالوں والی ایک عورت نے دروازہ کھولا۔ میسن نے بتایا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ عورت نے اسے اور ڈریک کو غور سے دیکھا اور ایک طرف ہٹ کر انہیں اندر آنے کی دعوت دی۔ جب وہ اندر جاکر آرام سے کرسیوں پر بیٹھ گئے تو میسن نے کہا کہ وہ اس کی بہن ایولین کے متعلق بات کرنا چاہتا ہے۔

''کیا تمہارا تعلق کسی اخبار سے ہے؟'' میرین نے پوچھا۔

''نہیں، ہم محض حقائق جمع کررہے ہیں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''میں تمہاری بہن اور کارل مور کے دوستانہ تعلق کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔''

''وہ کیوں؟''

''دراصل میں وکیل ہوں۔ میرا نام پیری میسن ہے اور مسز مور کی پیروی کررہا ہوں۔''

''میری بہن کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟''

''معلوم نہیں۔ ممکن ہے کچھ بھی نہ ہو۔ میں تو صرف تحقیقات کررہا ہوں۔''

''کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟''

''وہ کارل مور سے پہلی مرتبہ کب متعارف ہوئی تھی؟''

''ٹھیک سے یاد نہیں مگر غالباً پانچ چھ سال قبل ان کی ملاقات ہوئی تھی۔''

''یہ دوستی کب تک جاری رہی؟''

''کارل کی شادی سے دو تین ماہ پہلے تک۔''

''تمہیں یقین ہے کہ ان کی دوستی شادی کے وقت تک جاری نہیں رہی تھی۔''

''بالکل یقین ہے۔'' میرین نے جواب دیا۔ ''دو تین ماہ قبل ایولین کی ملاقات کارل سے محض اتفاق سے لاس اینجلز کی ایک روڈ پر ہوگئی لیکن یہ بڑی سرسری ملاقات تھی۔''

''کیا کوئی خاص وجہ تھی کہ تمہاری بہن نے کارل کی شادی سے دو تین ماہ قبل ترک تعلق کرلیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں کیا ان کے درمیان کوئی عورت آگئی تھی۔''

''ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میرے خیال سے کارل نے ایولین کو کوئی نقصان دہ مالی مشورہ دیا تھا۔ اس نے دانستہ ایسا نہیں کیا تھا مگر تمہیں اندازہ ہوگا کہ اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں۔ ایولین کے پاس پس انداز کیے ہوئے ایک ہزار ڈالر تھے۔ کارل نے کہا تھا سو فیصدی منافع ہوگا۔ ایولین نے وہ سب کارل کو دے دیے۔ کارل نے کچھ مدت نفع بھی دیا مگر پھر ساری رقم ڈوب گئی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کارل نے اپنا جو سرمایہ لگایا تھا وہ بھی ضائع ہوا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ ایولین یہ ہی سمجھتی رہی کہ کارل نے اسے جان بوجھ کر نقصان پہنچایا۔ کارل کے لیے اس کے دل میں تمام جذبات سرد پڑ گئے اور کارل کی ذات پر اس کا اعتماد ختم ہوگیا۔''

''ایولین آج کل کہاں ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''ہنالولو میں اور کہاں؟''

''تمہاری بہن ہنالولو میں کب سے ہے؟''

''صرف دو ہفتوں سے۔''

''کیا تم اسے چھوڑنے ڈیک تک گئی تھیں؟''

''ہاں گئی تھی۔''

''بہت بہت شکریہ۔'' میسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ویسے ، سبیل تذکرہ ، تمہیں معلوم ہے کہ ایولین ہنالولو میں کہاں ٹھہری ہے؟''

''ہاں معلوم ہے۔ کیا تمہیں اس کا پتا چاہیے؟''

''اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو۔''

''وہ الیوا ڈرائیو پر کہیں رہتی ہے۔'' میرین نے جواب دیا۔''مجھے پتے یاد نہیں رہتے۔ ذرا ٹھہرو میں اس کا آخری خط لاتی ہوں۔'' وہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ ڈریک نے میسن کی طرف دیکھا۔

''کیا تمہارے خیال میں وہ ہمیں بہلانے کی کوشش کررہی ہے۔'' اس نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ لڑکی بہت صاف دل کی مالک ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔''مگر میں اس کی بہن کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ وہ اپنی بہن سے بہت مختلف ہے۔ ظاہری شکل و صورت میں بھی......''

میرین وائٹنگ ہاتھ میں کچھ خطوط لیے واپس آئی۔

''اس کا پتا ہے نمبر 1091 الیوا ڈرائیو۔'' اس نے بتایا۔ میسن نے ہاتھ بڑھایا اور میرین نے بغیر ہچکچاہٹ کے خطوط اسے دے دیے۔

میسن نے خط دیکھے۔ ان کے ٹکٹ اور لفافوں پر لگی ڈاک کی مہر دیکھی۔

''یہ خط تو پرسوں پوسٹ کیا گیا ہے۔'' اس نے کہا۔

''ہاں یہ مجھے کل ملا ہے اور یہی آخری خط ہے۔''

''بہت دلچسپ ہینڈ رائٹنگ ہے۔'' میسن نے کہا۔

''اس سے کردار کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔''

''اوہ! کیا تم ہینڈ رائٹنگ سے کیریکٹر پڑھ سکتے ہو؟'' میرین جلدی سے بولی۔''مجھے اس سے بہت دلچسپی ہے۔''

''یہ میری ہابی ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔''لیکن صرف پتے کی چند سطروں سے زیادہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر پورا صفحہ میرے سامنے ہو تو میں شرط لگا کر تمہاری بہن کے بارے میں بہت کچھ بتا سکتا ہوں۔ مثلاً وہ شکل صورت میں کیسی ہے۔ حال ہی میں وہ کہاں کہاں گئی ہے۔ کیا کرتی رہی ہے اور دوسری کئی باتیں۔''

''کیا واقعی بتا سکتے ہو؟'' میرین نے دلچسپی سے پوچھا۔

میسن نے پرس سے دس ڈالر کا ایک نوٹ نکالا۔

''میں تو شرط لگانے کے لیے تیار ہوں۔'' وہ بولا۔''ہار جاؤں تو یہ دس ڈالر تمہارے۔ جیت جاؤں تو تم صرف دس سینٹ دے دینا۔''

میرین نے قہقہہ لگاتے ہوئے اپنے پرس سے دس سینٹ نکالے اور نوٹ کے برابر رکھ دیے۔

''منظور ہے۔ چلو شروع ہو جاؤ۔'' اس نے کہا۔ میسن نے لفافے سے خط نکالا۔

''ذرا ٹھہرو۔'' میرین جلدی سے بولی۔''تم خط نہیں پڑھ سکتے۔ ایولین نے تو بہت سی باتیں لکھی ہیں مثلاً وہ کیا کرتی رہی ہے اور یہ وہی بات ہے جو تم مجھے اس کے ہینڈ رائٹنگ سے بتانا چاہتے ہو۔''

''چلو مان لیا۔'' میسن نے سرسری نظر ڈالتے ہوئے خط ڈریک کو دے دیا۔''میں یہ خط مسٹر ڈریک کو دے دیتا ہوں۔ اب تو کوئی اعتراض نہیں۔ اب میں بتانا شروع کرتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ کہ تمہاری بہن تم سے کم عمر ہے۔ اس کا قد لمبا ہے اور سنہری بال ہیں۔ آنکھیں سبزی مائل نیلی ہیں۔ اس کے ہونٹ باریک ہیں......''

''بہتر ہوگا کہ ہینڈ رائٹنگ پر ایک نظر اور ڈال لو۔'' میرین نے بات کاٹی۔''ورنہ دس ڈالر ہار جاؤ گے۔''

''ارے یہ کیا۔'' میسن نے جیسے الجھ کر کہا۔''میں قسم کھا سکتا ہوں کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔'' اس نے خط پر ایک اور نگاہ ڈالی پھر مضبوط لہجے میں کہنے لگا۔''یہ خط ایک طویل قامت دبلی پتلی عورت نے لکھا ہے جو جلدی نروس ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے تمہاری بہن بظاہر ہشاش بشاش نظر آتی ہو جو پرسکون زندگی گزار رہی ہو لیکن اندر ہی اندر وہ بہت پریشان رہتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں جزائر کا سفر اس کے لیے اچھا ثابت ہوگا۔''

''تم نے بالکل غلط کہا مسٹر میسن! ایولین کا یہ حلیہ نہیں ہے۔'' میرین نے کہا۔''اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ کیا کرتی رہی ہے؟''

''میرے خیال سے وہ کسی کی تیمارداری کررہی ہے۔''

''یہ نہیں چلے گا۔'' میرین نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔''تمہیں معلوم ہے کہ وہ نرس ہے۔ کوئی اور بات بتاؤ مثلاً ہنالولو میں وہ کیا کررہی ہے؟''

''اس کے پاس کوئی اسپیشل کیس ہے۔ ایسا کیس جس میں کوئی شخص زخمی ہوگیا ہے۔ غالباً کار ایکسیڈنٹ میں۔ کوئی ایسا مریض جس کی پشت یا گردن جکڑی ہوئی ہے۔ ویسے میں یہ بتا دوں کہ میں ابھی مبتدی ہوں۔ زیادہ صحت سے نہیں دیکھ سکتا۔''

''میرا خیال ہے کہ کم سے کم اس کیس میں تو تم کچھ دیکھ

ہی نہیں پا رہے ہو۔''

''کیا آج کل وہ کسی ایسے مریض کی دیکھ بھال نہیں کر رہی ہے جس کا تذکرہ میں نے کیا۔''

''بالکل نہیں۔ وہ وہاں کام کرنے نہیں گئی ہے۔''

''ایسا تو نہیں کہ تم دس ڈالر حاصل کرنے کے لیے غلط بیان کر رہی ہو۔''

''ہرگز نہیں۔'' میرین نے سنجیدگی سے کہا۔

''تب یا تو یہ تمہاری بہن کی ہینڈ رائٹنگ ہی نہیں ہے یا۔''

''یہ میری بہن کی ہینڈ رائٹنگ ہے۔''

''جعلی بھی تو ہو سکتی ہے۔''

''بھلا میری بہن کی ہینڈ رائٹنگ کی نقل کوئی کیوں کرے گا۔ پھر اس میں ایسی ذاتی باتیں اور تفصیلات ہیں جو صرف ایولین ہی لکھ سکتی تھی۔ یہ اسی کا خط ہے۔''

''وہ یہاں تمہارے ساتھ رہتی ہے؟''

''ہاں۔''

''تمہیں اس کے واپس آنے کی توقع کب تک ہے؟''

''اس نے دو ہفتے میں واپس آنے کے لیے کہا تھا۔ جس جہاز سے آ رہی ہوگی مجھے تار سے مطلع کرے گی۔''

''میرا خیال ہے تم دس ڈالر کی حقدار بن گئیں۔ اگرچہ اب بھی میں سمجھتے ہے......''

''میں تمہیں یقین دلانے کے لیے اس کی تصویر دکھا سکتی ہوں۔ ذرا ٹھہرو۔''

میرین پھر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ میسن نے پال ڈریک سے پوچھا۔

''خط میں کیا لکھا تھا؟'' جواب میں ڈریک نے تفصیل بیان کی تو میسن نے روک دیا۔ ''یہ سب نہیں کچھ ذاتی باتیں بتاؤ۔''

''اس نے لکھا ہے کہ وہ اپنا کوئی سوٹ ڈرائی کلیننگ کے لیے بھجوانا بھول گئی ہے تو میرین اسے دھلنے دے دے۔ سوٹ کی آستین پر ایک داغ ہے۔ اس کے بارے میں کلینر کو خاص طور سے تاکید کر دے۔'' ڈریک ساتھ ساتھ خط بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ ''ارے یہ کیا! ..... اس نے اپنے شوہر کا ذکر کیا ہے کہ......''

میرین فوٹو البم لے کر واپس آ گئی اور ڈریک کو خاموش ہونا پڑا۔ اس نے البم میز پر رکھ دیا اور اس کے ورق الٹنے لگی۔ میسن اور ڈریک اس کے ساتھ کھڑے تھے۔

''یہ ایولین اور کارل مور کی ایک پرانی تصویر ہے۔'' میرین نے بتایا۔ ''یہ میرین غسل کے لباس میں ہے......''

اچانک وہ ہنسنے لگی۔ ''مگر تمہیں ایسی تصویریں نہیں دکھانا چاہئیں۔'' اس نے کچھ اور متفرق فوٹو دکھائے۔ ''اس کا ایک فوٹو جہاز پر بھی تھا۔ میں نے اسے انلارج کرا لیا ہے۔'' اس نے جلدی جلدی کئی ورق پلٹے۔ ''یہ رہا۔ تم دیکھ سکتے ہو کہ وہ ڈیک پر جنگلے کے سہارے کھڑی ہے۔''

میسن نے البم اٹھا کر وہ فوٹو ذرا غور سے دیکھا۔

''یہ بہت اچھی تصویر ہے۔'' اس نے کہا۔ ''تمہارے پاس بہت قیمتی کیمرا معلوم ہوتا ہے۔ ویسے یہ نوجوان کون ہے جو تمہاری بہن کے ساتھ کھڑا ہے۔ یہ کوئی واقف کار معلوم ہوتا ہے۔''

میرین نے جلدی سے البم میسن کے ہاتھ سے لے لیا۔

''جہاز کا کوئی مسافر ہوگا۔'' اس نے سرسری لہجے میں کہا۔

''تمہاری بہن میں بہت دلچسپی لیتا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا ہاتھ ایولین کے کندھے پر رکھا ہے۔'' میسن نے کہا۔

''مجھے تمہیں اس کے بارے میں نہیں بتانا چاہیے۔ میں بھول گئی تھی کہ اس فوٹو میں یہ بھی موجود ہے۔''

''بیشک بیشک! میں تمہاری بہن کے پرائیویٹ معاملات میں دخل اندازی کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اس نوجوان سے گہری دوستی رکھتی ہے۔'' میسن نے کہا۔

''یہ اس کا شوہر ہے۔'' میرین نے بتایا۔ میسن خاموش رہا۔ ''ایولین خفیہ طور پر اس سے شادی کر کے ہنولولو گئی ہے۔ اس کا نام مورگن ایوس ہے۔ وہ وہاں ہنی مون منانے گئے ہیں۔ ایولین ابھی اس شادی کا اعلان کرنا نہیں چاہتی۔''

''اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی وہیں اپنے ہنی مون پر ہے۔''

''ہاں۔''

''اس کا شوہر بھی ساتھ میں ہے۔''

''ظاہر ہے۔''

''اچھا نوجوان لگتا ہے۔ شاید کوئی سیلز مین ہے۔''

''ہرگز نہیں اور مجھ سے پوچھو تو وہ بالکل اچھا نہیں ہے۔'' میرین قدرے ناگواری سے بولی۔

''ارے نہیں۔'' میسن نے کہا۔ ''اب وہ اتنا برا بھی نہیں ہو سکتا۔ خاصا خوش شکل آدمی ہے۔''

''جب سے وہ ایولین سے واقف ہوا ہے اس کی زندگی پر برا اثر ڈال رہا ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ میری بہن اس سے شادی کرے گی۔''

''وہ کرتا کیا ہے؟''

''میں نہیں جانتی اور یہ پراسرار بات ہے۔ اس کے پاس بڑی دولت معلوم ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کوئی ریکٹ چلا رہا ہے۔ میں اس پر بالکل اعتماد نہیں کرتی۔''

''میرا خیال ہے جب تمہاری بہن واپس آئے گی تو تمہارے ساتھ نہیں رہے گی۔''

''ہاں مگر کم سے کم دو ماہ تو رہنا ہی پڑے گا۔ وہ ابھی عوام میں اپنی شادی کا اعلان نہیں کر سکتے۔ شاید کوئی عدالتی کارروائی ہے جو ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ ایولین اس بارے میں بڑی رازداری سے کام لے رہی تھی۔ اس نے ایولین کو یکسر بدل دیا ہے۔ میں قسم کھا سکتی تھی کہ اب وہ دوبارہ شادی نہیں کرے گی۔ وہ مردوں کو پسند کرتی ہے۔ ان کے ساتھ گھومنے پھرنے کی شوقین ہے مگر ہم دونوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ آج کل ایک لڑکی کا اپنی آزادی برقرار رکھنا بہتر ہے۔ اپنی مرضی سے زندگی گزارنا اس سے کہیں زیادہ اچھا ہے کہ کسی مرد سے شادی کر کے اس کی پابند بن جائے جو اس سے خدمت لے۔ اس پر حکم چلائے اور اس کی دولت پر عیش کرے۔ اس نے ایک بار شادی کا تجربہ کیا تھا اور وہ ہی کافی تھا...... مگر تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا پڑے گا کہ یہ باتیں کسی اخبار والے کو نہیں بتاؤ گے۔ مجھے یہ باتیں کہنا ہی نہیں چاہیے تھیں۔''

''میں ایک وعدہ کر سکتا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اگر تم مجھے اپنی بہن کا ایک فوٹو دے دو تو یہ بات یہیں ختم ہو جائے گی۔''

''کیا تم اس کا کوئی خاص فوٹو لینا چاہتے ہو؟''

''اس فوٹو کے بارے میں کیا کہتی ہو جس میں وہ ایک کار میں بیٹھے جا رہی ہے اور اس کا ہاتھ دروازے پر رکھا ہے۔ یہ بہت اچھی تصویر ہے۔''

''یہ دے سکتی ہوں۔ میرے پاس اس کا ایک اور پرنٹ ہے۔'' میرین نے کہا اور فوٹو لینے چلی گئی۔

''جس آدمی سے اس نے شادی کی ہے بڑا بدمعاش ہے۔'' پال ڈریک نے بتایا۔ ''دو تین مرتبہ جیل جا چکا ہے۔ دو تین ماہ قبل اس پر قتل کا الزام بھی عائد کیا گیا تھا۔ یہ لاس اینجلز کا واقعہ ہے۔ اس کے خلاف ثبوت بہت مضبوط ہے مگر اسے رہا کر دیا گیا۔ میں اس چہرے کو کہیں بھی پہچان سکتا ہوں۔ میں نے اسے......''

میرین فوٹو لے کر واپس آ گئی۔

''میرا اندازہ ٹھیک تھا۔'' اس نے کہا۔ ''یہ دوسرا پرنٹ ہے۔ اصل میں یہ ایولین کے لیے تھا مگر میں اسے دوسرا پرنٹ بنوا کر دے دوں گی۔''

''یہ دس ڈالر کا نوٹ تمہارا ہے۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں شرط ہار گیا ہوں۔''

میرین آمادہ نہیں تھی مگر میسن نے اسے راضی کر لیا۔ اس کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بھی کہا کہ وہ کچھ معلومات کسی اور ذریعے سے بھی حاصل کر سکتا تھا اس لیے مکمل رازداری کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ میرین نے کہا کوئی بات نہیں۔ بس ایولین کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں نے اس کا راز فاش کر دیا ہے۔ میسن نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہو گیا۔ اپارٹمنٹ بلڈنگ سے باہر آ کر اس نے ڈریک سے کہا۔

''اس فوٹو میں کار کا رجسٹریشن نمبر نظر آ رہا ہے۔ کار تازہ ماڈل کی ہے۔ اپنے سان فرانسسکو آفس سے کہو کہ وہ اس کا پتا لگائے۔''

''بہت اچھا خیال ہے۔'' ڈریک نے کہا۔ ''ممکن ہے اب تک ایولین کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل کر لی گئی ہوں۔'' وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس چلے تو پال ڈریک نے پوچھا۔

''اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جس سے اس نے شادی کی ہے۔ کیا وہ بھی جہاز پر تھا؟''

''نہیں اور میری سمجھ میں ہنالولو کا قیام بھی نہیں آتا۔ ایولین نے وہ خط پہلے سے لکھ رکھے ہوں گے اور ایسا بندوبست کیا ہوگا کہ وہ اس کی بہن کو بھیجے جاتے رہیں۔''

''مگر اس کی مصلحت کیا ہو سکتی ہے؟''

''میں نہیں جانتا۔ ممکن ہے وہ کسی خاص واقعہ یا مقام سے اپنی عدم موجودگی کا جواز بنا رہی ہو۔''

''ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ اب سے دو تین ماہ بعد میرین قسم کھانے پر تیار ہو جائے گی کہ ایولین ہنالولو میں تھی اور بطور ثبوت یہ خطوط پیش کر دے گی۔''

''اس میں صرف ایک قباحت ہے کہ ایولین نے واپسی کا سفر اپنے اصلی نام سے کیا ہے۔ اس کا نام مسافروں کی فہرست میں ایولین وائٹنگ درج ہے۔ اسے کیا کہو گے؟''

''ممکن ہے اس کے پاس آنے جانے کا دوطرفہ ٹکٹ ہو یا...... ختم کرو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمارے پاس کافی معلومات نہیں ہیں۔ اچھا تمہارے خیال میں شوہر کا کیا ہوا۔ وہ کہاں ہے؟'' ڈریک نے کہا۔ میسن نے کندھے اچکا دیے۔

''اور وہ آدمی...... ٹوٹی گردن والا...... کون تھا؟'' ڈریک نے بات جاری رکھی۔

''ایک منٹ!'' میسن بولا۔ ''ممکن ہے وہ ٹوٹی گردن

والا ہی اس کا شوہر ہو۔‘‘
’’وہ کس نام سے سفر کر رہا تھا؟‘‘ ڈریک نے پوچھا۔
’’راجر کارمین کے نام سے۔‘‘ میسن نے جواب دیا۔
’’مجھے تم اس کے شوہر کا حلیہ تو بتاؤ۔ جتنا بھی یاد ہو۔‘‘
’’اس کا اصلی نام جیمو وٹلے ہے۔‘‘ ڈریک نے بتایا۔
’’ایک وقت میں جیمو کلرک کا نام بھی اختیار کیا۔ چھوٹے قد کا آدمی ہے۔ وزن ایک سو پینتیس پونڈ سے زیادہ نہیں ہوگا۔ کسی سانپ کی طرح خطرناک ہے۔ دو تین طرح کے ریکٹوں میں ملوث ہے۔ جیل جا چکا ہے۔ قتل کا الزام لگا تو صاف بری ہوگیا۔ جب جیوری نے مجرم نہ ہونے کا فیصلہ دیا تو جج سخت ناراض ہوا لیکن اس کی ناراضگی جیوری کے فیصلے کو مؤثر ہونے سے نہیں روک سکتی تھی۔ آنکھیں سیاہ ہیں۔ ہونٹ باریک ہیں اور گالوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی ہیں اور......‘‘
’’بس بس مجھے یقین ہے یہ وہ ہی آدمی ہے۔‘‘ میسن نے بات کاٹی۔ ’’وہ ہی مریض جس کے ساتھ ایولین سفر کر رہی تھی۔ میں نے اس کا چہرہ صاف طور سے تو نہیں دیکھا۔ گردن میں جو کالر کسا ہوا تھا اس کی وجہ سے اس کا سر ایک جانب جھکا رہتا تھا۔ آنکھیں دھوپ کے چشمے کے پیچھے چھپی ہوئی تھیں۔ بے شک وہ یہ ہی آدمی تھا۔‘‘
’’اور شاید ہنالولو میں زخمی ہوا ہوگا۔‘‘
’’اور ایولین اسے یہاں علاج کے لیے لائی ہے۔‘‘
’’ممکن ہے اس نے کوئی جرم کیا ہو اور چھپتا پھر رہا ہو۔‘‘
ڈریک نے کہا۔ ’’کیا میں مزید تحقیقات کروں؟‘‘
’’یقیناً! اگر کوئی مفید بات سامنے نہیں آئی تو مسز مور قتل عمد کی مجرم قرار دے دی جائے گی۔ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ڈیک پر جانے کے بارے میں جھوٹ بولا۔ اس کے پاس سے شوہر کی رقم برآمد ہوئی۔ ایک بڑی رقم کی انشورنس پالیسی بھی ہے۔ دو فائر کیے گئے۔ ریوالور جو یقینی طور پر کارل مور کا ہے، بوٹ ڈیک پر پایا گیا جس پر مسز مور کی انگلیوں کے نشانات ہیں اور ایک عینی گواہ کا بیان جیوری کو یقین دلا دے گا کہ بات صرف واقعاتی شہادت کی نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ بے گناہ ہو اور میرے خیال میں ورنہ میں اس کی پیروی نہ کرتا لیکن جیوری سے اس کی بے گناہی تسلیم کرانا بہت مشکل ہے۔ پھر یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ جب اس نے آپریٹر کو فون کیا تو یہ کہا کہ ایک آدمی کو سمندر میں دھکا دے کر گرایا گیا ہے تو اس کے بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ اسے سزائے موت بھی ہو سکتی ہے۔‘‘
ٹیکسی نے انہیں ڈریک کے آفس پر اتار دیا۔ میسن کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ڈریک رپورٹیں وصول کرنے لگا پھر ایک ٹائپ شدہ رپورٹ دیکھتے ہوئے میسن سے کہا۔
’’ایلین فیل آج رات ایک پارٹی میں جا رہی ہے۔ وہاں اس کا فوٹو لے لیا جائے گا۔ ابھی تک ایولین وائننگ کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ تمام ایمبولینس کمپنیاں انکار کر رہی ہیں کہ کل ان کی کوئی ایمبولینس ڈاکیارڈ نہیں گئی تھی۔‘‘
’’لیکن وہاں ایک ایمبولینس موجود تھی۔ میں نے خود دیکھی تھی۔‘‘
’’میں نے بھی دیکھی تھی مگر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ میرا خیال ہے وہ کوئی پرائیویٹ ایمبولینس تھی۔‘‘
’’لیکن اس کا پتا تو لگایا جا سکتا ہے۔‘‘ میسن نے کہا۔
’’اور سامان کا کیا بنا۔ وہ کہاں لے جایا گیا؟‘‘
’’اسٹوریج پہنچا دیا گیا۔ ایولین نے اسٹوریج کمپنی کو پہلے ہی ہدایت کر دی تھی۔ وہاں اس نے جو پتا لکھوایا ہے وہ ڈیو کریسٹ اپارٹمنٹ کا ہے۔‘‘
’’میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی لڑکی پیچھے اتنے سراغ چھوڑ کر مکمل طور پر غائب ہو جائے۔‘‘
فون کی گھنٹی بجی۔ ڈریک نے ریسیور اٹھا کر بات کی پھر میسن سے کہا۔
’’ہم نے اس کار کا پتا لگا لیا ہے۔ وہ مورگن ایوس کے نام سے رجسٹر ہوئی ہے اور اس کا ایڈریس اسٹاک ٹن بلوارڈ نمبر 3618 ہے۔ کیا ہم وہاں جائیں گے؟‘‘
’’ضرور جائیں گے مگر پہلے میں ڈیلا کو فون کر کے اسے بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا ڈسٹرکٹ اٹارنی نے بیلی نیوبری کو چھوڑ دیا ہے۔‘‘ ڈریک نے فون میسن کی طرف بڑھایا۔ میسن نے ہوٹل کا نمبر ڈائل کیا۔ چند لمحے بعد آپریٹر نے بتایا کہ سوئٹ میں کوئی ریسیور نہیں اٹھا رہا ہے۔ شاید وہاں کوئی نہیں ہے۔‘‘
’’مگر میری سیکریٹری مس اسٹریٹ ضرور ہوگی۔‘‘ میسن نے اصرار کیا۔
’’مس اسٹریٹ تو آپ کے جانے کے چند منٹ بعد ہوٹل سے باہر چلی گئیں۔ میں نے خود جاتے دیکھا تھا۔‘‘
’’کیسا لباس پہنا تھا؟‘‘ میسن نے سوال کیا۔
’’برساتی اور ہیٹ پہن رکھا تھا۔‘‘
’’کوئی بریف کیس بھی ہاتھ میں تھا؟‘‘
’’جی نہیں۔ ان کے ہاتھ میں بیگ کے سوا کچھ نہیں تھا۔‘‘
’’اور تب سے واپس نہیں آئیں؟‘‘

''جی نہیں۔''

''اچھا تو جب آ جائیں انہیں بتا دینا میں ایک گھنٹے میں آؤں گا۔'' میسن نے کہا اور پال سے بولا۔ ''آؤ چلیں۔''

☆......☆

اسٹاک ٹن بلوارڈ تین منزلہ عمارت تھی۔ زیریں فلور پر دو دکانیں تھیں۔ ایک پر ٹیلرنگ اینڈ کلیننگ کا بورڈ لگا تھا اور دوسری پر میبل فوس پکچر اسٹوڈیو کا۔ کھڑکی میں کئی فوٹو اور کئی فوٹو فریم رکھے تھے۔ دوسری منزل کا فلیٹ خالی معلوم ہوتا تھا جبکہ تیسری بظاہر کرائے پر اٹھی تھی۔ میسن نے ڈریک کے آدمی کو کار پارک کرنے کی ہدایت کی۔ باہر جو میل بکس لگے تھے ان پر مورگن ایوس کا نام موجود تھا۔ وہ زینہ طے کر کے اوپر گئے۔ ڈریک نے گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ دوسری مرتبہ میسن نے بٹن دبا دیا۔ اب بھی کچھ نہیں ہوا۔

''شاید گھر میں کوئی نہیں ہے۔'' اس نے کہا اور جھانک کر نیچے سڑک کی طرف دیکھا۔ بارش رک گئی تھی مگر بادل موجود تھے۔ ''غالباً چڑیا اڑ گئی ہے۔'' وہ بولا۔

''کارل مور کو بیچنے کے بعد اگر اس نے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی تو یہاں ٹھہر بھی نہیں سکتی تھی خاص طور پر کارل کے قتل کے بعد۔'' ڈریک نے جواب دیا۔

''میں جتنا غور کرتا ہوں ان دونوں کو تلاش کرنا اور زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''آؤ معلوم کریں وہ کہاں گئے؟''

''مگر کیسے...... مورگن کے پاس کار تھی اور وہ کہیں بھی......''

''اور اس کی گردن بھی ٹوٹی تھی۔ یہ بات مت بھولو۔''

''تو کیا ہوا۔ کار ایولین ڈرائیو کر سکتی ہے۔''

''اس عمارت کے ساتھ کوئی گیرج نہیں ہے۔ امکان یہ ہے کہ وہ اپنی کار رہنا لولو نہیں لے گئے ہوں گے چنانچہ یہاں کہیں چھوڑا ہوگا۔ چل کر معلوم کرو کہ کار پڑوس میں تو کہیں نہیں رکھی گئی ہے۔''

''زیادہ امکان نہیں۔ وہ شہر کے کسی بڑے گیرج اسٹور میں بھی رکھ سکتے تھے جہاں سے واپس آسانی سے لے سکیں۔''

''اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا تو ایمبولینس کی ضرورت نہ پڑتی۔ گیرج فون کر کے اپنی کار منگوا سکتے تھے۔''

وہ عمارت سے باہر نکلے۔ تین بلاک فاصلہ طے کر کے ایک اسٹوریج گیرج نظر آیا۔ میسن نے وہاں موجود آدمی سے پوچھا۔

''کیا مورگن کی کار یہاں ہے؟''

''نہیں۔'' آدمی نے جواب دیا۔

''مگر وہ یہاں رکھتا تو تھا؟''

''رکھتا تو تھا مگر لے گیا۔''

''کب واپس آئے گا؟''

''معلوم نہیں۔''

''میں اس کار کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی کنڈیشن کیسی تھی؟''

''کیوں معلوم کرنا چاہتے ہو؟''

''میں اسے خریدنے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''مورگن نے ایجنسی کو بتایا تھا کہ وہ نئی کار لینا چاہتا ہے۔ اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی کار اتنی اچھی حالت میں تھی کہ میں اسے خریدنے کے بارے میں سوچوں۔''

''کار بہت اچھی حالت میں تھی۔ مورگن اس کا خاص خیال رکھتا تھا۔''

''میں کب اسے دیکھنے کی امید کر سکتا ہوں؟''

''میں نہیں بتا سکتا۔ مورگن جب اسے لے کر گیا تو اس میں بہت سا سامان رکھا تھا۔ اس نے کچھ نہیں بتایا کہ وہ کتنی مدت کے لیے لے جا رہا ہے۔''

''اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ تھی؟''

''ایک عورت ساتھ تو تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے شادی کر لی تھی۔''

''میرا اندازہ ہے کہ وہ اس کی بیوی ہی تھی۔ تمہیں معلوم ہے میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں۔''

''نہیں میں کچھ نہیں جانتا۔''

''تمہارے خیال میں وہ لاس اینجلس تو نہیں گئے ہیں۔''

''مجھے نہیں معلوم وہ کہاں گیا ہے۔ ہم ایسے سوالات نہیں پوچھتے۔''

''اچھا وہ گیا کب تھا؟''

''کل سہ پہر تقریباً تین بجے۔''

''اچھا خیر میں ایک دو دن انتظار کر لوں گا۔'' میسن نے کہا۔

''وہ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔'' ڈریک نے کہا۔ ''اب اس کا پتا لگانا مشکل ہے۔''

''میرے ذہن میں ایک اور آئیڈیا ہے۔'' میسن بولا۔ ''ایولین کے پاس کیمرا تھا۔ وہ فوٹو بھی لے رہی تھی۔ وہ کل

صبح یہاں پہنچی اور وہ سہ پہر کو روانہ ہوئے۔ ممکن ہے ایولین نے کھینچی ہوئی فلم ڈیولپنگ اور پرنٹنگ کے لیے فوٹو اسٹوڈیو کو دے دی ہو۔"

"اگر لمبی مدت کے لیے گئی ہوگی تو ہرگز نہیں دی ہوگی۔"

"ممکن ہے جاتے وقت اسے اندازہ نہ ہو کہ واپسی میں وقت لگے گا۔ بہرحال اسٹوڈیو سے معلوم کرنے میں کیا حرج ہے۔"

ہلکی بوندا باندی ہونے لگی تھی۔ وہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے پکچر اسٹوڈیو میں داخل ہوئے۔ دکان میں ایک مرد اور ایک عورت موجود تھے۔

"میں مسز مورگن ایوس کی جانب سے وہ فوٹو لینے آیا ہوں۔" میسن نے کہا۔ "یہ بھی ممکن ہے اس نے اپنا نام ایولین وائننگ بتایا ہو۔"

"مگر وہ تو کہہ گئی تھی کہ فوٹو بذریعہ ڈاک بھیج دیے جائیں۔" عورت نے بتایا۔

"میں جانتا ہوں مگر یہ اس وقت کی بات ہے جب اسے معلوم نہیں تھا کہ میں بھی آرہا ہوں۔ چنانچہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں لیتا آؤں۔" عورت نے دراز کھول کر دو پیلے رنگ کے لفافے نکالے۔

"ان کے واجبات چھ ڈالر اور پچھتر سینٹ بنتے ہیں۔"

میسن نے دس ڈالر کا نوٹ نکالا۔ لفافے کی پشت پر نظر ڈالی۔ مسز مورگن ایوس کا نام لکھا تھا۔ کوئی پتا درج نہیں تھا۔

"مگر وہ تو بتا رہی تھی کہ پانچ ڈالر سے زیادہ نہیں ہوں گے۔" اس نے اعتراض کیا۔

"میرے دام اس علاقے میں سب سے کم ہیں۔ مجھے افسوس ہے چھ ڈالر پچھتر سینٹ سے کم نہیں ہوسکتے۔"

"اگر تم انہیں ڈاک کے ذریعے بھیجتیں تو اپنی رقم کیسے وصول کرتیں؟"

"میں انہیں بذریعہ وی پی روانہ کرتی۔"

"میں زیادہ رقم ادا کرنے کی ذمے داری نہیں لے سکتا۔" میسن نے کہا۔ "اگر تم انہیں وی پی کر رہی تھیں تو کردو مگر فوراً کیونکہ مسز ایوس کو انہیں پانے کی بہت جلدی ہے۔ میں اسے بتادوں گا کہ فوٹو ڈاک سے آرہے ہیں۔"

عورت نے لفافے ایک ڈبے میں رکھے۔ اسے پیک کیا پھر اس پر ایک اسٹیکر جس پر پتا پہلے سے لکھا تھا' چپکا دیا۔ اچانک میسن بولا۔

"چلو چھوڑو۔ صرف ایک ڈالر اور پچھتر سینٹ ہی کی تو بات ہے۔ میں اپنی طرف سے دے دوں گا۔ مسز ایوس کو فوٹو جلد سے جلد چاہئیں اور ڈاک سے بھیجنے میں ظاہر ہے تاخیر ہوگی۔"

"جیسی تمہاری خوشی۔" عورت نے پیکٹ میسن کو دے دیا۔ میسن نے دس ڈالر کا نوٹ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

"مسز ایوس واپس کب آئیں گی؟" عورت نے پوچھا۔

"غالباً ایک ہفتے میں۔" میسن نے بلا تامل جواب دیا۔

"اب اس کے مریض کا کیا حال ہے؟"

"تمہارا مطلب ہے وہ آدمی جس کی گردن ٹوٹ گئی ہے؟"

"ہاں۔"

"معلوم نہیں۔ میں نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا۔"

میسن نے کہا۔ "ویسے وہ یہاں تو ایمبولینس میں ہی آیا ہوگا۔"

"ہاں۔ وہ اسے اسٹریچر پر ڈال کر فلیٹ میں لے گئے تھے۔" عورت نے بتایا۔ "میں سوچ رہی تھی اب اس کی دیکھ بھال کون کررہا ہوگا۔ میں نے تو کسی کو اوپر جاتے یا اترتے نہیں دیکھا۔"

"میرا خیال ہے وہ اسے ساتھ لے گئی ہے۔"

"مگر میں نے کسی ایمبولینس کو آتے جاتے نہیں دیکھا۔"

"تم اس کے شوہر کو تو کافی مدت سے جانتی ہوگی۔"

"ہاں جب سے وہ یہاں رہنے آیا تھا۔"

"کیا تم نے اسے اس سے پہلے...... اس سے پہلے...؟"

"تمہارا مطلب ہے اس کے شادی کرنے سے پہلے۔ ہاں ضرور وہ گاہے بگاہے دکان پر آتا تھا۔" عورت نے جلدی سے کہا۔ "اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو پکچر فریم میں نے بھیجا تھا وہ ٹھیک تھا نا۔"

"مجھے اس بارے میں کچھ زیادہ معلوم نہیں۔ میں بہرحال اس کا پڑوسی ہی تو ہوں۔"

عورت نے باقی ریزگاری واپس کی اور میسن اس کا شکریہ ادا کرکے دکان سے باہر نکل گیا۔

"کچھ نتیجہ اخذ کیا؟" ڈریک نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"ضرور اخذ کیا ہے۔" میسن نے جواب دیا۔ "وہ نہ صرف فلم بلکہ پتا بھی چھوڑ گئی تھی اور وہ ٹوٹی گردن والا آدمی مورگن ایوس نہیں ہے۔"

کار میں بیٹھ کر میسن اور ڈریک نے پیکٹ پر لکھا ہوا پتا دیکھا۔

''جانتے ہو یہ جگہ کہاں ہے؟'' میسن نے سوال کیا۔
''ہاں' سانٹا کروز پہاڑ پر۔''
''وہاں جانے میں کتنا وقت لگے گا؟''
''ڈیڑھ گھنٹا یا کچھ زیادہ۔ بارش ہو رہی ہے۔''
''ٹھیک ہے وہیں چلو۔ فوٹو ڈاک سے بھیج دیں گے۔''
''ممکن ہے ہم ایسے راستے پر چل رہے ہوں جو کسی بند گلی پر ختم ہوتا ہو۔'' ڈریک نے کہا۔ ''ہمیں کیسے معلوم کہ مور سے اس کا کوئی تعلق تھا؟''
''بے شک ہم نہیں جانتے مگر کارل کے اہل خانہ کے علاوہ اس جہاز پر صرف ایولین ہی تھی جو اسے شکل سے پہچانتی تھی اور کارل اسے پہچانتا تھا۔''
''ڈیل کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟''
''بیلی کے بارے میں تحقیقات کرکے اسے بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ کارل کون ہے مگر جہاز پر وہ اس سے شناسا نہیں تھی اور نہ ہی کارل کو خیال تھا کہ وہ اس کی عرفیت سے آگاہ ہوچکی ہے۔''
''کیا تمہارے خیال میں سلنڈا نے بیلی کی چوری ہونے والی تصویر سے اس کا پتا لگایا ہوگا۔''
''ہاں شاید۔ اس نے تصویریں تبدیل کیں اور بیلی کا فوٹو رونی کو روانہ کردیا کہ اس کے ذریعے سراغ لگائے۔''
''مگر رونی نے جو کچھ بتایا وہ تو اس سے مطابقت نہیں رکھتا۔''
''میں بھی اس پر غور کررہا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''ذرا کسی فون تک چلو۔ میں ڈیلا کو فون کرنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایولین سے کچھ معلوم ہوسکتا ہے۔ اگر اس نے کوئی ایسا پیغام چھوڑا تھا جو کارل کو ڈیک پر لے گیا تب مجھے یقین ہے کہ ہم صحیح راستے پر ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایولین کے مراسم کچھ بدمعاشوں سے تھے۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہنالولو گئی۔ مورگن کو کسی وجہ سے واپس آنا پڑا۔ ایولین اس سے ملنے جارہی تھی۔ سفر کے اخراجات کی ادائیگی کے لیے اس نے ایک مریض کی نگہداشت منظور کرلی۔ جہاز پر اس کی ملاقات کارل مور سے ہوگئی۔ اس نے اسے پہچان لیا لیکن معلوم ہوا کہ وہ کارل نیوبری کے نام سے سفر کررہا ہے۔ یہ بلیک میل کرنے کے لیے بہترین صورت حال تھی۔ یاد رہے کہ کارل منی بیلٹ میں اٹھارہ ہزار ڈالر لیے پھر رہا تھا اور یہ رقم غیر قانونی تھی۔''
''یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟''
''کارل کے طرز عمل سے۔''
''ممکن ہے وہ اس نے کسی لاٹری میں ہی جیتی ہو۔''

''ممکن ہے مگر ایک دو ماہ کی سیر و تفریح کے بعد اس کے پاس اتنی ہی رقم ہوسکتی تھی۔ عین ممکن ہے وہ پچیس ہزار ڈالر لے کر ہی نکلا ہو اور کوئی شخص کسی لاٹری میں پچیس ہزار ڈالر اپنا کوئی سراغ چھوڑے بغیر نہیں جیت سکتا۔''
''تم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ یہ رقم اس کی بیوی کی بھی ہو سکتی ہے۔''
''اس وقت یہ بات زیادہ ممکن معلوم ہوتی۔'' میسن نے کہا۔
اسی وقت ڈریک کے آدمی نے جو کار ڈرائیو کررہا تھا' کار ایک فون بوتھ کے سامنے روک لی۔ میسن نے ہوٹل فون کیا مگر اسے اب بھی یہی بتایا گیا کہ ڈیلا اسٹریٹ موجود نہیں ہے۔
''ڈیلا ابھی تک واپس نہیں آئی اور یہ بات مجھے فکرمند کررہی ہے۔'' اس نے ڈریک سے کہا۔
''ممکن ہے وہ بال بنوانے گئی ہو۔''
''وہ ایسی لڑکی نہیں۔ جب وہ کسی کیس پر کام کررہی ہو تو وقت ضائع نہیں کرتی۔ وہ اسی کیس کے سلسلے میں کچھ کررہی ہوگی۔''
''کہیں وہ کپڑے کا ٹکڑا لے کر تو کہیں نہیں گئی۔'' ڈریک نے کہا۔ ''شاید اسے یاد آگیا ہو کہ اس کپڑے کا گاؤن کس عورت نے پہنا ہوا تھا۔''
''ممکن ہے مگر یہ بات قطعی اس کے معمول کے خلاف ہے کہ میرے لیے کوئی پیغام چھوڑے بغیر کہیں چلی جائے اور یہ بھی اس کی عادت نہیں کہ وہ کہیں جائے اور مجھے کہیں سے فون پر رپورٹ نہ دے۔ میں حیران ہوں کہ اسے اتنی دیر کہاں لگ سکتی ہے۔''
''ایک وقت میں ایک کام کرنا چاہیے۔'' ڈریک نے کہا۔ ''ابھی تو ہم سانٹا کروز پہاڑ پر جارہے ہیں۔''
''ہمیں وہاں مورگن کا پتا مل جائے گا؟'' میسن نے پوچھا۔
''ضرور! بہت چھوٹی سی جگہ ہے۔ ایک پوسٹ آفس' ایک جنرل اسٹور اور چند کیبن۔ کوئی دشواری نہیں ہوگی۔''

☆☆☆

ڈریک کے آدمی نے پوسٹ آفس اور جنرل اسٹور کے سامنے کار روکی تو بارش بھی رک گئی تھی۔ وہ اتر کر اندر گیا۔ ڈریک کے آدمی نے ایک کیبن کے سامنے کار روک دی۔ کیبن کی چمنی سے دھواں نکل رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اندر کوئی ہے۔ ڈریک نے اپنے کارکن کو ہدایت دی کہ جب وہ

لوگ اندر چلے جائیں تو وہ دیوار کے پاس ہوشیار کھڑا رہے۔
میسن کی دستک کے جواب میں ایولین نے دروازہ کھولا۔ میسن کو دیکھ کر اس کے چہرے سے حیرت اور ناگواری کا اظہار ہوا۔
''ارے تم!'' اس کے منہ سے نکلا۔ ''تم تو پیری میسن وکیل ہو۔''
''ہاں ایولین! ہم تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں۔'' میسن نے کہا۔ ''کیا اندر آجائیں؟''
ایولین قدرے ہچکچائی پھر دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گئی۔
''کیا تم یہاں اکیلی ہو؟'' میسن نے پوچھا۔
''ہاں۔''
''میں مورگن سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''
''وہ یہاں نہیں ہے۔''
''معلوم ہے، کب واپس آئے گا؟''
''نہیں۔''
''تمہیں زحمت دینے پر افسوس ہے۔'' میسن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے کچھ معلومات کی ضرورت ہے جو تم دے سکتی ہو۔''
''مگر میں کچھ نہیں جانتی۔''
''ہم کچھ پہلے سے شروع کرتے ہیں۔'' میسن نے کہا۔ ''تم کارل مور کو جانتی تھیں؟''
''ہاں۔''
''تمہیں اسے دیکھے کتنے دن ہوئے؟''
''تمہارا مطلب ہے ہنالولو سے روانہ ہونے سے قبل؟''
''ہاں۔''
''برسوں پہلے کی بات ہے۔ اس کی شادی کے بعد سے میں نے اسے نہیں دیکھا۔ پھر اسے جہاز پر دیکھا تھا۔''
''میرا اندازہ ہے وہ تم سے بچنے کی کوشش کررہا تھا۔''
''میرا بھی یہی خیال تھا مگر پھر اتوار کو ڈیک پر آمنا سامنا ہوگیا۔''
''میں اپنے کارڈ سامنے رکھنا چاہتا ہوں ایولین! میں تمہارے بارے میں تحقیقات کرارہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ شاید تم میرے لیے ایک اہم گواہ ثابت ہو۔ میں تمہاری شادی اور پھر ہنی مون کے لیے ہنالولو جانے کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔''
''وہ ہنی مون تھا بھی اور نہیں بھی۔''
''تم وہاں کس لیے گئی تھیں؟'' میسن نے پوچھا۔
''میں اپنے شوہر کے ساتھ ہنالولو کے لیے روانہ ہوئی۔'' ایولین نے جواب دیا۔ ''لیکن جہاز کے روانہ ہونے سے پہلے ایک تیز رفتار موٹر بوٹ آئی۔ میرے شوہر کو واپس جانا پڑا۔ اس کے جہاز سے اترنے کے لیے رسی کی سیڑھی لٹکائی گئی تھی۔ میں اس سیڑھی سے نہیں اتر سکتی تھی۔ میں زندگی میں اتنی مایوس کبھی نہیں ہوئی تھی۔ تب میرے شوہر نے کہا کہ میں ہنالولو چلی جاؤں۔ وہ بعد میں ہوائی جہاز سے آجائے گا۔''
''تو پھر کیا وہ آیا؟''
''نہیں۔''
''کیوں نہیں آیا؟''
''میں نہیں سمجھتی کہ اس بات کا تم سے کوئی تعلق ہے۔''
''اور تم اپنی بہن کو اطلاع دیے بغیر واپس نہیں آسکتی تھیں۔''
''ہاں پھر مجھے مسٹر کارٹمین کی نگہداشت اور تیمارداری کرنے کا موقع مل گیا۔ وہ کار کے حادثے میں زخمی ہوگیا تھا اور مین لینڈ آنا چاہتا تھا۔ اسے ایک تربیت یافتہ نرس کی ضرورت تھی جو اس کے ساتھ سفر کرے۔ میرے لیے واپس آنے کا یہ ایک اچھا موقع تھا۔ میں نے منظور کرلیا۔''
''اور تم نے کسی کو نہیں بتایا کہ تم واپس آرہی ہو۔''
''نہیں۔''
''نہ صرف یہ بلکہ تم نے پوری کوشش کی کہ تمہاری بہن یہی سمجھتی رہے کہ تم ہنالولو میں ہو۔ تم نے خط لکھ کر چھوڑ دیے کہ وہ اسے بھیجے جاتے رہیں۔''
''یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' ایولین نے تعجب سے پوچھا۔
''ہم نے تمہاری بہن سے بات کی تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ پوری تحقیقات کرائی تھی۔''
ایولین نے کچھ کہنا چاہا مگر رک گئی۔ پھر بولی۔ ''اس سے پہلے کہ میں کچھ اور بتاؤں' میرے شوہر کے آنے کا انتظار کرو۔''
''گویا اسے واپس آنا ہے۔'' میسن نے جلدی سے کہا۔
ایولین خاموش رہی۔ میسن نے بات جاری رکھی۔ ''میرا خیال ہے کہ تم جانتی ہو میں تم سے یہ سوالات کیوں کررہا ہوں۔ میں مسز مور کی پیروی کررہا ہوں۔'' ایولین نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور پلکیں جھپکائیں پھر جیسے کسی فیصلے پر پہنچتے ہوئے کہا۔
''اچھی بات ہے مسٹر میسن! میں تمہیں سچ بات بتادوں گی۔ میں نے ایک مرتبہ پہلے شادی کی تھی۔ وہ کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔ وہ میرے لیے کوئی خوشگوار تجربہ نہیں تھا۔ اس نے مجھے مردوں کی طرف سے مشکوک کردیا۔ اس کے بعد کچھ شادی

شدہ مردوں سے میری واقفیت رہی اور جیسا میں نے انہیں پایا، اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ میں ایسی بیوی کا رول ادا نہیں کر سکتی جو شوہر کا گھر سنبھالے اور شوہر ادھر ادھر عیش کرتا رہے۔ جب میں ہنالولو پہنچی تو میں برابر غور کرتی رہی کہ کس طرح مورگن نے مجھے جہاز پر سوار کرایا اور خود اچانک واپس چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ شاید اسے کسی دوسری عورت سے دلچسپی ہے۔ میں واپس آ کر اس کی اصلیت جاننا چاہتی تھی مگر میرے پاس سفر کے لیے پیسے نہیں تھے دوسرے کوئی معقول عذر بھی نہیں تھا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر کارمین جن کی حادثے میں گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے، واپس آنا چاہتے ہیں۔ اسپتال کی کچھ نرسوں سے میرے تعلقات تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ میرے مین لینڈ واپس جانے کا ایک اچھا موقع ہے۔ مجھے اتنا معاوضہ مل جائے گا کہ میں وہاں سے ہنالولو لوٹ کر آ سکتی ہوں۔ اس طرح مورگن کے بارے میں حقیقت بھی معلوم کر سکتی ہوں۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ مورگن کو میری واپسی کا علم ہو۔ چنانچہ میں نے مورگن اور اپنی بہن کے لیے خط لکھ کر یہاں چھوڑ دیے کہ وہ گاہے گاہے پوسٹ کیے جاتے رہیں۔ یہ ہے ساری داستان۔"

"پھر جب تم یہاں آئیں تو کیا کیا؟" میسن نے پوچھا۔

"میں براہ راست مورگن سے ملی۔ اس کے فلیٹ گئی کہ شاید وہاں وہ دوسری عورت بھی مل جائے......"

باہر سے ایک کار کے رکنے کی آواز سنائی دی اور ایولین خاموش ہو گئی۔ قدموں کی آواز آئی اور ایک آدمی دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہوا۔ میسن نے اسے پہچان لیا۔ وہ مورگن تھا۔

"یہ کیا معاملہ ہے؟" اس آدمی نے کہا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب کی طرف بڑھا۔

"سنبھل کے مورگن!" میسن نے جلدی سے کہا۔ "میں پیری میسن وکیل ہوں۔" مورگن یکدم خاموش ہو گیا۔

ایک اعصاب شکن سکوت چھا گیا۔ میسن نے بڑے سکون سے سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ جلاتے ہوئے بولا۔ "آؤ ذرا سنجیدگی سے بات کریں۔"

"ٹھیک ہے مگر بات تم کرو گے۔" مورگن نے کہا۔

"میں ایک وکیل ہوں۔" میسن نے کش لگا کر کہا۔ "اور مسز مور کی پیروی کر رہا ہوں۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی اس پر قتل عمد ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تمہاری بیوی اس جہاز پر ایک مریض کی نگہداشت کر رہی تھی۔ یہ مور کو اس کی شادی سے پہلے جانتی تھی۔ وہ کارل مور کے بجائے کارل نیوبری کے نام سے سفر کر رہا تھا۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ ایولین شاید کوئی ایسی بات جانتی ہو جو میرے کام آ سکے۔ چنانچہ میں یہاں آیا ہوں۔"

"پھر اس نے کیا جواب دیا؟" مورگن نے پوچھا۔

میسن نے ایولین کی طرف دیکھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہاں آنے سے پہلے میں نے کچھ تحقیقات کی تھیں۔" میسن نے جواب دیا۔ "مجھے معلوم ہوا کہ تم دونوں نے شادی کر لی ہے اور ہنی مون کے لیے ہنالولو گئے تھے۔ ایولین نے بتایا پروگرام یہی ہے مگر تم جہاز کی روانگی سے قبل لوٹ گئے اور یہ اکیلی ہنالولو گئی۔ وہاں اس نے تنہائی محسوس کی چنانچہ جب ایک مریض کی نگہداشت کے سلسلے میں اسے واپس آنے کا موقع ملا تو اس نے اس سے فائدہ اٹھایا۔"

"تنہائی محسوس کی۔" مورگن نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔ "کیا خوب! یہ میری جاسوسی کرنے آئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ میں اسے دھوکا دے رہا ہوں۔"

"بات کچھ بھی ہو، میرا اس سے تعلق نہیں۔" میسن نے کہا۔ "تم اپنا باہمی جھگڑا میری مدد کے بغیر طے کر سکتے ہو۔ مجھے اپنی مؤکلہ کے مفاد سے دلچسپی ہے۔"

مورگن نے کچھ سوچا پھر ایک کرسی پر سگریٹ سلگایا اور میسن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "او کے میسن! مجھے بھی ایک اچھے وکیل کی ضرورت ہے۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔ جب بھی تم کہو ہم تعاون کریں گے۔"

"میں ابھی کہہ رہا ہوں۔" میسن بولا۔

"کس چیز کے ساتھ۔ دولت، سنگ مرمر یا صرف......"

"میں گواہی خریدنے کا قائل نہیں ہوں۔"

"پھر ہم عدالت میں جا کر اخباری پبلسٹی کا نشانہ کیوں بنیں؟"

"اس لیے کہ درست اقدام یہی ہو گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قتل کے الزام کا سامنا تم بھی کر چکے ہو۔ جانتے ہو گے کہ کیسا محسوس ہوتا ہے۔"

"یہ تمہیں کس نے بتایا؟" مورگن نے غصے سے پوچھا۔

"ایک چھوٹی سی چڑیا نے۔" میسن نے جواب دیا۔

مورگن کچھ دیر خاموشی سے سگریٹ کے کش لگاتا رہا پھر بولا۔

"او کے میسن! میں تم سے دیانت داری برتوں گا۔ ہم نے الگ رہنے کا فیصلہ کیا تھا مگر میں تمہاری مدد کروں گا۔ بات کچھ یوں ہے، ایولین، مور کو اس کی شادی سے پہلے جانتی تھی۔ اس نے جہاز پر اسے دیکھ لیا۔ مور نے اس سے کہا کہ وہ

اپنا منہ بند رکھے جب تک وہ اس سے بات نہ کرلے۔ اتوار کے دن اس نے ڈیک پر ایولین کا انتظار کیا۔ اس نے کہا کہ اس کے پاس بڑی رقم ہے مگر غیر قانونی ہے۔ پولیس اسے غبن کے جرم میں پکڑنا چاہتی ہے مگر اس نے غبن نہیں کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس الزام کو صاف کر سکے، پولیس کو اس کے بارے میں کوئی اور بات معلوم ہوگئی جو غبن کے الزام سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اس نے کہا کہ وہ بیلی کے تحفظ کے خیال سے رقم اپنی بیوی کو دے دے گا اور خود غائب ہوجائے گا۔''

''کیا اس نے بتایا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟''

''وہ اتنا مایوس اور نروس تھا کہ کچھ بھی کرسکتا تھا۔ ویسے اس نے کہا تھا کہ ضرورت پڑی تو وہ جان بھی دے دے گا۔''

''تمہیں معلوم ہے کہ یہ بات قتل کے الزام کو بیکار کر دے گی۔'' میسن اپنا جوش چھپاتے ہوئے بولا۔

''میں اتنا زیادہ پرامید نہیں ہوں۔'' مورگن نے کہا۔ ''یہ وہ بات ہے جو مور کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس کی بیوی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اسے راستے سے ہٹانا چاہتی تھی۔ میں نہیں جانتا وہ ڈیک پر کیوں گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا، اس کی بیوی نے اس کا کام تمام کردیا۔''

''تم کچھ نہیں جانتے مورگن!''

''ممکن ہے لیکن میں تمہیں وہ بتا رہا ہوں جو پیش آیا تھا اور یہی سچ ہے۔''

''تم کیسے جانتے ہو؟'' میسن نے پوچھا۔

''میں دو اور دو کو جمع کرسکتا ہوں۔ یہ مت بھولو کہ ایلین فیل نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔''

''میں نہیں سمجھتا کہ اس نے وہ سب کچھ دیکھا ہے جو بیان کرتی ہے۔ تمہاری بیوی کی گواہی میری مؤکلہ کو بری کرا دے گی۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ آیا یہ گواہی دے گی؟''

''گواہی تمہیں مل جائے گی مگر میں تمہیں کچھ اور بتاتا ہوں۔ تمہیں اس کیس میں ایک سرپرائز سے واسطہ پڑے گا اور تمہاری مؤکلہ سزایاب ہوگی۔ میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر اس کی بیوی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو مور ضرور خودکشی کرلیتا مگر مسز مور پہلے وار کرگئی۔''

''میں یہ چانس مول لینے کو تیار ہوں۔'' میسن نے کہا۔

''تمہیں ایک تعجب آمیز گواہی کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔''

''کیسی گواہی؟'' میسن نے پوچھا۔ مورگن نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا پھر بولا۔

''چونکہ تم خود نہیں جانتے اس لیے ہم بھی نہیں بتائیں گے۔''

''تم عدالت میں اپنی گواہی دو۔'' میسن نے ایولین سے کہا۔ ''اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ کوئی جیوری مسز مور کو مجرم نہیں مانے گی چاہے استغاثہ کے پاس کیسی ہی تعجب انگیز گواہی ہو۔''

''تم نہیں جانتے کہ یہ سرپرائز گواہی کیا ہے؟'' ایولین نے پوچھا۔

''ہاں نہیں جانتا۔''

''تب ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہیں گے۔''

''ایک دو باتیں اور ہیں جنہیں میں صاف کرلینا چاہتا ہوں۔ کیا تم نے مور کو ڈیک پر ملنے کے لیے... کوئی نوٹ بھیجا تھا؟''

''ہرگز نہیں۔'' ایولین نے سر ہلایا۔ ''میں نے ایک لفافہ ضرور چھوڑا تھا جس میں ان بلوں کی رقم تھی جو مجھ پر واجب تھے۔''

''شاید یہی بات ہوگی۔'' میسن نے کہا۔ ''ایک اسٹیورڈ نے تمہیں پرسر کے کاؤنٹر پر ایک لفافہ رکھتے ہوئے دیکھا تھا۔ خیر یہ تو ہوا۔ اب یہ بتاؤ اس مریض کا کیا بنا جسے تم ساتھ لائی تھیں۔'' ایولین نے مورگن کی طرف دیکھا۔

''اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں۔'' مورگن نے کہا۔ ''اس نے ایولین اور مور کی گفتگو نہیں سنی تھی البتہ اس نے طے شدہ معاوضہ دینے میں حیل و حجت کی تو ایولین اسے میرے فلیٹ میں لے آئی۔ ہم نے اس کے رشتے داروں کو فون کردیا کہ وہ میرے گھر آکر اسے لے جائیں۔ میں نے ایولین کو یہاں بھیج دیا۔ جب اس کے رشتے داروں نے دیکھا کہ ان کا مقابلہ ایک عورت سے نہیں بلکہ مجھ سے ہے تو انہوں نے شرافت سے مقررہ رقم ادا کردی اور کارمین کو ساتھ لے گئے۔''

''اب کارمین کہاں ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم اور مجھے اس کی پروا بھی نہیں۔ اس کے رشتے داروں نے طے شدہ رقم دی اور اسے لے گئے۔''

''اچھی بات ہے۔'' میسن نے جیب سے ایک سمن نکالا۔ ''میں تمہیں سمن دے رہا ہوں۔ تم اس پر اپنا نام ایولین وائننگ لکھوانا چاہتی ہو یا ایولین ایوس۔''

''اس پر ایولین وائننگ ہی لکھ دو۔'' مورگن نے کہا۔ ''ابھی ہماری شادی کا باقاعدہ اعلان نہیں ہوا ہے۔ یوں بھی میرا نام درمیان میں نہ آئے تو تمہارے کیس کے لیے اچھا

ہے۔ نہ جانتے ہو تو بتاؤں کہ میرا مجرمانہ ریکارڈ بہت لمبا ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' میسن نے سمن پر نام لکھتے ہوئے کہا۔

''بس یہ بات یاد رکھنا کہ میں چاہتا تو تمہیں کچھ معلوم نہیں ہوسکتا تھا مگر میں نے تمہاری مدد کی ہے۔'' مورگن نے کہا۔ ''اور یہ بھی مت سمجھنا کہ بس اس گواہی سے کیس جیت لو گے۔ اگر ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اپنا دفاع استعمال کیا تو ایسی صورت حال سے سابقہ پڑے گا جس کا تم نے کبھی سامنا نہ کیا ہو۔''

''خبردار کرنے کا شکریہ۔ میں خیال رکھوں گا۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور اب اجازت دو۔ تم لوگ بہرحال ہنی مون منا رہے ہو۔ زیادہ مداخلت مناسب نہیں ہوگی۔''

☆☆☆

پیری میسن اور پال ڈریک ہوٹل کی لابی میں داخل ہوئے تو میسن نے کہا۔

''میں جتنا غور کررہا ہوں اتنا ہی مورگن کے رویے سے غیر مطمئن ہوتا جارہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم راجر کارمین کا پتا لگاؤ۔ اس کار کے حادثے کے بارے میں معلوم کرو جو ہنالولو میں ہوا اور جس میں کارمین کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ معلوم کرو اس کے دوست یار رشتے دار کون ہیں؟'' پال ڈریک نے اثبات میں سر ہلایا۔

میسن چابی لینے استقبالیہ کاؤنٹر پر رکا۔ کلرک نے چابی کے ساتھ کچھ پیغامات بھی دیے جو میسن نے فون پر ڈیلا اسٹریٹ کے لیے چھوڑے تھے۔ میسن نے کلرک سے ڈیلا کی واپسی کے بارے میں پوچھا تو کلرک نے جواب دیا کہ مس اسٹریٹ ابھی تک واپس نہیں آئیں۔ وہ لفٹ سے پانچویں منزل پر پہنچے۔

''مجھے ڈر ہے اسے کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو۔'' میسن نے کہا۔

''وہ اپنی مرضی سے گئی ہے۔''

''لیکن اب تک واپس آ جانا چاہیے تھا یا پھر فون کرنا چاہیے تھا۔ خدا کے لیے کچھ کرو۔''

''کیا کروں؟''

''فون کرو اور اپنے کارکنوں سے کہو کہ اسے شہر میں تلاش کریں۔ اسپتالوں سے معلوم کریں۔''

ڈریک اس کمرے میں چلا گیا جو اس کے لیے مخصوص تھا اور فون کرنے لگا۔ میسن کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف سے بیلی نیوبری کی آواز سنائی دی۔

''تم کہاں ہو بیلی؟'' میسن نے پوچھا۔

''اپنے ہوٹل میں۔ بڑی دیر سے فون کرنے کی کوشش کررہی ہوں۔ ان لوگوں کو جب جس بے جا کی درخواست کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔''

''کیا تمہیں ڈیلا نے فون کیا تھا؟''

''نہیں، میں فون کرتی رہی مگر کوئی جواب نہیں ملا۔''

''ایک ٹیکسی پکڑو اور جلد سے جلد یہاں پہنچو۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

میسن ریسیور رکھ کر ڈیلا کے بیڈ روم میں گیا۔ وہاں سے لوٹ کر ڈریک کے کمرے میں آیا۔

''اگر اسے کوئی حادثہ پیش آیا ہے تو آدھ گھنٹے میں معلوم ہوجائے گا۔'' ڈریک نے کہا۔

''بیلی نیوبری یہاں آرہی ہے۔'' میسن نے بتایا۔ ''وہ جانتے تھے کہ وہ اسے زیادہ دیر حراست میں نہیں رکھ سکتے۔ وہ بیلی سے اٹھارہ ہزار ڈالر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے تھے۔ انہیں اس رقم سے زیادہ دلچسپی ہے۔'' میسن نے ادھر ادھر ٹہلنا شروع کردیا۔ ''مجھے یہاں جلدی آ جانا چاہیے تھا۔ ہم سراغ کے سلسلے میں یہاں وہاں مارے مارے پھر رہے تھے اور اس دوران عین ممکن ہے ڈیلا کسی اسپتال میں شدید زخمی پڑی ہو۔''

''اس کا پرس اس کے ساتھ تھا۔'' ڈریک نے کہا۔

''اپنے لاس اینجلز آفس کو فون کرو۔ اگر اسے کچھ ہوگیا ہے تو حکام نے پرس میں سے لاس اینجلز آفس کا پتا معلوم کرکے وہیں فون کیا ہوگا۔''

میسن نے فوراً لاس اینجلز آفس کے لیے کال بک کرائی۔ اس دوران ڈریک کو رپورٹیں ملتی رہیں کہ کوئی ایسا حادثہ نہیں ہوا تھا جس میں ڈیلا زخمی ہوئی ہو۔ اچانک ڈریک بولا۔ ''وہ اپنی مرضی سے گئی ہے۔ اب تک ایسا نہیں ہوا کہ وہ کہیں گئی ہو اور تمہارے لیے کوئی پیغام نہ چھوڑا ہو یا کہیں سے فون نہ کیا ہو۔ فرض کرو وہ کسی ایسے کام کے سلسلے میں گئی ہو جو فوری نوعیت کا ہو۔''

''تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' میسن نے پوچھا۔

''صرف یہ کہ ہم کسی ایسی جگہ نہیں تھے جہاں ہم سے رابطہ کیا جاسکتا۔ وہ اسٹیو رڈ کپڑے کا ٹکڑا لے کر آیا تھا



''آج ایک پرانی دوست سے ملاقات ہوگئی...... اور چند لمحے بعد اس کے شوہر سے بھی ملاقات ہوگئی......''

جسے تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا......''

''تم نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی۔'' میسن نے اپنی جیب سے کپڑے کا تراشیدہ ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہارے خیال میں ڈیلا نے اس سے نیلے گاؤن والے کا پتا لگالیا ہوگا۔''

''فرض کرو اس نے لگالیا ہو۔'' ڈریک نے کہا۔ ''اور یقین کرنے گئی ہو لیکن کسی اور کو بھی یہ بات معلوم ہوگئی ہو اور اس نے مشکلات کھڑی کرنے کی کوشش کی ہو۔''

''یہ بہت دور از کار نظریہ ہے۔''

''تو پھر تم کوئی اس سے بہتر نظریہ بتاؤ۔''

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ لاس اینجلز آفس سے رابطہ قائم ہوگیا تھا۔ وہاں جیکسن انچارج تھا۔ اس نے بتایا کہ اسے ڈیلا اسٹریٹ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی ہے اور نہ ہی خود ڈیلا نے رابطہ کیا ہے۔ کلرک نے بیلی نیو بری کے آنے کی اطلاع دی۔ میسن نے کہا کہ اسے اوپر بھیج دیا جائے۔ بیلی آفس میں داخل ہوئی۔ اس نے میسن سے اپنی ماں کی خیریت پوچھی۔ میسن نے بتایا کہ وہ آج رات ان سے ملنے جائے گا۔ ابتدائی سماعت کل شروع ہوگی اور یہ کہ اس نے ایک ایسا گواہ تلاش کرلیا ہے جس کی موجودگی میں کیس کا خارج ہونا لازمی ہے۔

''کیا سچ مچ مسٹر میسن!'' بیلی کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔

''ہاں۔'' میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''یہ گواہ بیان دے گا کہ کارل بہت مایوس اور دل گرفتہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا کھیل ختم ہو چکا ہے اس لیے اس نے فیصلہ کیا کہ تمہیں ذلت اور رسوائی سے بچانے کے لیے وہ خود کو ختم کردے۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ اس نے خودکشی کرلی ہے؟'' بیلی نے پوچھا۔ میسن نے اقرار میں سر ہلایا۔

''مجھے یہ سوچنا بھی گوارا نہیں کہ کارل نے ایسا کیا ہوگا۔''

''اس نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ تم سے بے حد محبت کرتا تھا۔''

''لیکن آخر اسے ایسی کیا مجبوری تھی؟''

''میرا خیال ہے کہ جو رقم اس کے پاس تھی وہ جائز نہیں تھی۔''

''جائز نہ ہونے سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

''ایسی رقم جو غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی ہو اور اس کا خیال تھا کہ اس سلسلے میں قانون اس کے تعاقب میں ہے۔''

''یہ بات کارل کے مزاج کے منافی لگتی ہے۔'' بیلی نے

کہا۔ ”وہ بہت محتاط آدمی تھا۔ ایسا خطرناک چانس نہیں لے سکتا تھا۔“

”حقائق اسی جانب اشارہ کرتے ہیں۔“

”یہ کپڑا کیسا ہے؟“ بیلی نے پہلی مرتبہ ٹکڑے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کیا تم اسے پہچانتی ہو؟“ میسن نے کپڑے کا ٹکڑا دکھاتے ہوئے سوال کیا۔

”میں نے اسے پہلے بھی کہیں نہ کہیں دیکھا ہے۔“ بیلی نے کپڑے کو غور سے دیکھتے ہوئے بتایا۔

”شاید جہاز پر کسی عورت کو ایسے ہی کپڑے کا گاؤن پہنے دیکھا ہو؟“

”اوہ! اب مجھے یاد آ گیا۔“

”شاباش! کسے پہنے دیکھا تھا؟“

”اس نرس نے ایسا ہی گاؤن پہنا ہوا تھا۔“

”تمہارا مطلب ہے ایولین وائننگ۔“ میسن نے ڈریک کی طرف دیکھا۔

”ہاں وہ ہی نرس جو ایک مریض کی نگہداشت کر رہی تھی۔“

”تمہیں پورا یقین ہے؟“

”مکمل یقین ہے۔“ بیلی نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

”ہاں یہ ہے تمہارے سوال کا جواب۔“ میسن نے کہا۔ ”ڈیلا نے اسے پہچان لیا۔ وہ چیک کرنے گئی۔ خیال رہے کہ ایولین کل سے اس پہاڑی کیبن میں چلی گئی تھی مگر مورگن وہاں نہیں تھا۔ وہ مشہور بدمعاش ہے۔ ہر کام کر سکتا ہے۔ اگر ڈیلا نے ایولین پر شبہ ظاہر کیا ہو تو......“

”پھر ہم کیا کریں پیری؟“ ڈریک نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”اپنے ایسے سخت اور طاقتور کارکنوں کو جمع کرو جو خطرناک حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ ان سے کہو کہ وہ پوری طرح مسلح ہو کر آئیں۔ ہم اس کیبن میں واپس چل رہے ہیں۔ اب جو غور کرتا ہوں تو مورگن کا طرزِ عمل بناوٹی اور مصنوعی محسوس ہوتا ہے۔ اس نے بہت آسانی سے ایولین سے گواہی دلوانا منظور کر لیا۔ چلو جلدی کرو۔“

ڈریک نے ریسیور اٹھا کر اپنے آفس فون کیا۔ ہدایات دیں کہ اسے چھ ایسے دلیر جوانوں کی ضرورت ہے جن میں سے کم از کم دو ڈپٹی شیرف کا اعزازی عہدہ بھی رکھتے ہوں۔ وہ پوری طرح مسلح ہوں اور ساتھ میں آنسو گیس کے شیل بھی لیتے آئیں۔

”کیا معاملہ ہے؟“ بیلی نے بڑی حیرت سے میسن کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ڈیلا کا پتا نہیں چل رہا ہے۔“ میسن نے بتایا۔ ”وہ آج صبح سے باہر گئی ہے اور تب سے اس کی کوئی خبر نہیں ملی۔ حادثات کی رپورٹ دیکھنے اور اسپتالوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ کسی حادثے میں زخمی ہوئی ہے نہ کسی اسپتال میں داخل ہے۔ جب وہ گئی تھی تو شاید اسی ریشمی کپڑے کا حال معلوم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔“

”کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں؟“ بیلی نے کہا۔

”ہاں تم یہاں ٹھہر کر سیکریٹری کے فرائض سنبھال لو۔ جو پیغام ملے اسے نوٹ کرو اور جب میں فون کروں، مجھے مکمل رپورٹ دو اور تم پال! اپنے آفس کو تاکید کر دو کہ وہ تمام اطلاعات سے بیلی کو باخبر کریں۔ اپنے کارکنوں کو سرگرم رکھو۔“

میسن نے اپنا سوٹ کیس کھول کر ریوالور نکالا اور پتلون کی بیلٹ میں اُڑس لیا۔

”جلدی چلو پال! ہمارے پاس سارا دن نہیں ہے۔“ اس نے فون پر مصروف ڈریک سے کہا۔ ”اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ جلد سے جلد کیبن پہنچیں۔“

☆☆☆

دو کاریں پہاڑی سڑک پر کیبن کی طرف بھاگی چلی جا رہی تھیں۔ میسن اور ڈریک اگلی کار میں تھے۔

”تمہیں کیسے معلوم کہ اس معاملے میں ایولین بھی ملوث ہے؟“ ڈریک نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔“ میسن نے جواب دیا۔ ”وہ دونوں کوئی بات چھپا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا گاؤن جنگلے سے الجھ کر کیسے پھٹا؟“

”یہ بات اسی سے پوچھی جا سکتی ہے۔“

”ہاں مگر ڈیلا کے ملنے کے بعد۔ مجھے ایسا احساس ہو رہا ہے کہ اس پورے معاملے کا کوئی سیدھا سادہ منطقی حل ہمارے سامنے موجود ہے لیکن میں اسے دیکھ نہیں پا رہا ہوں کیونکہ میرا ذہن ڈیلا کی گمشدگی سے پریشان ہے۔“

”تم وان ڈینسی سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ مورگن سے بات کرے۔“

”کیوں، اس سے کیوں؟“

”کیونکہ اسی نے قتل کے مقدمے میں مورگن کی پیروی کی تھی۔ ممکن ہے وہ تمہاری خاطر اس الجھن کو سلجھا دے۔“

”وہ شاطر آدمی ایسا نہیں کرے گا۔ علاوہ ازیں اس کی

اپنی پریشانیاں کم نہیں ہیں۔ وہ میرے لیے کچھ نہیں کرے گا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''میں مورگن سے براہ راست بات کروں گا۔ مجھے اتنا تجربہ ہے کہ سچ اور جھوٹ کو پرکھ سکوں۔''

وہ جلد ہی مطلوبہ کیبن پہنچ گئے۔ میسن نے کیبن کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی سب کو روک لیا۔ کہا کہ باقی فاصلہ وہ پیدل طے کریں گے۔ خاموشی سے کیبن کا محاصرہ کرلیا جائے۔ تب تک کوئی گولی نہ چلائے جب تک دوسری جانب سے فائرنگ شروع نہ ہو' کسی کو باہر نکلنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس نے کہا کہ پہلے وہ خود اندر جائے گا۔ بغیر ضرورت ریوالور استعمال نہ کیے جائیں۔ پہلے آنسو گیس کے شیل پھینکے جائیں۔

کیبن میں تاریکی اور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میسن اور ڈریک چیزوں کی آڑ لیتے ہوئے دبے پاؤں آگے بڑھے۔ جب یقین ہوگیا کہ ان کے آدمیوں نے کیبن کا محاصرہ کرلیا ہوگا تب میسن نے ایک کھڑکی سے اپنی ٹارچ کی روشنی اندر ڈالی۔ کوئی نظر نہیں آیا تو ٹارچ کی مدد سے کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندر ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کی چٹخنی کھول لی۔ دونوں پٹ کھول کر اندر کود گیا۔ ڈریک بھی اس کے ساتھ تھا۔ میسن نے ٹارچ کی مدد سے سوئچ تلاش کرکے بلب جلا دیا۔ پھر انہوں نے پورا کیبن تلاش کرلیا مگر کوئی موجود نہیں تھا۔ کیبن بالکل خالی تھا۔

''وہ ہمیں بے وقوف بنا گئے۔'' میسن نے کہا۔ ''ایولین کا آسانی سے گواہی دینے پر آمادہ ہوجانا ایک فریب تھا تاکہ سردست ہم سے چھٹکارا پالیں۔ جیسے ہی ہم واپس ہوئے انہوں نے سامان پیک کیا اور نکل بھاگے۔''

''اب ہم کیا کریں گے؟'' ڈریک نے پوچھا۔

''انہیں تلاش کریں گے۔''

''کیسے؟''

''میں نہیں جانتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں تلاش کرنا ہے۔''

''یہاں سے کہاں جائیں گے؟''

''پہلے جنرل اسٹور جاکر کلرک سے معلوم کریں گے کہ آیا اس نے مورگن کو جاتے دیکھا ہے پھر ایک فون کریں گے۔''

انہوں نے کیبن سے باہر نکل کر اپنے تمام کارکنوں کو جمع کیا۔ کاروں میں بیٹھے۔ جنرل اسٹور پہنچے۔ اس کے کلرک کو جگایا۔ کلرک نے بتایا کہ جب میسن سہ پہر کو اس کے اسٹور میں آیا تھا تو اس کے نصف گھنٹے بعد اس نے مورگن اور اس کی بیوی کو جاتے دیکھا تھا۔ ان کی کار میں کافی سامان لدا ہوا تھا۔ ڈریک نے اپنے سان فرانسسکو آفس کو فون کیا۔ کئی منٹ بات کی پھر میسن سے مخاطب ہوا۔

''صورت حال اچھی نہیں ہے۔''

''ڈیلا کی کوئی خبر ملی؟'' میسن نے پوچھا۔

''ہاں۔''

''تو بتاتے کیوں نہیں؟''

''ہمیں یقینی طور پر نہیں معلوم کہ وہ اس کپڑے کے ٹکڑے کے سلسلے میں ہی کچھ معلوم کرنے گئی تھی۔ ممکن ہے وہ خود...''

''وضاحتیں مت کرو۔ سیدھی بات بتاؤ۔''

''پیری! کیا کبھی تمہارے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ...... کہ کبھی ڈیلا تمہارا ساتھ چھوڑ جائے۔''

''لعنت ہو تم پر!'' میسن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ ''اگر تم......''

''پرسکون رہو۔'' ڈریک گھبرا کر پیچھے ہٹا۔ ''بہرحال ممکن ہے جہاز پر اس کی کسی ایسے آدمی سے ملاقات ہوگئی ہو......''

''میں کہتا ہوں بکواس بند کرو۔ حقیقت بتاؤ۔''

''میرے کارکن ہر ممکن کوشش کررہے تھے۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''انہوں نے کاریں کرائے پر دینے کی ایک ایجنسی کا پتا لگایا ہے جس نے دوپہر سے کچھ پہلے ڈیلا کو ایک کار کرائے پر دی تھی۔ اس نے زرضمانت کے پچاس ڈالر جمع کرائے اور ایک ہفتے کا کرایہ پیشگی ادا کیا۔ اس نے ڈی ایم کرین شا کے نام سے کار کرائے پر لی ہے۔''

''اگر تمہارے کارکنوں نے اس معاملے میں کوئی غلطی کی ہے تو......''

''انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔'' ڈریک نے بات کاٹ دی۔ ''ان کے پاس ڈیلا کا فوٹو تھا اور جس آدمی نے کار کرائے پر دی تھی اس نے یقینی طور پر فوٹو پہچان لیا ہے۔''

''وہ اکیلی تھی؟'' میسن نے سوال کیا۔

''ہاں، وہ اکیلی تھی۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''آؤ ہوٹل واپس چلیں۔ آرام کریں۔ تمہیں بہرحال کل عدالت میں حاضر ہونا ہے اور ممکن ہے کل تک معلوم ہوجائے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔''

پیری میسن کچھ دیر تک ڈریک کو گھورتا رہا پھر ایک دم سے گھوما۔

''ٹھیک ہے پال! آؤ واپس چلیں۔'' اس نے کہا۔

اس دلچسپ کہانی کے بقیہ واقعات آئندہ ماہ ملاحظہ کیجیے

گوشۂ خاص

پیارے قارئین!

گوشۂ خاص میں آپ ملاحظہ کررہے ہیں معروف ناول نگار ارل اسٹینلے گارڈنر کے مقبول کردار پیری میسن کی ہنگامہ خیزیاں! متبادل فساد کے نام سے پیش کیے جانے والے اس ناول کو آپ کے چہیتے قلم کار اثر نعمانی نے اردو میں ڈھالا ہے۔ اس ماہ اس کا دوسرا اور آخری حصہ پیش کیا جارہا ہے۔

متبادل فساد

اثر نعمانی

مغرب کے معروف دلیل ساز ارل اسٹینلے گارڈنر کے مقبول کردار پیری میسن کی نکتہ رسی، نکتہ طرازی اور نکتہ چینی کا ایک اور کارنامہ۔ سطح آب پر رواں دواں ایک جہاز میں قتل کی واردات سے شروع ہونے والا یہ قصہ لہروں کے دوش پر بہتے چلے لیتا جب خشکی پر پہنچا تو واقعات نے عجب رخ اختیار کرلیا اتنا عجیب کہ پیری میسن بھی دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گیا مگر ذرا پڑھ کر تو دیکھیے کہ وہ سر کس کا تھا!

اگلی صبح سان فرانسسکو کے آسمان پر سورج چمک رہا تھا مگر عدالت کے کمرے کی بہت سی کرسیاں خالی تھیں۔ تجسس پسندی اور سنسنی خیزی کے شائقین کو قتل کے ایک عام کیس سے جس میں بیوی پر قتل کا الزام عائد ہو کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ میسن سنجیدہ چہرے اور رات کی کم خوابی سے قدرے سرخ آنکھوں کے ساتھ عدالت میں موجود تھا۔ جج رو ملے کو کیس کی سماعت کرنا تھی۔

"یور آنر! میں ملزمہ کی پیروی کے لیے حاضر ہوں۔" میسن نے کہا۔

"بہت خوب!" جج صاحب نے کہا۔ "وکیل استغاثہ اپنا پہلا گواہ پیش کریں۔"

"ہمارا پہلا گواہ فرینک ریمنگٹن ہوگا۔" ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈونالڈ اسکیوڈر نے کہا۔

این نیوبری، پیری میسن کے ساتھ سر اٹھائے سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی۔ گواہ ریمنگٹن نے بتایا کہ وہ لاس اینجلز کی پروڈکٹ ریفائننگ کمپنی کا منیجر ہے اور یہ کہ کارل مور کمپنی کا ملازم تھا مگر اب نہیں ہے۔ دو ماہ قبل ڈیوٹی پر حاضر ہونے سے قاصر رہا اور گواہ نے جب سے اب تک اسے نہیں دیکھا۔ اسکیوڈر نے اپنا بریف کیس کھول کر ایک فوٹو نکالا۔

"میں تمہیں ایک فوٹو دکھا رہا ہوں۔" اس نے کہا۔ "کیا تم اسے پہچانتے ہو؟"

"جی ہاں! یہ کارل مور کا فوٹو ہے۔" ریمنگٹن نے جواب دیا۔

"یعنی وہی آدمی جو تمہاری کمپنی میں ملازم تھا۔"

"جی ہاں۔"

"اس کا عہدہ کیا تھا؟"

"اکاؤنٹ کلرک تھا۔"

"میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے بطور شہادت شامل کیا جائے اور اس پر شناختی نمبر ڈالا جائے۔" اسکیوڈر نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" میسن نے کہا۔

"تم جرح کرسکتے ہو۔" اسکیوڈر نے میسن کی طرف دیکھا۔

"مجھے جرح نہیں کرنا ہے۔" میسن نے جواب دیا۔


ORIANA

''ہمارا اگلا گواہ مس ایلین فیل ہے۔''

ایلین فیل جس کی عمر تقریباً پینتیس سال تھی' اپنے اضطراب کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے گواہوں کے کٹہرے میں آئی۔ حلف لیا۔

''تمہارا نام؟'' اسکیوڈر نے پہلا سوال کیا۔

''ایلین فیل۔''

''پیشہ؟''

''میں اسکول ٹیچر ہوں۔''

''اس ماہ کی چھ تاریخ اتوار کی رات کو تم کہاں تھیں؟''

''میں ایک بحری جہاز پر تھی جو ہنالولو سے سان فرانسسکو جا رہا تھا۔''

''جہاز پر دوسرے مسافر بھی تھے؟''

''جی ہاں۔''

''کیا مسز این مور بھی تھی؟''

''جی ہاں مگر یہ این مور کے نہیں بلکہ این نیوبری کے نام سے سفر کر رہی تھی۔''

''اور وہ کس کے ساتھ تھی؟''

''اپنے شوہر کارل نیوبری اور بیٹی بیلی نیوبری کے ساتھ۔''

''بیلی نیوبری وہی لڑکی ہے جو یہاں کمرا عدالت میں پہلی قطار میں بیٹھی ہے؟''

''جی ہاں۔''

''اگر تم کارل نیوبری کو دوبارہ دیکھو تو پہچان لوگی؟''

''جی ہاں ضرور۔''

''یہ فوٹو دیکھو جس پر عدالت کا شناختی نمبر A ڈالا گیا ہے اور بتاؤ کیا تم اسے پہچان سکتی ہو؟''

''یہ فوٹو کارل نیوبری کا ہے۔'' ایلین نے فوٹو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''جو مسز این نیوبری کے شوہر کی حیثیت سے سفر کر رہا تھا۔''

''چھ تاریخ کی شام کو موسم کی کیا کیفیت تھی؟''

''موسم بہت خراب اور طوفانی تھا۔''

''اور جہاز ایک طرف سے دوسری طرف ڈول رہا تھا؟''

''جی ہاں، بہت زور زور سے۔''

''یور آنر!'' اسکیوڈر نے جج کو مخاطب کیا۔ ''ہم جہاز کے کیپٹن سے موسم کے بارے میں تفصیل معلوم کریں گے۔'' اور پھر گواہ کی جانب گھومتے ہوئے اس نے سوال کیا۔ ''مس ایلین! تم نے کارل مور کو آخری مرتبہ کب دیکھا تھا جسے تم کارل نیوبری کے نام سے جانتی تھیں۔''

''چھ تاریخ کی شام کو۔''

''بتا سکتی ہو تب کیا ٹائم تھا؟''

''نو بجنے میں کچھ منٹ تھے۔''

''تم کہاں کھڑی تھیں؟''

''میں بوٹ ڈیک کے نیچے والے ڈیک پر تھی۔ زینے کے قریب مسٹر نیوبری اور مسز نیوبری ڈیک پر آئے۔ چند لمحہ رک کر ادھر اُدھر دیکھا اور پھر زینے کی طرف بڑھ گئے جو بوٹ ڈیک پر لے جاتا تھا۔''

''کیا وہ تمہارے پاس سے گزرے تھے؟''

''ہاں۔''

''وہ تم سے کتنے فاصلے سے گزرے تھے؟''

''چند فٹ سے زیادہ نہیں۔'' ایلین نے جواب دیا۔ ''میں زینے کے نیچے تھی اس لیے وہ مجھے نہیں دیکھ سکے۔''

''کیا تم نے انہیں کچھ کہتے سنا؟''

''جی ہاں۔ پہلے مسز نیوبری نے کچھ کہا جس کا جواب مسٹر نیوبری نے بڑے غصے سے دیا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ مسز نیوبری چاہتی تھی کہ......''

''اپنے اندازے کی بات رہنے دو۔'' جج رودملے نے ٹوکا۔ ''یہ بتاؤ کہ کس نے کیا کہا تھا؟''

''مسٹر نیوبری یا مسٹر مور نے کہا، میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ اس معاملے سے میرے طریقے کے مطابق نمٹا جائے۔ تم اس میں اپنی ٹانگ مت اڑاؤ۔''

''پھر کیا ہوا؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔

''مسٹر نیوبری تیز قدموں سے زینے کی طرف بڑھے اور سیڑھیاں چڑھنے لگے۔''

''کیا اس نے کوئی برساتی پہن رکھی تھی؟''

''نہیں۔''

''کیا زینہ بارش کی زد میں تھا؟''

''اگر عدالت اس گواہ کے پورے بیان کے دوران یہ اجازت دینا چاہتی ہے۔'' میسن نے سرسری لہجے میں کہا۔ ''کہ مسٹر اسکیوڈر انگلی پکڑ کر اس کی رہنمائی کرتے رہیں تو بہتر ہوگا کہ معزز وکیل استغاثہ خود حلف لے کر گواہی دیں۔''

''مسٹر اسکیوڈر! اشاراتی سوالات پوچھنے سے گریز کرو۔'' جج نے کہا۔

''یہ محض ابتدائی کارروائی ہے۔'' اسکیوڈر نے جواب دیا۔ ''اس بارے میں کوئی سوال نہیں ہوسکتا۔''

''ہم اس عورت کی گواہی میں ایسے نکتے کی طرف آ رہے ہیں۔'' میسن نے کہا۔ ''جہاں اس بارے میں بہت سے سوالات ہوں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ معزز وکیل اس

وقت گواہ سے اپنی مرضی کے جوابات کہلوائیں۔''
''ایسا نہیں ہوگا۔'' اسکیوڈر نے ناگواری سے کہا۔
''کارروائی جاری رکھی جائے۔'' جج نے تاکید کی۔
''زینہ کھلا ہوا اور بارش کی زد میں تھا۔'' گواہ نے جواب دیا۔ ''میں نے مسٹر نیوبری کو بھیگتے ہوئے دیکھا۔''
''تب ملزمہ نے کیا کیا؟''
''وہ اس کی طرف دوڑی اور خود بھی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ مسٹر نیوبری پلٹے۔ اس کے آنے پر احتجاج کیا اور اس سے کہا کہ وہ کیبن میں جائے۔''
''تب مسز نیوبری نے کیا کیا؟''
''وہ سیڑھیاں چڑھتی رہی۔''
''اس وقت اس نے کیسا لباس پہنا ہوا تھا؟''
''گہرے رنگ کا شام کا لباس پہنے تھی۔''
''پھر کیا ہوا؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔
''وہ بوٹ ڈیک پر چلے گئے۔'' گواہ ایلین نے بتایا۔ ''میں ڈیک پر ان کے قدموں کی آواز سن رہی تھی۔ اس کے کچھ دیر کے بعد میں نے کشمکش کی آوازیں سنیں......''
''میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں۔'' میسن نے گواہ کی بات کاٹ دی۔ ''کہ اس کے بیان سے کشمکش کا لفظ نکال دیا جائے۔''
''درخواست منظور کی جاتی ہے۔'' جج رو ملے نے فیصلہ دیا۔
''تم نے کیا سنا؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔
''جو کچھ میں نے سنا تھا بتا دیا۔ میں نہیں جانتی کہ اور کس انداز میں آوازوں کی وضاحت کروں۔''
''تم نے بالائی ڈیک پر قدموں کی آوازیں سنیں؟''
''ہاں۔''
''اور ان آوازوں کا انداز کیا تھا؟''
''جیسے کوئی پیر گھسیٹ کر چلتا ہے۔ جیسے کسی کو کھینچا جا رہا ہو۔ جیسی آوازیں اس وقت آتی ہیں جب دو افراد......''
''اس کی پروا مت کرو۔'' اسکیوڈر نے مداخلت کی۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ عدالت نے جان لیا ہے کہ تم نے کیا سنا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے کیا کیا؟''
''کچھ دیر کے بعد میں خود سیڑھیاں چڑھنے لگی تاکہ دیکھ سکوں کہ بوٹ ڈیک پر کیا ہو رہا ہے۔ میں آدھے زینے پر تھی تو میں نے ایک فائر کی آواز سنی۔ جب اوپر پہنچی تو......''
''ایک منٹ! ہم ذرا اسے بخوبی سمجھ لیں۔'' اسکیوڈر نے ٹوکا۔ ''تم زینہ طے کر کے بوٹ ڈیک پر گئیں اور یہی وہ زینہ تھا جس سے مسٹر نیوبری اور مسز نیوبری ڈیک پر گئے تھے؟''
''جی ہاں۔''
''کیا بوٹ ڈیک پر روشنی ہو رہی تھی؟''
''جی نہیں۔ بوٹ ڈیک پر روشنی نہیں تھی مگر اسپتال کے حصے میں لائٹ جل رہی تھی۔''
''تم یہ روشنی کسی دروازے سے باہر آتے دیکھ رہی تھیں یا کھڑکی میں سے؟''
''دونوں میں سے۔ کھڑکی اور دروازے کے پٹ کھلے تھے۔''
''تم اس کھلے دروازے سے کتنے فاصلے پر تھیں؟''
''تقریباً پچاس فٹ کے فاصلے پر۔''
''ٹھیک' اب عدالت کو بتاؤ تم نے کیا دیکھا؟''
''میں نے ملزمہ مسز این نیوبری کو اپنے شوہر کے جسم پر جھکے دیکھا۔ اس کا شوہر ڈیک پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔''
''اور پھر ملزمہ نے کیا کیا؟''
''اس نے جھک کر اپنے ہاتھ جسم کی بغلوں میں ڈالے۔ اسے اٹھایا اور جنگلے کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔''
''پھر کیا ہوا؟''
''جہاز دائیں جانب جھک گیا اس لیے وہ آگے نہیں بڑھ سکی لیکن جب جہاز بائیں جانب جھکا تو وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اسی وقت جہاز نے ایک جھٹکا کھایا۔ ملزمہ تیزی سے جسم کو جنگلے کی طرف لے گئی۔ پھر اسے اٹھایا اور ریوالور سے اسے دوبارہ گولی ماری اور اسے سمندر میں دھکا دے دیا۔''
''اس کے بعد اس نے کیا کیا؟''
''وہ بوٹ ڈیک کے ساتھ دوڑتی چلی گئی اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔''
''تم نے کیا کیا؟''
''میں نے چیخنا شروع کر دیا۔''
''کیا تم جانتی ہو اس وقت کیا ٹائم تھا؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔
''ہاں جانتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس وقت کیا ٹائم تھا؟''
''کیا ٹائم تھا؟''
''نو بج کر چند منٹ ہوئے تھے۔'' ایلین نے جواب دیا۔ ''پہلا فائر سننے سے ذرا پہلے میں نے جہاز کی وسل کو دو مرتبہ بجتے سنا تھا۔ وہ جہاز کے وقت کے مطابق نو بجے بجتی ہے۔''

''تم جرح کر سکتے ہو۔'' اسکوڈر نے میسن کو مخاطب کیا۔ میسن آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھا۔

''مس ایلین فیل! اس کیس میں ملزمہ نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟'' اس نے سوال کیا۔

''جیسا کہ میں نے بتایا۔'' ایلین فیل نے ایسی بے رخی سے جواب دیا جیسے وہ وکیل صفائی کو کچھ بھی اہمیت نہ دیتی ہو۔ ''گہرے رنگ کا گاؤن جس کی پشت کھلی تھی۔''

''اور تم نے کیسے کپڑے پہنے تھے؟''

''میں برساتی پہنے تھی۔''

''میں نے برساتی کے بارے میں نہیں پوچھا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ برساتی کے نیچے کیا پہنا تھا؟''

''میں نہیں سمجھتی کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔''

''میں جو بات معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا تم نے بھی اس موقع پر ایوننگ گاؤن پہن رکھا تھا؟''

''ہاں۔''

''ایک ہلکے نیلے رنگ کا پرنٹ؟''

''ہاں۔''

''تم نے کیپٹن کے ڈنر میں شرکت کے لیے لباس پہنا تھا؟''

''ہاں۔''

''اور ڈنر کے بعد تم نے ڈیک پر جانے کا فیصلہ کیا؟''

''ہاں۔''

''تم اپنے کیبن میں گئیں اور برساتی پہنی۔ کیا کوئی اور چیز بھی پہنی تھی۔''

''نہیں۔''

''تمہیں پورا یقین ہے؟''

''ہاں۔''

''تم نے اپنے کیبن سے برساتی کے علاوہ کوئی چیز نہیں لی؟''

''مسٹر میسن! میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس سے کیا......''

''کیا تم نے اپنے کیبن سے کوئی اور چیز لی تھی؟'' میسن نے ایلین کی بات پوری نہ ہونے دی۔

''اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔'' ایلین نے جھلا کر کہا۔

جج رو ملے نے اپنی کرسی پر گھوم کر گواہ کی طرف غور سے دیکھا۔

''گواہ خود کو احترام آمیز انداز میں جواب دینے تک محدود رکھے۔'' انہوں نے کہا۔ ''سوال یہ تھا کہ کیا تم نے اپنے کیبن سے کوئی اور چیز لی تھی۔ لی تھی یا نہیں؟''

''نہیں۔'' گواہ نے جھلا کر کہا۔

''اب ذرا اس وقت کی طرف آؤ جب تم ڈیک پر تھیں۔ تو تم نے کیا دیکھا؟ تم نے بیان کیا کہ مسٹر نیوبری کھلے زینے سے بوٹ ڈیک پر گئے۔''

''ہاں۔''

''اور بقول تمہارے جب مسز نیوبری پیچھے جانے لگی تو مسٹر نیوبری نے احتجاج کیا؟''

''ہاں کیا تھا۔'' ایلین نے جواب دیا۔

''دوسرے الفاظ میں اس نے اپنی بیوی کو لات ماری تھی؟''

''ہاں۔''

''تب تم نے اپنی راست گواہی میں یہ کیوں نہیں کہا؟'' میسن نے پوچھا۔ ''کیا اس لیے کہ تم استغاثہ کی طرف دار ہو اور نہیں چاہتیں کہ عدالت یہ محسوس کرے کہ ممکن ہے مسز نیوبری اپنی مدافعت کر رہی ہو۔''

''میں کسی کی طرف دار نہیں ہوں اور ہوں تو صرف اس حد تک کہ جس حد تک کوئی عورت ایسی بیوی کے خلاف ہو سکتی ہے جس نے اپنے شوہر کو قتل کر دیا ہو۔'' ایلین نے کہا اور اس کے چہرے پر ایسا فاتحانہ تاثر ابھرا جیسے اس نے وکیل صفائی کو منہ توڑ جواب دیا ہو مگر میسن نے کوئی اثر لیے بغیر سوالات جاری رکھے۔

''مسز نیوبری کھلی پشت کا ایوننگ گاؤن پہنے تھی اور یہ گاؤن بڑا تنگ اور چست تھا؟''

''ہاں۔''

''پیٹھ کھلی ہوئی تھی؟''

''ہاں۔''

''اور سامنے سے بھی کھلا تھا؟''

''مجھ سے پوچھو تو بہت زیادہ کھلا تھا۔''

''میں تم سے ہی پوچھ رہا ہوں۔''

''تو میں کہہ رہی ہوں بہت بہت کھلا ہوا تھا۔''

''اور اس کے کولہوں پر بہت کسا ہوا تھا۔''

''کولہوں پر چپکا ہوا تھا، یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔'' گواہ نے جواب دیا۔ ''اور یہ کوئی اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں تھا۔''

''بہت سے ایوننگ گاؤن اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے؟''

''اس کا انحصار اپنے اپنے ذوق پر ہے اور اس انداز پر

جس طرح اسے پہنا گیا ہو۔"
"تمہارا اپنا گاؤن بھی تو اسی فیشن کا سلا ہوا ہوگا؟"
"مجھے یاد نہیں۔"
"اچھا تو مسز نیوبری اپنے شوہر کے پیچھے زینے پر چڑھنے لگی؟"
"ہاں۔"
"زینے کے دونوں جانب لوہے کا جنگلا تھا؟"
"جی ہاں!"
"اور جب مسز نیوبری سیڑھیاں چڑھنے لگی تو اس نے دونوں ہاتھوں سے جنگلا پکڑا ہوا تھا؟"
"ہاں وہ...... نہیں اس نے دونوں ہاتھوں سے نہیں پکڑا تھا۔" گواہ نے جلدی سے اس طرح کہا جیسے کوئی کسی جال میں پھنستے پھنستے رہ جائے۔ "اس نے سیدھے ہاتھ سے جنگلا پکڑا تھا اور بائیں ہاتھ سے گاؤن کا دامن سنبھالے ہوئے تھی۔"
"تو کیا تم براہِ مہربانی بتاؤ گی کہ ایک عورت جس نے بہت چست ایوننگ گاؤن پہن رکھا تھا جس کی پشت عریاں تھی۔ سامنے کا حصہ بھی کھلا ہوا تھا اور وہ کولہوں پر بھی جیسے جسم سے چپکا ہوا تھا۔ جس نے دائیں ہاتھ سے جنگلا اور بائیں ہاتھ سے گاؤن کا دامن پکڑا ہوا تھا' کس جگہ ایک اعشاریہ 38 بور کا ریوالور چھپا سکتی ہے؟"
ایلین فیل چونک کر ایک لمحہ خاموش رہی۔ عدالت کے کمرے میں مکمل سکوت طاری تھا۔ ناظرین کچھ آگے جھک گئے تھے تاکہ گواہ کے جواب کا کوئی لفظ بھی سننے سے محروم نہ رہیں۔ آخر ایلین نے جواب دیا۔
"ریوالور اس کے بائیں ہاتھ میں تھا۔"
"تمہارا مطلب ہے کہ وہ ریوالور بھی پکڑے تھی اور گاؤن کا دامن بھی۔"
"ہاں۔ ریوالور گاؤن کی تہوں میں چھپ گیا تھا۔"
"کیا تم اس کے پیچھے ریوالور دیکھ سکتی تھیں؟"
"نہیں۔ میرا خیال ہے نہیں دیکھ سکتی تھی۔" گواہ نے بتایا۔
"دوسرے الفاظ میں تم نے مسز نیوبری کو بوٹ ڈیک پر ریوالور لے جاتے نہیں دیکھا اور جب وہ تمہارے قریب سے صرف چند فٹ کے فاصلے سے گزری تھی' تم نے اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں دیکھا تھا؟"
"میں جانتی ہوں اس کے پاس ریوالور تھا۔ ریوالور اس کے پاس ہونا ہی چاہیے تھا۔"
"اور تمہارے پاس صرف یہی جواز ہے جس کی بنیاد پر تم کہتی ہو کہ اس کے پاس ریوالور تھا؟"
"اگر تم اس طرح کہنا چاہتے ہو تو کہہ لو۔"
"ہاں مس ایلین!" میسن مسکرایا۔ "میں اسی طرح کہنا چاہتا ہوں۔" گواہ کے ہونٹ بھنچ گئے۔ آنکھیں غصے سے چمکنے لگیں۔
"اچھا تو جب تم نصف زینے پر تھیں تو تم نے چیخ سنی؟" میسن نے اگلا سوال کیا۔
"ہاں۔"
"اور جب تم ڈیک پر پہنچیں تو مسز نیوبری کو اپنے شوہر کے بے ہوش جسم پر جھکے دیکھا؟"
"بے ہوش جسم نہیں، زندگی سے محروم جسم پر۔"
"اوہ! تب وہ زندگی سے محروم جسم تھا۔"
"ہاں۔"
"دوسرے الفاظ میں تمہیں پختہ یقین ہے کہ اس وقت مسٹر مور مر گیا تھا؟"
"ہاں میرے خیال سے وہ مر گیا تھا۔"
"ٹھیک سے بتاؤ۔ تم اندازہ لگا رہی ہو یا واقعی جانتی ہو۔" میسن نے پوچھا۔ اسکیوڈر جلدی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"یور آنر! میں اعتراض کرتا ہوں۔" وہ بولا۔ "یہ درست جرح نہیں ہے۔ گواہ کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ بتا سکے......"
"اور میں وکیل استغاثہ کے گواہ کو کوچنگ دینے پر اعتراض کرتا ہوں۔" میسن نے مداخلت کی۔ "گواہ ایک تعلیم یافتہ عورت ہے اور جرح کے سوالات کا سوچ سمجھ کر جواب دے سکتی ہے۔ اس نے بتایا کہ مسز نیوبری اپنے شوہر کے زندگی سے محروم جسم پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے زندگی سے محروم کے الفاظ عدالت کو مسز نیوبری کے خلاف رائے قائم کرنے کے لیے استعمال کیے اور میں اس گواہ کو اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس سے یہ اعتراف کرانا چاہتا ہوں کہ وہ بالکل نہیں جانتی تھی کہ وہ جسم زندگی سے محروم تھا یا نہیں۔"
"تم ایسی کوئی بات نہیں کر سکتے۔" ایلین فیل نے غصے سے کہا۔ "میں نے کہا نا کہ اس کا جسم زندگی سے محروم تھا۔"
اسکیوڈر خاموشی سے بیٹھ گیا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ جب تم سیڑھیاں طے کر کے ڈیک پر آئیں تو مسٹر نیوبری مر گیا تھا؟" میسن نے سوال

کیا۔

''ہاں۔''

''اس لیے جب تم نے یہ بیان کیا کہ ملزمہ نے اسے جنگلے تک اٹھایا اور اس کے جسم پر دوسری گولی ماری تو تم عدالت کو یہ سمجھانا چاہتی تھیں کہ ملزمہ نے ایک مردہ آدمی کو شوٹ کیا تھا اور اس گولی کا مسٹر نیو بری کے قتل سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی مر چکا تھا۔ کیا یہی بات ہے؟''

گواہ نے کچھ کہنا چاہا مگر رک گئی اور پھر نفرت انگیز لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے مسز نیو بری یقین کر لینا چاہتی تھی کہ وہ مر چکا ہے۔ وہ کچھ اسی ٹائپ کی عورت ہے۔''

''دوسرے الفاظ میں۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا خیال یہ ہے کہ مسز نیو بری جو اپنے شوہر سے ایک دو فٹ کے فاصلے پر تھی جب وہ جسم کو گھسیٹ کر جنگلے تک لے گئی تو اسے اس کے مردہ ہونے کا یقین نہیں تھا جبکہ تم پچاس ساٹھ فٹ کے فاصلے پر تھیں اور حلف اٹھا کر کہنا چاہتی ہو کہ وہ مر چکا تھا۔ یہی بات ہے نا!''

''وہ مر چکا تھا۔''

''اچھا تو اب یہ بتاؤ۔'' میسن بدستور مسکراتا رہا۔ ''کہ جب مسز نیو بری نے اپنے شوہر کے جسم کو جنگلے تک اٹھایا تو جہاز بائیں جانب جھک گیا تھا؟''

''ہاں۔''

''برسبیل تذکرہ جب تم بوٹ ڈیک پر گئی تھیں تو کیا تمہارے موزے پھٹ گئے تھے؟''

''ہاں ان میں سے ایک پھٹ گیا تھا۔''

''کیسے پھٹ گیا تھا؟''

''جب میں گری تھی تو میرے گھٹنے کی کھال چھل گئی اور موزہ پھٹ گیا تھا۔''

''اور یہ تب ہوا تھا جب جہاز بائیں جانب جھکا تھا؟''

''ہاں!'' گواہ نے جواب دیا۔

''تم لڑکھڑا کر ڈیک پر گریں اور پھسلنے لگیں؟''

''میں تو سمندر میں گرتے گرتے بچی۔''

''پھر تم نے خود کو کیسے سنبھالا؟''

''میں جس حد تک ڈیک سے چمٹ سکتی تھی چمٹ گئی اور آخر جنگلے کے پاس آ کر رک گئی۔''

''ان چند لمحوں کے دوران تو تم ڈری سہمی رہی ہوگی؟''

''ایسا ہی تھا۔''

''اور جب جہاز بائیں طرف جھکا تھا تب ہی مسز نیو بری نے اپنے شوہر کو جنگلے تک اٹھایا...... اسے شوٹ کیا اور سمندر میں پھینک دیا؟''

''ہاں!''

''کیا تم جنگلے تک لڑھکتی ہوئی گئی تھیں؟''

''میں دو مرتبہ لڑھکی تھی اس کے بعد پھسلتی ہوئی گئی تھی۔''

''منہ کے بل پھسلتی ہوئی؟''

''اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں کے سہارے پھسلتی ہوئی۔''

''اور اس تمام صورت حال کے باوجود تم نے نہ صرف اپنی نظریں مسز مور پر جمائے رکھیں بلکہ اسے اپنے شوہر کو اٹھا کر شوٹ کر کے سمندر میں پھینکتے دیکھا؟''

''وہ......'' ایلین جواب دیتے ہوئے ہچکچائی۔

''کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس واقعے کے فوراً بعد تم نے اس لڑکی سے بات کی تھی جو کیبن میں تمہارے ساتھ رہتی تھی اور تب اسے بتایا تھا کہ جب مسز نیو بری نے اپنے شوہر کو جنگلے کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تو اسی وقت تم ڈیک پر گر گئی تھیں اور کچھ نہیں دیکھ سکیں کہ پھر کیا ہوا۔ صرف دوسرے فائر کی آواز سنی اور جب سنبھل کر دیکھنے کے قابل ہوئیں تو مسز نیو بری کو اکیلے ڈیک پر بھاگتے دیکھا۔''

''اگر اس نے اسے شوٹ نہیں کیا اور اسے اٹھا کر سمندر میں نہیں پھینکا تب پھر اور کس نے ایسا کیا؟''

''یہی وہ بات ہے جس کا فیصلہ کرنے کے لیے عدالتی کارروائی ہو رہی ہے۔ چنانچہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہاں جنگلے کے پاس کیا ہوا، تم نے بالکل نہیں دیکھا۔''

''نہیں...... میں نے دیکھا تھا۔''

''لیکن اس وقت جب تمہارے ذہن میں واقعہ بالکل تازہ تھا تم نے یہ کہا تھا کہ تم کچھ نہیں دیکھ سکیں؟''

''شاید میں نے کہا تھا۔''

''تب کیا بات سچ ہے؟'' میسن نے زور دے کر پوچھا۔ ''وہ جو تم نے اس وقت کہی تھی یا جواب کہہ رہی ہو؟''

''میں......'' ایلین ہچکچاتے ہوئے خاموش ہوگئی۔

''سوال کا جواب دو۔''

''میں نے خود اپنی آنکھوں سے تو مسز نیو بری کو اپنے شوہر کو جنگلے تک اٹھاتے اور سمندر میں پھینکتے نہیں دیکھا مگر میں نے گولی کی آواز تو سنی تھی۔''

''مگر تم نے مسز نیو بری کو شوٹ کرتے نہیں دیکھا اور نہ ہی پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔''

''ہاں میں نے اسے شوٹ کرتے نہیں دیکھا۔'' ایلین

کو اعتراف کرنا پڑا۔
''تب تم خود اپنے علم کی بنیاد پر یہ نہیں جانتیں کہ اس نے دونوں میں سے کسی مرتبہ بھی گولی چلائی تھی۔''
''میرا اندازہ ہے کہ جب ایک عورت......''
''آؤ ایک پل کے لیے غور کریں کہ تم اس وقت کس طرح کے لباس میں ملبوس تھیں۔'' میسن اپنی میز تک گیا جہاں اس کا بریف کیس رکھا تھا۔ ایک فوٹو نکالا۔ پہلے اسے اسکیوڈر کو معائنے کی غرض سے دکھایا پھر گواہ کو دے دیا۔
''میں تمہیں ایک فوٹو دکھا رہا ہوں جو فلیش کیمرے سے لیا گیا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''اور اس میں ایک گروپ کو شام کے لباس میں دکھایا گیا ہے۔ تم اس گروپ میں بائیں جانب سے دوسرے نمبر پر کھڑی ہو۔ کیا یہی وہ لباس ہے جو تم نے اس رات کو پہنا تھا۔ یعنی کیپٹن کے ڈنر میں؟''
''ہاں۔'' ایلین نے فوٹو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر یہ تصویر کب لی گئی تھی مجھے یاد نہیں آرہا......''
''ایک برساتی کو چھوڑ کر۔'' میسن نے اسے بولنے نہیں دیا۔ ''تمہارا باقی لباس وہی ہے جو تم نے اس وقت پہنا ہوا تھا جب مسٹر اور مسز نیوبری تمہارے پاس سے گزرے تھے؟''
''ہاں۔''
''گویا یہ ایسا فوٹو ہے جو ممکن ہے کیپٹن کے ڈنر کی رات کو لیا گیا ہو؟''
''ہاں۔''
''مس ایلین! کیا میں تمہاری عینک دیکھ سکتا ہوں۔''
''تم نہیں دیکھ سکتے۔'' ایلین نے ناگواری سے کہا۔
''اس سوال کا مقصد کیا ہے مسٹر میسن؟'' جج رو ملے نے پوچھا۔
''یور آنر اس گواہ نے کہا ہے کہ اس فوٹو میں وہ ٹھیک اسی طرح نظر آرہی ہے۔ جس طرح وہ کیپٹن کے ڈنر کی رات کو تھی۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اس نے یہ بھی بتایا کہ وہ ڈنر کے بعد اپنے کیبن میں گئی تھی اور وہاں سے برساتی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں لی۔ گواہ نے یہ بھی کہا کہ اس فوٹو میں برساتی کے علاوہ اسی طرح نظر آرہی جیسی ڈنر کی رات کو جب مسٹر اور مسز نیوبری اس کے پاس سے گزرے تھے۔ اس لیے اب اگر عدالت یہ فوٹو دیکھے تو......''
میسن نے فوٹو جج رو ملے کو دے دیا۔ جج صاحب نے فوٹو دیکھا۔ سر ہلایا اور کہا۔ ''مس ایلین، کیا تم براہِ مہربانی اپنی عینک مسٹر میسن کو دیکھنے کا موقع دو گی۔''
بڑی ناگواری کے ساتھ گواہ نے اپنی عینک اتار کر میسن کو دے دی۔
''ہاں' اب میں یکسانیت دیکھ سکتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''اس سے پہلے جو مجھے یہ فوٹو یکساں نہیں لگ رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ تم نے فوٹو میں عینک نہیں لگائی ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تمہارا مستقل معمول ہے کہ جب تم کسی ڈنر یا دعوت میں جاتی ہو تو عینک گھر پر چھوڑ جاتی ہو۔''
''میرا خیال ہے کہ عورت عینک لگا کر اچھی نہیں لگتی اس لیے جب میں کسی دعوت میں جاتی ہوں تو عینک نہیں لگاتی۔''
میسن نے کہا۔ ''چنانچہ جب تم کیپٹن کے ڈنر میں گئیں تو عینک نہیں لگائی تھی؟''
''میں...... میں نے......''
''کیونکہ اگر تم نے عینک لگائی ہوتی تو اس کے شیشے بارش یا ہوا میں نمی سے دھندلا جاتے اور تم چیزوں کو واضح طور سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔'' میسن نے گویا وضاحت کی۔
''نہیں۔'' ایلین نے پُرزور لہجے میں کہا۔ ''میں نے عینک نہیں لگائی تھی۔''
''میرا بھی یہی خیال تھا۔'' عینک اب بھی میسن کے ہاتھ میں تھی۔ ''اب یہ بتاؤ کہ جب تم بوٹ ڈیک پر پہنچیں تو مسز نیوبری سے کتنے فاصلے پر تھیں؟''
''تمہارا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اپنے شوہر کے جسم پر جھکی ہوئی تھی؟''
''ہاں۔''
''میں کہہ سکتی ہوں پچاس ساٹھ فٹ کا فاصلہ ہوگا۔'' گواہ نے جواب دیا...... میسن پیچھے ہٹ کر اسکیوڈر کی میز کے پاس جا کھڑا ہوا اور پوچھا۔ ''تقریباً اتنا فاصلہ؟''
''بالکل نہیں...... میں نے کہا پچاس ساٹھ فٹ۔ تم تو مجھ سے بیس فٹ سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہو۔''
''اس کا مطلب ہے کہ میں صرف ایک تہائی فاصلے پر کھڑا ہوں۔''
''ہاں۔''
''اچھا...... کیا اس رات ڈیک پر اتنی ہی روشنی تھی جتنی یہاں عدالت کے کمرے میں ہے؟''
''نہیں اتنی نہیں تھی۔''
''پھر کتنی تھی؟''
''ڈیک پر تو روشنی نہیں تھی مگر اسپتال کے دروازے سے اتنی روشنی آرہی تھی کہ چیزیں دیکھی جاسکیں۔''
''کیا اس سے ایک تہائی، جتنی اب ہے؟''

’’شاید اس سے بھی کم۔‘‘
’’تم نے ایک فوٹو دیکھا جو عدالت کے ریکارڈ میں شامل کرلیا گیا ہے اور وہ اس شخص کا ہے جو جہاز پر مسٹر نیو بری کے نام سے سفر کررہا تھا؟‘‘
’’ہاں۔‘‘
’’میں تمہیں ایک اور فوٹو دکھاتا ہوں جو مسٹر...... میں ہمیشہ نام میں گڑبڑ کرجاتا ہوں۔ پال وہ فوٹو کہاں ہے۔‘‘
پال ڈریک نے میسن کے ہاتھ میں ایک رول کیا ہوا فوٹو دے دیا۔ میسن نے بدستور اسکیوڈر کے سامنے کھڑے ہوئے کہا۔ ’’یہ ایک لائف سائز فوٹو ہے مس ایلین! اتنا ہی بڑا جتنا کسی آدمی کا چہرہ ہوسکتا ہے۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کیا تم اسے پہچان سکتی ہو؟‘‘ ایلین نے فوٹو دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔
’’اور یہ وہی آدمی ہے جسے تم نے سمندر میں پھینکے جاتے دیکھا تھا؟‘‘ میسن نے پوچھا۔
’’ہاں۔‘‘
’’اور یہ اس آدمی کا لائف سائز فوٹو ہے جسے تم نے ڈیک پر پڑے دیکھا جبکہ مسز نیو بری اس پر جھکی ہوئی تھی؟‘‘
’’ہاں۔‘‘
جج رو ملے کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں اور انہوں نے جھک کر فوٹو کو دیکھا۔ پھر میسن اور اسکیوڈر پر نظر ڈالی اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔ اسکیوڈر دفعتاً جج کے تاثرات دیکھ کر مشکوک ہوگیا اور بولا۔ ’’یور آنر! معمول یہ ہے کہ اگر وکیل مخالف گواہ کو کوئی فوٹو دکھائے تو پہلے وکیل استغاثہ کو دیکھنے کا موقع دے۔‘‘
’’میں معذرت خواہ ہوں۔‘‘ میسن نے کہا۔ ’’مجھ سے واقعی بھول ہوگئی۔ مگر مسٹر اسکیوڈر! امر واقعہ یہ ہے کہ یہ لائف سائز فوٹو جو میرے ہاتھ میں ہے مسٹر ڈونالڈ اسکیوڈر کا ہے۔‘‘
میسن نے فوٹو اس طرف گھمایا کہ نہ صرف اسکیوڈر بلکہ حاضرین عدالت بھی فوٹو بہ خوبی دیکھ لیں۔ کمرا عدالت میں ایک شور مچ گیا۔ بیلف نے لوگوں کو خاموش کرانے کی ناکام کوشش کی۔ اسکیوڈر سرخ چہرے کے ساتھ احتجاج میں بہت کچھ کہتا رہا جو شور میں بالکل سنائی نہیں دیا اور جب آخر کار کمرا پرسکون ہوا تو اسکیوڈر چلایا۔
’’یور آنر! میں اعتراض کرتا ہوں۔ یہ نامناسب جرح ہے۔ پیشہ ورانہ آداب کے خلاف ہے۔ یہ گواہ سے نامناسب فائدہ اٹھانا ہے۔ وکیل صفائی نے واضح طور پر کہا تھا کہ وہ مسٹر کارل نیو بری کا ایک لائف سائز فوٹو دکھا رہا ہے۔‘‘
’’میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔‘‘ میسن نے تردید کی۔
’’مسٹر میسن ٹھیک کہہ رہے ہیں۔‘‘ جج رو ملے نے فیصلہ دیا۔ ’’مجھے خاص طور پر یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا مسٹر...... پھر ہچکچاہٹ کا اظہار کیا اور کہا میں ہمیشہ نام میں گڑبڑ کرجاتا ہوں۔ بے شک یہ گواہ کو جال میں پھانسنے کی کوشش تھی لیکن جیسا کہ وکیل صفائی نے واضح کیا تھا کہ یہ گواہ تعلیم یافتہ ہے اور خیال رکھ سکتی ہے کہ جرح کے جواب میں اسے کیا کہنا چاہیے۔ اس نے بڑے واضح اور پر وثوق انداز میں فوٹو پہچانا ہے۔‘‘
’’کیا تم براہِ مہربانی وضاحت کروگی؟‘‘ میسن گواہ کی طرف گھوما۔ ’’کہ ایسا کیونکر ممکن ہوا کہ تم نے ابھی گواہی دی کہ وہ مسٹر ڈونالڈ اسکیوڈر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی تھے جنہیں تم نے زندگی سے محروم ڈیک پر پڑے دیکھا تھا اور جنہیں تم نے سمندر میں پھینکے جاتے دیکھا اور جنہیں......‘‘
’’تم نے میری عینک لے لی ہے۔‘‘ ایلین نے غصے سے کہا۔ ’’تم نے مجھ سے فوٹو کے بارے میں جھوٹ بولا مسٹر میسن اور میں نے تمہارے الفاظ پر اعتماد کرلیا۔‘‘
’’لیکن تم نے اس رات کو بھی عینک نہیں پہن رکھی تھی‘‘ میسن نے کہا۔ ’’تو اس رات جو کچھ ہوا اس کے لیے تم کس کے الفاظ پر اعتماد کررہی ہو۔‘‘ ایلین فیل سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ وہ خاموش رہی۔
’’اور اب کیا تم براہِ مہربانی ہمیں بتاؤ گی۔‘‘ میسن نے بات جاری رکھی۔ ’’کہ ایسا کیسے ہوا کہ جب میں نے ایک لائف سائز فوٹو تمہیں دکھایا...... جبکہ میں اس فاصلے سے ایک تہائی کے فاصلے پر تھا جتنے فاصلے سے تم نے ملزمہ کو جہاز کے ڈیک پر دیکھا اور جبکہ تمہاری گواہی کے مطابق اس رات اس وقت کے مقابلے میں ایک تہائی سے بھی کم روشنی تھی کہ تم مسٹر اسکیوڈر اور مسٹر نیو بری کے فوٹو میں فرق پہچاننے سے قاصر رہیں۔‘‘
’’کیا تم براہِ مہربانی میری عینک واپس کروگے مسٹر میسن؟‘‘ ایلین نے کہا۔
’’دوسرے الفاظ میں اپنی عینک کے بغیر تم اتنے فاصلے سے چہرے نہیں پہچان سکتیں؟‘‘
’’میں جسم پہچان سکتی ہوں۔‘‘
’’مگر اس حوالے سے کہ کس نے کیسا لباس پہنا ہوا ہے۔ یہی بات ہے نا؟‘‘

''ہاں کسی حد تک۔''
''جب مسٹر اور مسز نیو بری تمہارے قریب سے گزرے تو تم نے انہیں پہچان لیا۔ لیکن جب تم بوٹ ڈیک پر پہنچیں تو ان کے اور تمہارے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ تم ان کے چہرے نہیں دیکھ سکتی تھیں، صرف جسم دیکھ سکتی تھیں۔ تمہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ وہاں ایک مرد ڈنر سوٹ میں اور ایک عورت ایوننگ گاؤن میں موجود تھے۔''
''ہاں یہ میں دو تین مرتبہ بتا چکی ہوں۔''
''کیا یہ درست نہیں کہ کوئی بھی عورت جس نے گہرے رنگ مثلاً گہرے نیلے رنگ کا گاؤن پہنا ہوتا ان حالات میں تمہیں مسز نیو بری ہی معلوم ہوتی؟''
''بوٹ ڈیک پر جانے والے صرف وہی دونوں تھے۔''
''لیکن بوٹ ڈیک پر جانے کا دوسرا زینہ بھی تھا۔''
''ہاں تھا۔''
''اور کوئی اسپتال میں بھی ضرور گیا تھا جس نے لائٹ جلائی تھی؟''
''مجھے نہیں معلوم وہ لائٹ کس نے جلائی تھی۔''
''ایک منٹ مسٹر میسن۔'' جج رو ملے نے کہا اور ناراض لہجے میں گواہ سے مخاطب ہوئے۔ ''مس ایلین، یہ ایک قتل کا مقدمہ ہے۔ تم حلف اٹھا کر گواہی دے رہی ہو۔ یہ تمہارے اور وکیل صفائی کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ بہ ظاہر تم اپنی عینک کے بغیر واضح طور پر نہیں دیکھ سکتیں۔ میں چاہتا ہوں تم مسٹر میسن کے سوال کا ٹھیک ٹھیک جواب دو۔''
''کس سوال کا؟''
''تم یقین کے ساتھ صرف یہ گواہی دے سکتی ہو کہ تم نے بوٹ ڈیک پر دو جسموں کو دیکھا مگر تم وثوق کے ساتھ ان دونوں میں سے کسی کا چہرہ نہیں پہچان سکتیں۔''
''مگر میں نے انہیں اس وقت پہچان لیا تھا جب وہ میرے قریب سے گزرے تھے۔''
''میں اس وقت کی بات نہیں کر رہا ہوں۔'' جج رو ملے نے کہا۔ ''میں تب کی بات کر رہا ہوں جب تم نے بوٹ ڈیک پر دیکھا۔''
''نہیں۔'' گواہ نے بڑی ہچکچاہٹ کے بعد اعتراف کیا۔ ''میں ان جسموں کے چہرے نہیں پہچان سکتی تھی جنہیں میں نے بوٹ ڈیک پر دیکھا تھا۔''
''میں اسی پوائنٹ پر اپنی جرح ختم کرتا ہوں۔'' میسن نے گواہ کو عینک واپس کرتے ہوئے کہا۔ ''بہت بہت شکریہ مس ایلین۔''
ایلین فیل نے عینک لگائی۔ پیری میسن کو قہر آلود نظروں سے گھورا اور اپنی جگہ پر واپس جا کر بیٹھ گئی۔
''اپنا اگلا گواہ بلاؤ مسٹر اسکیوڈر۔'' جج نے کہا۔
''کیپٹن جوہینسن!'' اسکیوڈر نے پکارا۔
''کیپٹن جوہینسن۔'' گواہوں کے کٹہرے میں آیا۔ حلف لیا اور میسن کو غور سے دیکھا۔
''عدالت کا وقت ضائع ہونے سے بچانے کے لیے۔'' میسن نے کہا۔ ''ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اسی جہاز کا کیپٹن ہے جس پر کارل نیو بری سفر کر رہا تھا۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کیپٹن، کارل نیو بری سے واقف تھا۔ اور عدالت میں پیش کیے گئے اس فوٹو کو پہچان سکتا ہے جس کے بارے میں گواہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ کارل نیو بری کا فوٹو ہے جو جہاز پر کیبن نمبر 321 میں قیام پذیر تھا۔''
''بہت بہتر۔'' اسکیوڈر نے جواب دیا اور گواہ سے سوال کیا۔ ''کیپٹن! کیا تم چھ تاریخ کی رات کو جو موسم تھا اس کی کیفیت بتا سکتے ہو؟ خاص طور پر رات کے نو بجے۔''
''مغرب کی جانب سے بہت تیز و تند طوفان آیا ہوا تھا۔'' کیپٹن نے جواب دیا۔ ''جھکڑ چل رہے تھے، موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔''
''نو بجے رات جہاز کس مقام پر تھا؟''
''ہم فرالین جزائر کے قریب تھے۔'' کیپٹن نے جواب دیا۔ ''تقریباً تین میل کے فاصلے پر۔''
''نو بجے کے فوراً بعد کیا تم ملزمہ کے کیبن میں گئے تھے؟''
''ہاں گیا تھا۔''
''اس وقت وہاں کون کون موجود تھا؟''
''جہاز کا پرسر...... ملزمہ مسز نیو بری، مسٹر پیری میسن، مس ڈیلا اسٹریٹ اور مس بیلی نیو بری ملزمہ کی بیٹی۔''
''کیا اس وقت ملزمہ نے کوئی بیان دیا تھا کہ اس نے اپنے شوہر کو آخری مرتبہ کب دیکھا تھا؟''
''جی ہاں۔''
''اس نے کیا کہا تھا؟''
''میں اعتراض کرتا ہوں یور آنر۔'' میسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ سوال غیر ضروری ہے۔''
''میں تمہارا اعتراض سمجھ نہیں سکا۔'' جج نے میسن کی طرف دیکھا۔
''استغاثہ کے لیے اس سے قبل کہ وہ کسی جرم سے ملزمہ

کا تعلق ثابت کرے، یہ ضروری ہے کہ وہ جرم کا وجود ثابت کرے۔ دوسرے الفاظ میں اس کیس میں استغاثہ کو پہلے یہ ثابت کرنا ہے کہ کارل موریا کارل نیوبری وہ جو بھی تھا، واقعی مر چکا ہے۔ دوسری بات جو استغاثہ کو لازماً ثابت کرنا ہے، یہ ہے کہ اس کی موت مجرمانہ انداز میں ہوئی ہے۔ جب یہ ثابت ہو جائے تب استغاثہ اس کا اہل ہوگا کہ وہ ثابت کرے کہ جرم کا ارتکاب ملزمہ سے ہوا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو جائے تب تک کوئی گواہی یا ملزم کا کوئی اعتراف کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اب تک اس کیس میں استغاثہ نے زیادہ سے زیادہ یہ دکھایا ہے کہ ایک گواہ نے فائر کی آواز سنی اور دو جسموں کو تقریباً ساٹھ فٹ کے فاصلے پر کھڑے دیکھا۔ وہ ان جسموں کو شناخت نہیں کر سکا۔''

''یور آنر! کیا میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں؟'' اسکیوڈر بولا۔ جج نے اثبات میں سر ہلایا۔

''یہ محض ایک چھوٹا سا معمولی ٹیکنیکل پوائنٹ ہے۔'' اسکیوڈر نے کہا۔ ''لیکن پھر بھی میں وکیل صفائی کو ان کے اپنے انداز میں جواب دیتا ہوں۔ فرض کیا جائے کہ کوئی یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ مسز نیوبری نے مسٹر نیوبری کو شوٹ کر کے ہلاک کر دیا۔ لیکن کوئی نہ کوئی ایک آدمی کو گھسیٹ کر جنگلے تک لے گیا اور اسے سمندر میں پھینک دیا۔ اب میں کیپٹن ہینسن کے ذریعے یہ بتاؤں گا کہ اس وقت سمندر کی کیفیت ایسی تھی کہ کوئی آدمی دس منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا تھا خواہ وہ بہترین ماہر پیراک ہوتا۔''

''لیکن کسی نے یہ گواہی نہیں دی کہ کوئی بھی آدمی سمندر میں پھینکا گیا ہے۔'' میسن نے اعتراض کیا۔

''مس ایلین فیل نے دیکھا......'' اسکیوڈر کہتے کہتے رک گیا۔ میسن اس کی دفعتاً خاموشی پر مسکرایا۔

''یہ ایک بہت ہی عجیب صورت حال ہے کونسلر۔'' جج رو ملے نے کہا۔

''میں اسے ایک دوسرے طریقے سے ثابت کر سکتا ہوں۔'' اسکیوڈر کے لہجے سے بے بسی نمایاں تھی۔ ''مجھے کیپٹن سے چند مزید سوالات پوچھنے کی اجازت دی جائے۔''

''بہت خوب، ضرور پوچھو۔'' جج رو ملے نے کہا۔

''جہاں تک تمہارے اپنے علم اور اپنی معلومات کا تعلق ہے چھ تاریخ کی رات کو نو بجے کے فوراً بعد کیا ہوا تھا؟'' اسکیوڈر نے کیپٹن سے سوال کیا۔

''آپریٹر نے برج پر فون کر کے بتایا کہ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔ میں نے فوراً وہ تمام ضروری اقدامات کیے جو میں اس آدمی کو تلاش کرنے اور ممکن ہو تو اسے بچانے کے لیے کر سکتا تھا۔ میں نے جہاز کو تیزی سے اس طرف موڑا جہاں وہ آدمی گرا تھا۔ میں نے ہلکے لکڑی کے تختے اور ربر کے ہوا بھرے ہوئے ٹیوب سمندر میں پھینکے۔ ایسے ٹیوب بھی پھینکے جن کے ساتھ تختے بھی بندھے تھے۔ میں ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ اس آدمی کو سرچ لائٹوں کی مدد سے سمندر میں تلاش کرتا رہا اور ناکامی پر آخر جہاز کا رخ دوبارہ سان فرانسسکو کی جانب کر دیا۔''

''کیا تم نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ کوئی آدمی جہاز سے غائب ہوا تھا؟''

''ہم نے ایسی کوشش کی بھی اور نہیں بھی کی۔'' کیپٹن سر کھجاتے ہوئے بولا۔

''اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

''ہم نے جہاز پر موجود افراد کی حاضری لینا شروع کر دی تھی۔ تمام مسافروں کو تاکید کر دی تھی کہ وہ اپنے اپنے کیبن میں رہیں۔ تب مس ایلین فیل میرے پاس آئی اور بتایا......''

''اس کی پروا مت کرو کہ کسی نے تمہیں کیا بتایا۔'' جج رو ملے نے مداخلت کی۔ ''صرف یہ بیان کرو کہ تم نے کیا کیا۔''

''اس سے پہلے کہ ہم تمام کیبنوں کے مسافروں کو چیک کرتے۔'' کیپٹن نے جواب دیا۔ ''ہم نے مسٹر نیوبری کے بارے میں چیکنگ شروع کر دی۔ ہم اسے نہیں پا سکے۔ مگر ہمیں ایسے ثبوت ملے کہ اس کی بیوی......''

''گویا تم نے تمام کیبن اور تمام مسافروں کی چیکنگ نہیں کی؟''

''اس وقت نہیں کی تھی۔'' کیپٹن نے اعتراف کیا۔

اسکیوڈر جواب بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا بولا۔

''میں نے ابھی اپنے سوالات پورے نہیں کیے تھے۔ وکیل استغاثہ کی حیثیت سے میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ مجھے اس مجرم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے جو ٹیکنیکل پوائنٹس کی آڑ میں چھپتا......''

''بس بہت ہو چکا۔'' جج رو ملے نے بات کاٹ دی۔ ''تمہیں اپنے ریمارکس متعلقہ موضوع تک محدود رکھنے چاہئیں۔ تم جانتے ہو کہ یہ ریمارک بہت ہی نامناسب ہے۔''

''میں عدالت سے معافی چاہتا ہوں۔'' اسکیوڈر نے

کہا۔ ''میرے جذبات و احساسات مجھ پر غالب آ گئے تھے۔ کیا میں عدالت سے درخواست کر سکتا ہوں کہ کارروائی تین بجے سہ پہر تک ملتوی کر دی جائے؟ ایک اور گواہ ہے جسے میں اس وقت تک پیش کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔''

''درخواست قدرے غیر معمولی ہے۔'' جج رو ملے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ساتھ ہی مقدمے کے حالات بھی غیر معمولی ہیں۔ عدالت کیس کی سماعت تین بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کرتی ہے۔''

☆☆☆

پال ڈریک لوگوں کے ہجوم کے درمیان سے گزرتا ہوا پیری میسن کے پاس آیا۔

''ہمیں ڈیلا کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے۔'' اس نے بتایا۔ میسن اس کرسی کی طرف جھکا جس پر مسز نیو بری بیٹھی تھی۔ ''ان کا کیس ختم ہونے کے قریب ہے۔'' اس نے سرگوشی میں کہا۔ ''جج رو ملے ملزم کو تب تک جرم کا مرتکب قرار دینا پسند نہیں کرتے جب تک اسے عدالت بالا سے سزا ملنے کا یقین نہ ہو۔ وہ یہاں بڑی سنجیدگی اور صفائی سے تمہارے کیس کی سماعت کریں گے بالکل اسی طرح جیسے یہ کیس عدالت بالا میں چل رہا ہو اور ایلین فیل کی گواہی میں اب کچھ زیادہ وزن نہیں رہ گیا ہے۔ اس نے صرف دو جسموں کو ڈیک پر کشمکش کرتے دیکھا۔ اور دیکھا بھی اس طرح کہ وہ ان کی شناخت نہیں کر سکتی۔'' مسز نیو بری نے ممنونانہ انداز میں میسن کا ہاتھ دبایا۔

''مجھے اب دوسرے اہم معاملات دیکھنا ہیں۔'' میسن نے بات جاری رکھی۔ ''اب تم سے تین بجے سہ پہر ملاقات ہوگی۔'' اتنا کہہ کر وہ ڈریک کے ساتھ عدالت سے باہر نکل گیا۔

''ہاں بتاؤ تم نے کیا معلوم کیا؟'' میسن نے بے تابی سے پوچھا۔

''میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ بہتر ہوگا تم خود چل کر دیکھ لو۔''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''کار میں بیٹھو۔ زیادہ دیر نہیں لگے گی۔''

''کہاں لے جا رہے ہو؟''

''بر کلے تک۔''

وہ دونوں کار میں بیٹھے' کار تیزی سے آگے روانہ ہوئی۔

''دیکھو، ہم صرف تین افراد ہیں۔'' میسن نے کہا۔

''اگر مورگن نے کوئی مشکل صورت حال......''

''مورگن کا ڈیلا اسٹریٹ کی گمشدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم؟''

''چند منٹ کے بعد زیادہ وضاحت کر سکوں گا۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''ویسے میرا خیال ہے کہ میں جانتا ہوں، مورگن کے ساتھ کیا پرابلم تھا۔''

''تو بتاتے کیوں نہیں۔ یا اس بارے میں بھی پراسرار بننا چاہتے ہو؟''

''سکون سے کام لو۔ تم میری پوزیشن اس وقت سمجھ سکو گے جب......''

''جو بتانا چاہتے ہو بتاؤ، ادھر ادھر کی باتیں مت کرو۔''

''جہاں تک مورگن کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ کسی بڑے فراڈ کا منصوبہ بنا رہا تھا مگر اس قتل نے اس کا پلان گڑبڑ کر دیا۔ میں نے راجر کارٹمین کے بارے میں معلومات کیں۔ پتا چلا کہ وہ واقعی ایک کار کے حادثے میں زخمی ہو گیا تھا اور اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ لیکن یہ تین ماہ قبل کی بات ہے۔ وہ مین لینڈ کا ایک دولت مند آدمی تھا۔ ڈاکٹروں نے اس کی گردن پر ایک خول چڑھا دیا جس سے اس کا سر اور گردن ایک جانب جکڑے رہتے تھے پھر وہ مین لینڈ واپس آیا......''

''میں یہ سب کچھ پہلے سے جانتا ہوں۔'' میسن نے بات کاٹی۔

''نہیں تم نہیں جانتے۔ کیونکہ کارٹمین چھ ہفتے قبل واپس آیا تھا۔''

''کیا!'' میسن نے چونک کر ڈریک کی طرف دیکھا۔

''وہ چھ ہفتے قبل مین لینڈ واپس آیا اور بحری جہاز سے نہیں بلکہ ہوائی جہاز سے۔''

''تب پھر وہ ہنالولو واپس کیوں گیا؟''

''وہ قسم کھاتا ہے کہ واپس نہیں گیا تھا۔''

''تم نے اس سے بات کی تھی؟''

''میرے کارکن نے اسے ایک پرائیویٹ سینی ٹوریم میں پایا۔ وہ کہتا ہے کہ جب سے واپس آیا ہے اسی سینی ٹوریم میں ہے۔ ڈاکٹر اور نرسیں بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔''

''اس کا مطلب ہے کہ جس شخص کو ایولین واپس لائی وہ اصلی کارٹمین نہیں تھا؟''

''ہرگز نہیں۔''

''تب اس کارروائی کا مقصد کیا تھا؟''

''کیا تم نہیں سمجھے۔ یہ کس قسم کا فریب تھا۔ ویسا خول کسی بھی آدمی کے سر اور گردن پر چڑھا دو، اسے تاریک شیشوں کا بڑا سا چشمہ پہنا دو۔ یہ ایک مکمل نقاب بن جائے گا۔ کارمین کے پاس دولت ہے۔ وہ نقل و حرکت نہیں کرسکتا اور اسے پبلسٹی کی بھی پروا نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے عام پبلک سے اپنی آمدورفت پوشیدہ رکھی۔ مگر اس کے دوست، اس کے بینک والے اور کاروباری ساتھی بہرحال اس کے حادثے کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ بھی کہ اس کی گردن پر خول چڑھا ہوا ہے۔ مورگن اپنا ہنی مون منانے ہنالولو نہیں جارہا تھا۔ اس نے ایولین کو بھیج دیا کہ وہ اس نقلی زخمی کے ساتھ واپس آئے۔ جہاز پر کارمین کی حیثیت سے اس کی شخصیت کو متعارف کرائے اور ساتھ ہی ایک نرس کی حیثیت سے خود کو بھی۔ پھر مین لینڈ واپس پہنچنے کے بعد وہ کوئی بڑا فراڈ کرنے کا ارادہ کررہے تھے۔ لیکن جہاز پر قتل کی واردات نے بہت زیادہ توجہ حاصل کرلی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ کچھ دن خاموش رہیں تاکہ یہ معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے۔ پھر جو کرنا ہوگا کریں گے۔ اتفاق سے ایسا ہوا کہ وہ کارل مور سے واقف تھی اور جہاز پر ان دونوں کا سامنا ہوگیا۔ مور نے اسے اپنی مصیبت کے بارے میں بتایا۔ ایولین پریشان ہوگئی۔ یہ ایسی صورت حال تھی جسے وہ بالکل ہوتے دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ پھر تم نے معلوم کرلیا کہ وہ بھی ایک گواہ ہے۔ اس کی خفیہ رہائش گاہ تلاش کرکے اسے سمن دے دیا اور اس نے جان لیا کہ بھانڈا پھوٹنے والا ہے۔''

''وہ اس سمن کی تعمیل میں آج عدالت حاضر کیوں نہیں ہوئی۔ اس کے لیے تو اسے توہین عدالت پر سزا......''

''اس لیے کہ فراڈ کی کارروائی اتنی آگے بڑھ چکی تھی کہ دونوں خود کو ظاہر کرنے کی ہمت نہیں کرسکتے تھے۔ ممکن ہے مورگن چاہتا ہو کہ ایولین تمہاری طرف سے گواہی دے، خاص طور پر اس وقت جب وہ تم سے گفتگو کررہا تھا۔ لیکن جب اس نے صورت حال پر مزید غور کیا تو اسے احساس ہوا کہ یہ خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا کیونکہ عدالت میں قانونی طور پر ثابت ہوجائے گا کہ ایولین کارمین کو اپنی نگہداشت میں لارہی تھی اور یہ کہ ہنالولو کے ایک حادثے میں کارمین کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ یہ خبر لازمی اخبارات میں آئی ہوگی۔ کوئی ایسا آدمی اسے دیکھ لیتا جو جانتا ہے کہ کارمین گلنڈیل کے قریب ایک پرائیویٹ سینی ٹوریم میں زیرعلاج ہے، تب آگ میں تیل پڑجاتا۔ پولیس خاموشی سے اس کار حادثے کی تحقیقات کرنے نکلتی کہ اس حادثے کا ذمے دار کون تھا؟''

''ہاں......شاید'' میسن نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میں اب پورا نقشہ دیکھ سکتا ہوں۔ مگر مجھے ایولین کی گواہی کی ضرورت ہے۔ اس کی گواہی سے ہی استغاثہ کے کیس کو ختم کیا جاسکتا ہے۔''

''حقائق تمہارے پاس ہیں۔ چاہو تو تم بھی عدالت کو بتا سکتے ہو۔''

''لیکن ایولین کو تلاش کرکے خود اس سے گواہی دلوانا زیادہ مؤثر ہوگا۔''

''تم نے ایلین کی گواہی کی خامی کیسے معلوم کی؟''

''میں نے اسے جہاز میں ڈائننگ ہال میں دیکھا تھا۔ وہ بغیر عینک کے تھی۔ میں نے سوچا ممکن ہے وہ جب بھی کسی ڈنر میں شریک ہوتی ہو اور ایوننگ گاؤن پہنتی ہو تو اپنے آپ کو زیادہ جاذب نظر بنانے کے لیے عینک اتار دیتی ہو۔ پھر میں نے یہ بھی دیکھا کہ عینک کے بغیر وہ بہت احتیاط سے چل پھر رہی ہے۔ گویا اس کی نظر اتنی کمزور ضرور ہے کہ عینک کے بغیر وہ آزادی سے نقل و حرکت نہیں کرسکتی۔ لیکن وہ ان افراد میں سے ایک ہے جو اپنی کوئی خامی یا غلطی چھپانے کے لیے آسانی سے جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ جب تک میرے پاس اس کا کوئی ایسا فوٹو نہیں ہوگا جس میں اس نے ڈنر کے لیے ایوننگ گاؤن پہنا ہو اور حسب عادت عینک نہ لگائی ہو تب تک وہ کبھی تسلیم نہیں کرے گی کہ یہ اس کا معمول ہے۔ اور یہ کہ اس رات جہاز پر اس نے عینک نہیں پہنی تھی۔ اچھا اب اسے چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ہم کہاں جارہے ہیں؟ کیا تم نے ڈیلا کو تلاش کرلیا ہے یا کسی ایسے فرد کا پتا لگایا ہے جو جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے؟''

''ابھی کچھ مت پوچھو۔''

''ٹھیک ہے۔ مگر کیا یہ کار کچھ اور تیز نہیں چل سکتی۔ تمام ذمے داری میں اپنے سر لینے کو تیار ہوں۔''

آخر انتظار ختم ہوا۔ کار بربینک سے گزر کر اس کے نواحی علاقے میں داخل ہوئی اور کیبنوں کی ایک طویل قطار کے پاس رک گئی۔ ڈریک کا ڈرائیور راستہ جانتا تھا۔ اس نے کار کیبن نمبر 2 کے سامنے روکی تھی۔ ڈریک نے بتایا کہ ڈیلا اس کیبن میں ہے۔ میسن کار سے اتر کر تیزی سے آگے بڑھا اور دروازہ کھولا۔ سامنے ڈیلا ایک جھولنے والی کرسی پر بیٹھی کوئی میگزین پڑھ رہی تھی۔ آہٹ سن کر وہ چونکی۔ میسن کو دیکھا اور تیزی سے کھڑی ہوگئی۔ ''اوہ چیف! تم نے ایسا کیوں کیا؟''

''کیسا کیوں کیا؟''
''مجھے ڈھونڈ نکالا...... اب مجھے تمہیں لازمی بتانا پڑے گا جو میں ہرگز بتانا نہیں چاہتی تھی۔''
''کیا بتانا نہیں چاہتی تھیں؟''
''تم خود اندازہ نہیں لگا سکتے ؟''
''پھر بھی مجھے اس طرح چھوڑ کر مت جانا ڈیلا۔'' میسن کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ ''مجھے تمہاری ضرورت ہے۔''
''لیکن چیف مجھے ایسا کرنا پڑا۔ میں تمہیں ایسی مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتی تھی جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو۔''
پیری میسن کچھ دیر تک بڑی گہری نظروں سے ڈیلا اسٹریٹ کو دیکھتا رہا پھر بولا۔ ''ڈیلا کیا تم وہ...... نہیں، تم نہیں ہوسکتیں۔''
''میں تمہارے خلاف گواہی نہیں دے سکتی تھی۔'' ڈیلا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اور جہاں تک کیس کا تعلق ہے اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔ میں جانتی ہوں کہ قانونی طور پر تمہاری سیکریٹری ہونے کی وجہ سے کوئی مجھے گواہی دینے پر مجبور نہیں کرسکتا مگر اخبارات اس صورت حال کو اس طرح اچھالتے کہ......''
''قانون تمہیں گواہی دینے پر مجبور کرسکتا ہے۔'' میسن نے کہا۔
''مگر میرا تو خیال تھا کہ وکیل کی سیکریٹری کی بھی وہی حیثیت ہوتی ہے جو وکیل کی اور وکیل اپنے مؤکل کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا۔''
''سیکریٹری کی بھی یہی پوزیشن ہوتی ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''مگر اس کا اطلاق صرف پرائیویٹ رابطے اور گفتگو پر ہوتا ہے جو مؤکل اور وکیل کے درمیان ہو۔ یہ بات سیکریٹری کو ان چیزوں کے بارے میں گواہی دینے سے نہیں روکتی جو اس نے دیکھی ہوں۔ اب مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا تھا؟''
اچانک دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے میسن کو اپنا بیج دکھایا۔
''ہم اس خاتون کو ایک اہم گواہ کی حیثیت سے زیر نگرانی لے رہے ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''یہ ملزمہ این نیوبری کے مقدمے میں استغاثہ کی گواہ ہے۔'' اس نے ڈیلا کا بازو پکڑا۔ ''آؤ سسٹر، تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو۔''
''تم اس حرکت کے لیے مواخذے سے نہیں بچ سکتے۔'' میسن نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔
''یہ تمہارا خیال ہے۔ یہ خاتون ایک اہم گواہ ہے۔ ہم اسے نہ صرف ایک اہم گواہ بلکہ بعد از جرم معاونت کے الزام میں لے جارہے ہیں۔ اگر تم اس اقدام کو غلط سمجھتے ہو تو جاؤ درخواست دائر کرو۔ اگر اس سے بات کرنا چاہتے ہو تو اب یہ گفتگو سان فرانسسکو کی عدالت میں گواہوں کے کٹہرے میں ہوگی۔''
''کیا کہتے ہو پیری۔'' ڈریک نے پوچھا۔ ''کیا ہم ڈیلا کو ان سے آزاد کرالیں؟''
''نہیں۔'' میسن نے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔ ''اسے جانے دو۔''
دونوں آفیسر ڈیلا کو کیبن کے باہر کھڑی کار میں لے گئے۔ کار ان کے بیٹھتے ہی تیزی سے روانہ ہوگئی۔
''یہ کوئی گشتی پولیس کی کار نہیں تھی۔'' ڈریک بولا۔ ''وہ ہمارا تعاقب کررہے تھے اور میں ایسا احمق ثابت ہوا کہ اس تعاقب کو دیکھ نہیں سکا۔''
''میں اپنے آپ پر لعنت بھیج رہا ہوں۔'' میسن بڑبڑایا۔ ''آخر میں نے اس پر اعتماد کا مظاہرہ کیوں نہیں کیا۔''
''تمہارے خیال میں ڈیلا نے کیا دیکھا تھا۔'' ڈریک نے پوچھا۔
''ڈیلا نے ہی آپریٹر کو فون کیا تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''مجھے اس بات کا اندازہ کرلینا چاہیے تھا۔''
''اس کی گواہی تمہارے کیس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ اسے ہر بات بتانے پر مجبور نہیں کرسکتے۔''
''وہ سچ بیان کرے گی۔'' میسن نے کہا۔ ''کیونکہ میں اسے سچ کہنے پر مجبور کردوں گا۔ اگر میری مؤکلہ قتل کی مجرم ہے، تو وہ ہے۔ کوئی مؤکل ڈیلا کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر جھوٹ بولنے پر مجبور نہیں کرسکتا تاکہ میں اس کا مقدمہ جیت جاؤں۔''
میسن نے کیبن میں رکھا ڈیلا کا سوٹ کیس اٹھایا، اس میں تمام چیزیں پیک کیں۔ ڈریک سے کہا کہ وہ ڈیلا کے واجبات کی ادائیگی کردے اور واپس سان فرانسسکو روانہ ہوگیا۔

☆☆☆

تین بجے عدالت کی کارروائی شروع ہوئی تو عدالت کا کمرا کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جو کچھ ہوا تھا اس کی خبر بڑی تیزی سے پھیل گئی تھی۔ جج ردملے آکر اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگئے اور اسکیوڈر سے پوچھا کہ جرم کا وجود ثابت کرنے کے

لیے اس کے پاس کوئی اور شہادت ہے؟
''ہے یور آنر۔'' اسکیوڈر نے جواب دیا۔ ''ایسی شہادت جو نہ صرف جرم کا وجود ثابت کرے گی بلکہ ملزم کو براہ راست جرم کے ارتکاب کا ذمے دار قرار دے گی۔ لیکن اس گواہ کو پیش کرنے سے قبل طے شدہ ترتیب سے ہٹ کر ایک اور گواہ بلانا چاہتا ہوں جس کا مقصد بنیاد فراہم کرنا ہے۔''
''کس بات کی بنیاد؟'' جج نے سوال کیا۔
''جس گواہ کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں یور آنر۔'' اسکیوڈر بڑے ڈرامائی لہجے میں بولا ''مس ڈیلا اسٹریٹ...... جو پیری میسن کی سیکریٹری ہے۔ اس نے یہ ظاہر کرنے سے قطعی انکار کر دیا کہ وہ کیا گواہی دینا چاہتی ہے۔ اس لیے میرے لیے ضروری ہے کہ میں اسے ایک مخالف گواہ خیال کروں اور ایسا کرنے کے لیے مجھے ان سوالات کی بنیاد رکھنا ہے جو میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں۔''
''اپنا گواہ پیش کرو۔'' جج رو ملے نے کہا۔ اسکیوڈر نے مس ایڈلے آدم کا نام پکارا۔
ایک بنی سنوری عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ گواہوں کے کٹہرے میں آئی، حلف لیا اور بیٹھ گئی۔ ''تمہارا نام ایڈلے آدم ہے؟'' اسکیوڈر نے سوال کیا۔ ''تم اس جہاز کی ٹیلیفون آپریٹر ہو جس کا کیپٹن ہینسن ہے اور جس پر کارل نیو بری نام کا مسافر سفر کر رہا تھا؟ اور کیا چھ تاریخ کی رات کو تم آپریٹر کی حیثیت سے ڈیوٹی دے رہی تھیں؟''
''جی ہاں۔''
''کیا تم نے اس جہاز پر ملزمہ کو بھی دیکھا تھا؟''
''جی ہاں۔ وہ مسز نیو بری کے نام سے سفر کر رہی تھی۔''
''کیا چھ تاریخ کی رات کو نو بجے کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا تھا؟''
''جی ہاں۔ ایک عورت نے سوشل ہال سے فون کیا اور کہا......''
''ایک منٹ۔'' میسن نے کہا۔ ''میں اعتراض کرتا ہوں یور آنر...... فون پر جو کچھ کہا گیا وہ سنی سنائی بات ہو گی۔''
''میں فون پر ہونے والی کسی ایسی گفتگو کے بارے میں پوچھنا نہیں چاہتا۔'' اسکیوڈر نے کہا۔ ''جو ملزمہ کی موجودگی سے باہر ہوئی ہو۔ صرف اس فرد کی شناخت ثابت کرنا چاہتا ہوں جس نے وہ فون کیا تھا۔''
''عدالت کسی ایسی بات کو بیان کرنے کی اجازت نہیں دے گی جو فون پر کہی گئی ہو۔'' جج رو ملے نے کہا۔
''کیا تم اس فرد کی آواز پہچان لو گی جس نے فون کیا تھا۔ اگر تمہیں اسے دوبارہ سننے کا موقع ملے؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔
''ہاں پہچان لوں گی۔''
''کیا تم نے اس آواز کو دوبارہ بھی سنا تھا؟''
''جی ہاں، سنا تھا۔''
''وہ کس کی آواز تھی؟''
''میں اعتراض کرتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''سوال غیر مناسب...... غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔ بہ ظاہر یہ تمام کارروائی یا تو اس مقصد سے ہے کہ استغاثہ جس گواہ کو پیش کرنا چاہتا ہے اسے ملوث کرے یا اس کا مقصد خود اپنے گواہ پر معترض ہونا ہے۔''
''اعتراض درست ہے۔''
''بہت بہتر۔ مس آدم، تم جا سکتی ہو۔'' اسکیوڈر نے ناگواری سے کہا۔
''اگر وہ فون کال ڈیلا اسٹریٹ نے کی تھی۔'' میسن واضح اور بلند آواز میں بولا۔ ''تو خود اس سے پوچھ لیتے، وہ تمہیں سچ بتا دیتی۔''
''مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔'' اسکیوڈر نے چڑچڑے لہجے میں کہا۔
''اس باہمی چپقلش کی ضرورت نہیں ہے۔'' جج رو ملے نے بیزاری سے کہا۔ ''عدالت وکلا کو حکم دے گی کہ انہیں جو کچھ کسی گواہ سے پوچھنا ہے عدالت کے توسط سے پوچھیں۔''
''مس ڈیلا اسٹریٹ!'' اسکیوڈر نے جھلا کر پکارا۔
ڈیلا کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔ اس نے حلف اٹھایا اور بیٹھ گئی۔
''تمہارا نام ڈیلا اسٹریٹ ہے اور تم پیری میسن کی ...... پرائیویٹ سیکریٹری ہو اور کئی سال سے اس حیثیت سے کام کر رہی ہو؟'' اسکیوڈر نے سوال کیا۔
''جی ہاں۔''
''اور اسی حیثیت سے اس جہاز پر پیری میسن کے ساتھ واپس آ رہی تھیں جس پر مسٹر اور مسز مور بھی سفر کر رہے تھے؟''
''ہاں۔''
''اور تم ان دونوں سے واقف تھیں، جانتی تھیں کہ وہ مسٹر اور مسز نیو بری کے نام سے سفر کر رہے ہیں''
''ہاں۔''
''میں تمہیں ایک فوٹو دکھاتا ہوں جس پر عدالتی شناختی نشان A پڑا ہے۔ کیا تم یہ فوٹو پہچانتی ہو؟''

''ہاں۔''
''یہ کس کا فوٹو ہے؟''
''مسٹر نیو بری یا مسٹر مور کا فوٹو ہے۔''
''اس ماہ کی چھ تاریخ کو جس دن اتوار تھا رات تقریباً نو بجے تم کہاں تھیں؟''
''میں پروی نیڈ ڈیک پر تھی۔''
''وہاں کیا کر رہی تھیں؟''
''میں مسٹر میسن کو تلاش کر رہی تھی۔''
''کیا مسٹر میسن نے تم سے وہاں ملنے کو کہا تھا؟''
''ہاں۔ مسٹر میسن کا اپائنٹ منٹ مسز نیو بری سے ساڑھے نو بجے تھا۔ انہوں نے مجھے نو بجے ڈیک پر ملنے کو کہا تھا۔''
''اور اس سے قبل تم ڈنر ٹیبل پر مسٹر اور مسز نیو بری، ان کی بیٹی بیلی نیو بری اور ایک نوجوان رائے ہنگر فورڈ کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں؟''
''ہاں۔''
''کیا تم ڈیک پر پہنچنے کا صحیح وقت بتا سکتی ہو؟''
''جی ہاں، اس وقت تقریباً نو بجے تھے۔''
''تم اس وقت کس ڈیک پر تھیں؟''
''اس ڈیک پر جو بوٹ ڈیک کے نیچے ہے۔''
''تم نے اس ڈیک پر کسی کو دیکھا؟''
''اس طرف جہاں بوٹ ڈیک پر جانے کا زینہ ہے، میں ایک عورت کے گاؤن کا نچلا حصہ، اس کے پیر اور ٹخنے دیکھ سکتی تھی۔ وہ عورت سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔''
''تم نے کس طرح کی آواز سنی تھی؟''
''کچھ عجیب طرح کے تھپکنے کی آوازیں اوپری ڈیک سے آ رہی تھیں۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔ ''اس کے علاوہ دھماکے کی آواز بھی سنی۔''
''تم نے فائر کی آواز سنی تھی؟''
''میں سمجھتی ہوں شاید وہ فائر ہی کی آواز تھی۔''
''پھر کیا ہوا؟''
''میں اس زینے کی طرف بڑھی جس پر عورت کو چڑھتے دیکھا تھا۔ جہاز اِدھر اُدھر ڈول رہا تھا۔ میرے زینے تک پہنچنے سے قبل وہ پورٹ کی طرف جھک گیا۔ میں بھیگے ہوئے ڈیک پر پھسل کر گرنے لگی اور مشکل سے جنگلا پکڑ کر خود کو گرنے سے بچایا۔ میری نظریں اوپر کی جانب اٹھیں۔ میری آنکھوں میں بارش کا پانی گر رہا تھا۔ میں واضح طور پر نہیں دیکھ سکی پھر بھی مجھے ایسا لگا جیسے کوئی آدمی بوٹ ڈیک کے جنگلے پر جھکا ہوا ہے۔''
''کچھ اور بھی دیکھا؟''
''اس آدمی کے قریب ایک عورت بھی کھڑی تھی۔''
''اور وہ عورت یہ ملزمہ تھی؟'' اسکیوڈر نے تیزی سے پوچھا۔
''مجھے نہیں معلوم۔''
''کیوں نہیں معلوم؟''
''کیونکہ میں اسے پوری طرح نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں نے اس کے کھلے بازو اور عریاں پشت کا کچھ حصہ دیکھا تھا۔ اس نے گہرے رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ برستا ہوا پانی میرے اچھی طرح دیکھنے میں حارج تھا۔''
''کیا وہ سیاہ لباس پہنے تھی؟''
''وہ کسی گہرے رنگ کا تھا۔''
''جو سیاہ بھی ہو سکتا تھا؟''
''ہاں۔''
''تمہارے نزدیک وہ غالباً سیاہ تھا؟''
''گہرا نیلا یا پھر سیاہ۔''
''تم نے عورت کے بازوؤں میں کوئی ایسی چیز دیکھی جو اسے پہچاننے میں مدد دے سکے؟''
''براہ راست نہیں دیکھی۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔
''پھر بھی انہیں نمایاں کرنے والی کوئی چیز تھی؟''
''ہاں۔''
''وہ کیا؟''
''سیدھے ہاتھ میں دو چوڑیاں یا دست بند۔''
''تم ان کا ڈیزائن، رنگ...... یا وہ کس چیز کی بنی ہیں، یہ دیکھ سکتی تھیں؟''
''نہیں۔''
''تم نے بتایا کہ ڈنر ٹیبل پر تم مسز نیو بری سے بات کر رہی تھیں؟''
''ہاں۔''
''کیا اس وقت اس نے دست بند پہنے ہوئے تھے؟''
''ہاں۔''
''کتنے؟''
''دو۔''
''تم نے بوٹ ڈیک پر جس عورت کو دیکھا، کیا اس کے کسی بھی ہاتھ میں کوئی چیز تھی؟''
''ہاں اس کے داہنے ہاتھ میں کوئی چیز تھی۔''
''کوئی ریوالور تھا؟''

''ہاں۔''

''اور تم نے عورت کو اسی ریوالور سے مرد کو شوٹ کرتے دیکھا تھا؟''

''ہاں۔''

''پھر کیا ہوا تھا؟''

''آدمی سمندر میں گر گیا۔''

''تمہاری نظروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے؟''

''ہاں۔''

''کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس عورت نے آدمی کو دھکا دے کر سمندر میں گرایا تھا؟''

''ممکن ہے ایسا ہی ہوا ہو۔''

''کیا تم اس آدمی کا چہرہ دیکھ سکتی تھیں؟''

''نہیں۔''

''یہ دیکھ سکتی تھیں کہ اس نے کیسا لباس پہنا تھا؟''

''میرا خیال ہے اس نے بھی گہرے رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔''

''اور ایک سفید قمیص بھی؟''

''ہاں۔''

''کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس عورت نے مرد کو شوٹ کیا اور سمندر میں پھینک دیا؟'' اسکیوڈر نے زور دے کر پوچھا۔

''میں حلف اٹھا کر یہ نہیں کہہ سکتی کہ عورت نے مرد کو دھکا دیا تھا یا پھینکا تھا۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔

''اس آدمی کو سمندر میں گرتے دیکھ کر تم نے کیا کیا؟''

''میں بھاگ کر سوشل ہال میں گئی اور فون کر کے آپریٹر کو بتایا کہ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔''

''کیا تم نے آپریٹر سے یہ نہیں کہا تھا کہ ایک آدمی کو دھکا دے کر سمندر میں پھینک دیا گیا ہے؟''

''ہاں شاید یہی کہا تھا۔'' ڈیلا قدرے ہچکچاہٹ کے بعد بولی۔

''جو آدمی سمندر میں گرا تھا کیا تم اسے مسٹر نیوبری کی حیثیت سے پہچان سکتی ہو؟''

''نہیں۔''

''کیا جس عورت نے مرد کو شوٹ کر کے سمندر میں پھینکا اس میں کوئی ایسی بات جس کی بنیاد پر تم کہہ سکو کہ وہ مسز نیوبری نہیں تھی؟'' اسکیوڈر نے بڑے زوردار لہجے میں ڈیلا کی جانب انگلی اٹھا کر سوال کیا۔

''نہیں۔'' ایک بار پھر ڈیلا نے کچھ تذبذب کے بعد جواب دیا۔

''بس مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔'' اسکیوڈر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

میسن جرح کے لیے اٹھا۔ ''ڈیلا، تم نے جو کچھ دیکھا تھا کیا مجھے بتایا تھا؟''

''نہیں۔ میں نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔

''کیوں؟''

''کیونکہ میرا خیال تھا کہ تمہاری سیکریٹری کی حیثیت سے مجھے بطور گواہ طلب نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے سوچا کہ ایلین فیل کا بیان ہر اس بات کا احاطہ کر لے گا جو میں نے دیکھی تھی۔ اس لیے بہتر ہے میں کسی سے کچھ نہ کہوں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اخباری رپورٹروں کو معلوم ہو گیا کہ میں نے کچھ دیکھا ہے تو وہ اسے میری حیثیت کے پیشِ نظر مبالغہ آرائی سے تحریر کریں گے اور ایسا ظاہر کریں گے کہ تم مجھے بطور گواہ طلب نہ کر کے ثبوت چھپا رہے ہو۔ اس لیے میں خاموش رہی۔''

ایک آدمی عدالت کے کمرے میں داخل ہو کر تیزی سے وکیل استغاثہ کے پاس آیا اور سرگوشی میں کچھ کہنے لگا۔ اسکیوڈر نے سنا اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ جج رودملے کی طرف دیکھا۔

''جرم کے وجود کا مزید ثبوت دینے کے لیے استغاثہ کل صبح دس بجے اس ڈاکٹر کی گواہی پیش کرنے پر تیار ہے جس نے مقتول کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ مقتول کارل نیوبری کی لاش برآمد ہو گئی ہے اور مردہ خانے لے جائی گئی ہے۔'' عدالت کے کمرے میں سنسنی خیز سرگوشیاں ابھریں۔

''ایسی صورت میں سماعت کل صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔'' جج رودملے نے کہا۔

☆☆☆

ہوٹل کے کمرے میں ڈنر کے بعد میسن نے ڈیلا سے کہا۔

''اب اس طرح کی کوئی حرکت پھر کبھی مت کرنا۔ میں بے حد پریشان تھا۔''

''بے حد سے بھی کچھ زیادہ پریشان۔'' ڈریک نے تائید کی۔ ''میں جب بھی کوئی بات کرتا، کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے۔''

''مجھے افسوس ہے چیف۔ میں اس کی وجہ بھی بتا چکی ہوں جس کی کچھ تائید شام کے اخبارات سے بھی ہوتی

ہے۔'' ڈیلا نے جواب دیا اور ایک اخبار دکھایا۔ ''آپ خود دیکھ لیں۔'' میسن نے شہ سرخی پر نظر ڈالی جو کچھ یوں تھی۔

''وکیل صفائی کی سیکریٹری کا دعویٰ۔ وہ قاتل کو شناخت نہیں کر سکتی۔''

''کچھ بھی سہی۔'' میسن نے کہا۔ ''مگر کوئی بھی صورت حال تمہاری دفعتاً عدم موجودگی سے بہتر ہوئی۔'' اور پھر ڈریک کی طرف گھوم کر پوچھا۔ ''تمہیں پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے بارے میں کب تک معلوم ہو سکے گا؟''

اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ڈریک نے ریسیور اٹھا کر بات سنی۔ فون کرنے والے کا شکریہ ادا کیا اور ریسیور رکھتے ہوئے میسن کی طرف دیکھا۔

''جو لاش برآمد ہوئی ہے وہ کارل نیوبری کی ہی ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''اس کی پشت میں ایک گولی ماری گئی ہے جو اس کے دائیں کندھے کی جانب سے جسم میں داخل ہوئی اور بائیں کولہے کی ہڈی تک چلی گئی۔ موت بہ ظاہر فوراً واقع نہیں ہوئی۔ وہ چند منٹ تک تیرتا رہا۔ اس دوران اس نے انڈر ویئر کے علاوہ باقی کپڑے اتار دیے اور اس ربر ٹیوب تک بڑھنے کی کوشش کی جو اس کی طرف پھینکی گئی تھی۔ وہ اس کے اندر پہنچنے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ مگر بعد میں مر گیا۔ موت ڈوبنے سے نہیں گولی کے زخم سے واقع ہوئی۔ شاید وہ بہت اچھا تیرنے والا تھا کہ ایک ایک کر کے تمام کپڑے اتار دیے تھے مگر جوتے نہیں اتار سکا کیونکہ ان میں لمبا فیتہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کوشش ضرور کی تھی مگر ایک فیتے کی گرہ پھنس گئی۔ ربر ٹیوب تک پہنچنے کے اندازاً پندرہ بیس منٹ بعد اس کی موت واقع ہوئی۔ عجیب بات ہے جہاز پر سے اسے کوئی نہ دیکھ سکا۔''

''موجیں اتنی بپھری ہوئی تھیں اور جہاز اس قدر اِدھر اُدھر ڈول رہا تھا کہ اسے دیکھنا تقریباً ناممکن تھا۔ پھر موسلا دھار بارش نے سرچ لائٹس کی روشنی کو بھی دھندلا دیا تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔

''ایک بات اور۔'' ڈریک نے بتایا۔ ''اسے اعشاریہ 38 بور کے ریوالور سے گولی ماری گئی لیکن وہ گولی اس ریوالور سے نہیں چلائی گئی تھی جو جہاز پر پایا گیا ہے۔''

''اس ریوالور سے نہیں چلائی گئی تھی!'' میسن نے حیرت سے پوچھا۔

''ماہر کا کہنا یہی ہے۔''

''اور اسے صرف ایک گولی ماری گئی تھی؟''

''ہاں، صرف ایک۔ اور یہ غالباً وہ گولی تھی جو اسے اس وقت ماری گئی جب وہ جہاز کے جنگلے پر لٹکا ہوا تھا۔''

''ذرا ٹھہرو۔'' میسن نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ایلین فیل کی گواہی کے مطابق دو فائر کیے گئے تھے اور جہاز پر پائے جانے والے ریوالور میں بھی دو گولیاں کم تھیں۔''

''درست ہے مگر کارل موراس ریوالور کی گولی سے نہیں مرا۔ اس کی موت کسی اور ریوالور کی گولی سے ہوئی ہے۔''

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تین فائر کی آوازیں سنی جانا چاہیے تھیں۔''

ڈریک نے اثبات میں سر ہلایا۔ میسن اٹھ کر حسب عادت اِدھر اُدھر ٹہل کر غور کرنے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس نے رک کر ڈریک اور ڈیلا کی طرف دیکھا۔

''میں جانتا ہوں، اس کا کیا حل ممکن ہو سکتا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''لیکن میں اسے اس وقت تک ثابت نہیں کر سکتا جب تک ایولین اور مورگن عدالت میں نہ آجائیں۔''

''اور تم انہیں عدالت میں نہیں لا سکتے۔'' ڈریک بولا۔ ''میں ہر سراغ کے پیچھے دوڑ رہا ہوں مگر بیکار۔ مورگن اناڑی نہیں ہے۔ وہ تمام ترکیبیں جانتا ہے اور کہیں جا چھپا ہے۔ اسے تلاش کرنے کے لیے کسی پولیس جیسی تنظیم کی منظم کوشش درکار ہے۔''

''چیف، کیا تم ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس جا کر اور اسے اپنا حل بتا کر تعاون پر آمادہ نہیں کر سکتے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔

''صرف اس صورت میں کہ اسے معلوم نہ ہو کہ وہ مجھ سے تعاون کر رہا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اگر اسکیوڈر کو یہ پتا ہو کہ وہ کوئی گواہی یا ثبوت تلاش کر کے مسز نیوبری کو بے گناہ ثابت کرنے میں میری مدد کر رہا ہے تو اس کی عصبیت اسے کبھی تعاون پر آمادہ نہ ہونے دے گی۔''

''اس نے مجھے تلاش کرنے میں تو بڑی سرگرمی دکھائی۔'' ڈیلا بولی۔

میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔ اچانک اس کی آنکھوں میں ایک چمک نمودار ہوئی۔ اس نے ڈیلا کی طرف دیکھا۔ ''تم نے مجھے ایک مؤثر طریقہ بتا دیا۔''

''وہ کیا؟'' ڈیلا نے پوچھا۔

''ہم اسکیوڈر کو یہ سمجھنے پر مجبور کریں گے کہ میں نے مورگن اور ایولین کو چھپا رکھا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ایک بار یہ بات اس کے دماغ میں بیٹھ گئی تو وہ انہیں ڈھونڈنے میں زمین آسمان ایک کر دے گا۔''

''اور تم اسے یہ کیسے سمجھاؤ گے کہ تم نے ان دونوں کو چھپا رکھا ہے؟'' ڈریک نے پوچھا۔

''اپنے چوری اور قفل شکنی کے اوزار لاؤ۔'' میسن مسکرایا۔ ''ہم ہائی کلاس نقب زنی کرنے جا رہے ہیں۔''
''کیا مطلب؟''
''کیا تمہیں یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم اس کیس میں سب سے ضروری سراغ نظر انداز کر رہے ہیں۔''
''وہ کیا؟''
''یہ حقیقت کہ اس فوٹو اسٹوڈیو والی عورت نے ذکر کیا تھا کہ ایولین نے ایک فوٹو فریم کروایا تھا۔ بیضوی شکل کا فریم جس میں آٹھ بائی دس انچ کی تصویر تھوڑی تراش خراش کے بعد لگائی جا سکے۔''
''تمہارا مطلب ہے کہ وہ ایولین تھی جس نے......'' ڈیلا نے کہنا شروع کیا مگر میسن درمیان میں بول پڑا۔
''میں اب پھر خود کو تر و تازہ محسوس کر رہا ہوں پال۔'' اس نے کہا۔ ''اسکیوڈر اس تمام کیس کے دوران اتنا گونگا بہرا ثابت ہوتا رہا ہے کہ ہمیں ایک دھماکا کر کے اسے چونکانا ہوگا۔''
''شاید ہم کوئی قانون شکنی کرنے والے ہیں۔'' ڈریک نے کہا۔
''ہماری قانونی پوزیشن کچھ ٹیکنیکل ہو جائے گی۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ہم کوئی قفل کھولیں گے اور اندر جائیں گے مگر کوئی جرم کرنے نہیں۔''
''پھر کس لیے؟''
''کچھ خاص قسم کے انگلیوں کے نشانات چھوڑنے کے لیے۔''
''اوہ میرے خدا!'' ڈریک بولا۔ ''کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ جب تم ہنالولو گئے ہوئے تھے تو یہاں کتنا سکون تھا۔''

☆☆☆

پیری میسن اس فلیٹ کے عقبی زینے پر چڑھا جو اسٹاک ٹن بلوارڈ پر واقع تھا۔ اس کے پیچھے پال ڈریک تھا۔ ڈیلا اسٹریٹ گلی میں کرائے پر لی ہوئی کار میں بیٹھی تھی جس کا انجن اسٹارٹ تھا۔ وہ تیسری منزل کے اس فلیٹ کے عقبی دروازے پر پہنچے۔ میسن نے ایک خصوصی چابی قفل کے سوراخ میں ڈال کر گھمائی۔ وہ کھل گیا۔ میسن جیب سے ایک ٹارچ نکال کر... جلاتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ وہ ایک کچن تھا۔ کچن سے پہلے کھانے کے کمرے اور پھر رہائشی کمرے میں داخل ہوا جا سکتا تھا جس کے بعد بیڈ روم تھا۔ ٹارچ کی روشنی میں ایک وہیل چیئر نظر آئی۔ ''یہ کارمین کی وہیل چیئر ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''تم دیکھ سکتے ہو کہ یہاں کسی نے جلدی جلدی پیکنگ کی ہے۔ کس طرح درازیں کھلی چھوڑ دی گئی ہیں۔ ہینگر فرش پر ڈال دیے گئے ہیں۔ بستر پر سوٹ کیس کا نشان بھی موجود ہے۔''
''مورگن کے پاس بہت سا اسباب تھا پھر اس کی بیوی کا بھی......''
''اس کی بیوی یہاں اس کے ساتھ نہیں رہ رہی تھی۔ وہ اپنی بہن کے پاس رہتی تھی۔ یہاں سے اس کے کپڑے نہیں لے جائے گئے ہیں......ارے! یہ کیا ہے؟''
ٹارچ کی روشنی میں چمکنے والی چیز ایک پکچر فریم کا ٹوٹا ہوا شیشہ تھا۔ اس کے قریب ہی لکڑی کا ایک ٹکڑا بھی تھا جو کسی پکچر فریم کا ہی ہو سکتا تھا۔ میسن نے کوڑے کے ٹن میں دیکھا۔ ٹوٹا ہوا باقی پکچر فریم وہاں مل گیا۔ ایک مڑا تڑا فوٹو بھی ملا۔ میسن نے اس کی سلوٹیں ٹھیک کیں۔ وہ بیلی نیوبری کی تصویر تھی جس کی پشت پر لکھا تھا۔ ''بیلی کی طرف سے ڈیڈی کے لیے بڑی محبت کے ساتھ۔'' میسن نے فوٹو اپنی جیب میں رکھ لیا۔
''ہمیں اسی کی ضرورت تھی۔'' میسن نے کہا۔ ''اب ہم یہاں اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑیں گے اور باہر نکل جائیں گے۔''
''انگلیوں کے نشانات کیوں؟''
''تاکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی جان لے کہ تم تالہ توڑ کر اندر داخل ہونے کے مرتکب ہوئے ہو۔'' میسن نے کہا۔ ''ممکن ہے اس کے ساتھ ہی وہ تم پر اغوا کا الزام بھی عائد کر دے۔ یہ دیکھو! ڈریسنگ ٹیبل کا یہ آئینہ نشانات چھوڑنے کی اچھی جگہ ہے۔ کچھ نشانات میز پر بھی بنا دینا۔''
ڈریک اعتراض کرنے لگا تھا کہ میسن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آئینے سے لگا دیا۔ پھر ڈریک نے از خود میز پر بھی ہاتھ رکھا مگر اس طرح جیسے وہ بہت گرم ہو رہی ہو۔ میسن نے مسکراتے ہوئے ٹارچ گل کر دی اور ڈریک کو دھکا دیا۔ اندھیرے میں گرنے سے بچنے کے لیے ڈریک پہلے ایک میز اور پھر کسی چیز سے ٹکرایا۔ اس نے دونوں چیزیں پکڑنے کی کوشش کی اور بالآخر ان سے سہارے لے کر گرنے سے بچ گیا۔ میسن نے ٹارچ دوبارہ روشن کر دی۔
''آؤ مسٹر عادی چور، اب یہاں سے نکل چلیں۔'' وہ بولا۔
''خدا کے لیے مجھے بتاؤ تو سہی، یہ سب کچھ کرنے کا مقصد کیا ہے؟'' ڈریک نے بیچارگی سے پوچھا۔
''انتظار کرو تاکہ تم کل عدالت میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کو

یہ سب کچھ بیان کرتے سنو۔'' میسن نے جواب دیا۔
وہ فلیٹ سے باہر نکلے۔ میسن نے عقبی دروازے کا قفل بند کردیا۔ وہ زینہ اتر کر کار کے قریب پہنچے۔ ''سب کچھ ٹھیک ہے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔
''اب تک تو ٹھیک ہے'' میسن نے جواب دیا۔ ''تم نے وہ کہانی یاد کرلی ہے جو اسکیوڈر کو سنانا ہے۔''
''ہاں اور یہ بھی کہ کس طرح سنانی ہے۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔
وہ دونوں کار میں بیٹھے، ڈیلا نے کار آگے بڑھادی۔ کار گلی سے نکل کر سڑک پر آئی اور چھ سات بلاک آگے جا کر ایک ڈرگ اسٹور کے سامنے رک گئی۔ میسن نے ڈریک سے کہا کہ چلو تم بھی سن لو کہ ڈیلا کیا کہتی ہے۔ وہ تینوں وہاں گئے جہاں ایک فون بوتھ بنا ہوا تھا۔ ڈیلا نے ریسیور اٹھا کر ایک سکہ ڈالا پھر کوئی نمبر ڈائل کیا اور بولی۔
''ہیلو...... ہیلو...... مجھے مسٹر اسکیوڈر سے بات کرنا ہے...... فوراً...... یہ بہت اہم معاملہ ہے...... اس سے کہو میں اسے کچھ معلومات دینا چاہتی ہوں...... اس کیس کے بارے میں جس کی سماعت اب کل ہوگی۔'' وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر دوبارہ بولنا شروع کیا۔ ''ہیلو مسٹر اسکیوڈر...... میں مسز مورگن ایوس بات کررہی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ تم کسی کو یہ بتاؤ کہ تمہیں میں نے فون کیا تھا۔ میرا شوہر اول نمبر کا بدمعاش ہے۔ تم پولیس میں اس کا ریکارڈ جیمز واکلے یا جیمز کلرک کے نام سے پاسکتے ہو۔ ذرا ٹھہرو۔ مجھے بولنے دو۔ یہ اس کیس کے بارے میں ہے جس کی تم عدالت میں پیروی کررہے ہو۔ اب میرے شوہر نے اپنا نام مورگن ایوس رکھ لیا ہے۔ وہ مجھے طلاق دینا چاہتا ہے مگر ابھی اسے عارضی ڈگری ملی ہے۔ فائنل ڈگری ابھی تک جاری نہیں کی گئی۔ لیکن یہ بات اسے اپنے ارادے پر عمل کرنے سے نہیں روک سکی۔ اس نے ایک نرس سے شادی کرلی ہے جس کا نام ایولین وائننگ ہے۔ ان کا ایک فلیٹ نمبر 3618 اسٹاک ٹن بلوارڈ پر واقع ہے۔ ایولین وہ نرس ہے جو اس جہاز پر سفر کررہی تھی جس پر کارل نیوبری کا قتل ہوا ہے۔ وہ ایک مریض کی نگہداشت اور تیمارداری کررہی تھی جس کا نام راجر کارمین ہے اور اس نے قتل کی پوری واردات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے...... ہاں میں کہہ رہی ہوں نا کہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا ہے۔ اسے اپنے مریض کو کوئی دوا دینا تھی۔ وہ اسے بوٹ ڈیک پر اسپتال میں لے گئی۔ وہ اس وقت اپنی وھیل چیئر پر بیٹھا تھا، جب کارل نیوبری قتل ہوا تھا۔ اس نے بھی سب کچھ خود دیکھا ہے۔ راجر کارمین قتل کا عینی گواہ ہے۔ انہوں نے پیری میسن سے رابطہ قائم کیا اور پیری میسن نے ان دونوں کو پانچ ہزار ڈالر دیے کہ وہ کارمین کو ملک سے نکال کر کہیں لے جائیں۔ کارمین گواہی دینا چاہتا تھا مگر وہ بے بس ہے...... ہاں میں جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔ مسٹر میسن اور مسٹر ڈریک...... وہ اس کے فلیٹ پر گئے اور وہاں سے کارمین کو نکال کرلے گئے...... اگر تمہیں ایسا گواہ چاہیے جو حلف اٹھا کر بیان کرسکے کہ کیا بات کس طرح ہوئی تو تمہیں صرف اتنا ہی کرنا ہے کہ کارمین کو تلاش کرلو اور اگر یہ بات قانون کے خلاف ہو کہ کسی گواہ کو چھپا دیا جائے، گواہی دینے سے روک دیا جائے تو تم مسٹر پیری میسن کے خلاف بھی کارروائی کرسکتے ہو۔ مگر خدا کے لیے میرا نام درمیان میں نہ آنے دینا ورنہ وہ مجھے جان سے ماردیں گے۔''
اتنا کہہ کر ڈیلا نے ریسیور ہک میں لٹکا دیا اور میسن کی طرف دیکھا۔
''میں نے کیسا کام کیا؟''
''بہترین!'' میسن نے جواب دیا۔
''میرے خدا!'' ڈریک بولا۔ ''میں نہ جانے کیوں ہمیشہ تمہاری باتوں میں آجاتا ہوں۔''
''اگلا پروگرام کیا ہے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔
''دو گھنٹے کا وقت گزارنا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔
''کوئی فلم دیکھنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟''
''آج پوری شام میں یہ سب سے اچھا خیال تمہارے دماغ میں آیا ہے۔'' ڈریک نے کہا۔
ڈیلا اسٹریٹ کار ایک پکچر ہاؤس لے گئی۔ تینوں سنیما میں داخل ہوئے۔ پیری میسن نے ٹکٹ خریدے۔ ''اب میں سکون سے کچھ دیر بیٹھ تو سکتا ہوں۔'' ڈریک نے سنیما ہال میں سیٹ سنبھالتے ہوئے گہری سانس لی۔ مگر جب پکچر شروع ہوئی اور فلم کا ٹائٹل سامنے آیا تو وہ گھبرا کر بولا۔ ''اوہ میرے خدا! میں یہ فلم پہلے دیکھ چکا ہوں پیری...... اور بالکل پسند نہیں۔''

☆☆☆

ڈیلا اسٹریٹ نے کرائے پر لی ہوئی کار ہوٹل کے قریب کھڑی کی۔ میسن، ڈریک اور ڈیلا ہوٹل میں داخل ہوئے۔ وہ ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک گرانڈیل آدمی نے میسن کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔
''تم کہاں گئے تھے؟'' اس نے پوچھا۔ میسن نے پلٹ

کراس کی طرف دیکھا۔
''کون جاننا چاہتا ہے؟'' اس نے پوچھا۔
''ڈسٹرکٹ اٹارنی۔''
''اس سے کہنا میں فلم دیکھنے گیا تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ایک اور آدمی آگے بڑھ کر ڈریک کے پاس کھڑا ہو گیا۔ میں انسپکٹر بوڈفش ہوں۔'' اس آدمی نے اپنا تعارف کرایا۔ غیر متوقع طور پر میسن نے قدم بڑھا کر اس سے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور گرانڈیل آدمی سے پوچھا۔
''تم کون ہو؟''
''میں بورگ ہوں۔''
''اچھا نام ہے۔'' میسن نے اس سے بھی ہاتھ ملایا۔
''ڈسٹرکٹ اٹارنی تمہارا انتظار کر رہا ہے۔'' بورگ نے کہا۔
''میرا خیال ہے اس کا انتظار کرنا ہی اچھا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔
''مگر میرا یہ خیال نہیں۔'' بورگ نے کہا۔
''تم ہمیں گرفتار کرنے آئے ہو؟'' ڈریک نے پوچھا۔
''سچ کہا۔ ہم اسی لیے آئے ہیں۔'' انسپکٹر بوڈفش نے جواب دیا۔
''میں پوچھ سکتا ہوں کس بنیاد پر؟'' میسن نے سوال کیا۔
''قتل کے شبے میں۔'' بوڈفش نے جواب دیا۔ ''یا زیادہ درست الفاظ میں جرم کے بعد اعانت جرم۔''
''اور اغوا کے سلسلے میں بھی۔'' بورگ بولا۔
''بس یا اور کچھ؟'' میسن نے پوچھا۔
''فی الحال تو یہی کچھ ہے لیکن ممکن ہے ایک آفیسر سے مزاحمت کرنے کا الزام بھی شامل کر لیا جائے۔''
''وارنٹ ہے تمہارے پاس؟''
''ہمیں وارنٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔''
''بہت خوب!'' میسن نے ڈیلا کی طرف دیکھا۔ ''تم کمرے میں جاؤ، ڈریک کو ساتھ لے جاؤ۔ میں......''
''یہ بھی ساتھ چلیں گے۔'' بوڈفش نے کہا۔
''کس بنیاد پر۔''
''اسی بنیاد پر۔'' بوڈفش نے کہا۔ میسن نے ایک جماہی لی۔
''ٹھیک ہے۔ آؤ اسے بھی دیکھ لیتے ہیں۔'' اس نے کہا۔
بورگ کی کار میں میسن، ڈیلا اور ڈریک پچھلی سیٹ پر بیٹھے۔ بوڈفش اور بورگ آگے۔ راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ ٹیکسی کا رخ اسٹاک ٹن بلوارڈ کی طرف تھا۔
''کیا ڈسٹرکٹ اٹارنی یہاں رہتا ہے؟'' میسن نے پوچھا۔
''تم اچھی طرح جانتے ہو یہاں کون رہتا ہے۔'' بورگ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں ترشی تھی۔
''میں تمہاری غیر جانبدارانہ رائے پوچھتا ہوں۔'' میسن نے بوڈفش کو مخاطب کیا۔ ''کیا کسی آفیسر کے لیے یہ تلخ رویہ درست ہے؟''
''شٹ اپ!'' بوڈفش نے جواب دیا۔
کار رک گئی۔ وہ سب باہر نکلے۔ تیسری منزل پر پہنچے۔ یہاں اسکیوڈر بھی موجود تھا۔ وہ آگے بڑھا۔
''شاید تم بتا سکو کہ یہاں کیا واقعہ ہوا ہے۔'' اس نے میسن کو مخاطب کیا۔
''اوہ، کیا یہاں کوئی واقعہ ہوا ہے؟'' میسن نے حیرت کا اظہار کیا۔
''تم جانتے ہو کہ ہوا ہے۔''
''کب؟''
''جب تم یہاں تھے۔''
''اور میں یہاں کب تھا۔''
''کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔''
میسن نے کمرے میں دیکھا کہ جگہ جگہ انگلیوں کے نشانات ابھارنے کے لیے پاؤڈر چھڑکا گیا ہے۔ اس نے ڈیلا اور ڈریک سے کہا۔ ''کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ یہ ہمیں پھنسانے کی نئی چال بھی ہو سکتی ہے۔''
''تم اب لاس اینجلز میں نہیں ہو۔'' اسکیوڈر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ ''یہاں تم چالاکی کر کے بچ نہیں سکتے۔ یہاں راجر کارمین نام کا ایک آدمی تھا۔ تم نے اسے کہیں چھپا دیا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کہاں چھپایا ہے؟''
''شاید تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔'' میسن نے سرسری لہجے میں کہا۔
''تم شام کو یہاں آئے تھے۔ تم نے اور مورگن نے کارمین کو کہیں چھپانے کا فیصلہ کیا...... تاکہ وہ عدالت میں گواہی نہ دے سکے۔''
''تم نے بستر کے نیچے بھی دیکھا؟'' میسن نے پوچھا۔
''اس کی انگلیوں کے نشان لو۔'' اسکیوڈر نے میسن کی طرف اشارہ کیا۔
''یہ رویہ انتہائی توہین آمیز ہے۔'' میسن نے کہا۔

بورگ نے میسن کا اوورکوٹ اتارا۔ رومال سے اس کے ہاتھ پونچھ کر پسینا صاف کیا۔ بوڈفش بھی میسن کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا تم لوگ سان فرانسسکو میں اسی طرح کام کرتے ہو؟'' میسن نے کہا۔

اسکیوڈر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بورگ نے میسن کا سیدھا ہاتھ پکڑا۔ بوڈفش نے ایک انک پیڈ انگلیوں سے لگایا اور ایک کاغذ پر نشانات لے لیے۔ یہی طرزِ عمل ڈریک اور ڈیلا کے ساتھ دہرایا گیا۔

''ہاں اب بتاؤ۔'' اسکیوڈر نے کہا۔ ''تم نے آخری مرتبہ مسٹر کارمین کو کب دیکھا تھا؟''

''تم نے یہ کھیل شروع کیا ہے، تم ہی اسے جاری رکھو گے۔'' میسن نے تیزی سے کہا۔ ''اپنے اس گوریلے سے کہو کہ وہ مجھے بولنے پر مجبور کرے یا پھر تم اس شہر کے قانونی حدود میں اس کام کے لیے ڈنڈے اور کوڑے استعمال کرتے ہو۔''

''تمہارا مطلب ہے تم سوالات کا جواب نہیں دو گے؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔

''میرا مطلب ہے کہ میں تمہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔'' میسن نے جواب دیا۔

''شاید تم ہمیں کچھ بتا سکو۔'' اسکیوڈر ڈیلا اسٹریٹ سے مخاطب ہوا۔ ''تم پہلے ہی اس کیس میں کافی ملوث ہو۔ وفاداری اپنی جگہ اچھی چیز ہے لیکن تم اسے ضرورت سے زیادہ اہمیت دے رہی ہو۔''

''کسی ایک سوال کا جواب بھی مت دینا ڈیلا۔'' میسن نے تاکید کی۔

''تمہیں کارمین نام کا وہ آدمی یاد ہے؟'' اسکیوڈر بدستور ڈیلا سے مخاطب تھا۔ ''جس نے جہاز پر تمہارے ساتھ سفر کیا تھا؟''

ڈیلا اسٹریٹ نے اپنے لب بھینچ لیے۔

''تم جواب نہیں دو گی؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔ ڈیلا نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اب اسکیوڈر ڈریک کی طرف گھوما۔ ''تم کیا کہتے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ ''خیال رکھنا تعاون نہ کرنے پر لائسنس ختم ہو جاتے ہیں۔''

''اپنا وقت برباد مت کرو۔'' میسن نے اسکیوڈر سے کہا۔ ''ڈریک بھی کوئی بات نہیں کرے گا۔ اگر تم نے اس بارے میں شریفانہ رویہ اختیار کیا ہوتا تو ہم بڑی خوشی سے تمہارے سوالات کا جواب دیتے۔''

''میسن!'' اسکیوڈر نے غصیلی نظروں سے دیکھا۔ ''کہا جاتا ہے کہ تم چالاکیاں کرتے ہو اور بچ نکلتے ہو لیکن اس مرتبہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ دوسرے ڈسٹرکٹ اٹارنی...... جب تم ان کے کیس کے بخیے ادھیڑ دیتے ہو تو...... دوسری باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں۔ میرے پاس میری ضرورت کی تمام شہادتیں موجود ہیں اور مزید ملنے والی ہیں۔''

میسن نے جیب سے سگریٹ کیس نکال کر ایک سگریٹ سلگایا اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال تھا کہ تم اس سے بہتر وکیل ہو جیسا اب اپنے آپ کو ثابت کر رہے ہو۔ تم میرے خلاف کچھ ثابت نہیں کر سکتے۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔

''میں ایک معروف وکیل ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ڈسٹرکٹ اٹارنی مجھے پسند نہیں کرتے لیکن عوام میں میری عزت ان سے زیادہ ہے۔ تم ایک سابقہ سزا یافتہ مجرم کی گواہی پر کسی جیوری سے میرے خلاف فیصلہ کیسے لے سکتے ہو۔''

''تم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہو۔'' اسکیوڈر کا چہرہ سپاٹ تھا۔

''اس کے علاوہ۔'' میسن کی بات جاری تھی۔ ''کوئی آدمی کسی شریک جرم کی غیر تائیدی گواہی پر قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر تم ٹیکنیکل ہی بننا چاہتے ہو تو ذرا اس بات پر بہ خوبی غور کر کے دیکھو۔''

اسکیوڈر نے آنکھیں چندھیا کر میسن کو دیکھا۔

''تو تمہارا شریک جرم ایک سزا یافتہ مجرم ہے۔'' اس نے کہا۔

''ذرا ٹھہرو۔'' میسن نے جلدی سے کہا۔ ''اس بارے میں کوئی غلط فہمی مت رکھو۔ میں نے کسی کے شریک جرم ہونے کا اعتراف نہیں کیا ہے۔ میں محض قانون بتا رہا تھا۔''

''اسے جانے دو۔'' اسکیوڈر نے اپنے آدمیوں سے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اسے ایک کھلے الزام میں گرفتار کریں یا......'' بوڈفش نے پوچھنا چاہا۔

''میرا مطلب ہے اسے چھوڑ دو۔'' اسکیوڈر نے بات کاٹی۔ ''اسے جانے دو صرف اسے ہی نہیں، ان تینوں کو۔''

''کیا مجھے میری انگلیوں کے نشانات واپس ملیں گے؟'' میسن نے پوچھا۔

''انہیں واپس لینے کی کوشش کر کے دیکھو۔'' اسکیوڈر نے تیزی سے جواب دیا۔
''ابھی ہم اس سے فارغ نہیں ہوئے ہیں۔'' بورگ بولا۔
''شٹ اَپ بورگ!'' اسکیوڈر نے کہا اور میسن سے کہا۔''تم جاسکتے ہو۔''
میسن، ڈیلا اور پال ڈریک زینہ اتر کر عمارت سے باہر نکل آئے۔ ہوٹل واپس جاتے ہوئے پیری میسن نے مسکراتے ہوئے ڈریک کی طرف دیکھا۔
''یہ تجربہ اتنا برا تو نہیں تھا جتنا تم نے سوچا تھا۔'' وہ بولا۔
''تمہاری گرامر غلط ہے۔'' ڈریک نے منہ بنایا۔ ''دراصل تمہیں کہنا چاہیے کہ یہ اتنا برا تو نہیں تھا جتنا آئندہ ہونے والا ہے۔''
''میرا خیال ہے ہم بچ نکلے ہیں۔'' میسن نے کہا۔
''تمہارا مطلب ہے اسکیوڈر بات یہیں ختم کردے گا؟'' ڈیلا نے پوچھا۔
''ارے نہیں، وہ تو ابھی شروع ہوا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔''اور ہمارا مقصد بھی یہی تھا کہ اسے اکسایا جائے۔''
جب وہ ہوٹل پہنچے تو چارلس ڈیل، میسن کا انتظار کررہا تھا۔
''کیا میں تمہارا کچھ وقت لے سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔
''ہاں لے سکتے ہو بشرطیکہ دس ہزار ڈالر ساتھ لائے ہو۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
''ہاں لایا ہوں۔ لیکن مجھے ایک اور معاملے پر بھی تم سے بات کرنا ہے۔''
''تب پھر اوپر آجاؤ۔'' میسن نے کہا۔
وہ سب میسن کے سوئٹ میں پہنچے۔ ڈیل نے معنی خیز نظروں سے ڈیلا کی طرف دیکھا۔
''مسز نیوبری کے ساتھ یہ معاملہ طے کرنے کے علاوہ مجھے کچھ اور بھی کہنا ہے۔'' اس نے کہا۔
''ضرور کہو میں ڈیلا اسٹریٹ سے کوئی بات راز نہیں رکھتا۔ لیکن پہلے دس ہزار ڈالر کا معاملہ صاف ہوجائے۔''
''تم نے معاہدہ تیار کرالیا ہے؟'' ڈیل نے پوچھا۔
پیری میسن نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک ٹائپ شدہ کاغذ ڈیل کے سامنے رکھا جس پر مسز نیوبری کے دستخط تھے۔
ڈیل نے اسے پڑھا اور تہ کرکے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ بٹوے سے ہزار ہزار ڈالر کے دس نوٹ نکالے اور میسن کو دے دیے۔
''ہاں اب بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔'' میسن نے پوچھا۔
''اپنی بیٹی سلنڈا کے بارے میں کہنا ہے۔''
''اس کے بارے میں کیا؟''
''اس کیس میں اسے بھی گواہی کے لیے بلایا گیا ہے۔ جس سلسلے میں اس کی گواہی مطلوب ہے وہ بہت ہی معمولی بات ہے۔ اس نے مسز نیوبری کو بوٹ ڈیک سے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں طے کرکے نیچے آتے دیکھا تھا۔ مسز مور کے ہاتھ میں ایک منی بیلٹ تھی اور اس کا گاؤن بری طرح بھیگا ہوا تھا۔''
''یہ جہاز کی وسل کے پانچ مرتبہ بولنے سے کتنی دیر بعد کی بات ہے؟'' میسن نے پوچھا۔
''سلنڈا کو واضح طور پر یاد نہیں ہے۔''
''تم اس سلسلے میں مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتے ہو؟''
''میں سلنڈا کی گواہی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔'' چارلس ڈیل نے کہا۔''وہ بری طرح نروس ہے۔ وہ اس سے قبل کسی عدالت میں نہیں گئی اور اس نے اخبارات میں وہ جرح پڑھی ہے جو تم نے ایلین فیل پر کی تھی۔ میں نے سوچا شاید ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں تاکہ سلنڈا تمہاری اتنی سخت جرح کا نشانہ نہیں بنے۔''
''تمہارے ذہن میں کیا حل ہے؟''
''معاملہ بہت نازک ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں میرے رویے کے بارے میں غلط فہمی ہو۔ میرا خیال ہے کہ جو دس ہزار میں نے تمہیں ابھی دیے اس میں سے پانچ ہزار تمہاری فیس ہوگی اور پانچ ہزار مسز نیوبری کو ملیں گے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم جس قابلیت سے ان کی پیروی کررہے ہو اس کے پیش نظر زیادہ فیس کے حق دار ہو اور پھر چونکہ میری بیٹی تمہاری شریک سفر بھی تھی اس لیے میں اس کی جانب سے تمہاری فیس میں کچھ اضافہ کرسکتا ہوں۔''
''میں تمہاری پوزیشن کو بہ خوبی سمجھ گیا مسٹر ڈیل۔'' میسن نے خشک لہجے میں جواب دیا۔''ایک طرح سے مجھے خوشی ہے کہ تمہاری بیٹی کو بھی اس کیس میں گواہ بنایا گیا ہے۔''
''وہ کیوں؟ میرا خیال تھا کہ اس نے مسز نیوبری کی منی بیلٹ لے جاتے دیکھا ہے تو یہ بات تمہاری مؤکلہ کے حق میں نہیں ہوگی۔''
''اس کی فکر مت کرو۔'' میسن نے جواب دیا۔''جب

سلنڈا گواہوں کے کٹہرے میں کھڑی ہوگی تو مجھے اپنی جرح سے اس تعصب کو ظاہر کرنے کا حق ہوگا جو وہ متعلقہ افراد کے خلاف رکھتی ہے۔ مجھے اتفاق سے یہ علم ہے کہ سلنڈا کو بیلی سے معلوم ہوا تھا کہ بیلی نے جنوبی کیلیفورنیا کی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا ہے۔ اس نے فوراً رونی کو تار بھیج کر تاکید کی کہ وہ بیلی نیوبری کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ جنوبی کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ریکارڈ کی مدد سے رونی کو یہ معلوم کرنے میں دیر نہیں لگی کہ بیلی کے سوتیلے والد کا نام کارل مور ہے۔ سلنڈا، بیلی کو رسوا کرنا چاہتی تھی۔ اس نے سوچا کہ ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب کارل جہاز سے اترے تو پولیس اسے گرفتار کرنے کے لیے موجود ہو اور میرے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ اس نے اس کا انتظام کر دیا تھا۔ گواہ کا تعصب ظاہر کرنے کے لیے میں اپنی جرح سے یہ سب باتیں ظاہر کرنے کا حق رکھتا ہوں۔''

''لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا۔'' ڈیل نے کہا۔ ''یہ ایک معمولی بات ہے اور کسی طرح بھی اس کیس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔''

''ہاں مگر یہ بیلی پر اثر انداز ہوتی ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''جب رائے ہنگر فورڈ کو معلوم ہوگا کہ سلنڈا بہ ظاہر بیلی کی دوستی کا دم بھرتی ہوئی اسے جہاز کے لنگر انداز ہونے کے بعد دعوتوں اور پارٹیوں میں شرکت کی دعوت دے رہی تھی لیکن حقیقت میں اس نے جہاز کے ساحل سے لگتے ہی بیلی کے والد کی غبن کے الزام میں گرفتاری کا پورا انتظام کر لیا تھا تاکہ بیلی کو سوسائٹی میں ذلیل کر سکے تو رائے کو سلنڈا کی فطرت کا بہ خوبی اندازہ ہو جائے گا۔''

''کیا یہ غیر متوقع مقام پر ضرب لگانے کے مترادف نہیں ہے؟'' چارلس ڈیل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''مسٹر ڈیل، جب میں اپنے مؤکل کے لیے لڑ رہا ہوتا ہوں۔'' میسن نے سنجیدگی سے کہا۔ ''تو میں ایسی جگہ ضرب لگاتا ہوں جہاں اسے سب سے زیادہ تکلیف ہو۔ تم چاہو تو سلنڈا کو بتا دینا کہ اسے عدالت میں کیسی جرح کی توقع رکھنا چاہیے۔''

''میری خواہش ہے کہ ایسا نہ ہو۔'' ڈیل نے کہا اور اٹھ کر دروازے تک گیا۔

''مجھے بھی یقین ہے کہ تمہاری یہی خواہش ہوگی۔'' اس نے کہا۔ ''اب جب میں ہونے والی باتوں پر غور کرتا ہوں تب مجھے جہاز پر تمہارے ہمدردانہ رویے کا درست اندازہ ہوتا ہے۔ ایک طرف تم کارل کو ہر ممکن رعایت دینے پر آمادگی ظاہر کر رہے تھے جبکہ تم نے اپنے ذہن میں اس کے خلاف کچھ اور ہی منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ میں تمہاری توجہ ایک پرانی کہاوت کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ مرغی گھر اس لیے واپس آتی ہے کہ اسے بھون کر کھا لیا جائے۔''

چارلس ڈیل دروازے پر رک کر بولا۔

''تم اس کے اثرات سے خود کو نہیں بچا سکو گے میسن۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس شہر میں کچھ میرا بھی اثر و رسوخ ہے۔ گڈ نائٹ۔'' اور ان الفاظ کے ساتھ وہ باہر نکل گیا۔ میسن نے مسکراتے ہوئے ڈیلا کی طرف دیکھا۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا چیف۔'' ڈیلا نے کہا۔

''کیوں؟''

''اب سلنڈا رائے ہنگر فورڈ سے ملے گی اور آج رات ہی فیصلہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ وہ بہت چالاک ہے اور ہر قیمت پر رائے کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ ٹھیک ایسا ہی کرے گی۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''مجھے اتفاق سے معلوم ہے کہ رائے ہنگر فورڈ کو جو بات سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ کوئی خود کو اس پر مسلط کرنے کی کوشش کرے۔ اب اسے اتنی ہوش مندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ سلنڈا اور بیلی میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکے۔ سلنڈا رائے پر کسی بھی قسم کا دباؤ ڈال کر یا اسے کسی فیصلے پر مجبور کر کے اپنے تمام امکانات ختم کر لے گی...... اور اس سلسلے میں دلچسپ بات یہ ہوگی کہ یہ سب کچھ اس کا اپنا کیا دھرا ہوگا۔''

میسن نے ڈریک کے آفس کا دروازہ کھول کر کہا۔

''پال، میرے پاس تمہارے لیے کچھ اور کام ہے۔''

''کیا؟'' ڈریک نے پوچھا۔

''تم نے کہا تھا کہ دو ماہ قبل مورگن ایوس کو ایک قتل کے الزام سے بری کر دیا گیا تھا۔''

''ہاں، کہا تھا۔''

''اور روان ڈینس اس کا وکیل صفائی تھا۔''

''ہاں۔''

''دو ماہ قبل کارل لاس اینجلز میں ایک مقدمے میں جیوری کا ممبر بنا تھا۔'' میسن نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ قتل کا مقدمہ تھا۔ وان ڈینس وکیل صفائی تھا۔ کارل، ڈینس کو ناپسند کرنے لگا۔ اس کا کہنا تھا کہ ڈینس نے اپنے مؤکل کو فروخت کر دیا ہے۔ جیوری کے دوسرے ممبر ڈسٹرکٹ اٹارنی کے طرف دار تھے لیکن کارل نے ان سب کو اپنا ہمنوا بنا لیا۔ ذرا اپنے لاس اینجلز کے آفس سے معلوم کرو کہ کیا کارل،

مورگن ایوس کے مقدمے میں ہی تو جیوری میں شامل نہیں تھا۔''

''اوہ پیری!'' ڈریک چونک گیا۔''اگر یہی معاملہ تھا تو مورگن یقینی طور پر کارل کا ممنونِ احسان ہوگا۔ ایولین کے تعلقات بھی کارل سے رہ چکے تھے۔ ضرور اس نے کارل پر دباؤ ڈالا ہوگا کہ وہ جیوری کے باقی ممبروں کو متاثر کر کے مورگن کو بری کرنے کا فیصلہ دے۔''

''ٹھیک سوچ رہے ہو۔'' میسن مسکرایا۔''اب جلدی سے فون کرو۔ میں اس درمیان میں مردہ خانے جا رہا ہوں اور وہاں پُرزور دعویٰ کروں گا کہ یہ لاش کارل کی نہیں ہے۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ استغاثہ نے لاش کی شناخت غلط کی ہے۔''

''میرا مطلب ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔''کہ میں ایک پریس کانفرنس بلواؤں گا جس میں شدومد سے انکار کروں گا کہ وہ لاش کارل کی نہیں ہے۔''

''مردہ خانے میں پریس رپورٹر کہاں سے آجائیں گے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔

''میرے بات شروع کرنے سے پہلے آجائیں گے۔'' میسن نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ پیری۔'' ڈریک ریسیور اٹھاتے ہوئے بولا۔ ''کاش تم ہنالولو سے واپس نہ آئے ہوتے۔''

☆☆☆

ڈونالڈ اسکیوڈر عدالت میں کسی مجاہد کے انداز میں داخل ہوا جو انصاف کو بچانے کے لیے اپنی تمام توانائیوں کے ساتھ لڑنے کا عزم رکھتا ہو۔ اس نے پیری میسن سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کی۔ جج روملے نے اپنی کرسی سنبھالی اور کارروائی کا آغاز ہوگیا۔ اسکیوڈر فوراً ہی اٹھا اور گلا صاف کر کے جیسے ایک ایک لفظ تولتے ہوئے کہا۔''یور آنر، گزشتہ چند گھنٹوں میں مجھے معلوم ہوا کہ قتل کا ایک اور عینی گواہ بھی ہے۔ جب ملزمہ نے پہلی گولی ماری تو وہ گواہ اس سے چند فٹ کے فاصلے پر موجود تھا۔ میں نے اس گواہ کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ میں کوئی حتمی وعدہ تو نہیں کرسکتا لیکن مجھے قوی امید ہے کہ آئندہ اڑتالیس گھنٹوں میں ضرور تلاش کرلوں گا۔ میں جن حالات میں درخواست کر رہا ہوں وہ غیر معمولی ہیں چنانچہ میں عدالت سے گزارش کروں گا کہ سماعت دو دن کے لیے ملتوی کردی جائے۔''

جج روملے نے پیری میسن کی طرف دیکھا۔ میسن جلدی سے کھڑا ہوگیا۔ اس کا انداز پُروقار اور آواز گونجتی ہوئی تھی۔

''یور آنر! میں نہ صرف اس درخواست کی مخالفت کروں گا بلکہ یہ بھی کہوں گا کہ اس وقت ایسی درخواست کرنا غیر قانونی اور قابلِ اعتراض طرزِ عمل ہے۔ مزید یہ کہ کل استغاثہ کی طرف سے اخبارات کو جو بیان جاری کیا گیا تھا کہ کارل کی لاش برآمد کرلی گئی ہے میں اسے گواہوں کو متاثر کرنے والا جھوٹا پروپیگنڈا قرار دوں گا۔''

اسکیوڈر نے ایک گہری سانس لی اور کھڑے ہو کر بولا۔

''یور آنر، وہ واحد وجہ جس کے سبب میں اس گواہ کو پیش نہیں کرسکتا، یہ ہے کہ پیری میسن نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے بلکہ میرے پاس یہ یقین کرنے کی بھی وجہ ہے کہ گواہ کو اس کی مرضی کے خلاف چھپایا گیا ہے۔''

''یور آنر!'' میسن اچھل کر کھڑا ہوا۔''یہ ایک انتہائی تباہ کن الزام ہے جو کسی وکیل پر لگایا گیا ہے۔ مسٹر ڈپٹی ڈسٹرکٹ......''

''ایک منٹ۔'' جج صاحب نے مداخلت کی۔''میں مسٹر اسکیوڈر سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی، کیا تم ان سنگین امکانات سے آگاہ ہو جو تمہارے اس بیان سے پیدا ہوتے ہیں؟''

''ہاں یور آنر، میں جانتا ہوں۔''

''اور تم اس بیان کی تائید میں ثبوت پیش کرنے کے لیے تیار ہو؟''

''میں نہ صرف ثبوت پیش کرنے کے لیے تیار ہوں۔'' اسکیوڈر نے جواب دیا۔''بلکہ مجھے یہ موقع دیا جائے تو اسے خوش آمدید کہوں گا، لیکن اس وقت میں ایسا نہیں کرسکتا۔ البتہ مجھے توقع ہے کہ بعد میں ضرور پیش کرسکوں گا۔ خاص طور پر اس وقت جب وکیل صفائی کے خلاف مجرمانہ کارروائی کا مقدمہ قائم کیا جائے گا۔ لیکن ابھی میں اتنا ثبوت ضرور پیش کرسکتا ہوں جس کی بنیاد پر عدالت التوا کی درخواست منظور کرسکتی ہے۔''

''اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسا ثبوت ضرور پیش کیا جائے۔'' میسن نے کہا۔

''بہت خوب!'' جج روملے نے فیصلہ کیا۔''عدالت اس وقت وہ ثبوت ملاحظہ کرے گی جو وکیل استغاثہ اس مقدمے کے اڑتالیس گھنٹے تک التوا کی درخواست کے جواز میں پیش کریں گے، اپنا ثبوت پیش کرو۔''

''میں میبل فاس کو گواہی کے لیے طلب کرتا ہوں۔'' اسکیوڈر نے کہا۔

یہ گواہ فوٹو اسٹوڈیو والی وہی عورت تھی جس نے پیری

میسن کو فوٹو دیے تھے۔
''نمبر 3618 اسٹاک ٹن بلوارڈ پر تمہارا ایک فوٹو اسٹوڈیو ہے اور تمہاری رہائش بھی اسی عمارت میں ہے؟'' اسکیوڈر نے پہلا سوال کیا۔
''جی ہاں۔'' گواہ نے جواب دیا۔
''کیا تم مسٹر پیری میسن وکیل سے جو یہاں بیٹھے ہیں، واقف ہو؟''
''ہاں میں نے انہیں دیکھا ہے۔''
''کب؟''
''پرسوں۔''
''کیا تم نے ان سے کوئی کاروباری سودا کیا تھا؟''
''کیا تھا۔''
''کیا؟''
''مسٹر میسن نے وہ فوٹو طلب کیے جنہیں مسز مورگن ڈیولپ کرنے کے لیے دے گئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ مسز مورگن کے پڑوسی اور دوست ہیں۔''
''اور یہ مسز مورگن کون ہے؟''
''وہ اس بلڈنگ کی تیسری منزل کے فلیٹ میں رہتی ہے۔''
''تم مسز مورگن کو کتنی مدت سے جانتی ہو؟''
''تقریباً دو ماہ سے۔'' گواہ نے جواب دیا۔
''میں تمہیں ایک فوٹو دکھاتا ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یہ فوٹو مسٹر مورگن کا ہے؟''
اسکیوڈر نے ایک فوٹو نکال کر اسے دکھایا جس پر جیل کا ایک نمبر بھی تحریر تھا اور اس نمبر کے نیچے انگلیوں کے نشانات بھی دیے گئے تھے۔
''میں اعتراض کرتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''کسی شخص کا مجرمانہ ریکارڈ ایسے براہِ راست انداز میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔''
''اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔'' جج رو ملے نے کہا۔
''میں اس معاملے کی تہ تک پہنچنا چاہتا ہوں۔''
''کیا تم اس آدمی کو جانتی ہو جس کا یہ فوٹو ہے؟'' اسکیوڈر نے گواہ سے پوچھا۔
''ہاں جانتی ہوں مگر میں یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ مجرم ہے۔''
''اور مسٹر میسن نے وہ فوٹو تم سے حاصل کر لیے جنہیں مسز مورگن نے ڈیولپ کرنے کے لیے دیے تھے؟''
''جی ہاں۔''

''اب یہ بتاؤ کہ کیا تم راجر کارمین نام کے کسی آدمی کو جانتی ہو۔''
''میں نے اسے دیکھا تھا۔'' گواہ نے جواب دیا۔ ''وہ ہنالولو سے مسز مورگن کے ساتھ آیا تھا۔ مسز مورگن ایک نرس ہے اور کارمین ایسا مریض تھا جس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔''
''کیا کارمین ایک ایمبولینس میں لایا گیا تھا اور پھر اسے اس فلیٹ میں لے جایا گیا تھا جو مورگن نے کرائے پر لیا ہوا تھا؟''
''جی ہاں۔''
''مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔'' اسکیوڈر نے کہا۔
''میں کوئی جرح نہیں کرنا چاہتا۔'' میسن نے کہا۔
''میرا اگلا گواہ کرسٹوفر بورگ ہے۔''
بورگ نے نمایاں بیزاری کے ساتھ حلف لیا۔ کرسی پر بیٹھا اور اسکیوڈر کی جانب دیکھا۔
''تمہارا نام کرسٹوفر بورگ ہے اور تم کئی برسوں سے ماہرِ جرائم کی حیثیت سے اس شہر کی پولیس کے شعبہ قتل سے وابستہ ہو۔'' اسکیوڈر نے کہا۔ ''ایک ماہر جرائم کی حیثیت سے تمہاری استعداد اور صلاحیت کیا ہے؟'' اسکیوڈر نے پوچھا۔
''کیا میں پوچھ سکتا ہوں؟'' میسن نے کچھ حیرت سے کہا۔ ''کہ کیا تم اس آدمی کو ایکسپرٹ ثابت کرنا چاہتے ہو؟''
''ہاں۔'' اسکیوڈر نے میسن کی طرف دیکھے بغیر کہا۔
بورگ نے اسکیوڈر اور میسن کے سوال و جواب پر کوئی توجہ نہیں دی اور عدالت کے رپورٹر کی طرف دیکھا جو تمام عدالتی کارروائی شارٹ ہینڈ میں لکھتا جا رہا تھا۔
''میں نے کیمسٹری، انگلیوں کے نشانات، تحقیقات میں کام آنے والی ادویات، اندازِ تحریر، اسلحہ جات اور ان کی گولیوں اور جرائم سے متعلق کئی مضامین کی تعلیم حاصل کی ہے۔'' بورگ نے جواب دیا۔
''میں تمہاری توجہ اس فوٹو کی جانب مبذول کراتا ہوں جسے گواہ میبل فاس نے مورگن کی حیثیت سے شناخت کیا ہے اور تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے اس آدمی کو کبھی دیکھا ہے؟''
''دیکھا ہے۔''
''اسے پہچانتے ہو؟''
''پہچانتا ہوں۔''
''کون ہے یہ؟''
''اس کا نام جیمز وائلے ہے۔'' بورگ نے جواب دیا۔

’’اور اسے جیمز کلرک کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔‘‘
’’کیا یہ مجرمانہ ریکارڈ رکھتا ہے؟‘‘ اسکیوڈر نے سوال کیا۔ میسن جلدی سے کھڑا ہوگیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جو بڑی بیچارگی سے لڑ رہا ہو۔
’’یور آنر، میں اعتراض کرتا ہوں کہ یہ سوال غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔‘‘ اس نے کہا۔
’’یہ صرف ایک درخواست کے سلسلے میں کیا جارہا ہے۔‘‘ اسکیوڈر نے میسن کی طرف دیکھے بغیر جج سے کہا۔ ’’مزید یہ کہ یہ محض ابتدائی ہے، آگے چل کر میں اس کا تعلق ثابت کردوں گا۔‘‘
’’اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔‘‘ جج رو ملے نے فیصلہ دیا۔
بورگ نے جیب سے ایک رومال نکال کر ہاتھ اور چہرہ صاف کیا اور بیزار لہجے میں بولا۔ ’’ہاں یہ مجرمانہ ریکارڈ رکھتا ہے۔‘‘
’’کیسا مجرمانہ ریکارڈ؟‘‘
’’دو مرتبہ چوری ڈکیتی کے جرم میں قید ہوئی، ایک مرتبہ خطرناک ہتھیار سے مجرمانہ حملے کے جرم میں، تین چار مرتبہ اقدام قتل کے الزام میں گرفتار......‘‘
’’یور آنر میں اعتراض کرتا ہوں۔‘‘ میسن پھر کھڑا ہوا۔
’’کسی بھی آدمی کو الزام میں گرفتار......‘‘
’’اعتراض درست ہے۔‘‘ جج نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فیصلہ دے دیا۔
’’کیا تم نے اس آدمی کی انگلیوں کے نشانات لیے تھے؟‘‘ اسکیوڈر نے پوچھا۔
’’جی ہاں۔‘‘
’’یہ انگلیوں کے نشانات تمہارے پاس ہیں؟‘‘
’’ہاں میرے پاس ہیں۔‘‘
’’پیش کرو۔‘‘
اسکیوڈر نے بورگ سے نشانات کے کارڈ لے لیے اور کہا۔ ’’میں ان نشانات کو کیس کی شہادتوں کے طور پر شامل کرنا چاہتا ہوں۔‘‘
’’مجھے کوئی اعتراض نہیں۔‘‘ میسن نے کہا۔
’’اور اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کل رات تم اس فلیٹ میں گئے تھے جو مورگن نے کرائے پر لیا ہوا ہے؟‘‘
’’ہاں گیا تھا۔‘‘
’’وہاں تم نے کیا کیا؟‘‘ میسن نے اس سوال پر بھی اعتراض کیا جسے مسترد کردیا گیا۔
’’میں نے کئی چیزوں سے انگلیوں کے نشانات لیے۔‘‘
’’تم نے ان کے فوٹو بھی لیے؟‘‘ اسکیوڈر نے کہا۔
’’اگر لیے ہیں تو پیش کرو۔‘‘
بورگ نے ایک پھولا ہوا لفافہ دیا۔ اسکیوڈر اٹھا اور بڑے واضح اور بلند لہجے میں کہا تاکہ حاضرین عدالت نہ صرف آواز سن لیں بلکہ انہیں اگلے سوال کی اہمیت کا بھی احساس ہوجائے۔ ’’اور اب مسٹر بورگ، میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے جن انگلیوں کے نشانات کے فوٹو لیے کیا ان میں اس آدمی کی انگلیوں کے نشانات ہیں جس کے مجرمانہ ریکارڈ کی تم نے گواہی دی ہے؟‘‘
’’جی ہاں...... ہیں۔‘‘
’’یہ نشانات تمہیں کہاں ملے تھے؟‘‘
’’مختلف جگہوں پر۔ مثلاً باتھ روم میں، میز پر، آئینے پر، ایک دروازے کے ہینڈل پر اور سیفٹی ریزر پر۔‘‘
’’کیا وہ فوٹو بھی ان میں شامل ہیں؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’میں انہیں مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کرانا چاہتا ہوں۔‘‘
’’مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔‘‘ میسن نے کہا۔
’’کیا تمہیں اس فلیٹ میں کچھ اور انگلیوں کے نشانات بھی ملے تھے؟‘‘ اسکیوڈر نے پوچھا۔
’’ہاں، ملے تھے۔‘‘
’’وہ نشانات کس کے تھے؟‘‘
میسن نے ایک بار پھر اعتراض کیا لیکن جج رو ملے نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اعتراض مسترد کردیا۔
’’مجھے مسٹر پیری میسن کی انگلیوں کے نشانات ملے۔‘‘ بورگ، میسن کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ’’پال ڈریک کے نشانات بھی ملے جو ایک ڈیٹیکٹو ہے جس کی خدمات مسٹر میسن حاصل کرتے رہتے ہیں۔ وہاں ایک وھیل چیئر بھی تھی اور اس پر بہ ظاہر اس آدمی کی انگلیوں کے نشانات تھے جو اس پر بیٹھا کرتا تھا۔ ان کے علاوہ مجھے ایک عورت کی انگلیوں کے نشانات بھی ملے۔‘‘
’’کیا تم نے ان کے فوٹو بھی لیے تھے اور ہر فوٹو پر لکھا تھا کہ یہ نشان کہاں سے ملا؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’میں درخواست کرتا ہوں کہ ان تصویروں کو بھی مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔‘‘
میسن اس طرح اپنی کرسی پر بیٹھا تھا جیسے کوئی شکست

خوردہ۔ جج نے چند لمحہ انتظار کیا پھر کہا۔ ''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وکیل صفائی کو کوئی اعتراض نہیں اس لیے ان تصویروں کو بھی ریکارڈ میں شامل کیا جاتا ہے۔''

''اور اب مسٹر بورگ!'' اسکیوڈر نے کہا۔ ''کیا تم گزشتہ رات کو اس اپارٹمنٹ میں دس بج کر پچاس منٹ پر اس وقت موجود تھے جب پیری میسن، پال ڈریک اور ایک خاتون ڈیلا اسٹریٹ، انسپکٹر فرینک بوڈفش سمیت میں خود بھی موجود تھا؟''

''جی ہاں، تھا۔''

''اور کیا اس وقت اس جگہ پر تم نے مجھے پیری میسن پر یہ الزام عائد کرتے سنا تھا کہ اس نے راجر کارمین کو جو عارضی طور پر اس فلیٹ میں مقیم تھا، کہیں لے جا کر چھپا دیا ہے؟ اور کیا میں نے اس وقت پیری میسن پر یہ الزام بھی...... لگایا تھا کہ وہ کارمین کو اغوا کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔ اسے ایسی جگہ پوشیدہ کر دیا ہے جہاں سے تلاش نہیں کیا جا سکتا اور نہ عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ اس ملزمہ مسز کارل کے ارتکاب قتل کا عینی گواہ تھا؟''

''ہاں، میں وہاں تھا اور میں نے تمہیں یہ الزامات عائد کرتے سنا تھا۔'' بورگ نے جواب دیا۔

''اور اس وقت اور اس مقام پر پیری میسن نے میرے الزام کے جواب میں کیا کہا تھا؟'' اسکیوڈر نے سوال کیا۔

میسن جلدی سے اٹھا مگر اس کے انداز سے بے یقینی نمایاں تھی۔ اس نے ایک بار پھر اعتراض کیا اور جج صاحب نے اسے پھر مسترد کر دیا۔ بورگ نے میسن کی طرف دیکھا اور سرسری لہجے میں جواب دیا۔

''اس نے کہا تھا کہ تم مجھے کبھی سزا نہیں دلا سکتے کیونکہ اس کا ساتھی ایک سابقہ سزا یافتہ مجرم ہے اور کوئی جیوری اسے ایک سزا یافتہ مجرم کی گواہی پر سزا نہیں دے گی۔ نیز تم اسے اس لیے بھی سزا نہیں دلا سکتے کیونکہ اس کے ساتھی کی گواہی کی کوئی تائیدی شہادت پیش نہیں کر سکتے۔''

''اب تم جرح کر سکتے ہو۔'' اسکیوڈر نے بڑے تمسخر آمیز لہجے میں میسن سے کہا۔

میسن نے بورگ کو غور سے دیکھا جو رومال سے اپنی پیشانی کا پسینا خشک کر رہا تھا۔

''تم نے اب تک کتنے آدمیوں کی انگلیوں کے نشانات اتارے اور چیک کیے ہیں؟'' میسن نے سوال کیا۔

''میں نہیں سمجھتا کہ یہ سوال ضروری ہے۔'' اسکیوڈر بولا۔

''یہ سوال اس کی مہارت، تجربہ اور صلاحیت پرکھنے کے لیے کیا گیا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''تم نے اسے ایک ایکسپرٹ ظاہر کیا ہے۔ مجھے یقیناً یہ جاننے کا حق ہے کہ اس کی صلاحیت اور قابلیت کیا ہے۔''

''سوال بالکل درست ہے۔'' جج رو ملے نے فیصلہ دیا۔ ''وکیل صفائی نے اس گواہ کی قابلیت کے بارے میں تم سے اتفاق نہیں کیا تھا اور اسے گواہ کی قابلیت کے بارے میں ہر معقول سوال پوچھنے کا حق ہے۔ اعتراض رد کیا جاتا ہے۔''

''میں کہہ نہیں سکتا۔ میں نے ہزاروں آدمیوں کی انگلیوں کے نشانات لیے ہیں۔'' بورگ نے جواب دیا۔

''چلو یہی بتاؤ کہ وہ پہلا آدمی کون تھا تم نے جس کی انگلیوں کے نشانات اتارے اور چیک کیے؟''

''یہ میں کیسے یاد رکھ سکتا ہوں۔'' بورگ مسکرایا۔

''اچھا اس کے نشانات کب لیے تھے؟''

''میں یہ بھی نہیں بتا سکتا۔ غالباً پندرہ سال پہلے کی بات ہے، اب یاد نہیں۔''

''اچھا، وہ آخری آدمی کون تھا جس کے نشانات تم نے لیے اور چیک کیے؟'' میسن نے پوچھا۔ بورگ کے چہرے پر مطمئن مسکراہٹ ابھری۔

اس نے فاتحانہ انداز سے اسکیوڈر کی طرف دیکھا پھر جواب دیا۔

''یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ وہ آخری آدمی جس کی انگلیوں کے نشانات میں نے لیے وہ کارل تھا۔ میں نے آج صبح دو بجے...... شہر کے مردہ خانے میں...... اس کی انگلیوں کے نشانات لیے اور یہ تمہارے اس اخباری بیان کے بعد لیے گئے جس میں تم نے کہا تھا کہ وہ لاش کارل کی نہیں بلکہ کسی اور شخص کی ہے۔''

''کیا تم پورے یقین سے کہہ رہے ہو؟'' میسن نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔ ''کہ وہ آدمی کارل ہی تھا۔''

''میں بالکل یقین سے کہہ رہا ہوں۔'' بورگ نے... پُرزور لہجے میں جواب دیا۔ ''لاش دو دن تک سمندر کے پانی میں رہی تھی لیکن اس کے باوجود میں اس کی انگلیوں کے نمایاں نشانات لینے میں کامیاب ہوگیا۔ آدمی کی انگلیوں کے نشانات کبھی تبدیل نہیں ہوتے...... موت کے بعد بھی۔ وہ شناخت کا یقینی ذریعہ ہوتے ہیں۔''

''ایک آدمی کی انگلیوں کے نشانات پر کسی دوسرے شخص کے نشانات کا شبہ ہوسکتا ہے؟''

''ہرگز نہیں۔ ایک ہائی اسکول کا طالب علم بھی یہ بات

جانتا ہے۔'' بورگ کا لہجہ طنزیہ تھا۔
جج نے میز پر زور سے ہاتھ مارا اور تیز نظروں سے بورگ کی طرف دیکھا۔
''گواہ کو صرف سوال کے جواب کی حد تک رہنا چاہیے۔'' انہوں نے سخت لہجے میں کہا۔ ''گواہ سے ایک ایکسپرٹ کی حیثیت سے اس کی قابلیت کے بارے میں سوالات کیے جا رہے ہیں۔ عدالت نہیں چاہتی کہ ان سوالات کو غیر ضروری طور پر طول دیا جائے۔ لیکن عدالت یہ بھی نہیں چاہتی کہ گواہ سوال کا جواب دیتے ہوئے مذاق اڑانے کا انداز اختیار کرے۔''
''اگر تم نے اسے کارل کی حیثیت سے شناخت کیا۔'' میسن نے پوچھا۔ ''تو تمہارے پاس لازمی کارل کی انگلیوں کے نشانات پہلے سے موجود ہوں گے۔ دوسرے الفاظ میں تمہارے پاس لازمی طور پر کچھ نشانات ہوں گے۔ جن سے تم لاش کی انگلیوں کے نشانات کا موازنہ کرسکو؟''
''ہاں، میرے پاس تھے۔'' بورگ نے جواب دیا۔
''پندرہ سال قبل کارل نے ایک بینک میں ملازمت کی درخواست دی تھی اور ایک بانڈ کمپنی کی ضمانت داخل کی تھی۔ بانڈ کمپنی نے اس کو ضمانت دینے کے لیے اس کی انگلیوں کے نشانات لے کر اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر لیے تھے۔''
''اوہ!'' میسن نے اس انداز سے کہا جیسے اس جواب نے اس کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہو۔
''کوئی مزید جرح کرنا چاہتے ہو؟'' جج ردملے نے پوچھا۔
میسن آہستہ قدموں سے میز کی طرف گیا اور وہ تمام فوٹو اٹھائے جو عدالت میں کیس کے ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے دیے گئے تھے اور پھر بورگ سے پوچھا۔
''کیا تمہارے پاس مقتول کارل کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں؟''
بورگ نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور میسن کو دے دیا۔
''اس میں ہیں، خود دیکھ لو۔''
میسن نے کچھ دیر وہ تصویریں دیکھیں اور انہیں عدالتی تصویروں میں ملا دیا۔ پھر ان میں سے ایک تصویر نکالی۔
''مسٹر بورگ، اس فوٹو میں جو نشانات دکھائے گئے ہیں، کس کے ہیں؟''
''یہ نشانات مورگن ایوس کے ہیں۔'' بورگ نے جواب دیا۔ ''گویا اس آدمی کے جس نے وہ فلیٹ کرائے پر لیا تھا۔ میں نے ایسے نشانات بے شمار چیزوں پر پائے۔ مثلاً بوتل، گلاس، واش اسٹینڈ، باتھ روم، شیونگ کا سامان، سوٹ کیس، آئینہ، جو نشانات تمہارے ہاتھ میں ہیں وہ ایک کھڑکی کے شیشے سے لیے گئے ہیں۔ مجھے وہاں انگلیوں کے مکمل نشانات مل گئے تھے۔''
میسن نے وہ تصویر الگ کرلی اور ایک اور تصویر دکھائی۔
''اور یہ نشانات کس کے ہیں؟''
''یہ کارل کے وہ نشانات ہیں جو اس کی لاش کی انگلیوں سے اتارے گئے ہیں۔'' بورگ نے جواب دیا۔
''اور یہ......؟'' میسن نے ایک دوسری تصویر دکھائی۔
''یہ نشانات میرے خیال سے اس عورت کے ہیں جو راجر کارمین کی نرس تھی۔''
''اور یہ نشانات؟'' میسن نے ایک اور تصویر دکھائی۔
''یہ نشانات وھیل چیئر سے لیے گئے ہیں اور میرے خیال سے یہ راجر کارمین کے ہیں۔'' بورگ نے جواب دیا۔
''ذرا ٹھہرو!'' میسن نے دفعتاً کہا۔ ''تم اپنا بیان انگلیوں کے نشانات کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس حوالے کو پڑھ کر دے رہے ہو جو ہر تصویر پر لکھ دیا گیا ہے۔''
''ظاہر ہے مجھے ان تمام تصویروں کو آپس میں خلط ملط ہونے سے بچانے کے لیے کوئی طریقہ اختیار کرنا ہی تھا۔'' بورگ نے کہا۔ ''لیکن مجھے محدب شیشہ دیا جائے تو میں ہر تصویر الگ الگ شناخت کرسکتا ہوں۔''
''کیا تم یہ مظاہرہ عدالت میں بھی کر سکتے ہو؟''
''بے شک۔''
میسن نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا۔ اسے درمیان سے تھوڑا سا پھاڑ کر ایک بڑا سوراخ بنایا اور اسے ایک تصویر پر اس طرح رکھ دیا کہ صرف انگلیوں کے نشانات ہی نظر آرہے تھے۔
''اچھا اس تصویر کو دیکھو۔'' اس نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ ''اس میں تمہیں صرف نشانات نظر آرہے ہیں، حوالے کی عبارت چھپ گئی ہے۔'' میسن نے ایک اور تصویر لی جس میں دوسرے سوراخ دار کاغذ سے عبارت چھپا دی گئی تھی۔ ''اور یہ دوسری تصویر لو۔'' پھر اس طرح ایک تیسری تصویر لے کر بورگ کے ہاتھ میں دی۔ ''اور یہ تیسری تصویر بھی لو اور اب بتاؤ کہ کیا تم ان تینوں کو پہچان سکتے ہو؟''
''بے شک پہچان سکتا ہوں لیکن کچھ دیر تک غور سے دیکھنا پڑے گا۔'' بورگ نے جیب سے محدب شیشہ نکالتے

ہوئے کہا۔
''جتنا وقت چاہو لے لو۔'' میسن نے فاتحانہ انداز سے کہا۔
بورگ نے محدب شیشے سے تمام تصویروں کو غور سے دیکھا۔
''مجھے کچھ پوائنٹس بھی دیکھنا پڑیں گے جو میری نوٹ بک میں درج ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''ان میں سے دو نشانات ایک جیسے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ راجر کارمین کے ہیں مگر میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔''
''ٹھیک ہے، اپنی نوٹ بک سے بھی مدد لے لو۔'' میسن نے جواب دیا۔
بورگ نے اپنی نوٹ بک اور ایک باریک نشانات والا پیمانہ نکالا۔ دونوں تصویروں کو دیکھا اور پھر جج صاحب کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔
''یہ دونوں نشانات۔'' اس نے دونوں تصویریں دکھاتے ہوئے کہا۔ ''اس آدمی کی انگشت شہادت کے نشانات ہیں جو میرے خیال میں راجر کارمین تھا کیونکہ یہ نشانات وھیل چیئر پر ملے تھے۔''
اب تم ان تصویروں پر کوئی نشانی بنا دو تاکہ انہیں پہچاننے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ مثلاً کراس بنا دو۔'' میسن نے کہا۔
بورگ نے بڑی بیزاری کے ساتھ جیب سے قلم نکالا اور ہر فوٹو پر کراس بنایا۔ میسن نے فاتحانہ انداز سے وہ کاغذ ہٹا لیے جنہوں نے عبارت چھپا رکھی تھی اور کہا۔
''اور اب مسٹر بورگ جبکہ تمہیں ایکسپرٹ کہا گیا ہے اور تمہارے نزدیک ایک ہائی اسکول کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ کسی بھی دو آدمیوں کے نشانات ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے تو براہ مہربانی مجھے بتاؤ گے کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ تم نے ابھی کارل کی انگشت شہادت کے نشان اور کارمین کی انگشت شہادت کے نشان کو یکساں نشانات کی حیثیت سے شناخت کرلیا۔''
بورگ نے ناقابل یقین نظروں سے دونوں تصویروں کی عبارت پڑھی اور ساکت رہ گیا۔ اسکیوڈر اچھل کر کھڑا ہوا اور لپک کر گواہ کے قریب آیا۔ جج رو ملے نے الجھی نگاہوں سے میسن کی طرف دیکھا۔
''مسٹر میسن، کیا تم یہ بتانا چاہتے ہو کہ گواہ نے شناخت میں غلطی کی ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔
''نہیں۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''معزز عدالت کو جو بات سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ جب میرے قابل دوست مسٹر اسکیوڈر پر اس گواہ کے بیان کی اصل حقیقت روشن ہوگی تو مسز این نیوبری کے خلاف یہ کیس خارج کردیا جائے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں انہیں اس مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا کہ وہ جیوری کو سمجھائیں کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ اس آدمی نے جسے ان کے گواہوں نے چھ تاریخ کی رات کو ملزمہ کے ہاتھوں قتل ہوتے دیکھا تھا، سات تاریخ کو اپنی انگلی کے نشانات اس وھیل چیئر پر چھوڑے جو سان فرانسسکو کی ایک عمارت کے فلیٹ میں پائی گئی تھی۔''
''یور آنر، اس میں ضرور کسی طرح کی کوئی چالاکی کی گئی ہے۔'' اسکیوڈر نے کہا۔
''اگر میرے معزز دوست۔'' میسن مسکرایا۔ ''یہ جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ یہ چالاکی کہاں اور کب ہوئی اور کس نے کی تو میں انہیں دو سراغ بتا سکتا ہوں۔ پہلا یہ کہ جب چھ تاریخ کی رات کو ڈیلا اسٹریٹ ڈیک پر گئی تو وہ تقریباً اسی جگہ کھڑی تھی جہاں ایلین فیل بوٹ ڈیک پر جانے سے پہلے کھڑی تھی۔ دوسرا سراغ یہ کہ جب مقتول کارل ہنالولو سے جہاز پر سوار ہوا تھا تو کسی نے اس کا سوٹ کیس کھولا اور سوٹ کیس میں رکھے پکچر فریم سے بیلی نیوبری کا فوٹو نکال کر ونی جوائس کا فوٹو لگا دیا۔ بیلی کا یہ فوٹو ونی جوائس کے ایک فوٹو سے بڑی مشابہت رکھتا تھا۔ جہاں تک باقی دوسری باتوں کا تعلق ہے تو ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی کو وہ خود ہی معلوم کرنا ہوں گی۔''
اسکیوڈر، جو جھکا ہوا بورگ سے سرگوشیوں میں باتیں کررہا تھا کھڑا ہوا اور ایک ایسی آواز میں جس سے اس کے الجھے ہوئے، پریشان اور حیرت زدہ ذہن کی عکاسی ہوتی تھی بولا۔ ''کیا میں معزز عدالت سے ایک مختصر وقفے کی درخواست کرسکتا ہوں؟ مجھے چند حقائق پر غور کرنا ہے۔''
''ان حالات میں مجھے یقین ہے کہ وکیل صفائی کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔'' جج رو ملے نے میسن کو مخاطب کیا۔
''میں صرف ایک شرط پر وقفے کی مخالفت نہیں کروں گا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی نے مجھ پر گواہوں کو چھپانے کا الزام عائد کیا تھا مگر میرے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ مسٹر اسکیوڈر کی نگرانی میں ایک ایسی گواہ موجود ہے جسے میں نے صفائی کے گواہ کی حیثیت سے طلب کیا ہے۔ میرا اشارہ ایولین وائننگ کی طرف ہے جو راجر کارمین کی نرس تھی۔''
''کیا تمہاری نگرانی میں یہ گواہ ہے؟'' جج صاحب نے

اسکیوڈر سے پوچھا۔ اسکیوڈر کے چہرے پر شرمندگی کا تاثر ظاہر ہوا۔

''میں خود ایولین کو تلاش کر رہا تھا۔'' اس نے جواب دیا۔ ''ابھی ایک گھنٹا قبل مجھے اطلاع ملی تھی کہ آفیسرز نے اسے حراست میں لے لیا ہے۔ وہ میرے آفس میں ہے۔ آفیسر اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا مگر کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ صفائی کی گواہ ہے۔''

''اب تو معلوم ہو گیا۔ اس لیے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ اجلاس میں وقفہ ہو، مجھے اس کا بیان لینے کی اجازت دی جائے۔'' میسن نے کہا۔

''تمہیں کوئی اعتراض ہے؟'' جج نے اسکیوڈر کی طرف دیکھا۔

''بالکل نہیں یور آنر......!''

''اسے یہاں لانے میں کتنی دیر لگے گی؟''

''دو تین منٹ یور آنر۔ اس وقت وہ گواہوں کے کمرے میں موجود ہے۔'' اسکیوڈر نے بتایا۔

عدالت کا بیلف ایولین کو لانے چلا گیا۔ جج رو ملے نے الجھی نظروں سے میسن کو دیکھا اور کہا۔ ''کیا عدالت یہ سمجھے مسٹر میسن کہ جو لاش کل برآمد کی گئی ہے اور جسے کارل کی لاش کی حیثیت سے شناخت کیا گیا ہے، تمہارے نزدیک وہ کارل کی لاش نہیں ہے۔''

''نہیں یور آنر۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''میں نے کل رات پریس کو جو بیان دیا تھا کہ وہ لاش کارل کی نہیں ہو سکتی وہ صرف استغاثہ کو اس امر پر مجبور کرنے کے لیے دیا تھا کہ وہ لاش کی یقینی شناخت اور اسے کارل کی لاش ثابت کرنے کے لیے اس کی انگلیوں کے نشانات پیش کرے۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ کارل کی لاش ہی ہو سکتی ہے۔''

''اگر وہ کارل کی لاش ہے تو تم اس حقیقت کا کیا جواز پیش کرو گے کہ اسکی انگلی کا نشان اس فلیٹ میں ایک وھیل چیئر پر پایا گیا۔''

''جب تک گواہ ایولین چند باتوں کی وضاحت نہ کر دے میں کوئی جواز پیش کرنے کی ذمے داری ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی کی خیال کرتا ہوں۔ بہر حال یہ انہی کا کیس ہے۔''

''میں سمجھتا ہوں کہ وکیل صفائی جانتے ہیں کہ میں ہر اس معلومات کو خوش آمدید کہوں گا جو اس پُراسرار کیس پر روشنی ڈال سکے۔'' اسکیوڈر نے ناگواری سے کہا۔

جج صاحب کچھ اور بھی کہنا چاہتے تھے کہ بیلف، ایولین وائننگ کو ساتھ لیے کمرے میں داخل ہوا۔ ایولین گواہوں کے کٹہرے میں آئی اور حلف لے کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے سے ظاہر تھا کہ وہ سخت اعصابی دباؤ میں ہے۔ میسن نے جج کی طرف دیکھا۔

''اگر معزز عدالت اور وکیل استغاثہ اس گواہ کا بیان لینے کے لیے میرے غیر معمولی انداز پر معترض نہ ہوں تو ہم اس کیس کو حل کر سکتے ہیں۔'' وہ گواہ کی طرف گھوما۔ ''مس ایولین، تم نے ابھی سچ بولنے کا حلف لیا ہے اور تم جانتی ہو کہ اگر تم نے سچ بیان کرنے سے گریز کیا تو تم جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں سزا پا سکتی ہو۔''

''جی ہاں!'' ایولین نے جواب دیا۔

''کچھ عرصے سے مورگن ایوس نامی آدمی سے تمہارے تعلقات قائم ہیں؟''

''جی ہاں۔''

''کیا تم جانتی تھیں کہ وہ سزا یافتہ مجرم ہے؟''

''ہاں۔'' قدرے ہچکچاتے ہوئے ایولین نے کہا۔

''اور اس سے قبل تم کارل کو کافی مدت سے جانتی تھیں؟''

''ہاں۔''

''مورگن کو لاس اینجلز میں قتل کے الزام میں پکڑا گیا تھا اور اس پر مقدمہ بھی چلا تھا؟''

''ہاں اس پر مقدمہ چلا تھا مگر وہ بری بھی کر دیا گیا تھا۔''

''بے شک اور کارل اس جیوری میں شامل تھا جس نے مورگن کو بری کرنے کا فیصلہ دیا تھا؟''

''ہاں......شامل تھا۔''

''جب تم نے دیکھا کہ کارل بھی جیوری میں شامل ہے تو تم نے سوچا کہ تم کارل پر دباؤ ڈالو کہ وہ ہر ممکن طریقے سے اس آدمی کو بری کرا دے جس سے تم محبت کرتی ہو۔'' میسن نے کہا۔ ایولین جواب دیتے ہوئے ہچکچائی۔

''اور کیا تم نے۔'' میسن نے بات جاری رکھی۔ ''اس مقصد کے لیے کارل کو رشوت نہیں دی تھی؟ جواب دو ایولین! حقائق دستیاب ہیں اور ان میں تمہارا حصہ قابلِ گرفت ہے۔ بہتر ہے کہ سچائی سے کام لو۔''

''نہیں...... میں نے رشوت نہیں دی تھی۔''

''جب کارل اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد جیوری سے الگ ہو گیا اور جب مورگن بری کر دیا گیا تو کارل کی جیب میں پچیس ہزار ڈالر آ چکے تھے۔ وہ ہوائی جزائر کی سیر کرنے چلا گیا اور ہنالولو میں قیام کیا۔ کارل کئی معاملات میں بہت

سادہ دل تھا۔ اس نے اپنی اچانک دولت مندی کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اس کی کوئی معقول وجہ بتا سکا۔ اس نے صرف اپنا نام بدل دیا اور ایک نئی زندگی سے لطف اندوز ہونے لگا۔ پھر ایسا ہوا کہ وان ڈینس یعنی اس وکیل نے جس نے مورگن کی پیروی کی تھی، اپنے آپ کو مشکل میں گھرا پایا۔ اس کے خلاف جیوری کو رشوت دینے کے الزام میں تحقیقات شروع ہوگئی اور وان ڈینس اور مورگن دونوں کے لیے بہت ضروری ہوگیا کہ گرانڈ جیوری کارل کو گواہ کی حیثیت سے طلب نہ کرے۔ کارل کا نام بدل کر دوسری شخصیت اختیار کرلینا ایک حد تک کارآمد تھا مگر اتنا نہیں کہ وہ تربیت یافتہ جاسوسوں کو اپنا سراغ لگانے سے باز رکھ سکے۔ چنانچہ تمہیں ہنالولو بھیجا گیا تاکہ تم کارل کے ساتھ مل کر زیادہ موثر گمشدگی کا منصوبہ بناؤ۔ ہنالولو کے سفر کا جواز پیدا کرنے کے لیے تم نے اپنی بہن کو بتایا کہ تم ہنی مون پر جارہی ہو۔ مورگن جس سے تم نے خفیہ طور پر شادی کرلی تھی، اس وقت حقائق چھپانے کے لیے وان ڈینس کی مدد کرنے میں بہت مصروف تھا۔ وہ جہاز تک تمہارے ساتھ گیا لیکن جہاز کی روانگی سے قبل لوٹ آیا اور تم اکیلی ہنالولو گئیں۔ کارل سے ملیں اور اس سے مل کر ایک مکمل گمشدگی کا پلان بنایا۔

''یہ پلان اصل میں بڑی ہوشیاری سے وان ڈینس، مورگن اور شاید کسی حد تک تم نے مل کر تیار کیا تھا۔ تم جانتی تھیں کہ کار کے ایک حادثے میں راجر کارٹمین نام کے ایک آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ تم نے راجر کارٹمین کے نام سے اسی جہاز کے ٹکٹ خریدے جس پر کارل مور، کارل نیوبری کے نام سے سفر کررہا تھا۔ کارل گاہے گاہے بہت پوشیدگی کے ساتھ تم سے تمہارے کیبن میں ملنے آتا تھا۔ تم اس کی گردن میں چمڑے اور لوہے کا بنا ہوا ایک خول پہنا دیتی تھیں۔ آنکھوں پر بڑے شیشوں کا چشمہ لگا دیتی تھیں تاکہ اس کے چہرے کا بیشتر حصہ چھپ جائے اور وھیل چیئر پر بٹھا کر اسے ڈیک پر لے جاتی تھیں۔

''تمہیں معلوم ہوگیا تھا کہ ایلین فیل ہر روز ڈنر کے فوراً بعد اکیلی ڈیک پر جاتی ہے۔ چنانچہ تم نے اور کارل نے طے کیا کہ چھ تاریخ کی رات کو وہ ڈیک پر جائے اور ایک فرضی خودکشی کے طور پر خود کو شوٹ کرے اور سمندر میں کود جائے۔ تمہیں امید تھی کہ فائر کی آواز سن کر ایلین ڈیک پر آئے گی اور دیکھے گی کہ بہ ظاہر ایک آدمی کا جسم سمندر میں گر گیا ہے۔ لیکن ایلین کا تجسس اسے بوٹ ڈیک پر لے گیا اور سیدھی سادی خودکشی کے بجائے یہ دیکھا گیا کہ اسے قتل کیا گیا ہے اور اس کی بیوی پر قتل کا الزام لگا دیا گیا۔

''اپنے فرضی طور پر سمندر میں گرنے کے بعد وہ تمہارے کیبن میں گیا جہاں وہ ایک بار پھر راجر کارٹمین بن گیا اور اسے وھیل چیئر پر بٹھا کر...... جہاز کے ساحل سے لگنے کے بعد...... واقعتا اسٹاک ٹن بلوارڈ کے اس فلیٹ میں لے جایا گیا۔ کارل کی فرضی خودکشی بہت کم لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کراتی لیکن اس کا فرضی قتل ایک دوسرا ہی معاملہ تھا۔ صورت حال اس وقت اور پیچیدہ ہوگئی جب میں اڑ کر لاس اینجلز جا پہنچا اور یہ ثابت کردیا کہ کارل نے غبن نہیں کیا تھا۔ چنانچہ مورگن نے فیصلہ کیا کہ تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ فوراً اسٹاک ٹن بلوارڈ کا فلیٹ چھوڑ دو کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ شاید کارٹمین کو تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔

''وہ تمہیں سانٹا کروز بہاڑ پر واقع ایک کیبن میں لے گیا۔ لیکن کیا تم جانتی تھیں کہ تمہیں کیبن میں چھوڑنے کے بعد وہ اسٹاک ٹن بلوارڈ کے فلیٹ واپس آیا اور کارل کو بتایا کہ اس نے کارل کے لیے پوشیدہ رہنے کی ایک دوسری جگہ تلاش کرلی ہے۔ پھر اسے ایک موٹر بوٹ پر فارالون لے گیا۔ تب تک سمندر میں گھومتا رہا جب تک اسے ربر کا ایک ٹیوب نہیں مل گیا جسے گزشتہ رات جہاز سے پھینکا گیا تھا۔ اس نے ربر ٹیوب اٹھایا، کارل مور کو شوٹ کیا۔ اس کے کپڑے اتار لیے اور لاش کو ربر ٹیوب کے حلقے میں ڈال کر ٹیوب کو سمندر میں بہنے کے لیے چھوڑ دیا، یہ جانتے ہوئے کہ کارل کی لاش ایک دو دن میں دیکھ لی جائے گی۔''

میسن کہتے کہتے رکا۔ ایولین سفید چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے کرسی کے ہتھے پکڑے ہوئے بیٹھی بالکل خاموش، خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔

''تم نے لازمی طور پر اندازہ لگا لیا ہوگا...... جب کارل کی لاش ملنے کی خبر شائع ہوئی...... کہ حقیقت میں کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔'' میسن کی بات جاری تھی۔ ''تو اب مس ایولین! جیوری کو رشوت دے کر اس آدمی کو بچانے کی کوشش کرنا جس سے تم محبت کرتی ہو، ایک اور بات ہے لیکن قتل کے جرم میں کسی کے ساتھ ملوث ہونا، اس سے بالکل الگ اور انتہائی سنگین فعل ہے۔''

ایولین نصف کے قریب کرسی سے اٹھی۔ دوبارہ گر گئی۔ بے بسی سے چاروں طرف دیکھا پھر آہستہ سے اپنا سر ہلایا۔ نظریں اٹھا کر جج رو ملے کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''یہ بالکل سچ ہے۔ جب مورگن پر قتل کا مقدمہ چلا تو میں سمجھتی تھی کہ وہ بے گناہ ہے اور اسے دانستہ پھنسایا گیا ہے اس لیے میں اس

کے لیے سب کچھ کرنے پر تیار تھی۔ وان ڈینس نے کہا کہ اگر مورگن کو سزا ہوئی تو اس کے بہت سے کاروباری دوستوں کو بھی پھانسا جائے گا۔ اس نے بتایا کہ ان لوگوں نے میرے شوہر کی مدد کے لیے ایک رقم جمع کی ہے۔ اگر جیوری کوئی فیصلہ نہ کرسکے تو وہ پانچ ہزار ڈالر دیں گے اور اگر جیوری مورگن کو بالکل بے گناہ قرار دے تو وہ پچیس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں۔ میں نے یہ صورت حال کارل کو بتائی اور اس سے قسم کھا کر کہا کہ مورگن بے گناہ ہے۔ اس نے بڑی کوشش کی اور جیوری کو اپنا ہمنوا بنالیا۔ میں نے کارل کو یقین دلایا تھا کہ مورگن کو پھانسا گیا ہے کیونکہ میں خود بھی ایسا ہی سمجھتی تھی۔''

''تم نے سات تاریخ کو ایک پکچر فریم خریدا تھا؟'' میسن نے سوال کیا۔

''ہاں، کارل اپنی سوتیلی بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا۔ گواہی دینے سے بچنے کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ فرضی خودکشی کرے اور وہ جانتا تھا کہ حالات نارمل ہونے تک جس میں برسوں بھی لگ سکتے تھے، وہ بیلی سے نہ مل سکے گا، نہ اسے دیکھ سکے گا۔ اس لیے وہ اس کا فوٹو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔ اگر وہ بیلی کا فوٹو لے جاتا تو اس کی بیوی خودکشی کے بارے میں مشکوک ہوسکتی تھی چنانچہ اس نے فریم میں فوٹو بدل دیے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کی بیوی کو فوراً ہی معلوم ہوگیا۔ میں نے کارل کی اسی چرائی ہوئی تصویر لگانے کے لیے فریم خریدا تھا۔''

''اور چھ تاریخ کی شام کو تم نے ہی وہ نوٹ کارل کو بھیجا تھا؟''

''ہاں...... ہم نے ساری منصوبہ بندی کرلی تھی۔ ہم نے ایک ڈمی اسپتال میں چھپادی تھی کہ مقررہ وقت پر اسے سمندر میں پھینکا جاسکے اور دیکھنے والا سمجھے کہ جیسے کارل کو سمندر میں گرایا گیا ہے۔ چھ تاریخ کی رات کو میں نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک ایلین فیل ڈیک پر نہیں آگئی۔ تب میں نے کارل کو بلا بھیجا۔ ہمیں ڈمی کو گھسیٹ کر جنگلے تک لے جانا تھا پھر ایلین کو متوجہ کرنے کے لیے دو فائر کرنا تھے۔ اس کے بعد ایلین بوٹ ڈیک پر آتی تو ہم ڈمی کو اٹھا کر سمندر میں گرادیتے اور ریوالور وہیں بوٹ ڈیک پر چھوڑ دیتے۔ کارل میرے کیبن میں آتا، گردن پر خول چڑھا کر چشمہ لگا کر وہیل چیئر میں بیٹھ جاتا اور یوں کوئی شبہ پیدا کیے بغیر کارمین کی حیثیت میں جہاز سے اتر جاتا۔''

''یہ کیسے ہوا کہ تمہارا گاؤن جنگلے میں پھنس گیا؟'' میسن نے پوچھا۔

''مسز مور نے اپنے بھیگے کپڑے الماری میں رکھ کر غلطی کی تھی۔ کپڑے وہاں سے بہ آسانی دیکھ لیے گئے۔ اس سے ظاہر ہوگیا کہ وہ ڈیک پر گئی تھی۔ اگر میرے کیبن کی تلاشی لی جاتی تو میں بھی یہ نہ چاہتی کہ انہیں بھیگے کپڑے مل جائیں۔ میں پورٹ ہول سے اپنے کپڑے سمندر میں پھینک دیتی اور میں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن تب تک جہاز نے اپنا رخ بدل دیا تھا،ہوا بہت تیز چل رہی تھی گاؤن پورٹ سے نکلا تو اڑ کر جنگلے میں پھنس گیا۔ ہوا کے دوسرے جھکڑ نے اسے وہاں سے بھی اڑا دیا لیکن جنگلے میں شاید کوئی کیل وغیرہ لگی تھی جس میں پھنس کر گاؤن کا تھوڑا سا کپڑا پھٹ کر وہیں اٹکا رہ گیا۔ ایلین فیل نے مجھے ڈمی گھسیٹ کر جنگلے تک لے جاتے دیکھا تھا۔ تمہاری سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ نچلے ڈیک پر تھی۔ اس نے اوپر دیکھا تو مجھے دوسرا فائر کرکے ڈمی کو سمندر میں پھینکتے دیکھ لیا۔ میں جانتی تھی کہ وہ فوراً جاکر اطلاع کردے گی کہ ایک آدمی سمندر میں گر گیا ہے۔ میں یہ بھی جانتی تھی کہ جلد یا بہ دیر اسے بتانا ہوگا کہ اس نے کیا دیکھا تھا مگر وہ بارش کی وجہ سے مجھے ٹھیک سے نہیں پہچان سکتی تھی جبکہ میں اسے واضح طور پر دیکھ رہی تھی۔

''براہ مہربانی میرا مقصد سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ میں اس بات پر آمادہ تھی کہ اس آدمی کی ہر ممکن مدد کروں جس سے مجھے محبت ہے کیونکہ میں اسے بے گناہ بھی سمجھتی تھی مگر جب آج صبح میں نے اخبارات دیکھے تو جان گئی کہ مورگن مجھے اس پہاڑی کیبن میں چھوڑ کر کیوں گیا تھا۔ وہ اس لیے واپس گیا تھا کہ کارل کو دھوکا دے کر قتل کردے۔ اس نے سوچا کہ اس طرح کارل کبھی گواہی نہیں دے سکے گا اور اس کے قتل کا الزام بھی مسز کارل پر آجائے گا۔ یہ جان کر میں پریشان ہوگئی۔ میں اس سے محبت کرتی تھی۔ اب بھی کرتی ہوں مگر اب میں اسے نہیں بچاسکتی اور مزید اس کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ مسٹر میسن، ایسا لگتا ہے تم سب کچھ جانتے ہو۔ مجھے بتاؤ کیا مورگن نے واقعی کارل کو ہلاک کیا ہے؟''

''ہاں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اس نے وہ لمبے فیتے کے جوتے لاش کے پاؤں میں چھوڑ کر غلطی کی۔ جب یہ سمجھا گیا تھا کہ کارل کو قتل کرکے سمندر میں پھینک دیا گیا ہے تب اس نے ڈنر سوٹ کے ساتھ میچ کرنے والے جوتے پہنے تھے۔ جیسے ہی میں نے وہ لمبے فیتے کے جوتے دیکھے تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ حقیقت میں کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔ اس پر بھی یہ میری غلطی تھی کہ میں نے حقیقت اس سے قبل کیوں نہ جان لی۔ یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ کارل لاس اینجلز میں ایک جیوری میں شامل تھا اور یہ کہ وہ ایک ملزم کو بری کرانے کا

ذریعہ بنا ہے اور یہ کہ اس مقدمے میں بدنام وکیل وان ڈینس اس کی پیروی کر رہا تھا اور یہ کہ ملزم کے بری ہوتے ہی کارل دفعتاً ایک خطیر رقم کا مالک بن گیا، حقیقت کا اندازہ لگانے کے لیے کافی تھے۔ خاص طور سے اس مقفل سوٹ کیس سے بیلی کی تصویر تبدیل کیے جانے کے پیش نظر جس کی چابی صرف کارل کے پاس تھی، یہ اندازہ اور بھی یقینی تھا۔ لیکن واقعات جس عجیب اور الجھے ہوئے انداز سے پیش آئے اس سے مجھے حقیقت کا ادراک کرنے میں دیر لگی اور میں کارل کی زندگی نہیں بچا سکا۔''

اچانک ایولین جو بہت دیر سے خود کو سنبھالتے سنبھالتے تھک چکی تھی، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

''یور آنر!'' میسن نے جج رو ملے کو مخاطب کیا۔ ''کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس موقع پر عدالت کی کارروائی میں تھوڑا وقفہ دے دیا جائے۔''

☆☆☆

پیری میسن، ڈیلا اسٹریٹ، پال ڈریک، مسز کارل، بیلی نیوبری اور رائے ہنگر فورڈ ہوٹل میں میسن کے عارضی آفس میں بیٹھے تھے۔

''میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا۔'' رائے نے میسن سے کہا۔ ''کہ تم نے حقیقت کیسے جان لی؟''

''مجھے ہمیشہ یہ افسوس رہے گا کہ مجھے پہلے سمجھ لینا چاہیے تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ایولین کی بہن میرین نے بتایا تھا کہ اس نے کارل کو لاس اینجلز کے ایک روڈ پر دیکھا تھا۔ جبکہ ایولین نے کہا تھا کہ جہاز پر دیکھنے سے قبل وہ برسوں سے کارل سے نہیں ملی۔ اس نے کہا تھا کہ جب وہ ڈیک پر کارل سے ملی تب کارل نے بتایا تھا کہ وہ خودکشی کرلے گا۔ ڈیلا نے بتایا تھا کہ اس نے کارل کو ایولین کے کیبن میں آتے جاتے دیکھا ہے۔ خود مسز کارل نے کہا تھا کہ جب ایولین اپنے مریض کے ساتھ ڈیک پر آتی ہے تو کارل کہیں غائب ہو جاتا ہے۔ اور بیلی، تم نے مجھے بتایا تھا کہ لاس اینجلز میں کارل اس مقدمے میں جیوری میں شامل تھا جس کی پیروی وان ڈینس کر رہا تھا اور کارل نے کوشش کر کے جیوری سے ملزم کو بری کرنے کا فیصلہ دلایا اور یہ کہ یہ دو تین ماہ قبل کی بات ہے۔ یہ تقریباً وہی وقت تھا جب کارل کو ایک خطیر رقم کہیں سے ملی تھی۔ ان سب سے زیادہ مجھے اس وقت حقیقت سمجھ لینا چاہیے تھی جب مورگن نے کہا تھا کہ ایک غیر متوقع گواہ میرے کیس کو خراب کر دے گا۔ پھر جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ گواہ ڈیلا اسٹریٹ ہے تب مجھے فوراً اندازہ کر لینا چاہیے تھا کہ کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔ مورگن کو یہ بات صرف ایولین کے ذریعے معلوم ہو سکتی تھی اور ایولین کو صرف اس لیے معلوم ہو سکتا تھا جب وہ موقع پر موجود ہو اور اس نے ڈیلا کو خود دیکھا ہو۔ کارل نے آسان راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن جیسا عموماً ہوتا ہے وہی کارل کے ساتھ ہوا۔ اس کے باوجود ہمیں اس کے کردار کا اندازہ لگانے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے۔ اسے ایولین پر اعتبار تھا۔ وہ ایک تصوراتی خواب دیکھنے والا آدمی تھا۔ اسے دنیاوی معاملات کا زیادہ تجربہ نہیں تھا۔ ایولین کو اسے یہ سمجھانے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی کہ مورگن بے گناہ ہے۔ خاص طور سے اس لیے کہ وہ خود مورگن سے محبت کرتی تھی اور اسے مورگن کی بے گناہی کا یقین تھا۔ پھر کارل نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس طرح وہ بیلی کو بھی ایسے مواقع فراہم کر سکتا ہے کہ وہ اعلیٰ سوسائٹی میں اپنی جگہ بنا سکے۔''

''میں اب بھی اس سے بے حد محبت کرتی ہوں۔'' بیلی نے آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ کہا۔

''اپنے انداز میں مجھے بھی اس سے محبت تھی۔'' مسز کارل، بیلی سے نظریں بچاتے ہوئے بولی۔ ''لیکن شاید میں نے اس کے کردار کا پوری طرح اعتراف نہیں کیا۔ میں نے بڑی جلدی یقین کر لیا کہ اس نے غبن کیا ہے۔ لیکن بہ ظاہر اس دولت مندی کی کوئی دوسری وجہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ کارل بیلی سے محبت کرتا تھا۔ مگر میرا خیال ہے اسے مجھ سے اتنی محبت نہیں تھی۔ وہ اتنی مدت کنوارہ رہا تھا کہ شادی شدہ زندگی میں کچھ لینے اور کچھ دینے کا عادی نہیں تھا۔ اس نے جو کچھ بھی کیا بیلی کے لیے کیا...... اس کا خیال تھا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے ہماری بہتری کے لیے کر رہا ہے۔''

''میں جلدی کرنا نہیں چاہتا۔'' میسن کھڑا ہو گیا۔ ''لیکن مجھے اور ڈیلا کو روانگی کا اہتمام کرنا ہے۔ لاس اینجلز آفس سے فون آیا تھا کہ وہاں ایک مؤکل کسی بہت اہم معاملے کے سلسلے میں میرا انتظار کر رہا ہے۔ ہمیں جلد ہی وہاں جانا ہے۔''

''ایک منٹ پلیز۔'' رائے نے کہا۔ ''مجھے ایک اعلان کرنا ہے۔ موجودہ حالات کی وجہ سے ابھی کچھ دن اسے عام نہیں کیا جائے گا۔ لیکن میں نے ......'' وہ قدرے ہچکچایا تو ڈیلا بول اٹھی۔

''بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور بیلی کی طرف دیکھا۔ ''ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں۔''




الجھے زاوئے

الجھاوے

اثر نعمانی

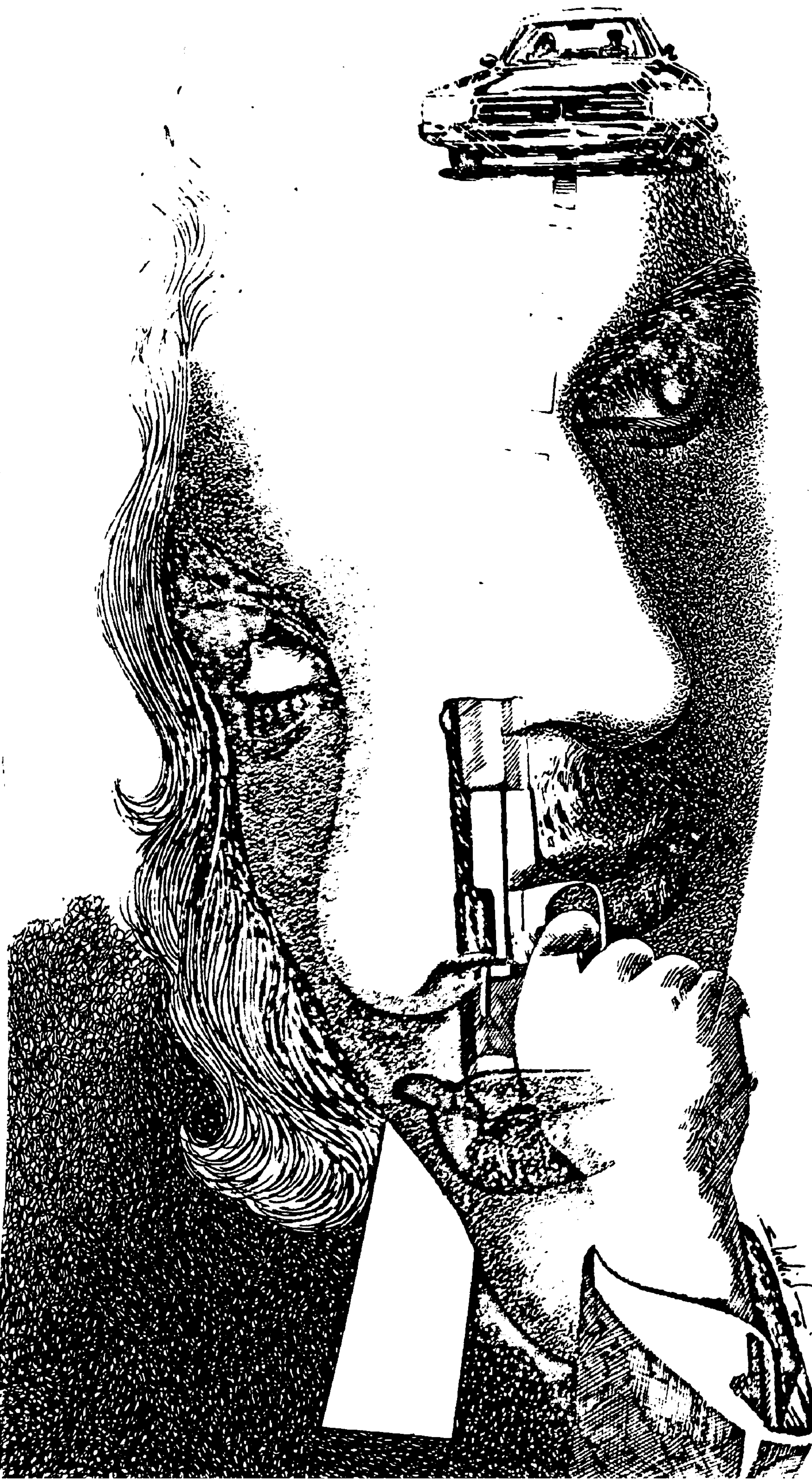
اول اسٹینلے گارڈنر مغرب کے سرّی ادب کا ایک معتبر نام اور اس کا تخلیق کردہ کردار وکیل پیری میسن شہرۂ آفاق جاسوسی ڈائجسٹ میں پیری میسن کی بہت سی کہانیاں آپ کی نظر سے گزری ہوں گی۔ یہ وکیل پیچیدہ سے پیچیدہ کیسوں کو حل کرنے میں ماہر ہے اور مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچائے بغیر نہیں چھوڑتا، یہی اس کا کمال ہے۔ زیرِ نظر ناول بھی ایک انتہائی مشکل ترین اور پیچیدہ کیس ہے جس کا مرکزی نکتہ ایک ڈاکٹر کی ہلاکت ہے مگر یہ ہلاکت کس طرح ہوئی اور اس کا ذمہ دار کون ہے، پیری میسن کو اس راز سے پردہ اٹھانا ہے اور اصل مجرم کو منظرِ عام پر لاکر تختۂ دار تک پہنچانا ہے۔

وکیل پیری میسن کا ایک اور کارنامہ۔ سچ اور جھوٹ کی معرکہ آرائی کا فسانہ

پیری میسن کی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ نے اسے بتایا کہ ایک عورت مسز جون کربی نے فون کیا تھا۔ وہ چاہتی ہے کہ میسن اس کے شوہر پر جرح کرے۔ اس کا شوہر رات کہیں گیا تھا اور اس بارے میں ایک کہانی بیان کرتا ہے۔ میسن اس سلسلے میں اس پر جرح کرے کہ وہ کہانی سچ ہے یا جھوٹ۔ میسن نے جواب دیا کہ وہ گھریلو جھگڑوں کے کیس نہیں لیتا۔ ڈیلا نے بتایا کہ اس نے بھی مسز کربی سے یہی کہا تھا مگر اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے اور اسے اس کا مفاد عزیز ہے۔ اب وہ پانچ منٹ بعد دوبارہ فون کرے گی۔ اسی وقت مسز جون کربی کا فون آگیا۔ میسن نے اس سے خود بات کی۔ مسز کربی نے میسن سے بھی یہی کہا۔ اس نے کہا کہ وہ چاہتی ہے کہ اس کے شوہر کو احساس ہوجائے کہ اس کی کہانی کو درست نہیں مانا جاسکتا اور پھر وہ بتادے کہ سچ بات کیا ہے اور اگر وہ کوئی ایسی بات ہے کہ جس کے بعد اسے قانونی مدد کی ضرورت ہو تو میسن اس کے مفاد کا تحفظ کرسکے۔ اس کے خیال میں اس کا شوہر کوئی نہ کوئی بات غلط کہہ رہا ہے لیکن وہ اس سے کہے گی تو ان کی گھریلو اور ازدواجی زندگی متاثر ہونے کا امکان ہے۔ شاید وہ کسی قسم کی مصیبت میں پھنس گیا ہے لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کا شوہر چیزیں فروخت کرنے کے فن کا ماہر ہے۔ وہ لوگوں کو سفید کو کالا سمجھنے پر آمادہ کرسکتا ہے۔ پیری میسن نے جواب دیا۔ اچھا ٹھیک ہے وہ اپنے شوہر کو آج سہ پہر دو بجے اس کے دفتر بھیج دے مگر خود اس کے ساتھ نہ آئے۔ وہ صرف اس کے شوہر سے بات کرے گا۔ مسز کربی نے کہا کہ وہ خود بھی اس موقع پر موجود رہنا نہیں چاہتی اور پیری میسن کا شکریہ ادا کرکے ریسیور رکھ دیا۔

○☆○

ٹھیک دو بجے مسٹر جون نارتھرپ کربی، پیری میسن کے آفس میں موجود تھا۔ میسن نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جون کربی بیالیس تینتالیس سال کا ایک صحت مند آدمی تھا جس کے انداز سے بڑی خود اعتمادی کا اظہار ہورہا تھا۔ اس نے آتے ہی کہا کہ اسے حیرت ہے۔ وہ ایک وکیل سے ملنے کیوں آیا ہے کیونکہ ایسی کوئی بات نہیں جس میں اسے کسی وکیل کی مدد کی ضرورت ہو مگر اس کی بیوی نے کہا کہ اسے دو بجے پیری میسن سے ملنے جانا ہے اور وہ آگیا محض اس خیال سے کہ کوئی جھگڑا نہ ہو اور گھر میں سکون قائم رہے۔ اس نے کہا کہ وہ جانتا ہے میسن بہت مصروف آدمی ہے اس لیے بیکار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرے گا اور شروع سے بیان کرے گا کہ کل رات کیا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ کربی آئل ویل سپلائی کمپنی کا صدر ہے۔ گاہے گاہے وہ اور اس کے ہم پیشہ افراد کسی مقام پر جمع ہوتے ہیں اور کاروباری معاملات پر گفتگو کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک میٹنگ کل رات بھی تھی جو ایک روڈ ہاؤس میں منعقد ہوئی تھی۔ کل پیر کا دن تھا اور پیر



کو روڈ ہاؤس بند رہتا ہے اور وہاں کوئی نہیں آتا۔ انہوں نے روڈ ہاؤس کرائے پر حاصل کیا تاکہ اطمینان سے گفتگو ہو سکے۔ میٹنگ ہوئی، خوش اسلوبی سے جاری رہی اور پھر ختم ہو گئی۔ روڈ ہاؤس شہر سے کافی فاصلے پر ہے۔ میٹنگ کے بعد وہ اپنی کار میں گھر واپس جا رہا تھا کہ اس نے اس لڑکی کو روڈ پر دیکھا۔

"کسی کار میں" میسن نے پوچھا۔

"نہیں۔ پیدل چلتے ہوئے" جون کربی نے جواب دیا "اس کے ہاتھ میں پیٹرول کا ایک گیلن والا سرخ رنگ کا ٹن تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی کار میں پیٹرول ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ کسی پیٹرول پمپ سے ایک گیلن پیٹرول خرید کر واپس آ رہی تھی۔ مجھے وہ کوئی مہذب اور شریف لڑکی معلوم ہوئی اور میں نے کار روک لی۔"

"اس کی عمر کیا تھی؟" میسن نے پوچھا۔

"میرے خیال سے اکیس یا بائیس سال ہو گی" جون کربی نے بتایا "نوجوان خوب صورت لڑکی تھی۔ اچھا لباس پہنے ہوئے تھی۔ میں نے اس سے صورت حال پوچھی۔ اس نے جواب دیا کہ اس کی کار میں پیٹرول ختم ہو گیا تھا۔ اب وہ پیٹرول پمپ سے پیٹرول خرید کر واپس اپنی کار کی طرف جا رہی ہے جو یہاں سے تقریباً چوتھائی میل کے فاصلے پر کھڑی ہے۔ میں نے اسے اپنی کار میں بٹھا لیا اور اس کی کار کی طرف روانہ ہو گیا مگر چوتھائی میل کیا نصف میل آگے جانے کے باوجود کوئی کار نظر نہیں آئی۔ ہم ایک میل تک گئے۔ کار پھر بھی نہیں ملی۔ میں نے وجہ پوچھی، اس نے کہا کہ وہ خود حیران ہے کہ کار کہاں چلی گئی۔ آگے ایک دوسرا پیٹرول پمپ تھا۔ میں نے وہاں سے کار واپس موڑ لی۔ اس جگہ آیا جہاں سے اس لڑکی کو بٹھایا تھا اور احتیاطاً آگے تک گیا کہ شاید کار مل جائے۔ یہاں تک کہ وہ پیٹرول پمپ آگیا جہاں سے لڑکی نے پیٹرول کا ٹن خریدا تھا مگر کار نہیں ملی۔ ایک بار پھر واپس لوٹا، تمام راستہ اچھی طرح دیکھا۔"

"مگر کار نہیں ملی۔"

"نہیں۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں نے لڑکی سے سوالات کیے۔ اس نے بتایا کہ اس نے کار کی چابیاں پیروں کے نیچے بچھی ربر کی چٹائی کے نیچے رکھ دی تھیں پھر پیٹرول پمپ جا کر پیٹرول کا ٹن خریدا۔ اس کی کار میں اتنا بھی پیٹرول نہیں تھا کہ ایک قدم بھی چل سکے۔ اس صورت میں صاف ظاہر تھا کہ کسی نے کار چرالی تھی۔ یا تو اس میں پیٹرول ڈال کر لے گیا تھا یا اپنی کار کے پیچھے رسی سے گھسیٹ کر۔"

"پولیس میں تو رپورٹ کی ہو گی" میسن نے پوچھا۔ جون کربی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"دراصل یہی وجہ ہے کہ میری بیوی نے کسی وکیل سے مشورہ کرنے کی ضرورت محسوس کی" اس نے جواب دیا "میں نے پولیس میں رپورٹ نہیں کی۔"

"کیوں نہیں کی۔"

"اس لڑکی نے منع کر دیا تھا۔ اس کے پاس ڈرائیونگ لائسنس نہیں تھا۔"

"کوئی پرس یا بیگ وغیرہ تو ہو گا۔"

"بیگ اس نے کار میں چھوڑ دیا تھا۔ اس میں کوئی خاص رقم نہیں تھی" جون کربی نے جواب دیا "لڑکی کا کہنا تھا کہ وہ بیگ سے ایک ڈالر کا نوٹ نکال کر پیٹرول لینے چلی گئی تھی۔"

"پیچھے لوٹی تھی یا آگے گئی تھی؟"

"واپس لوٹی تھی۔ اسے یاد تھا کہ تقریباً آدھ میل پہلے وہ ایک پیٹرول پمپ سے گزری تھی۔"

"وہ پیدل واپس گئی، کسی سے لفٹ لینے کی کوشش نہیں کی۔"

"نہیں کیونکہ فاصلہ زیادہ نہیں تھا اور پھر وہ لفٹ لینے سے ڈرتی بھی تھی۔"

"اس کے باوجود وہ تمہاری کار میں بیٹھ گئی۔"

"جی ہاں اور اس نے اس کی وجہ بھی بتا دی تھی۔ جاتے ہوئے وہ خالی ہاتھ تھی، آتے ہوئے ایک گیلن کا ٹن اس کے ہاتھ میں تھا جس کے وزن سے اس کا ہاتھ تھک گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا کہنا تھا کہ مجھے دیکھ کر اس نے اچھی رائے قائم کی تھی۔ میرے ساتھ کار میں بیٹھتے ہوئے اسے ڈر نہیں لگا۔"

"اس کے بعد کیا ہوا؟"

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ لڑکی کسی اچھے خاندان کی معلوم ہوتی تھی۔ مگر اس وقت بالکل خالی ہاتھ تھی۔ نہ ڈرائیونگ لائسنس نہ دوسرے شناختی کاغذات اور جو تھوڑی بہت رقم تھی، وہ بیگ کے ساتھ چلی گئی تھی۔"

"تم نے اس کا نام تو پوچھا ہی ہو گا۔"

"جی ہاں، اس کا نام لوئس تھا۔" جون کربی نے جواب دیا "وہ اپنے بارے میں کچھ بتانے سے فطری طور پر ہچکچا رہی تھی۔ آخر میں اس کے لیے اجنبی تھا پھر بھی اس کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ وہ شادی شدہ مگر طلاق یافتہ تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ شہر میں اس کا کوئی عزیز یا واقف کار ہو تو اسے وہاں چھوڑ دوں مگر اس نے بتایا کہ وہ یہاں کسی کو نہیں جانتی۔ اب رات کے وقت میں ایک شریف لڑکی کو سڑک پر اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا تھا چنانچہ میں اسے ایک موٹل میں لے گیا اور اس لڑکی کے لیے ایک کیبن کرائے پر لینا چاہا مگر موٹل کے مالک نے کیبن دینے سے انکار کر دیا۔"

"کیوں؟"

"شاید وہ مشکوک ذہن کا مالک تھا۔ اس نے ایک نوجوان لڑکی کو بڑی عمر کے آدمی کے ساتھ دیکھ کر معلوم نہیں کیا سمجھا۔"

"تو پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں نے مس لوئس سے کہا کہ یہ تو پریشان کن صورتِ حال ہوگئی ہے' اب کیا کریں۔ اس پر اس نے کہا کہ کسی دوسرے موٹل چلیں اور وہاں میں اسے اپنی بیوی بتا کر کیبن لوں تو ضرور مل جائے گا۔ میرا خیال ہے اس نے یہ مشورہ اس لیے دیا کہ وہ اپنی وجہ سے مجھے زیادہ پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔ ظاہر تھا کہ رات زیادہ ہوتی جارہی تھی اور جب تک اس کا کوئی انتظام نہ ہو جاتا' میں گھر جانا نہیں چاہتا تھا۔"

"اس وقت کیا وقت ہوا تھا؟"

"آدھی رات ہو چکی تھی۔"

"تو پھر تم نے اس کی تجویز پر عمل کیا؟"

"جی ہاں۔ ہم دوسرے موٹل گئے جس کا نام ہیوئی ریسٹ موٹل تھا۔ میں نے منیجر سے ایک کیبن مانگا۔ اس نے ہمیں ایک سرسری نظر سے دیکھا اور کہا بیس ڈالر ہوں گے۔ میں نے بیس ڈالر دے دیے۔"

"رجسٹر میں اپنا اصلی نام لکھا تھا؟" میسن نے سوال کیا۔

"جی نہیں۔ لڑکی کا نام مس لوئس تھا اس لیے میں نے رجسٹر میں مسٹر اور مسز جون لوئس لکھ دیا" کربی نے جواب دیا "میں نے لڑکی سے اس کے شہر کا نام نہیں پوچھا تھا اس لیے جو نام پہلے ذہن میں آیا لکھ دیا یعنی سان فرانسسکو کیلی فورنیا۔ اس طرح پتا بھی جو دل میں آیا لکھ دیا۔ رجسٹر میں کار کا نمبر اور ماڈل بھی لکھنا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی کار کا ماڈل لکھ دیا۔ حروف بھی لکھ دیے مگر عدد لکھنے لگا تو پہلا عدد صحیح لکھ کر آخری دو عدد بدل دیے۔ منیجر نے ہمارے ساتھ جا کر کیبن دکھایا۔ ہم کیبن کے اندر گئے۔ میں نے مس لوئس سے کہا کہ میری خواہش تھی کہ اس کے لیے کچھ زیادہ کر سکتا لیکن اس کا خیال تھا کہ وہ مزید صورتِ حال سے نمٹ سکتی ہے تو اب میں اجازت چاہتا ہوں پھر میں نے اسے دس ڈالر دیے اور گڈنائٹ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔"

"اپنے گھر کس وقت پہنچے تھے؟"

"ایک بجے کا وقت تھا۔ یہ میرا اندازہ ہے۔ میں نے گھڑی نہیں دیکھی تھی۔"

"تمہاری بیوی جاگ رہی تھی یا سو رہی تھی؟"

"سو رہی تھی مگر میرے آنے پر جاگ گئی۔"

"تم نے اسے مس لوئس کے بارے میں بتایا؟"

"رات کو نہیں اگلی صبح بتایا۔ میری بیوی بہت سمجھ دار اور کھلے ذہن کی مالک ہے۔ جب میں نے اسے مس لوئس کے بارے میں بتایا تو اسے بھی ہمدردی ہوگئی۔ کہنے لگی مجھے اسے گھر لے آنا چاہیے تھا اور اصرار کرنے لگی کہ مجھے موٹل واپس جا کر اس کی خیریت معلوم کرنا چاہیے۔"

"تو پھر تم واپس موٹل گئے؟"

"جی ہاں" جون کربی نے بتایا "میری بیوی بھی میرے ساتھ گئی۔ ہمیں کیبن نمبر۵ دیا گیا تھا۔ میں نے کار کیبن کے سامنے روکی۔ نیچے اترا' کیبن کی چابی دروازے کے قفل میں لگی تھی۔ میں اندر گیا مگر وہاں مس لوئس کا کوئی پتا نہیں تھا اگرچہ بستر کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ رات اس پر سوئی تھی۔"

"اس کے بعد کیا ہوا؟" میسن نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ یہی ہے کل کہانی۔ میرا خیال ہے کہ وہ علی الصباح اٹھی اور کیبن کی چابی قفل میں چھوڑ کر چلی گئی۔ میری بیوی کو اندیشہ ہے کہ میں کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤں۔ موٹل کے منیجر نے بیس ڈالر لیے جو کہ بہت زیادہ ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اسے ہم پر کچھ شبہ ہوگیا تھا مگر میں رقم نہ دیتا تو کیا کرتا۔ میں گھر واپس جانا چاہتا تھا۔ وہ زیادہ مانگتا تو جان چھڑانے کے لیے زیادہ بھی دے سکتا تھا۔"

"کہانی دلچسپ ہے" میسن نے کہا "ایک غیر معمولی ایڈونچر کہا جاسکتا ہے۔ تمہاری بیوی کو کہانی پر یقین آگیا۔"

"کیوں نہ آتا۔ کہانی میں ایسی کیا بات ہے جو سچ نہیں لگتی؟"

"اس نے تمہیں وکیل سے مشورہ کرنے کو کیوں کہا؟"

"اس لیے کہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ مثلاً وہ لڑکی آئے اور موٹل میں شوہر بیوی کی حیثیت سے کیبن لینے سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہے۔ مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں کرے گی مگر بہرحال امکان تو ہے۔ جہاں تک میری بیوی کا تعلق ہے' اسے مجھ پر پورا اعتماد ہے اور وہ جانتی ہے کہ میں سچ بول رہا ہوں۔"

"جب تم نے اس لڑکی کو دیکھا" میسن نے پوچھا "تو وہ ایک گیلن... سرخ پیٹرول کا ٹن لے جارہی تھی؟"

بیوی اپنے شوہر سے شکایت کر رہی تھی کہ انہیں اپنا فیملی ڈاکٹر بدل لینا چاہیے کیونکہ بڑھاپے کے باعث اب وہ علاج کرنے کے قابل نہیں رہا۔

"اس مرتبہ اس نے کیا' کیا ہے؟" شوہر نے پوچھا۔

"اس مرتبہ اس نے پھر مجھے غلط گولیاں دے دیں۔ یہ تیسرا موقع ہے کہ اس نے مجھے جان سے مار دینے کی کوشش کی ہے۔"

"اسے کم از کم ایک موقع تو اور دے دو ڈارلنگ!" شوہر بولا "آخر تمہارے خاندان کے تمام افراد بھی تو مرنے سے پہلے اس کے زیرِ علاج رہے ہیں۔"

"جی ہاں" جون کربی نے جواب دیا۔

"ویسا ہی ٹن جیسے عام طور پر پیٹرول پمپوں پر مختلف رنگوں میں مل جاتے ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"اس نے کیسا لباس پہنا ہوا تھا؟"

"میں نے غور سے نہیں دیکھا۔ غالباً گرے رنگ کی اسکرٹ پہنے تھی۔ جوتے اور موزے براؤن رنگ کے تھے۔"

"جوتوں کی ایڑی فلیٹ تھی یا ہائی؟"

"کافی اونچی ایڑی تھی۔"

"اچھا جب تم موٹل گئے تو فطری طور پر پیٹرول کا ٹن تو کیبن میں نہیں لے گئے ہوگے۔"

"بالکل نہیں۔ ایک ایسی لڑکی جس کے پاس کوئی سامان نہ ہو حد یہ کہ بیگ تک نہ ہو۔ اس کے پاس پیٹرول کا ٹن ہونا عجیب سا لگتا تھا۔" کربی مسکرانے لگا۔

"تب وہ پیٹرول کا ٹن ابھی تک تمہاری کار میں ہوگا۔"

"میرے خیال سے ہونا تو چاہیے۔"

"اب تمہاری کار کہاں ہے؟"

"نیچے پارکنگ لاٹ میں۔"

"میں تمہارے ساتھ نیچے جاکر اس پیٹرول کے ٹن کو دیکھنا چاہتا ہوں" میسن نے کہا "شاید اس سے کوئی بات معلوم ہوسکے۔"

"مجھے خیال آتا ہے مسٹر میسن!" جون کربی نے سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرا "کہ آج صبح میں نے اسے کار میں نہیں دیکھا۔"

"تمہاری کار رات کو گیرج میں ہوتی ہے یا یونہی گھر کے سامنے کھڑی کردیتے ہو؟"

"ہمارا اپنا گیرج ہے جس میں تین کاریں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔"

"تم نے کوئی شوفر ملازم رکھا ہوا ہے۔"

"جی نہیں۔"

"تب وہ ٹن کار میں سے کون لے جاسکتا ہے۔ اسی میں ہوگا۔"

"معلوم نہیں۔ سچی بات یہ ہے مسٹر میسن کہ میں نہیں جانتا اس ٹن کا کیا ہوا؟"

"بہتر ہوگا کہ میں رجسٹریشن آفس سے معلوم کروں کہ مس لوئس کے نام کون سی کار رجسٹرڈ ہے پھر یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اس نے وہ کار کس ڈیلر سے خریدی تھی۔ کار کا حلیہ بھی معلوم ہوسکتا ہے لڑکی کا پتا بھی۔"

"ایک منٹ' ایک منٹ" جون کربی نے جلدی سے کہا "تم تو بہت تیز جارہے ہو" اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا "ایسا معلوم ہوتا ہے تم میری کہانی کو توڑنے کی کوشش کررہے ہو۔"

"توڑنے کی کوشش۔ وہ بھلا کیوں۔ تمہاری کہانی میں تو کوئی غلط بات نہیں ہے" میسن نے کہا "یا ہے؟"

"ہرگز نہیں مگر تمہارے انداز سے لگ یہی رہا ہے جیسے میں نے کسی جرم سے بچنے کی کوشش کی ہے.... اوہ میرے خدا کیا یہ کلاک درست ہے؟"

"ہاں' کیوں؟"

"تب مجھے چلنا چاہیے۔ میری گھڑی ضرور آدھا گھنٹا سست ہے۔ میرا ایک بہت ضروری اپائنٹمنٹ ہے جس کے لیے تاخیر ہوگئی۔"

"اگر تمہاری گھڑی سست ہے تب تمہیں یہاں آدھا گھنٹا پہلے آجانا چاہیے تھا مگر تم تو صحیح وقت پر آئے" میسن نے کہا۔

"میں ہر جگہ پہلے پہنچنا پسند کرتا ہوں" جون کربی کھڑا ہوگیا۔ "بہت بہت شکریہ مسٹر میسن۔ میں تمہیں بعد میں فون کروں گا۔"

اور وہ بہت تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ پیری میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھا۔

"وہ ایک گیلن پیٹرول کا ٹن خریدنے گیا ہے" ڈیلا نے مسکراتے ہوئے کہا "اور اگر سرخ رنگ کا نہیں ملا تو وہ اس پر سرخ رنگ بھی کردے گا۔"

"ہاں اسے احساس ہوگیا کہ یہ اس کی کہانی کا ایک کمزور پہلو ہے۔"

"میں نے یہ نام کربی کہیں حال ہی میں سنا ہے۔ تب سے برابر غور کررہی ہوں...." ڈیلا کہتے کہتے رکی "اوہ میرے خدا!"

"یاد آگیا۔" میسن نے پوچھا۔

"چیف! آج صبح اپنی کار ڈرائیو کرتے ہوئے میں نے کار کا ریڈیو کھول دیا تھا" ڈیلا نے پُرجوش لہجے میں بتایا "میں صبح کی خبریں سننا چاہتی تھی۔ مقامی خبریں سناتے ہوئے اناؤنسر نے بتایا کہ ایک ڈاکٹر بی لاکرج بوب جو کہ سن لینڈ ڈرائیو پر کہیں رہتے ہیں' ان پر گزشتہ رات کسی نے حملہ کیا۔ ان کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے اور وہ اسپتال میں بے ہوش پڑے ہیں۔ حالت بہت نازک ہے۔ پڑوسیوں نے ایک عورت کو چیختے سنا اور پھر ایک نوجوان عورت کو مکان سے نکل کر بھاگتے دیکھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اس عورت کا حلیہ اس عورت سے ملتا ہے جسے رات مسٹر کربی نے لفٹ دی تھی۔"

"حلیہ ملنے سے کچھ نہیں ہوتا" میسن نے کہا "پڑوسی تو ایسا حلیہ بیان کرتے ہیں جو بہت سی نوجوان عورتوں پر فٹ آسکتا ہے۔"

"میں جانتی ہوں مگر اب مجھے یاد آگیا کہ میں نے کربی کا نام کہاں سنا تھا۔ پولیس کا خیال ہے کہ حملہ آور کوئی ایسا ہے جس نے کل رات ڈاکٹر بوب سے اپائنٹمنٹ لے رکھا تھا۔ وہ نوجوان عورت منشیات کی عادی بھی ہوسکتی ہے۔ وہ ڈاکٹر بوب کے آفس میں داخل ہوئی۔ شیشے کے ایک بھاری جگ سے ڈاکٹر کے سر پر ضرب لگائی اور پھر ڈاکٹر کی دواؤں میں سے کوئی نشیلی دوا لے کر بھاگ گئی۔ پولیس نے ڈاکٹر بوب کی اپائنٹمنٹ بک دیکھی کیونکہ ڈاکٹر اتنی رات گئے بغیر اپائنٹمنٹ کے کسی کو اندر نہیں بلا سکتا

تھا۔"

"یہ رات میں کس وقت کی بات ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کی" ڈیلا نے جواب دیا "اپائنٹمنٹ بک میں دو نام لکھے تھے۔ میں دوسرا نام بھول گئی مگر مجھے یقین ہے کہ ایک نام کربی تھا۔ اگر صرف صبح سنا ہوتا تو شاید یاد نہ رہتا مگر سہ پہر کی خبروں میں پھر وہی نام دہرایا گیا۔ جب سے مسز کربی نے فون کیا تھا' میں برابر یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی' اب اچانک یاد آگیا۔"

"ممکن ہے کوئی خاص بات نہ ہو" پیری میسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "لیکن پال ڈریک کے آفس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ڈاکٹر بوب کے بارے میں معلومات کرے۔ مقام کو دیکھے' اگر مقام وہی ہے۔ وقت بھی وہی ہے' حلیہ بھی وہی ہے' نام بھی وہی ہے تو شاید ہمارا مؤکل کسی سنگین صورتِ حال سے دوچار ہے۔ جون کربی سے فون پر رابطے کی کوشش کرو۔ اس کے آفس میں پیغام چھوڑ دو کہ جیسے ہی وہ آئے' مجھ سے بات کرے۔ گھر پر مسز کربی کو فون کرکے کہو کہ میں اس کے شوہر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

ڈیلا اسٹریٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور آفس سے باہر نکل آئی۔ دس منٹ بعد اس نے میسن کو بتایا کہ جون کربی اپنے آفس میں موجود نہیں ہے۔ گھر کے فون سے کوئی جواب نہیں دیتا اس لیے مسز کربی سے بات نہیں ہوسکی۔ پال ڈریک کو جیسے ہی حقائق معلوم ہوئے اپنی رپورٹ پیش کردے گا۔

○☆○

تقریباً چار بجے سہ پہر ڈیلا اسٹریٹ نے پیری میسن کو پال ڈریک کی رپورٹ سنائی۔

"ڈاکٹر پی ایل بوب ایک باسٹھ سالہ ڈاکٹر اور سرجن ہے۔ نیم ریٹائر ہوچکا ہے۔ نمبر ۱۹۴۷ سن لینڈ ڈرائیو پر رہتا ہے اور یہ جگہ بیوٹی ریسٹ موٹل سے جہاں جون کربی اس نوجوان لڑکی کو لے گیا تھا' چند بلاک کے فاصلے پر واقع ہے۔ گزشتہ رات ساڑھے گیارہ بجے ڈاکٹر بوب کے ایک پڑوسی نے کسی عورت کو چیختے سنا۔ کچھ ہنگامے کی آوازیں بھی آئیں۔ آوازیں ڈاکٹر بوب کے گھر سے آئی تھیں۔ ڈاکٹر بوب کا ایک عمومی ملازم اور ماتحت مددگار جو کہ مکان کے پیچھے ایک گیرج کے اوپر رہتا ہے' اس وقت نہا رہا تھا۔ اس نے چیخ سن کر ایک تولیا لپیٹا اور اپنے اپارٹمنٹ کے زینے سے نیچے اترا کہ دیکھے کیا معاملہ ہے۔ مشرقی جانب ڈنکرک لوگ رہتے ہیں۔ انہوں نے اس عورت کو مکان سے نکل کر بھاگتے دیکھا اور پولیس کو اطلاع کی۔ پولیس کی ایک گشتی ریڈیو کار قرب وجوار میں موجود تھی۔ وہ چند منٹ میں پہنچ گئی۔ پولیس آفیسرز نے ڈاکٹر بوب کو فرش پر بے ہوش پڑا پایا۔ شیشے کا ایک بھاری جگ جسے بطور ہتھیار استعمال کیا گیا' دو ٹکڑے ہو کر قریب ہی گرا ہوا تھا۔ ڈنکرک لوگوں کے مطابق وہ عورت نوجوان تھی۔ بال گہرے بھورے تھے۔ لباس تقریباً وہی تھا جو جون کربی نے اس لڑکی کا بیان کیا تھا۔ دلچسپ

بات یہ ہے کہ مسز ڈنکرک کا جس نے عورت کو بھاگتے دیکھا تھا' کہنا ہے کہ اس عورت کے ہاتھوں میں کوئی بیگ نہیں تھا۔ میں ہر دس بارہ منٹ کے بعد مسز کربی کو فون کر رہی ہوں مگر وہ اپنے آفس میں نہیں ہے اور آفس والوں کا کہنا ہے کہ انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں' گھر پر بھی برابر فون کر رہی ہوں مگر وہاں سے کوئی ریسیور نہیں اٹھاتا۔ پولیس کو ڈاکٹر بوب کے آفس سے جو اپائنٹ منٹ بک ملی ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شام کے اوقات میں دو افراد سے اپائنٹ منٹ تھا۔ ایک کا نام کربی اور دوسرے کا لوگن تحریر ہے۔ نام کا مزید کوئی حرف لکھا ہوا نہیں جس سے ان کا پورا نام یا صنف معلوم ہوسکے۔ ڈاکٹر بوب بدستور بے ہوش ہے اور اس کی حالت نازک ہے۔"

"اپائنٹمنٹ بک سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان دونوں افراد کو کس کس وقت آنا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"لوگن کا اپائنٹمنٹ گیارہ بجے کا تھا اور کربی کا ساڑھے گیارہ بجے کا۔"

پیری میسن کچھ دیر تک سوچتا رہا اور پھر اچانک کھڑا ہوگیا۔

"شارٹ ہینڈ نوٹ بک اور پنسل لے کر میرے ساتھ چلو" اس نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا "ممکن ہے اس کا کوئی فائدہ نہ ہو لیکن اگر جون کربی ہمارا مؤکل بننے والا ہے تو ہم اسے کم سے کم کوئی تحفظ دینے کی کوشش ضرور کریں گے۔"

○☆○

ابھی سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے باقی تھے کہ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ سن لینڈ ڈرائیو پر مطلوبہ پتے پر پہنچ گئے۔ ڈاکٹر بوب کا بنگلا سڑک سے کچھ ہٹ کر ایک ڈھلوان پہاڑی کے دامن میں واقع تھا۔ بنگلے کے پیچھے دو کاروں کا گیرج تھا جس کے اوپر ایک اپارٹمنٹ بنا ہوا تھا۔ سڑک کا نام ریوبرٹ ٹیرس تھا۔ ڈھلان کی وجہ سے میسن نے قدرے دشواری سے کار پارک کی اور پھر وہ اور ڈیلا اسٹریٹ اتر کر ڈنکرک کے مکان پر پہنچے۔ برقی گھنٹی کے جواب میں ایک مرد نے دروازہ کھولا۔ اس کی عمر باون ترپن سال معلوم ہوتی تھی۔ بالوں کا رنگ ریت جیسا تھا۔ بھوری آنکھیں' گھنی بھویں اور مونچھیں۔ میسن نے اپنا اور ڈیلا کا تعارف کرایا۔ جواب میں اس آدمی نے بتایا کہ اس کا نام ڈنکرک ہے۔ میسن نے گزشتہ رات کے واقعے کے حوالے سے کہا کہ چونکہ مسز ڈنکرک نے

پولیس کو فون کیا تھا اس لیے وہ اس سے پوچھنا چاہتا ہے کہ اس نے کیا دیکھا یا کیا سنا تھا۔ گھر کے اندر کہیں دور سے پیانو بجنے کی آواز آرہی تھی۔ ڈنکرک نے کہا کہ اس کی بیوی کو جو کچھ معلوم تھا وہ پولیس کو بتاچکی ہے۔ اچانک اندر سے کسی عورت نے پوچھا کہ کیا مسٹر پیری میسن وکیل ہیں۔ میسن نے بلند آواز سے اس کی تائید کی۔ عورت نے پُرجوش لہجے میں کہا کہ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنا معروف وکیل اس کے گھر آئے گا۔ اس نے ایک مرتبہ اسے عدالت میں بھی دیکھا تھا پھر اپنے شوہر کو مخاطب کیا کہ موٹلے راستہ چھوڑدو' مسٹر میسن کو اندر آنے دو۔

مسز ڈنکرک اپنے شوہر سے عمر میں دس سال کم اور بھاری جسم کی مالک تھی۔ بال سرخ تھے' اپنے آپ کو کافی سنبھال کر رکھا تھا۔ تیز بھی معلوم ہوتی تھی کہ صورتِ حال فوراً اپنے ہاتھ میں لے لی۔ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کو اندر بلا کر بٹھایا۔

"تو تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ کل رات کیا واقعہ پیش آیا؟"

"ہاں" میسن نے جواب دیا۔

"میں کچھ زیادہ نہیں جانتی" مسز ڈنکرک نے کہا "کل رات میں اسی کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی جہاں اس وقت تم لوگ بیٹھے ہو اور اسی کھڑکی سے اس عورت کو بھاگتے دیکھا تھا۔ میں اور موٹلے زیادہ تر اس کھڑکی کے پاس بیٹھے باہر کا منظر دیکھتے رہتے ہیں۔ دوربین سے باہر کی وادی کا نظارہ بہت خوب صورت معلوم ہوتا ہے۔ کل رات بھی میں اور موٹلے یہیں بیٹھے باہر کا منظر دیکھ رہے تھے۔ موٹلے کو کچھ فوٹو ڈیولپ کرنا تھے۔ چنانچہ یہ ڈارک روم میں چلا گیا جو کہ نیچے تہ خانے میں ہے۔ میں نے اس کمرے کی لائٹ بجھائی ہوئی تھی۔ ہمیں اس مکان میں آئے زیادہ مدت نہیں ہوئی۔ موٹلے یہاں آنے سے پہلے سے ڈاکٹر بوب کو جانتا ہے بلکہ ایک طرح سے یہ مکان ہمیں ڈاکٹر بوب نے ہی خریدنے کو کہا تھا۔"

"ڈاکٹر بوب نے آٹھ سال قبل میرا علاج کیا تھا" موٹلے نے وضاحت کی "اس کے علاج سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ وہ بڑا اچھا ڈاکٹر ہے۔"

پیری میسن نے قریب ہی میز پر رکھی دوربین اٹھائی' اس سے باہر کا منظر دیکھا اور تعریف کی کہ بہت اچھی دوربین ہے۔ دوربین سے میسن کو ڈاکٹر بوب کے بنگلے کے عقبی حصے میں ایک بلی نظر آئی جو ایک مردہ گولڈ فش (سنہری مچھلی) سے کھیل رہی تھی۔ قریب ہی ایک تالاب نظر آرہا تھا۔ مسز ڈنکرک نے بتایا کہ اس تالاب میں سنہری مچھلیاں پلی ہوئی ہیں مگر یہ پہلی مرتبہ ہے کہ یہ بلی جو کہ مغربی جانب کے پڑوسی مسٹر اور مسز گروور اولنی کی پالتو بلی ہے' کوئی گولڈ فش پکڑ سکی ہے حالانکہ وہ گھنٹوں گھات لگائے تالاب کے کنارے بیٹھی رہتی ہے۔ ڈاکٹر بوب نے بنگلے کے عقبی حصے کو بڑا خوب صورت بنایا ہوا ہے۔ موٹلے نے بتایا کہ یہ کارنامہ ڈاکٹر بوب کا نہیں بلکہ اس کے خدمت گار ڈونالڈ کا ہے۔ مسز ڈنکرک نے اس کی تائید کی کہ ڈونالڈ بہت ہوشیار آدمی ہے۔ اس نے نہ صرف لان بنایا' تالاب بنایا بلکہ طرح طرح کے رنگین پتھروں کو ترتیب دے کر مصنوعی جھرنا بھی بنایا۔ پانی کا انتظام کچھ اس طرح کیا کہ بجلی کی موٹر سے تالاب کا پانی جھرنے میں جاتا ہے۔ وہاں سے پھر تالاب میں اور واپس پھر جھرنے میں۔ ڈونالڈ جسے ڈون ڈربی بھی کہا جاتا ہے نہ جانے کہاں کہاں سے پتھر جمع کر کے لاتا رہتا ہے ۔۔۔۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد مسز ڈنکرک نے رات کے واقعے کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ ڈیلا اسٹریٹ نوٹ بک نکال کر اسے شارٹ ہینڈ میں لکھنے لگی۔

"پولیس نے خاص طور سے مجھ سے وقت کا تعین کرنے کے لیے کہا مگر ظاہر ہے کہ ایک ایک منٹ کا تعین کرنا تو مشکل ہوتا ہے۔ بہرحال جس وقت موٹلے ایک فلم کے فوٹو ڈیولپ کرنے ڈارک روم میں گیا تو اس وقت سوا گیارہ کا ٹائم تھا۔ میں نے سوچا ایک پیالی چاکلیٹ تیار کرلوں۔ چنانچہ میں کچن میں چلی گئی اور ایک پیالی تیار کر کے واپس آگئی اور کھڑکی کے پاس بیٹھ کر چاکلیٹ پینے لگی۔ اس وقت تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تھے۔"

مکان کے اندر سے پیانو بجانے کی آواز برابر آرہی تھی بس دھنیں بدلتی جارہی تھیں۔

"یہ میری بھتیجی گرٹروڈ ہے" مسز ڈنکرک نے وضاحت کی "وہ چند ہفتے ہمارے ساتھ رہنے آئی ہے۔ وہ بھی سنہری مچھلیوں کو پسند کرتی ہے اور کافی دیر تک تالاب کے پاس بیٹھی مچھلیاں دیکھتی رہتی ہے اور انہیں چارا ڈالتی رہتی ہے۔"

"تمہاری بھتیجی کی عمر کیا ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"سولہ سال۔"

"کیا رات اس نے بھی کچھ دیکھا تھا؟"

"نہیں' وہ تو اس وقت پیانو بجارہی تھی" مسز ڈنکرک نے جواب دیا "اور بجا بھی کیا رہی تھی' ایک طرح سے سن رہی تھی۔ یہ ایک پرانے قسم کا پیانو ہے جسے ایک بجلی کی موٹر کے ذریعے خود کار بنادیا گیا ہے مگر وہ چند مخصوص دھنوں کے سوا اور کچھ نہیں بجا سکتا۔"

"کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟" میسن نے پوچھا۔ میاں بیوی دونوں خاموش ہوگئے پھر دونوں نے بتایا کہ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ بہت شرمیلی' خاموش رہنے والی لڑکی ہے۔ مسز ڈنکرک نے موضوع بدلنے کے لیے پھر رات کی بات چھیڑدی۔

"تو میں تمہیں اس لڑکی کے بارے میں بتارہی تھی" اس نے کہا "وہ نوجوان عورت سڑک کی جانب سے اکیلی آرہی تھی۔ میں سوچنے لگی یہ کون ہوسکتی ہے۔ قرب و جوار کی رہنے والی تو معلوم نہیں ہوتی تھی۔ میں نے دوربین اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ ڈاکٹر بوب کے بنگلے کی طرف گھوم گئی۔ اس نے گہرے رنگ کا جیکٹ اور اسی رنگ کی اسکرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے بال گہرے بھورے تھے۔ براؤن جوتے پہن رکھے تھے' سر پر ہیٹ نہیں تھا۔"

"کیا اس کے ہاتھ میں کوئی پرس یا بیگ بھی تھا؟" میسن نے

پوچھا۔

"یہ مجھے ٹھیک سے یاد نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس کے ہاتھوں میں کچھ نہیں تھا" مسز ڈنکرک نے جواب دیا "اور یہ تو بالکل یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ جب وہ بھاگی تو دونوں ہاتھ خالی تھے۔"

"ٹھیک ہے' آگے بتاؤ۔"

"وہ عورت بنگلے میں چلی گئی۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے زور زور سے کوئی چیز پیٹنے کی آوازیں سنیں۔ اس پر میں نے موٹلے کو آواز دی کہ وہ جاکر دیکھے کیا معاملہ ہے مگر وہ ڈارک روم میں میری آواز نہیں سن سکا۔ تب پھر میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑی اسی وقت میں نے عورت کی چیخ سنی۔ اس پر میں نے پولیس کو اطلاع کردی اور دروازے کی طرف گئی۔ ڈاکٹر بوب کے پورچ کی لائٹ جل رہی تھی تب ہی میں نے اس عورت کو باہر کی طرف بھاگتے دیکھا۔ وہ بھاگ کر سڑک کی طرف گئی۔ میں ڈاکٹر بوب کے گھر کی جانب بڑھی تاکہ جب پولیس آئے تو میں اسے حالات بتانے کے لیے موجود ہوں۔ اس وقت میں نے موٹلے کو آتے دیکھا۔"

"میں نے تم سے کہا تھا" موٹلے نے جلدی سے کہا "کہ یہ بات کسی کو مت بتانا" اس پر مسز ڈنکرک ہنسنے لگی۔

"موٹلے' کسی معاملے میں گواہ بننا پسند نہیں کرتا" اس نے بتایا "چیخ کی آواز اس نے بھی سنی تھی۔ اسی وقت میں نے ڈونالڈ کو اپنے اپارٹمنٹ کی سیڑھیوں سے اتر کر آتے دیکھا۔"

"میں نے بھی اسے آتے دیکھا تھا۔ اس نے کمر کے گرد ایک تولیا لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے دروازہ پیٹنا شروع کردیا۔ میں نے محسوس کیا کہ اب میری ضرورت نہیں ہے تو واپس چلا گیا۔"

"ڈونالڈ اس وقت نہا رہا تھا" مسز ڈنکرک نے بتایا "چیخ کی آواز سنی تو یونہی تولیا لپیٹ کر نکل آیا اور عقبی دروازہ پیٹنا شروع کردیا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد پولیس آگئی۔ میں نے اسے لڑکی کے بارے میں بتایا۔ وہ دو آفیسر تھے' ان میں سے ایک پولیس کار میں بیٹھ کر اس لڑکی کی تلاش میں چلا گیا۔"

"اس دوران میں خدمت گار ڈونالڈ کہاں تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"پولیس نے اسے واپس بھیج دیا کہ لباس پہنے اور بُلائے جانے تک اپنے اپارٹمنٹ میں رہے۔"

"کیا وہ کچھ مدت سے ڈاکٹر کے پاس کام کررہا ہے؟"

"وہ جب ہی سے ڈاکٹر کے پاس ہے جب سے ڈاکٹر نے میرا علاج کیا تھا" موٹلے نے بتایا۔

"تم نے پولیس سے گفتگو نہیں کی؟" میسن نے پوچھا۔

"جب تک پولیس آئی' میں ڈارک روم میں چلا گیا تھا" موٹلے نے جواب دیا "میں الگ ہی رہنا چاہتا تھا۔ غلطی سے ایک بار گواہ بن گیا تھا۔ اتنا پریشان میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں ہوا۔ مجھے چار مرتبہ عدالت جانا پڑا اور ہر مرتبہ سماعت ملتوی ہوتی رہی پھر آخر کار میں نے اپنی گواہی دی اور مخالف وکیل مجھ پر اتنا چیخا

خوش خبری

گڈو اسکول سے واپس آیا تو ڈاکٹر صاحب دروازے پر ہی مل گئے۔

"گڈو میاں! تمہارا ایک ننھا سا بھائی پیدا ہوا ہے۔"

گڈو یہ سنتے ہی اندر بھاگا۔ ڈاکٹر صاحب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کہاں جارہے ہو' رکو تو سہی۔"

گڈو نے کہا "ذرا امی کو خوش خبری سنادوں۔"

چلایا جیسے میں دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہوں۔ جب بھی منہ کھولتا تھا وہ میری بات کاٹ دیتا تھا۔ اس نے مجھے بار بار جھوٹا کہا۔ میری طبیعت ایسی خراب ہوئی کہ بستر پر پڑ گیا بس اس کے بعد سے توبہ کرلی کہ اب کبھی گواہ نہیں بنوں گا۔"

"موٹلے ڈارک روم میں چلا گیا تھا اس لیے پولیس سے صرف میں نے ہی بات کی" مسز ڈنکرک نے کہا "چونکہ میں نے ہی سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے ہی پولیس کو فون کیا تھا اس لیے پولیس نے میرے شوہر سے بات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔"

"جہاں تک میرا تعلق ہے" موٹلے بولا "تو وہ عورت جو بیرونی دروازے سے بھاگی تھی' اس نے کچھ نہیں کیا تھا بلکہ تمام واقعے کی ذمے دار وہ عورت تھی جو عقبی دروازے سے بھاگی تھی۔"

"کوئی دوسری عورت بھی تھی" میسن نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں جو پچھلے دروازے سے بھاگی تھی۔"

"میں اسے نہیں دیکھ سکی" مسز ڈنکرک نے بتایا "وہ اس وقت گئی ہوگی جب میں پولیس کو فون کررہی تھی۔"

"وقت کی ترتیب کچھ سمجھ میں نہیں آتی" میسن نے کہا۔

"ہم خود بھی ٹھیک سے نہیں سمجھ سکے" موٹلے بولا "جب میں سیڑھیوں پر تھا تو ڈاکٹر کے گھر کا سامنے کا حصہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میری بیوی دونوں حصے دیکھ سکتی تھی مگر وہ فون کرنے چلی گئی اور جب وہ واپس آکر ڈاکٹر کے گھر کی طرف بڑھی تو عقبی حصہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں جب سیڑھیوں پر تھا تو میں نے عقبی حصے کی طرف دیکھا تھا تب ہی اس عورت کو بھاگتے دیکھا۔"

"مجھے اس کے بارے میں کچھ اور بتاؤ" میسن نے کہا۔

"میں اس کے سوا کچھ اور نہیں بتا سکتا کہ وہ ایک عورت تھی۔ اس نے کوٹ پہن رکھا تھا جو اس کے گھٹنوں تک آرہا تھا۔"

"وہ کس طرف گئی تھی؟"

"ڈاکٹر کے بنگلے کے پیچھے والی سڑک پر اس لیے جلد ہی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔"

"اس کا مطلب ہے کہ پولیس اس دوسری عورت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی" میسن نے اپنا چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں' بالکل کچھ نہیں جانتی۔ اس نے صرف میری بیوی سے بات کی اور چلی گئی اور اس وقت میری بیوی اس دوسری

عورت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ یہ تو میں نے اسے بعد میں بتایا تھا۔"

"میں اس بارے میں فکر مند ہوں" مسز ڈنکرک نے کہا "کہ موٹلے نے پولیس کو دوسری عورت کے بارے میں نہیں بتایا۔ کیا تمہارے خیال میں اسے یہ بات پولیس کو بتا دینی چاہیے"

میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھا کہ وہ نوٹ لے رہی ہے یا نہیں وہ پھر بولا "میرا یقینی طور پر یہی خیال ہے کہ تمہارے شوہر کو یہ بات پولیس کو بتا دینا چاہیے۔ میں اسے یہی مشورہ دوں گا' یہ اس کی قانونی ذمّے داری ہے۔"

"جی نہیں" موٹلے نے کہا "اگر پولیس جاننا چاہتی ہے کہ میں نے کچھ دیکھا تھا یا نہیں تو وہ یہاں آکر پوچھے' میں بتا دوں گا لیکن خود اس کے پاس جا کر ایک نئی مصیبت مول لینے کو تیار نہیں ہوں۔ میرا خیال ہے میری بیوی پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکی ہے۔ میں اپنے ڈارک روم میں جا رہا ہوں' مجھے کچھ فوٹو دھونا ہیں۔"

"کیا وہ خدمت گار ابھی اپنے اپارٹمنٹ میں ہوگا؟" میسن نے پوچھا۔

"میرے خیال سے تو ہوگا۔ پولیس نے ڈاکٹر بوب کا بنگلا تو بند کر دیا ہے مگر اسے اپنے اپارٹمنٹ میں رہنے کی اجازت دے دی ہے۔"

"اچھا تو اب ہم ذرا اس خدمت گار سے بھی بات کر لیں" میسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میسن اور ڈیلا اسٹریٹ مکان سے باہر نکل آئے۔ میسن نے کار ریوبرٹ ٹیرس کی گلی سے نکال کر سن لینڈ ڈرائیو پر لے لی۔

"اس دوسری عورت کے بارے میں مسٹر اور مسز ڈنکرک کے سوا کوئی نہیں جانتا" میسن نے کہا "اب میں اور تم جانتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تم نے یہ ضرور نوٹ کر لیا ہوگا کہ میں نے مسٹر ڈنکرک کو پولیس کو اس دوسری عورت کے بارے میں بتانے کا مشورہ دیا ہے۔"

"ہاں۔ میں نے ہر بات نوٹ کر لی ہے" ڈیلا نے جواب دیا "کیا یہ بات تم اپنے مؤکل کو بتاؤ گے؟"

"اس پر غور کروں گا۔ سرِ دست تو ہمیں اس خدمت گار سے بات کرنی ہے۔"

میسن' ڈیلا اسٹریٹ کے ساتھ کار سے اتر کر ڈاکٹر بوب کے بنگلے کی پختہ روش پر چلتے ہوئے بنگلے کے عقبی حصے میں پہنچا اور زینہ طے کر کے گیرج کے اوپر بنے اپارٹمنٹ کے دروازے پر لگا کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد جس آدمی نے دروازہ کھولا' اس کی عمر ستاون اٹھاون سال معلوم ہوتی تھی۔

"کیا تم لوگ کل رات کے واقعے کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہو؟" اس نے کہا "میں نے تمہیں مسٹر ڈنکرک کے مکان میں جاتے دیکھا تھا۔"

"ہاں' یہی بات ہے" میسن نے جواب دیا۔

"اچھا تو اندر آجاؤ" میسن اور ڈیلا اسٹریٹ [illegible] اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ ان کے اندر جاتے ہی دروازہ خود ہی مقفل ہو گیا۔ ڈونالڈ نے معذرت کی کہ انہیں کچن سے گزر کر اندر آنا ہوگا کیونکہ ڈاکٹر بوب نے مکان کی تعمیر ہی اس طرح کرائی ہے۔ وہ کچن سے گزر کر ایک کمرے میں آئے۔ میسن نے اپنا اور ڈیلا اسٹریٹ کا تعارف کرایا مگر ڈونالڈ پر اس کے نام کا کوئی ردِ عمل نہیں ہوا۔ جیسے اس نے یہ نام پہلے کبھی نہ سنا ہو۔ اس نے ملاقات پر خوشی کا اظہار کیا اور اپنا نام بتایا پھر کہا کہ زیادہ تر لوگ اسے ڈون کہتے ہیں اور پوچھا کہ وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔ میسن نے جواب دیا کہ رات کو جو کچھ ہوا اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔

"میں اس وقت نہا رہا تھا جب میں نے..."

"کیا تم شام کو اپنے گھر پر ہوتے ہو؟" میسن نے بات کاٹ کر پوچھا۔

"نہیں' ڈاکٹر کے ساتھ ہوتا ہوں۔ وہ کافی دیر تک کام کرتا ہے" ڈون نے جواب دیا "کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ جب تک وہ کام کرتا ہے' میں بھی کرتا ہوں پھر جب وہ کہتا ہے کہ تم جا سکتے ہو تو یہاں چلا آتا ہوں۔ اس کے باوجود جب اسے ضرورت ہو' عقبی دروازہ کھول کر مجھے آواز دے کر بلا لیتا ہے۔"

"کل رات ڈاکٹر بوب کا دو افراد سے اپائنٹمنٹ تھا" میسن نے پوچھا۔

"مجھے یہی بتایا گیا ہے۔ اپنے طور پر مجھے کچھ معلوم نہیں۔ پولیس نے کہا' ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ بک میں دو نام لکھے ہیں۔ کربی اور لوگن۔ میرے نزدیک ان دونوں کا کوئی مطلب نہیں اگرچہ لوگن کا نام پہلے کہیں ضرور سنا ہے۔ کربی کا نام کبھی نہیں سنا۔ بہر حال ڈاکٹر اپنے روزمرہ کے کاموں سے فارغ ہو چکا تھا اس لیے اس نے مجھ سے کہا کہ اب اسے میری ضرورت نہیں ہے' میں جا سکتا ہوں۔"

"یہ کس وقت کی بات ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے گیارہ بجے تھے۔"

"اور تم یہاں آکر نہانے لگے؟"

"فوراً ہی نہیں' پہلے بستر ٹھیک کیا۔ بکھری چیزیں سمیٹیں۔ صبح جلدی چلا گیا تھا اس لیے یہ کام رہ گیا تھا اور جلدی اس لیے چلا گیا تھا کہ ڈاکٹر نے آواز دے کر بلا لیا تھا۔ اسے جب بھی ضرورت ہوتی' عقبی دروازہ کھول کر پکارتا تھا۔ آج صبح بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ خیر تو اس کام سے فارغ ہو کر نہانے چلا گیا۔ نہا رہا تھا کہ ایک عورت کی چیخ سنائی دی۔ میں نے شاور بند کیا اور کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو عقبی دروازہ بند ہوتا نظر آیا۔ ضرور ڈاکٹر نے مجھے پکارنے کے لیے کھولا ہوگا مگر پھر یا تو ارادہ بدل دیا یا پھر کسی نے اسے اندر گھسیٹ لیا شاید ریوالور وغیرہ دکھا کر۔ میں نے صرف دروازہ بند ہوتے دیکھا۔ مجھے لگا ڈاکٹر کو میری فوری ضرورت ہے۔ کوئی گڑبڑ ہے وہاں چنانچہ میں نے تولیا لپیٹا اور بھاگ پڑا۔"

"تم نے دروازہ بند ہوتے دیکھا؟"

[illegible] میں خود کار تالا لگا ہے جیسے ہی دروازہ بند ہوتا ہے، قفل بھی بند ہو جاتا ہے۔"

"تم نے کسی کو دروازے سے نکلتے دیکھا؟"

"نہیں اور نہ ہی میرے خیال سے کوئی نکل سکتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں ڈاکٹر نے مجھے پکارنے کے لیے دروازہ کھولا ہوگا مگر کسی نے اسے ریوالور کے زور پر اندر گھسیٹ لیا۔ یہ ناممکن تھا کہ ڈاکٹر نے مجھے پکارا ہوتا اور میں نہ سنتا۔ آخر عورت کی چیخ سنی یا نہیں اور وہ ڈاکٹر کے بنگلے میں تھی۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ ممکن ہے عورت نے چیخ ماری ہو تو وہ کھلے دروازے میں ہو اور پھر تم کھڑکی تک پہنچے تو وہ اندر چلی گئی اور یوں تم نے وہ دروازہ بند ہوتے دیکھا ہو۔"

"ممکن ہے ایسا ہی ہوا ہو" ڈون نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا، کیا؟"

"میں تولیا لپیٹ کر زینے سے نیچے اترا اور عقبی دروازہ پیٹنے لگا مگر اندر سے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس سے میں ڈر گیا اور بیرونی دروازے کی طرف چلا۔ اسی وقت پولیس آفیسر آگیا اور پوچھنے لگا، میں کون ہوں اور یہاں کیا کر رہا ہوں؟ دوسرا آفیسر بنگلے میں چلا گیا چونکہ بیرونی دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔"

"کیا ڈاکٹر نشیلی دوائیں بھی رکھتا تھا؟"

"معلوم نہیں۔ شاید رکھتا ہو۔"

"تمہارے پاس بنگلے کی چابیاں رہتی ہیں؟"

"جی نہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ بنگلا اس کا گھر ہے اور یہ اپارٹمنٹ میرا۔ دونوں اپنے اپنے گھر کی چابیاں رکھیں۔ بغیر بلائے مجھے بنگلے میں جانے کی اجازت بھی نہیں تھی۔ یوں میں اس کا ملازم تھا اور وہ جو کام بھی بتاتا تھا، کرتا تھا۔"

"تم نے مسٹر اور مسز ڈنکرک سے بھی بات کی ہوگی۔"

"صرف مسز ڈنکرک سے بات ہوئی، اس کے شوہر سے نہیں۔"

"تم نے اس سے اس عورت کا حلیہ سنا ہوگا جسے اس نے بھاگتے دیکھا تھا۔"

"جی ہاں۔"

"میں سوچ رہا تھا کہ شاید وہ کوئی ایسی عورت ہو جو پہلے بھی کبھی ڈاکٹر کے پاس آئی ہو؟" میسن نے کہا۔

"شاید آئی ہو مگر مجھے معلوم نہیں" ڈون نے جواب دیا "ڈاکٹر کے پاس بہت کم مریض آتے تھے اور آتے بھی تھے تو جب تک ڈاکٹر مجھے خود کسی کام کے لیے نہ بلائے، میں نہیں جاتا تھا۔ ہاں خیال آیا، شاید لوگن اسی عورت کا نام تھا اور شاید جمعے کی صبح کو آئی تھی۔ اس وقت میں تالاب کے پاس کام کر رہا تھا۔ لڑکی ایک فورڈ کار میں آئی تھی۔ اس نے مجھ سے ڈاکٹر بوب کے بارے میں پوچھا۔ ڈاکٹر مجھے لوگوں کے سوالات کا جواب دینے کی تنخواہ نہیں دیتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ خود جاکر معلوم کرلے۔ وہ ہنسنے اور باتیں بنانے لگی۔ ڈاکٹر نے اس کی آواز سُن کر عقبی دروازہ کھولا، اسے دیکھ کر خوش ہوا اور اندر لے گیا۔ یہ عورت بڑی کلاس کی تھی۔ بال اخروٹی رنگ کے تھے۔ وہ مجھ سے بہت سی باتیں بناتی رہی۔ شاید مجھے خوش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی کار پر گتے کی بنی ہوئی عارضی رجسٹریشن پلیٹ لگی تھی۔ اس نے بتایا کہ اسے حال ہی میں کار کی نمبر پلیٹ ملی ہے اور وہ اسے کسی سے لگوانے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ نمبر پلیٹ تو میں بھی لگا سکتا ہوں۔ اس نے مجھے پلیٹ نکال کر دے دی۔ یہ چند منٹ کا کام تھا، میں نے خوشی سے کردیا۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ اس کے نام کا آخری جز لوگن تھا۔ اس نے خود بتایا تھا۔ مجھے کار کا رجسٹریشن نمبر بھی یاد ہے۔ وہ AAL-۲۷۹ تھا ممکن ہے... یہ معلومات تمہارے کچھ کام آسکیں۔"

"کیا پولیس نے تم سے پوچھا تھا کہ تم لوگن نام کے کسی فرد کو جانتے ہو۔"

"ضرور پوچھا تھا مگر میں نے یہ باتیں اسے نہیں بتائیں کیونکہ مجھے اس وقت یہ سب کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ یہ تو ابھی اچانک یاد آگیا۔"

"ممکن ہے رات والی عورت وہی ہو مگر وہ بیرونی دروازے پر جانے کے بجائے عقبی دروازے کی طرف تمہارے پاس کیوں آئی۔"

"مجھے نہیں معلوم۔"

"کیا وہ اس سے پہلے بھی کبھی آئی تھی؟"

به نفسِ نفیس

ایک ایرانی قبیلے کے سردار نصیرالدین سے ملک کا بادشاہ ناراض ہوگیا اور اس نے حکم جاری کیا کہ سردار کا سر کاٹ کر حاضر کیا جائے۔ بادشاہ کے سپاہی حکم کی تعمیل کے لیے سردار کے پاس پہنچے۔ سردار نے سپاہیوں کو کسی نہ کسی طرح اس امر پر راضی کرلیا کہ وہ اسے بادشاہ کی خدمت میں زندہ لے جائیں۔ چنانچہ اسے بادشاہ کے سامنے زندہ لے جایا گیا۔ بادشاہ بھڑک اٹھا۔ اس نے حکم عدولی کے جرم میں سپاہیوں کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ سردار نصیرالدین نے موقع کی مناسبت سے نزاکت بھانپ کر ایک برجستہ شعر پڑھا۔

رخوستہ بدست کس نتواں داد
ے ایم و برگردن خودے آرم

"آپ نے سر طلب کیا تھا، میں کسی کے ہاتھ کیوں بھیجتا، خود اپنی گردن پر لیے حاضر ہوں۔"

بادشاہ پھڑک گیا۔ اس نے سردار کی تقصیر معاف کردی اور اسے انعام سے نوازا۔

"اگر آئی تھی تو مجھے معلوم نہیں مگر وہ ڈاکٹر کو بخوبی جانتی تھی۔"

"مسٹر ڈنکرک کے گھر میں ایک نوجوان لڑکی بھی رہتی ہے' کیا تم اسے جانتے ہو؟"

"تمہارا مطلب گر ٹروڈ سے ہے؟"

"ہاں۔"

"میں اسے جانتا ہوں۔ وہ گاہے بگاہے تالاب کے پاس بیٹھی سنہری مچھلیوں کو دیکھتی رہتی ہے۔ عجیب لڑکی ہے۔ ڈاکٹر کو اس سے بڑی ہمدردی ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر کو پسند کرتی ہے' اس سے باتیں کرتی رہتی ہے۔ کہتی ہے کہ صرف ڈاکٹر ہی اسے صحیح طرح سمجھ سکتا ہے۔ مجھے لگتا ہے جیسے وہ ڈاکٹر کا کوئی کیس ہو۔ بڑی موڈی اور جذباتی لڑکی ہے۔ ایک مرتبہ میں نے اسے تالاب کے پاس بیٹھے روتے دیکھا تھا۔ ڈنکرک لوگ ڈاکٹر کے پرانے دوست ہیں۔ شاید وہ ان کی وجہ سے لڑکی کا بہت خیال رکھتا ہے۔ لڑکی ہے تو پندرہ سال کی مگر باتیں بڑی عمر کی لڑکیوں کی طرح کرتی ہے۔"

"میں تم سے گزشتہ رات کے واقعے کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا" میسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "تم نے بہت مفید باتیں بتائیں بہت شکریہ۔"

"ڈاکٹر کی حالت کے بارے میں تمہیں معلوم ہے" ڈون نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"مجھے ڈاکٹر کی طبیعت کی طرف سے بڑی فکر ہے۔ میرے پاس فون نہیں ہے ورنہ اسپتال فون کر کے معلوم کر لیتا۔"

"اگر مجھے کوئی خبر ملی اور دوبارہ اس طرف آنا ہوا تو تمہیں ضرور بتادوں گا۔"

ڈون سے ہاتھ ملا کر پیری میسن' ڈیلا اسٹریٹ کے ساتھ باہر آگیا۔ دونوں کار میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ میسن' پال ڈریک کو فون کرنا چاہتا تھا۔ ایک فون بوتھ دیکھ کر اس نے پال ڈریک کو فون کیا۔ اسے ڈون کا بتایا ہوا کار رجسٹریشن نمبر AA۱۲۷۹ بتایا اور کہا کہ وہ جاننا چاہتا ہے کہ یہ کس کی کار ہے اور اس کا پتا کیا ہے۔

دوسری طرف سے پال ڈریک نے اطلاع دی کہ میسن نے جس ڈاکٹر بوب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کہا تھا تو تازہ خبر یہ ہے کہ آدھا گھنٹا قبل ڈاکٹر کا اسپتال میں انتقال ہوگیا ہے۔ مرنے سے پہلے اسے صرف اتنی دیر کے لیے ہوش آیا کہ پولیس کو چند سوالات کا جواب دے سکے مگر اس نے کیا کہا پولیس یہ بات ابھی کسی کو نہیں بتارہی ہے۔ میسن' پال سے بات کر کے کار میں واپس آیا اور ڈیلا کو ڈاکٹر بوب کے مرنے کی اطلاع دی۔

"اب یہ قتل کا کیس بن گیا ہے" اس نے کہا "ممکن ہے ہم پولیس سے ایک جست آگے ہوں۔ پال نے کہا ہے کہ میں کار نمبر AAL-۲۷۹ کے بارے میں معلومات کے لیے اسے دس منٹ بعد فون کروں۔"

"اور اب ہم کہاں جارہے ہیں؟" ڈیلا نے پوچھا۔

"کربی کے گھر۔ اگر کار کے نمبر سے کوئی مفید بات معلوم ہوتی ہے تو بہت اچھا ہوگا۔"

دس منٹ بعد میسن نے پھر کار روکی اور ڈیلا سے کہا کہ وہ پال کو فون کرے۔ ڈیلا نے فون بوتھ میں داخل ہو کر پال ڈریک کا نمبر ڈائل کیا۔ بات کی اور جلدی سے واپس آئی۔

"کار کی مالک کا نام نورما لوگن ہے۔ فورڈ کار ہے اور سیکنڈ ہینڈ خریدی گئی ہے۔ پتا ہے منافاس اپارٹمنٹ۔"

"ٹھیک ہے۔ کربی کے گھر بعد میں جائیں گے' پہلے اس لڑکی سے بات کرلیں۔" میسن نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔



منافاس اپارٹمنٹ کے دروازے پر لگے بورڈ سے' جس پر تمام رہنے والوں کے نام لکھے تھے' معلوم ہوا کہ نورما لوگن اپارٹمنٹ نمبر ۲۸۰ میں رہتی ہے۔ میسن اور ڈیلا لفٹ سے دوسری منزل پر گئے۔ نمبر ۲۸۰ تلاش کیا اور گھنٹی بجائی' اندر سے کھانا پکنے کی خوشبو آرہی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان لڑکی نے دروازہ کھولا۔ لڑکی خوب صورت تھی۔ نیلی آنکھیں اور اخروٹی رنگ کے بال۔ اس نے خوش گوار آواز میں آنے کا مقصد پوچھا۔ میسن نے بتایا کہ اس کا نام پیری میسن ہے اور وکیل ہے۔ ڈیلا اسٹریٹ کا تعارف کرایا۔ پوچھا کہ کیا اس کا نام نورما لوگن ہے۔ لڑکی نے اقرار کیا۔ میسن نے اندر آکر گفتگو کرنے کی اجازت مانگی مگر نورما نے کہا کہ وہ رات کا کھانا تیار کررہی ہے اور اس کے بعد اسے باہر جانا ہے۔

"میں تم سے ڈاکٹر بوب کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔" میسن نے کہا۔

"میں کسی ڈاکٹر بوب کو نہیں جانتی۔"

"تم جانتی ہو' نہ صرف ڈاکٹر بوب کو بلکہ جون کربی کو بھی۔"

"تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر وہ کوئی دوسری نورما لوگن ہوگی" نورما نے جواب دیا "ڈاکٹر بوب کو میں بالکل نہیں جانتی مگر ایسا لگتا ہے کہ کربی کا نام کہیں سنا ہے۔"

"تمہارے پاس ایک فورڈ کار ہے جو تم نے حال ہی میں خریدی ہے" میسن نے پوچھا۔

"ضرور ہے مگر مجھے افسوس ہے مسٹر میسن' میں تمہیں وقت نہیں دے سکتی۔ میں بہت عجلت میں ہوں" نورما نے دروازہ بند کرنا چاہا مگر میسن نے اسے دھکا دے کر ایک طرف ہٹایا اور خود ڈیلا اسٹریٹ کے ساتھ اندر آگیا اور دروازہ بند کردیا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں چیخنا شروع کردوں؟" نورما نے غصے سے کہا "یا پھر میں منیجر کو بلاؤں یا پولیس کو فون کروں' تمہیں اس طرح زبردستی اندر آنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

"میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ پولیس کو فون کرو" میسن نے جواب دیا "اسے اس بات سے زیادہ دلچسپی ہوگی اور چونکہ وہ جلد یا بدیر مداخلت ضرور کرے گی اس لیے اچھا ہے ابھی آجائے۔"

"یہ تم کیسی باتیں کررہے ہو؟" نورما گھبرائی ہوئی نظر آرہی تھی۔

"مجھے بُری خبریں سنانا پسند نہیں مگر مجبوری ہے۔ ایک گھنٹا قبل ڈاکٹر بوب کا انتقال ہوگیا ہے۔"

"سو ڈاکٹر بوب بھی مرجائیں تو مجھے کوئی پروا نہیں کیونکہ میں کسی ڈاکٹر بوب کو نہیں جانتی۔"

"اور مسٹر جون کربی کا کہیں پتا نہیں چل رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پولیس جلد ہی ان باتوں میں دخل دینے والی ہے۔"

"تو پھر کیا ہوا؟"

"کیا تمہیں ڈاکٹر بوب کے انتقال کا افسوس نہیں؟" میسن نے کہا۔

"مجھے ہوتا اگر... اگر..." اور اچانک نورما اپنا ضبط کھو بیٹھی، ایک کرسی پر بیٹھ کر رونے لگی۔ میسن ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور ڈیلا اسٹریٹ نے ایک چھوٹی میز کے پاس کرسی سنبھال لی اور اپنی شارٹ ہینڈ نوٹ بک نکال لی۔

"اب بتاؤ کہ کیا ہوا تھا؟" میسن نے کہا "لیکن اس سے پہلے کہ تم کچھ کہو، یہ سمجھ لو کہ میں تمہاری وکالت نہیں کرسکتا اس لیے جو کچھ بھی کہو گی اس کی حیثیت پیشہ ورانہ گفتگو کی نہیں ہوگی اور نہ اسے راز رکھا جاسکتا ہے۔ میں کسی اور کی نمائندگی کررہا ہوں۔"

"کوئی غلط فہمی ہے مسٹر میسن؟" نورما نے ڈبڈبائی آنکھوں سے کہا "میں جون کربی کو جانتی ہوں مگر ڈاکٹر بوب سے واقف نہیں ہوں۔"

"تم کل رات کہاں تھیں؟"

"میں شہر کے شمالی علاقے میں اپنی کار میں جارہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ ٹنکی میں کافی پیٹرول ہے مگر ایسا نہیں تھا۔ پیٹرول ختم ہوگیا اور مجھے پیٹرول لینے پیٹرول پمپ واپس جانا پڑا۔ میں نے ایک گیلن کا ٹن خریدا اور کار کی طرف چلی۔ کربی نام کے ایک آدمی نے مجھے لفٹ دی۔ میں نے اسے پہلے نہیں دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی توقع ہے۔ وہ مجھے اس جگہ تک لے گیا جہاں میں نے اپنی کار چھوڑی تھی مگر کار وہاں نہیں تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے میری کار میں پیٹرول ڈالا اور اسے لے گیا۔ مسٹر کربی بہت شریف آدمی تھا، وہ مجھے ایک موٹل لے گیا۔ ایک کیبن لے کر دیا اور کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کیے بغیر مجھے کیبن میں چھوڑ کر اپنے گھر چلا گیا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"پھر آج علی الصباح میں کیبن سے نکلی اور پیدل ہائی وے تک گئی۔ میں بہت خوف زدہ تھی۔ تمام رات سو نہیں سکی تھی، مجھ سے کیبن میں ٹھہرا نہیں گیا۔ ہائی وے پر ایک دودھ والے نے مجھے لفٹ دی اور وہاں اتار دیا جہاں سے میں ٹیکسی لے سکتی تھی۔ میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور گھر آگئی۔ دوپہر کو مجھے ایک روڈ ہاؤس سے فون ملا۔ جس کا نام پرپل سورن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے روڈ ہاؤس کے سامنے ایک کار کھڑی ہے جو آنے جانے والی کاروں کے راستے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ جب مجھے یقین ہوگیا کہ وہ میری ہی کار ہے تو میں وہاں گئی اور کار لے آئی۔ ان لوگوں نے کار کی رجسٹریشن پلیٹ سے میرا پتا معلوم کرکے فون کیا تھا۔"

"اس موٹل کا نام کیا تھا جہاں تم ٹھہری تھیں؟"

"مجھے اس کا نام معلوم نہیں لیکن وہ جگہ جانتی ہوں۔ وہاں جاؤں تو موٹل پہچان لوں گی۔"

"تمہیں یقین ہے کہ تم ڈاکٹر بوب کو نہیں جانتیں؟"

"پورا یقین ہے۔ میں نے یہ نام پوری زندگی نہیں سنا۔"

"تمہیں اپنی کار کی رجسٹریشن پلیٹ کب ملی تھی؟"

"چند روز پہلے۔"

"اور یہ پلیٹ کار میں کس نے لگائی تھی؟"

"کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟"

"پڑ سکتا ہے۔"

"ایک دوست نے لگائی تھی جس کے پاس ضروری اوزار بھی تھے اور وہ ایسے کام کرنا جانتا بھی تھا۔"

"کوئی خدمت گار تھا؟"

"شاید مگر اس سے کیا ہوا؟"

"یہ ہوا کہ اسے تمہاری کار کا نمبر یاد رہ گیا" میسن نے کہا "یہ گزشتہ جمعے کی بات ہے جب تم ڈاکٹر بوب کے بنگلے پر گئی تھیں، تم سامنے کے حصے میں نہیں گئیں بلکہ عقبی حصے میں گئیں وہاں تم سنہری مچھلیوں کے تالاب کے پاس ٹھہریں۔ تمہیں یاد ہوگا وہاں ایک خدمت گار کام کررہا تھا۔ تم نے غالباً کسی طرح کی معلومات حاصل کرنے کے لیے اس سے دوستانہ رویے کا اظہار کیا اور پھر اس نے تمہاری کار میں رجسٹریشن پلیٹ لگائی۔"

نورما کی حیرت زدہ پھیلی اور ڈری ہوئی آنکھوں سے ظاہر تھا کہ وہ جان چکی ہے کہ اب وہ پھنس گئی ہے۔

"اب ڈاکٹر بوب کا انتقال ہوگیا ہے" میسن نے بات جاری رکھی "اسے قتل کیا گیا ہے۔ تمہیں اس مکان سے نکل کر بھاگتے دیکھ لیا گیا ہے۔ پولیس کسی بھی وقت یہاں آسکتی ہے۔ تمہارے پاس وقت بہت کم ہے۔ تمہیں مجھے اپنی کہانی سنانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بتانا چاہو تو میں خوشی سے سنوں گا لیکن میں کسی اور کی وکالت کررہا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں، تم کس کی وکالت کررہے ہو" نورما نے کہا۔

"تم جون کربی کے وکیل ہو۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کسی طرح میرا پتا لگالو تو میں اس کی کہانی کی تائید کروں۔"

"یہ اس نے تم سے کب کہا تھا؟"

"تقریباً آدھے گھنٹے پہلے اس کا فون آیا تھا۔"

"مناسب ہوگا کہ تم مجھے ساری بات بتادو۔"

"میں رونی کی سوتیلی بہن ہوں" نورما نے جواب دیا۔

"اور یہ رونی کون ہے؟"

"کربی۔ جون کربی کا بیٹا۔ وہی ان تمام باتوں کی وجہ ہے" نورما نے بتایا "ڈاکٹر بوب بچوں کو گود دینے کا ریکٹ چلا رہا تھا۔ چونکہ مجھے رونی سے دلچسپی تھی اس لیے میں نے کوشش کرکے ڈاکٹر بوب کے ریکٹ کا پتا لگالیا ورنہ مجھے کبھی معلوم نہ ہوتا۔ ڈاکٹر بہت ہوشیاری سے کام کررہا تھا۔ اس کے پاس دو چھوٹے پرائیویٹ اسپتال تھے۔ ایک اسپتال میں سوسائٹی کی دولت مند عورتیں بچے حاصل کرنے جاتی تھیں اور دوسرے اسپتال میں وہ بدقسمت غریب عورتیں جاتی تھیں جو کسی ناجائز تعلق کے نتیجے میں ماں بننے والی ہوتی تھیں اور انہیں بچے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ بچوں کو متبنیٰ بنانے کی دفتری اور دشوار کارروائی میں الجھے بغیر ڈاکٹر بوب اپنے دستخطوں سے بچے کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ دیتا تھا اور ماں باپ کے خانے میں ان میاں بیوی کا نام لکھ دیتا تھا جو بچہ گود لینے کے خواہش مند ہوتے تھے اور بیوی پہلے ہی اس کے اسپتال میں بظاہر زچگی کے لیے ایڈمٹ ہوتی تھی۔ اس طرح وہ بچہ ان میاں بیوی کی قانونی اولاد بن جاتا تھا۔ ڈاکٹر بوب کا بزنس خوب چل رہا تھا اور وہ معاملات کو اس طرح سنبھالتا تھا کہ کبھی کسی کو شبہ بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ بدقسمت عورتیں جو خود کو ایک ناجائز بچے کی ماں بننے کی مشکل میں پاتی تھیں' ڈاکٹر بوب کے پاس آتی تھیں۔ وہ انہیں اپنے اسپتال میں داخل کرلیتا اور بچہ گود لینے کے خواہش مند کسی جوڑے کو اطلاع کردیتا۔ پیدائش کا وقت کم و بیش معلوم ہوتا ہے۔ بیوی عزیزوں دوستوں کو یہ بتا کر کہ وہ ماں بننے والی ہے اور پھر چھ سات ہفتہ قبل ڈاکٹر کے اسپتال میں ایڈمٹ ہوجاتی ادھر اس بدنصیب عورت کے بچہ پیدا ہوتا ادھر وہ دولت مند ماں کی گود میں پہنچا دیا جاتا اور اس کی حقیقی ماں کو ایک ہزار ڈالر دے کر اسپتال سے رخصت کردیا جاتا۔ اسے بتادیا جاتا کہ اب وہ کبھی اپنے بچے کی صورت نہیں دیکھ سکے گی مگر یہ... اطمینان رکھے کہ وہ کسی اچھے گھر میں پرورش پارہا ہے۔ اکثر عورتوں کے لیے یہ وعدہ کافی ہوتا اور جو باقی تھیں' انہیں یہ پروا ہی نہ ہوتی کہ ان کے بچے کا کیا حشر ہوا ہے یا ہوگا۔ ڈاکٹر اتنی ہوشیاری سے کام کرتا کہ اکثر عورتوں کو اس کا نام تک معلوم نہ ہوتا۔ ایک دوسرا ڈاکٹر اس کا مددگار تھا جو اس اسپتال میں کام کرتا تھا جہاں بچے پیدا ہوتے تھے۔ میں اس ڈاکٹر کا نام نہیں جانتی۔ ڈاکٹر بوب دس ہزار ڈالر سے کم قیمت پر کوئی بچہ گود نہیں دیتا تھا بلکہ اکثر اس سے زیادہ رقم وصول کرلیتا تھا۔"

"تمہیں معلوم تھا کہ ڈاکٹر بوب مرگیا ہے؟" میسن نے پوچھا۔ "میرا مطلب ہے میرے بتانے سے پہلے؟"

"ہاں مجھے جون کربی نے بتادیا تھا۔ اسی وقت جب اس نے کچھ دیر قبل فون کیا تھا۔"

"میں اس کی وکالت کررہا ہوں اور میرے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟" میسن نے کہا "نہ وہ اپنے آفس میں ہے اور نہ اس کے گھر پر کوئی فون اٹھاتا ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہو تو بتادو۔"

"میں اس بارے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی۔ وہ اس وقت نظروں سے چھپا رہنا چاہتا ہے جب تک صورتِ حال واضح نہ ہو اور وہ پولیس کا سامنا کرسکے۔"

"اب تم کچھ رونی کے بارے میں بتاؤ" میسن نے کہا "جون کربی سے تمہاری واقفیت کیسے ہوئی اور کل رات حقیقت میں کیا ہوا تھا؟"

"میرے والد بہت ہی دلکش' پُرجوش اور ایڈونچر پسند طبیعت کے مالک تھے" نورما نے کہا "اپنی ماں مجھے زیادہ یاد نہیں۔ ان کے انتقال کے بعد ڈیڈی نے بڑے پیار سے میری پرورش کی۔ ہمارا وقت بڑے نشیب و فراز میں گزرا' کبھی ڈیڈی کے پاس بہت دولت ہوتی تھی اور کبھی کھانے کے بھی لالے پڑجاتے پھر آٹھ سال پہلے ڈیڈی نے دوسری شادی کرلی اور پھر شادی کے ایک سال بعد وہ بالکل دیوالیا ہوگئے۔ ان کے ایک پارٹنر نے انہیں دھوکا دیا اور یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ بوڑھے ہوتے جارہے تھے اور اس حقیقت کا ادراک کرنے سے بھی قاصر تھے پھر وہ ایک مہم پر جنوبی امریکا کے جنگلات میں گئے۔ اس مہم سے انہیں بہت دولت ملنے کی امید تھی مگر چند ہفتوں کے بعد ہمیں خبر ملی کہ ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس وقت میری سوتیلی ماں حاملہ تھیں مگر گزر اوقات کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ میری عمر صرف سترہ سال کی تھی۔ مجھے تھوڑی بہت شارٹ ہینڈ آتی تھی۔ میں نے اپنی سوتیلی ماں سے وعدہ کیا کہ میں ان کا خرچ اٹھاؤں گی مگر مجھے جو کام ملا' وہ صرف میری بنیادی ضروریات کے لیے بھی ناکافی تھا۔ میری سوتیلی ماں کو ڈاکٹر بوب کے بارے میں معلوم ہوا۔ وہ اس کے اسپتال چلی گئیں اور یوں میرا سوتیلا بھائی پیدا ہوا جس کی میں نے کبھی صورت بھی نہیں دیکھی۔ چند ماہ کے بعد میری سوتیلی ماں کا انتقال ہوگیا۔ اپنی زندگی کے آخری دن تک وہ میرے ڈیڈی سے بے پناہ محبت کرتی رہیں۔ میرے ڈیڈی میں کچھ بات ہی ایسی تھی کہ جو ان سے محبت کرنے لگے وہ پھر اس محبت کے جال سے نہیں نکل سکتا تھا۔ مجھے ڈاکٹر بوب کا نام معلوم تھا اور میں یہ بھی جانتی تھی کہ رونی کو کہیں گود دیا گیا ہے لیکن کوئی ریکارڈ کوئی ثبوت نہیں تھا لیکن کچھ دن پہلے جب میں واقعات اور حقائق پر غور کررہی تھی کہ مجھے اندازہ ہوگیا کہ ڈاکٹر بوب کا بزنس کیا ہے اور وہ یہ کام کیسے کرتا ہوگا۔ مجھے رونی کی تاریخ پیدائش یاد تھی۔ میں نے پیدائش کے ریکارڈ کا جائزہ لیا تو اتفاق سے اس تاریخ میں صرف ایک بچہ پیدا

ہوا تھا جس کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ ڈاکٹر بوب نے لکھا تھا اور رجسٹر میں بچے کے والدین کا نام جون کربی اور جو آن کربی لکھا ہوا ہے۔ پہلے میں نے سوچا کہ جون کربی کے گھر جاؤں' ان لوگوں سے ملوں۔ اپنے بھائی کو دیکھوں' مجھے یقین ہے کہ وہ بالکل ڈیڈی کی طرح ہوگا۔ خوب صورت اور پرجوش مگر پھر میں نے یہ ارادہ ملتوی کردیا۔"

"پھر تم نے کیا' کیا؟" میسن نے پوچھا۔

"پھر میں ڈاکٹر بوب سے ملنے گئی اور اسے بتادیا کہ میں کون ہوں اور چاہتی ہوں کہ رونی کسی اچھے گھر میں رہے اور خوش رہے۔ ڈاکٹر بوب اس خیال سے پریشان تھا کہ مجھے اس کا راز معلوم ہوگیا ہے مگر میں نے کہا کہ میں اس کے لیے کوئی پریشانی کھڑی کرنا نہیں چاہتی' مجھے صرف رونی کے اچھے مستقبل کی فکر ہے۔ وہ اس پر کچھ مطمئن ہوگیا۔ ڈاکٹر سے معلوم ہوا کہ جو دوسرا ڈاکٹر اس کا پارٹنر تھا بُرے راستے پر پڑگیا۔ وہ منشیات کا عادی تھا پھر دولت کا حریص بن گیا۔ ڈاکٹر بوب نے یہ دیکھ کر کہ مجھے رونی کے بارے میں معلوم ہوگیا ہے مجھے اطمینان دلایا کہ رونی بہت اچھی طرح ہے اور وعدہ کیا کہ کبھی کوئی بات رونی کے مستقبل کے لیے خطرہ بنی تو وہ مجھے اطلاع کردے گا۔ ڈاکٹر کے یقین دلانے پر میں نے رونی سے ملنے کا ارادہ ملتوی کردیا پھر گزشتہ جمعے کو ڈاکٹر بوب نے مجھے فون کیا اور بتایا کہ کوئی شخص اسے رونی اور جون کربی کے حوالے سے بلیک میل کرنے کی کوشش کررہا ہے لیکن بردست اس کے پاس کوئی یقینی ثبوت نہیں ہے۔ میں ڈاکٹر سے ملنے گئی پھر کل سہ پہر میں نے جون کربی کو فون کیا اور کہا کہ ایک بہت اہم معاملے کے سلسلے میں میرا اس سے ملنا ضروری ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ اور اس کے دوست ایک میٹنگ کے سلسلے میں ایک روڈ ہاؤس میں ملنے والے ہیں۔ روڈ ہاؤس کا نام پرپل سو آن ہے۔ میٹنگ گیارہ بجے تک ختم ہوجائے گی اس لیے میں گیارہ بجے وہاں آجاؤں تو گفتگو ہوسکتی ہے۔ چنانچہ میں وہاں اس سے ملنے گئی۔ ساری باتیں بتائیں' اس پر اس نے ڈاکٹر بوب سے ملنے کا ارادہ کرلیا۔"

"کیا تم نے ڈاکٹر بوب کو فون کرکے اپائنٹمنٹ لیا تھا؟" میسن نے سوال کیا۔

"نہیں' ہم گفتگو کے بعد سیدھے ڈاکٹر بوب کے بنگلے روانہ ہوگئے۔ بنگلے میں لائٹ جل رہی تھی۔ جون کربی نے کہا کہ پہلے میں جاکر دیکھ لوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں جائے اور وہاں کسی واقف کار سے سامنا ہوجائے۔ چنانچہ اس نے اپنی کار ایک سائڈ اسٹریٹ میں روک دی۔ میں ڈاکٹر کے بنگلے پر گئی۔ پہلے گھنٹی بجانے کا ارادہ کیا پھر سوچا کہ بیرونی دروازہ مقفل نہ ہو تو یوں ہی اندر چلی جاؤں۔ دروازہ بند نہیں تھا' میں اسے کھول کر اندر داخل ہوگئی اور استقبالیہ کمرے میں بیٹھ گئی۔ ایک منٹ گزرا ہوگا کہ مجھے اندر کے کسی کمرے سے باہمی کشمکش کی آوازیں سنائی دیں' کوئی ضرب مارنے کی آواز سنائی دی' ساتھ ہی کسی کے گرنے کا دھماکا ہوا اور چند لمحے بعد ایک عورت کی چیخ سنائی دی۔

"کسی عورت کی چیخ سنائی دی!" میسن نے تیزی سے پوچھا "گویا تم خود نہیں چیخی تھیں؟"

"نہیں۔ میں اٹھ کر اندرونی کمرے کے دروازے کی طرف لپکی۔ دروازہ کھولا تو ڈاکٹر بوب کو فرش پر گرا دیکھا اور ایک عورت جس کی پشت میری جانب تھی' اس پر جھکی دیکھ رہی تھی۔ وہ سیدھی ہوئی تو میری نظر اس کے چہرے پر پڑی۔"

"تم اس کا حلیہ بتاسکتی ہو؟"

"اس کی عمر بتیس تینتیس سال معلوم ہوتی تھی۔ اچھا لباس پہنے ہوئے تھی۔ بال سیاہ اور آنکھیں بھوری تھیں۔ جسم نہ موٹا تھا نہ دبلا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ عقبی دروازے کی طرف بھاگی۔ اس کے بعد میں نے ایک ایسا کام کیا جو شاید مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن مجھے اس پر کوئی ندامت نہیں ہے۔"

"وہ کیا؟"

"میں نے ڈاکٹر بوب کا خفیہ ریکارڈ چرالیا۔ یہ ایک ایسی نوٹ بک تھی جس میں پوری تفصیل سے لکھا تھا کہ اس نے کس بچے کو کن لوگوں کو گود دیا تھا۔"

"تمہیں' یہ کیسے معلوم ہوا کہ ایسا کوئی ریکارڈ ڈاکٹر بوب کے پاس موجود ہے؟"

"جب میں اس سے ملنے گئی تھی' وہ رونی کے بارے میں کچھ باتیں دیکھنے دوسرے کمرے میں گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں استقبالیہ کمرے میں ہوں جبکہ میں دروازے سے جھانک کر دیکھ رہی تھی۔ ڈاکٹر کا عام ریکارڈ اچھے قسم کے رجسٹروں میں لکھا جاتا ہے جبکہ اس بزنس کا ریکارڈ ایک معمولی سی نوٹ بک میں تھا جو کہ اس کی میز کی دراز میں رکھی رہتی تھی۔ میں نے اس عورت کو دیکھا تو یہی سمجھی کہ وہ بھی اسی ریکارڈ کی تلاش میں ہے کیونکہ ڈاکٹر کا سیف کھلا ہوا تھا اور رجسٹر اور کاغذات فرش پر پھیلے تھے۔ جب وہ عورت عقبی دروازے کی طرف بھاگی تو میں نے سمجھا کہ شاید کوئی رجسٹر اٹھاکر بھاگی ہے جس میں اس کے خیال کے مطابق اس کا مطلوبہ ریکارڈ موجود ہے۔ میں جانتی تھی کہ پولیس ضرور آئے گی اور اگر وہ نوٹ بک اس کے ہاتھ آجائے گی تو کوئی بات راز نہیں رہے گی جس کا خمیازہ رونی کو ہی نہیں' نہ جانے کتنے اور بچوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ چنانچہ میں نے میز کی دراز سے وہ نوٹ بک نکال لی اور اسے اپنی اسکرٹ میں چھپاکر جتنی تیزی سے بھاگ سکتی تھی' بھاگ کر بنگلے سے نکل گئی۔ وہاں پہنچی جہاں مسٹر کربی کار لیے کھڑا تھا۔ میں نے بھاگتے ہوئے دیکھا کہ سامنے مکان میں رہنے والی ایک عورت نے مجھے دیکھ لیا ہے اس لیے میں نے مسٹر کربی سے کہا کہ مجھے بڑی عجلت میں ایک چھپنے کی جگہ چاہیے۔ مسٹر کربی فوراً کار اسٹارٹ کرکے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ راستے میں ہمیں ایک پولیس کار بھی ملی تھی۔ ہمیں سڑک پر وہ موٹل نظر آیا اور میں نے

مسٹر کربی کو مشورہ دیا کہ وہ ایک کیبن کرائے پر لے لے اور رجسٹر میں ہم دونوں کا نام شوہر بیوی کی حیثیت سے لکھیں۔ مسٹر کربی نے ایسا ہی کیا۔ کیبن لینے کے چند منٹ بعد وہ مجھے کیبن میں چھوڑ کر چلا گیا مگر جانے سے پہلے ہم نے یا یوں کہنا چاہیے مسٹر کربی نے سوچ لیا تھا کہ کسی کے پوچھنے پر ہمیں کیا کہانی بیان کرنا ہے۔"

"کیا تم نے اسے نوٹ بک کے بارے میں بتا دیا تھا۔"

"نہیں۔ میں نے اس کے بارے میں سوائے تمہارے کسی کو کچھ نہیں بتایا ہے۔"

"اب وہ کہاں ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"میرے پاس ہے" نورما نے جواب دیا۔

"میں نے تمہارا پتا معلوم کرلیا۔ پولیس بھی تمہیں تلاش کرسکتی ہے۔ اب یہ قتل کا کیس بن گیا ہے" میسن نے کہا "تم پر قتل کا الزام عائد کیا جائے گا۔"

"مجھ پر.... قتل کا الزام؟" نورما نے پوچھا۔

"ضرور پھر تمہارا کیا خیال ہے؟"

"مگر ڈاکٹر کو اس عورت نے قتل کیا ہے جو اندر کے کمرے میں تھی، جو چیخی تھی۔"

"اتنی سادہ لوح مت بنو" میسن نے جواب دیا "تم ڈاکٹر بوب کے بنگلے گئی تھیں۔ تمہیں رونسن کربی کے تحفظ کی فکر تھی۔ یا کم سے کم تمہارا کہنا یہی ہے۔ جہاں تک پولیس کا تعلق ہے تو وہ سوچ سکتی ہے کہ جون کربی نے وہ نوٹ بک چرانے کے لیے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں۔ اب تم کہتی ہو کہ وہاں ایک عورت اور تھی اور وہی چیخی تھی۔"

"اصل واقعہ بھی یہی ہے۔ پڑوسیوں نے بھی اسے چیختے سنا تھا۔"

"پڑوسیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک عورت کی چیخ سنی تھی" میسن نے جواب دیا "پولیس اس نظریے پر کام کرے گی کہ تم وہاں وہ نوٹ بک چرانے گئی تھیں۔ ڈاکٹر بوب نے تمہیں چوری کرتے پکڑ لیا۔ تم نے شیشے کا جگ اٹھا کر ڈاکٹر کے سر پر دے مارا۔ شاید اس ارادے سے کہ تم اسے خود کو پکڑنے سے باز رکھ سکو مگر تم نے جگ ضرورت سے زیادہ زور سے مار دیا اور تب ہی تم چیخی تھیں اور اس کے بعد تم نے نوٹ بک اٹھائی اور بھاگ نکلیں۔"

"مگر میں سچ کہہ رہی ہوں مسٹر میسن، وہاں ایک دوسری عورت بھی تھی۔"

"ممکن ہے ہو لیکن تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو۔"

"کیا مطلب؟"

"تم نے کہا کہ تم اور کربی بغیر اپائنٹمنٹ کے ڈاکٹر بوب سے ملنے گئے تھے۔"

"سچ بھی یہی ہے۔"

"تب پھر یہ کیسے ممکن ہوا کہ ڈاکٹر بوب کی اپائنٹمنٹ بک میں تم دونوں کے نام لکھے تھے" میسن نے کہا "اگر تم نے فون نہیں کیا تو جون کربی نے کیا ہوگا۔"

"ممکن ہے کیا ہو۔"

"پولیس جلد ہی تمہیں تلاش کرلے گی" میسن نے کہا "وہ نوٹ بک مجھے دے دو اور پھر یہاں سے نکل جاؤ۔"

"مگر میں کہاں جاؤں؟"

"یہ تم فیصلہ کرو لیکن کم سے کم کچھ مدت کے لیے ایسی جگہ رہو جہاں سے پولیس تمہیں گرفتار نہ کرسکے اور میں تمہیں ایک بات اور بتا دوں کیونکہ وکیل کی حیثیت سے یہ بتا دینا میری ذمے داری ہے۔ اگر تم یہاں سے جانے کی کوشش کرتی ہو تو اسے تمہارے خلاف ایک ثبوت سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ ایک طرح سے یہ تمہارا فرار ہوگا لیکن میں تمہیں امید کی ایک کرن دے سکتا ہوں۔ اتفاق سے میں جانتا ہوں کہ اس بنگلے میں ایک دوسری عورت بھی تھی اور میں پوری کوشش کروں گا کہ معلوم کرسکوں وہ عورت کون تھی۔"

"میرے پاس کتنا وقت ہے؟" نورما نے پوچھا۔

"شاید دو سیکنڈ یا شاید دو ہفتے" میسن نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا "اگر جون کربی پھر فون کرے تو اسے بتا دینا کہ وہ ڈریک سراغ رساں ایجنسی کو فون کرکے یہ پیغام چھوڑ دے کہ میں اس سے کہاں مل سکتا ہوں۔ وہ پیغام مجھے مل جائے گا اس کو آگاہ کردینا کہ یہ بہت اہم ہے۔"

"اور تمہارے خیال میں مجھے وہ کہانی نہیں دہرانا چاہیے جو جون کربی نے مجھے بتائی تھی۔"

"میں تمہیں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے لیے ایک وکیل کرلو اور وہ نوٹ بک مجھے دے دو۔"

"کیوں؟"

"اس یقین دہانی کے لیے کہ وہ پولیس کے ہاتھوں یا کسی بلیک میلر کے ہاتھوں میں نہ پڑ جائے۔"

نورما نے چند لمحے پیری میسن کی طرف دیکھا پھر ڈیلا اسٹریٹ کی جانب گھومی۔

"کیا تم میرے ساتھ آؤ گی مس اسٹریٹ میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔" ڈیلا اسٹریٹ نے میسن کی طرف دیکھا اور کھڑی ہوگئی۔

نورما نے باتھ روم کا دروازہ کھولا۔ وہ اور ڈیلا اندر چلی گئیں۔ چند منٹ کے بعد دونوں باہر نکلیں۔

"میں وہ نوٹ بک تمہیں نہیں دے سکتی مسٹر میسن" نورما نے کہا "ایک طرح سے وہ تمہارے پاس بھی اتنی ہی غیر محفوظ ہوگی جتنی کہ میرے پاس۔ میں نے مس اسٹریٹ سے بات کی ہے اور ہم نے اس نوٹ بک کے لیے ایک محفوظ جگہ معلوم کرلی ہے۔"

"کیا تم نے کربی کو اس کے بارے میں کچھ بتایا ہے؟" میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے نورما سے پوچھا۔

"نہیں۔"

"ٹھیک ہے بتانا بھی مت، نہ اسے نہ کسی اور کو" میسن نے کہا۔ "اب میں تم سے اجازت چاہتا ہوں، آؤ ڈیلا۔"

میسن اور ڈیلا اسٹریٹ اپارٹمنٹ ہاؤس سے باہر نکلے، اپنی کار میں بیٹھے اور چل دیے۔ ڈیلا نے پوچھا کہ نورما ہماری مؤکلہ نہیں ہے پھر بھی اس سے نوٹ بک کیوں مانگی۔ میسن نے کہا کہ اس جیسی نوٹ بک کو غیر محفوظ نہیں چھوڑا جاسکتا تھا پھر یہ کہ اب یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ جون کربی اتنا پریشان کیوں تھا۔ اس کے بیٹے کو بچانے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ بلاشبہ یہ بات پیشہ ورانہ آداب کے خلاف ہے۔ وہ نوٹ بک مسروقہ چیز ہے اگر اسے قبضے میں لیا جائے تو یہ بات جرم میں شرکت بھی ہوگی اور قانون کے خلاف بھی لیکن اسے پولیس کے حوالے کرنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ڈیلا نے پوچھا کہ اگر وہ نوٹ بک میرے پاس ہو تو میسن کی پوزیشن کیا ہوگی۔ میسن نے کہا کہ جیل ہو جائے گی بشرطیکہ اسے معلوم ہو کہ نوٹ بک ڈیلا اسٹریٹ کے پاس ہے۔

○☆○

اگلی صبح پیری میسن پونے آٹھ بجے پال ڈریک کے آفس پہنچ گیا۔ پال ڈریک قدرے تاخیر سے آیا اور بتایا کہ وہ معلومات حاصل کرتا رہا ہے اور ان سے نتائج اخذ کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ پولیس کو اس عورت کا حلیہ معلوم ہوگیا ہے جسے ڈاکٹر بوب کے بنگلے سے بھاگتے دیکھا گیا تھا۔ اسے حیرت ہوئی کہ کوئی عورت اتنے مکمل طور پر کیسے غائب ہوسکتی ہے چنانچہ اس نے آس پاس کے علاقے میں تحقیقات کیں کچھ ہی فاصلے پر ایک موٹل واقع ہے۔ جس کا نام بیوٹی ریسٹ موٹل ہے وہاں معلوم ہوا کہ ساڑھے گیارہ بجے رات کے بعد کوئی تنہا عورت تو نہیں مگر ایک مرد اور ایک عورت اس وقت ضرور آئے تھے اور اس عورت کا حلیہ وہی ہے جو اس بھاگنے والی عورت کا بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں نے شوہر اور بیوی کی حیثیت سے ایک کیبن کرائے پر لیا مگر مرد کچھ ہی دیر کے بعد عورت کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔ پولیس کو ڈاکٹر بوب کے آفس سے جو انگلیوں کے نشانات ملے تھے، وہ اس نے کیبن نمبر ۵ میں (جہاں وہ عورت رات کو ٹھہری تھی اور صبح چلی گئی تھی) پائے جانے والے انگلیوں کے نشانات سے چیک کیا تو اسے ایسے نشانات مل گئے جو ڈاکٹر کے آفس میں بھی تھے اور کیبن میں بھی۔ گویا جو عورت وہاں گئی تھی، کیبن میں بھی آئی تھی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر بوب کی اپائنٹمنٹ بک میں دو نام دیکھنے کے بعد پولیس کو اس مرد سے بھی دلچسپی ہوگئی جو عورت کے ساتھ تھا۔ اس نے رجسٹر میں جو نام لکھے تھے فرضی تھے۔ پتا بھی جعلی تھا مگر کار کا جو نمبر لکھا تھا، اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے صرف دو آخری عدد تبدیل کیے گئے ہیں۔ کار کا ماڈل وغیرہ بھی معلوم تھا گویا اب پولیس صرف ۹۹ کاریں چیک کرکے اس کار کو تلاش کرسکتی ہے جس میں وہ مرد اور عورت موٹل گئے تھے اور جو مرد کی کار تھی، وہ بعد میں اسی کار کو لے کر چلا گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ پولیس بہت جلد اس کار کو تلاش کرلے گی۔ پال ڈریک نے بتایا کہ کربی کے مکان پر ابھی تک کوئی نہیں آیا ہے۔ مزید یہ کہ اس کے کارکن ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی وقت پال ڈریک کے فون کی گھنٹی بجی۔ ڈریک نے بات کی اور بعد میں میسن کو بتایا کہ اس کے ایک کارکن نے رپورٹ دی ہے کہ مسٹر اور مسز کربی اپنے گھر لوٹ آئے ہیں۔ میسن نے کہا کہ اب اس کارکن کو کربی کے مکان سے ہٹالو۔ اگر اتفاق سے پولیس وہاں پہنچ گئی تو اسے یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ پال ڈریک نے اپنے کارکن کو واپس آنے کی ہدایت کردی پھر پیری میسن نے جون کربی کے گھر فون کیا، جون کربی نے جواب دیا۔

"تم دونوں میاں بیوی کہاں غائب ہوگئے تھے؟" میسن نے کہا۔

"غائب ہوگئے تھے کیا مطلب" جون نے تمکنت سے جواب دیا "میں بزنس کے سلسلے میں گیا تھا۔ میری بیوی اور بیٹا میرے ساتھ تھے مگر بات کیا ہے؟"

"فون پر بات کرنا مناسب نہیں۔ اپنے گھر میرے آنے کا انتظار کرو۔ میں ابھی آرہا ہوں۔ کسی بھی صورت میں کہیں مت جانا۔"

جون نے وجہ جاننا چاہی مگر میسن نے فون رکھ دیا پھر ڈیلا کو اس کے گھر فون کیا۔ وہ آفس جانے کے لیے گھر سے نکلنے ہی والی تھی۔ میسن نے کہا کہ وہ جون کربی کے گھر جارہا ہے۔ ڈیلا کے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے سے گزرے گا اس لیے وہ آفس نہ آئے بلکہ اپنے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے اس کے آنے کا انتظار کرے۔ شارٹ ہینڈ نوٹ بک ساتھ لے لے۔ ڈیلا نے جواب دیا کہ وہ دس منٹ بعد اس کی منتظر ہوگی۔ میسن نے ریسیور رکھ کر پال ڈریک سے کہا کہ اگر کوئی ہنگامی ضرورت ہو تو اس سے کربی کے گھر رابطہ قائم کرے، دوسری صورت میں امید ہے کہ وہ دس بجے تک اپنے آفس میں واپس آجائے گا۔ ڈیلا اسٹریٹ، پیری میسن کی منتظر کھڑی تھی۔ میسن نے کار روک کر اسے بٹھالیا۔ دونوں جون کربی کے گھر چلے اور کچھ دیر کے بعد منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ میسن نے کار مکان کے سامنے پارک کردی۔ اتر کر کال بیل کا بٹن دبایا۔ اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی مگر کوئی دروازہ کھولنے نہیں آیا۔ کئی بار گھنٹی بجانے کے بعد بھی کوئی نہیں آیا۔ میسن نے گیرج دیکھا وہ بھی مقفل تھا مگر پھر خود بہ خود...... کھل گیا۔ میسن کا خیال تھا کہ گیرج کے کھلنے بند ہونے کا کوئی شعاعی انتظام تھا کہ اس شعاع کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو دروازہ آپ سے آپ کھل جاتا ہے اور پھر ایک مخصوص مختصر وقت کے بعد خود ہی بند ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اس سے

قبل کہ دروازہ بند ہو، میسن اور ڈیلا اسٹریٹ جلدی سے گیرج میں چلے گئے۔ ایسا شعاعی انتظام گیرج کے اندر پہنچنے کے بعد بند کیا جاسکتا تھا تاکہ کوئی غیر متعلق فرد اندر نہ آسکے گویا اس کے بعد شعاع کے ذریعے دروازہ نہیں کھلتا تھا۔ چونکہ یہ سسٹم بند نہیں تھا اس لیے دروازہ کھل گیا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا تھا کہ جون کربی اور اس کی بیوی باہر گئے ہیں، جلد ہی واپس آنے کا ارادہ تھا اس لیے شعاعی انتظام بند نہیں کیا۔ گیرج میں کار نمبر JYJ-112 کھڑی تھی یہ وہی کار تھی جو گزشتہ رات جون کربی استعمال کررہا تھا۔ گیرج میں ایک دروازہ گھر کے اندر لے جاتا تھا جو بند نہیں تھا۔ میسن نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ جلد ہی اسے سرخ رنگ کا گیلن ٹن مل گیا جس کا مطلب تھا کہ جون کربی نے اپنی داستان کی خامی دور کرنے کے لیے ٹن خرید لیا تھا۔ میسن نے کار کا گلوو کمپارٹمنٹ کھولا، اندر دیکھا تو جلد ہی اسے اس ٹن کی خریداری رسید بھی مل گئی۔ رسید پر ایک دن پہلے کی تاریخ پڑی تھی گویا جون کربی نے میسن کے آفس سے نکلتے ہی پہلا کام یہی کیا کہ ایک گیلن پیٹرول کا ٹن خرید لے۔ یہ ایک طرح سے ہوشیاری تھی مگر اس ہوشیاری کو اس نے اپنی اس حماقت سے بیکار کردیا کہ رسید گلوو کمپارٹمنٹ میں رکھ کر بھول گیا۔ میسن نے ٹن کو وہیں چھوڑ دیا اور رسید جیب میں رکھ لی۔ ڈیلا نے پوچھا اب وہ کیا کرے گا۔

"اب جب جون کربی مسکراتے ہوئے مجھے یہ بتائے گا کہ پیٹرول کا ٹن تو اس کی کار میں ہی تھا لیکن اگلی سیٹ کے پیچھے گر گیا تھا تو میں اس سے پوچھوں گا کہ اچھا تو پھر وہ دوسرا ٹن کہاں ہے۔ اس پر وہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہے گا کون سا دوسرا ٹن تب میں اسے یہ رسید دکھاتے ہوئے کہوں گا وہ دوسرا ٹن جس کی یہ رسید ہے۔"

"اسے حیرت ہوگی کہ تمہیں یہ رسید کہاں سے ملی؟"

"ہونے دو۔ کبھی کبھی تھوڑی حیرت کرلینا اچھا ہوتا ہے۔" میسن نے کہا۔

ابھی ڈیلا نے مزید کچھ نہیں کہا تھا کہ گیرج کا دروازہ جو چند لمحہ قبل بند ہوگیا تھا پھر کھلا اور ایک کالی سیڈان کار گیرج میں داخل ہوئی۔ ایک خوب صورت عورت جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی، میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کو دیکھ کر حیران ہوئی اور تیزی سے پوچھا۔

"تم لوگ کون ہو اور یہاں کیا کررہے ہو؟"

پیری میسن نے اپنا اور ڈیلا اسٹریٹ کا تعارف کرایا اور بتایا کہ جب گھنٹی کے جواب میں دروازہ نہیں کھولا گیا تو وہ گیرج کی طرف آئے۔ اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا غالباً شعاعی انتظام کی وجہ سے۔ وہ عورت ظاہر تھا کہ جون کربی کی بیوی جو آن کربی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو اسکول چھوڑنے گئی تھی مگر اس کے شوہر کو گھر میں ہونا چاہیے۔ اس کی کار بھی گیرج میں کھڑی ہے اور مزید یہ کہ اس نے کہا تھا کہ وہ پیری میسن کی آمد کا انتظار کررہا ہے۔ وہ یقیناً گھر میں کہیں ہوگا۔ آج چونکہ ملازم کی چھٹی ہے ورنہ وہ دروازہ کھول دیتا۔ ان کے گھر میں دو ملازم ہیں ایک باورچی اور ایک خادمہ۔ وہ تینوں گھر میں گئے۔ جو آن نے شوہر کو پکارا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے اچانک میسن نے پوچھا۔

"جون نے اس لڑکی کے ملنے کی جو کہانی بیان کی تھی، وہ لڑکی جس کی جیکٹ میں سیپ کے بٹن لگے تھے اور جس نے مگرمچھ کی کھال کے جوتے پہن رکھے تھے...... تو کیا اس کا بیان سچ تھا کیا ایسی کوئی لڑکی واقعی تھی۔"

"ہاں۔" میسن نے جواب دیا۔

"گویا تم اس کی کہانی پر یقین کرتے ہو۔"

"مجھے اس کی کہانی کا یقین نہیں۔ اس لیے میرا اس سے ملنا ضروری ہے تاکہ اسے کچھ اہم باتیں بتاسکوں۔ ذرا اسے بُلا کر تو لاؤ۔"

"ابھی لائی" یہ کہہ کر جو آن چلی گئی۔ وہ مکان کی بالائی منزل پر گئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد واپس آئی۔

"مسٹر میسن!" اس نے کہا "مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ جون اوپر کہیں نہیں ہے۔"

"آخر وہ کہاں جاسکتا ہے" میسن نے پوچھا۔

"کہیں نہیں اس کی کار گیرج میں ہے۔"

"ممکن ہے اسے اس کی مرضی کے خلاف کہیں لے جایا گیا ہو" میسن نے کہا "یا شاید اس نے سوچا ہو کہ اسے کسی ایسے خطرے کا سامنا ہے جس کا وہ مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک بار پھر جاکر دیکھو، الماریاں بھی دیکھنا۔"

جو آن نے غور سے میسن کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر زینے کی طرف لپکی۔ وہ اوپر گئی تو میسن اور ڈیلا اسٹریٹ نے نچلی منزل میں ایک ایک جگہ کا جائزہ لیا مگر جون کہیں نہیں تھا۔ جو آن بھی ناکام واپس آئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف ایک جگہ ہوسکتا ہے" میسن نے کہا۔

"کہاں؟" جو آن نے پوچھا۔

"اسے پولیس لے گئی ہے۔"

"یہ تم کس طرح کی باتیں کررہے ہو" جو آن نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تمہیں تفصیل سے بتانے کا وقت نہیں ہے۔" میسن نے جواب دیا "اب ذرا جلدی سے میرے دو تین سوالات کا جواب دو۔ اگر پولیس تمہارے شوہر سے سوالات کرے تو کیا وہ وہی کہانی بیان کرے گا جو اس نے مجھے کل سنائی تھی۔"

"میرا خیال یہی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس کی کہانی میں کچھ خامی نکالی تھی۔ جون کا ردِ عمل سمجھنے کے لیے تمہیں اس کے مزاج کو جاننا پڑے گا۔ وہ اپنی چیز فروخت کرنے کے لیے گاہک

کو مطمئن کرنے کا عادی ہے۔ کوئی خامی ہے تو وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اتنا میں جانتی ہوں کہ وہ تم سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا تاکہ کل کی کہانی کے بارے میں تمہیں پوری طرح مطمئن کر سکے۔"

"اگر پولیس اس سے کریدنے والے سوالات کرے تو کیا اس میں اتنی سمجھ ہے کہ وہ پولیس سے کہہ سکے کہ اب وہ کسی سوال کا جواب نہیں دے گا جب تک مجھ سے مشورہ نہ کرلے۔ یا وہ مزید وضاحتیں کرتا چلا جائے گا۔"

"مجھے اندیشہ ہے وہ مزید وضاحت کرنے لگے گا۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ ہر صورت میں گاہک کو مطمئن کرنے کا عادی ہے۔ پولیس نے اسے اکسایا تو وہ بولتا ہی چلا جائے گا۔"

"مجھے بھی یہی اندیشہ ہے" میسن نے فکرمندی سے کہا "آؤ ڈیلا!"

"تم کہاں جارہے ہو" جوآن نے سوال کیا۔

"تمہارے شوہر کی پوزیشن کے پیش نظر مجھے امید نہیں کہ پولیس سردست اس پر کوئی الزام عائد کرے گی' وہ اسے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے آفس لے جائے گی۔ میں بھی وہیں جارہا ہوں۔"

"مگر وہ اس سے کس بارے میں سوالات کرے گی۔"

"قتل کے بارے میں" میسن نے جواب دیا اور ڈیلا اسٹریٹ کے ساتھ تیزی سے مکان سے باہر نکل گیا۔

○☆○

پیری میسن ڈسٹرکٹ اٹارنی کے آفس پہنچا تو ساڑھے نو بج چکے تھے۔

"کیا ڈسٹرکٹ اٹارنی مسٹر ہملٹن برجر اپنے آفس میں ہے" اس نے استقبالیہ کلرک سے جو کہ ایک لڑکی تھی' پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"اس سے کہو کہ پیری میسن اس سے ملنا چاہتا ہے۔"

"مجھے افسوس ہے مسٹر برجر کی ہدایت ہے کہ کسی بھی صورت میں اسے پریشان نہ کیا جائے۔ مجھے اسے فون کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"یہاں میرا ایک مؤکل موجود ہے۔"

"کون؟"

"مسٹر جون کربی۔"

"اس بارے میں تمہیں مسٹر برجر سے پوچھنا ہوگا۔"

"تب اسے میری آمد کی اطلاع دو۔"

"یہ میں نہیں کرسکتی۔ میں صرف ایک ملازم ہوں۔ جو حکم دیا جاتا ہے' اس پر مجھے عمل کرنا پڑتا ہے۔"

"تب پھر مجھے باہر نکلوانے کی کوشش کرو" یہ کہہ کر میسن راہداری میں برجر کے آفس کی طرف بڑھا۔ فوراً ہی ایک گھبرایا ہوا ڈپٹی جسے ظاہر ہے' استقبالیہ کلرک نے فون پر بتایا ہوگا' آفس سے باہر نکلا۔

"تم یہاں نہیں آسکتے" اس نے کہا۔

"میں تو آگیا ہوں۔"

"باہر نکل جاؤ۔"

"نکال سکتے ہو باہر نکال دو" میسن کا جواب تھا۔

ڈپٹی ہچکچایا۔ میسن نے آگے بڑھ کر برجر کے آفس کے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ دروازہ بند تھا۔ میسن نے دروازے پر زور سے گھونسا مارا۔ ایک بار پھر دوسری بار۔ دروازہ کھلا' برجر باہر نکلا جو پیری میسن سے اپنی ناپسندیدگی چھپانے کا عادی نہیں تھا۔

"میرے آفس کے دروازے پر گھونسے مت مارو" وہ بولا۔ "میں تمہیں گرفتار کرا سکتا ہوں۔"

"ضرور کرادو" میسن نے جواب دیا "میں یہاں اپنے مؤکل کے تحفظ کے لیے آیا ہوں۔"

"کون ہے تمہارا مؤکل؟"

"جون کربی۔"

"کیا اس پر کوئی الزام عائد کیا گیا ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم" میسن نے جواب دیا "مگر وہ میرا مؤکل ہے۔ اس سے سوالات کیے جائیں تو میں موجود رہنا چاہتا ہوں۔"

"ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔"

"وہ کیوں؟"

"ہم ایک قتل کی تحقیقات کر رہے ہیں۔"

"کیا جون کربی اس میں ملوث ہے؟"

"یہ ابھی نہیں کہا جاسکتا۔"

"اس صورت میں میری درخواست کا مقصد اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے" میسن نے کہا' اپنی گھڑی دیکھی' ایک نوٹ بک پر ٹائم لکھا اور کہا "اب میں تم سے باقاعدہ مطالبہ کرتا ہوں۔"

"ایک منٹ!" برجر نے جلدی سے کہا "تم مجھے کسی ٹیکنیکل پوائنٹ میں نہیں پھانس سکتے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے مسٹر کربی ایک اہم گواہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے تم جیسے معروف وکیل کی خدمات حاصل کیں جس سے اشارہ ملتا ہے کہ بیک گراؤنڈ میں کوئی بات ہے جو مجھے معلوم نہیں۔"

"بیک گراؤنڈ میں بے شمار باتیں ہو سکتی ہیں جو تم نہیں جانتے" میسن نے جواب دیا "لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی معاملے میں میری خدمات حاصل کرسکتا ہے اور میں اپنے مؤکل سے بات کرنے کا قانونی حق رکھتا ہوں۔"

"تمہارا مؤکل کسی قانونی طریقۂ کار کے تحت یہاں نہیں لایا گیا وہ از خود رضاکارانہ طور پر آیا ہے' اپنی مرضی سے۔"

"تب وہ اپنی مرضی سے جا بھی سکتا ہے" میسن نے اپنی آواز بلند کی "کربی' باہر آجاؤ۔"

"ہم نے ابھی اس سے اپنے سوالات ختم نہیں کیے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کر چکے ہو" میسن نے کہا۔ جون کربی باہر آکر برجر کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"میں سمجھتا ہوں تمہیں اندازہ ہوگا کہ اس قسم کا رویہ مسٹر کربی کو گواہ سے زیادہ مشتبہ شخص بنادے گا۔ میں اسے ہر قسم کی پبلسٹی سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مشتبہ شخص کی حیثیت سے میں اسے کوئی تحفظ نہیں دے سکتا" وہ کربی کی طرف گھوما "مجھے یقین ہے کہ تم اس صورتِ حال کی نزاکت کا احساس کرو گے مسٹر کربی کہ تم ایک موٹل میں ایک نوجوان عورت کے ساتھ بطور شوہر اور بیوی ٹھہرے تھے۔ جب تک تم ہم سے تعاون کرو گے تب تک ہمیں یہ بات اخبارات کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم حقائق پر غور کرو۔"

"چلو کربی' قدم بڑھاؤ" میسن نے کہا۔

"کیا تم کچھ دیر ٹھہر نہیں سکتے" جون کربی نے کہا "مسٹر برجر بڑی ہمدردی سے....."

"میں انتظار نہیں کر سکتا" میسن نے بات کاٹی "اگر چاہتے ہو کہ میں تمہاری وکالت کروں تو قدم اٹھاؤ۔"

جون کربی بہت ہچکچاتے ہوئے آگے بڑھا۔

"ٹھیک ہے میسن!" برجر بولا "یہ ہے تمہارا مؤکل' اچھی طرح ہر طرف سے چیک کر لو۔ نہ کوئی خراش ہے نہ ربر کے ڈنڈے سے مارنے کا کوئی نشان۔ ہم نے نہ کوئی تشدد کیا نہ دباؤ ڈالا۔ ہمارا برتاؤ کیسا تھا مسٹر کربی؟"

"بہت اچھا' ہمدردانہ" کربی نے جواب دیا۔ برجر مسکرانے لگا۔

"بظاہر ایسا لگتا ہے کہ تمہارے وکیل کو بھی تمہارا اتنا یقین نہیں جتنا تم ہم سے چاہتے تھے۔ اس کا خیال ہے کہ تمہیں تحفظ کی ضرورت ہے اور یہ کہ تمہیں حقوق کے بارے میں مشورہ دینے کی ضرورت ہے۔"

"میں نے مسٹر میسن سے یہاں آنے کو نہیں کہا تھا۔ میں..."

جون کربی شرمندگی سے کہنے لگا تھا کہ میسن نے بات کاٹ دی۔

"اسے یہ موقع نہ دو کہ تمہیں بہکا سکے" میسن نے کہا "میں تمہیں کار میں سب کچھ بتا دوں گا۔"

"کربی کی تو یہ خواہش ہوگی کہ تم اسے یہاں بتاؤ" برجر نے کہا "آفس میں چل کر بیٹھ کر بات کرو میسن' ممکن ہے ہم اس معاملے کو سلجھا سکیں۔"

"میں اپنے مؤکل سے علیحدگی میں بات کروں گا' چلو آؤ کربی!"

میسن' کربی کو لفٹ کی طرف لے چلا۔ کربی بگڑنے لگا کہ کیا میسن نہیں دیکھ سکتا کہ اس نے کربی کو کس مشکل پوزیشن میں ڈال دیا ہے۔ وہ کوئی اسکول کا بچہ نہیں ہے۔ ایک کامیاب بزنس مین ہے اور اس طرح کے حالات سے نمٹنا جانتا ہے۔ میسن نے کہا کہ اس بارے میں کار کے اندر بات کر کے دیکھ لیں گے۔ دونوں لفٹ سے نیچے اترے۔ روڈ پر ڈیلا اسٹریٹ کار میں بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔ اس نے مزاج پرسی کی۔ میسن نے کہا اگلی سیٹ پر بیٹھ جاؤ' میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔ کربی نے کہا کوئی ضرورت نہیں' وہ ٹیکسی کر کے چلا جائے گا۔ بہر حال کربی کو بیٹھنا پڑا۔ میسن نے اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا۔ کار آگے روانہ ہوئی۔

"کیا تم نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بتا دیا کہ پیر کی رات کیا ہوا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"کیا ایسی کوئی وجہ تھی کہ نہ بتاتا" کربی نے ناگواری سے جواب دیا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر روب کا انتقال ہو چکا ہے؟" میسن نے دوسرا سوال کیا۔

"یہ ڈاکٹر روب کون ہے؟"

"یہ وہ ڈاکٹر ہے جس کے ساتھ سازش میں شامل ہو کر تم نے گود لینے کے مروجہ قانون کو توڑا۔ جس نے رونسن کے پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں تمہارا نام ولدیت کے خانے میں لکھا اور اس جھوٹے سرٹیفکیٹ کو سرکاری ریکارڈ میں شامل کرایا۔"

"میں نہیں جانتا' تم کیا باتیں کر رہے ہو؟"

"ممکن ہے تم اس وقت نہ جانتے ہو کہ.... میں کیا کہہ رہا ہوں" میسن بولا "لیکن تم نے گزشتہ رات جب نورما لوگن کو فون کیا تو بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ تم نے اسے ڈاکٹر روب کے مرنے کی اطلاع دی اور اسے تاکید کی کہ وہ تمہاری بیان کردہ کہانی کی تائید کرے۔"

"مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں لوگن نام کے کسی فرد کو نہیں جانتا اور یقیناً کسی سے اپنی کہانی کی تائید کرنے کو نہیں کہا۔"

"تم نے یہی کہانی ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بھی بتائی ہے۔"

"یقیناً۔"

"بس تو پھر تم نے آگ پر تیل چھڑک دیا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں نے آگ پر تیل چھڑک دیا۔ وہ لوگ مجھ سے بڑا تعاون کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اخباری پبلسٹی سے بچانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میں ان سے تعاون کروں تو وہ مجھ سے تعاون کریں گے اور وہ کر رہے تھے۔"

"مجھے اندازہ ہے کہ وہ کس قسم کا تعاون کر رہے تھے؟" میسن نے خشک لہجے میں کہا۔

"اور ہاں وہ پیٹرول کا ٹن میری کار میں ہی تھا۔ میں نے واپس جاتے ہی اسے دیکھ لیا تھا۔ اگر میرا ضروری اپائنٹمنٹ نہ ہوتا تو اسی وقت واپس آکر بتا دیتا پھر میں بزنس کے سلسلے میں چلا گیا۔ واپسی پر گھر پر تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ پولیس آگئی اور اس نے کہا کہ مجھے ڈسٹرکٹ سے بات کرنے اس کے آفس چلنے پر تو کوئی اعتراض نہیں

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا اس لیے چلا گیا اگرچہ مجھے تعجب ہے کہ کار کے آخری دو عدد تبدیل کرنے کے باوجود پولیس نے میرا پتا کیسے لگالیا۔"

"کیا تم نے پیٹرول کے ٹن کے بارے میں بھی بتادیا" میسن نے کہا "اور یہ بھی کہ وہ تمہاری کار میں ہے۔"

"ہاں ضرور بتادیا' کیوں نہ بتاتا۔"

"کیا پولیس نے ٹن دکھانے کو کہا تھا؟"

"انہوں نے اس سے کہیں زیادہ کہا۔ چند منٹ پہلے انہوں نے ایک گشتی پولیس کار کو فون کر کے تاکید کی کہ وہ میری کار گھر سے لے آئیں۔"

"تو غالباً وہ اب تک اسے لے گئے ہوں گے۔"

"لے جانے دو' تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں تمہیں شک وشبے سے الگ رکھنا چاہتا تھا" میسن نے کہا "مجھے اندیشہ تھا کہ تم پولیس کو اپنی کار اور گیرج کی تلاشی کی اجازت دے دوگے۔"

"تو میں الگ ہوں" کربی نے ناگواری سے کہا "اور اجازت دینے میں کیا نقصان ہے۔ وہ اس عورت کی انگلیوں کے نشانات لینا چاہتے تھے۔ موٹل کے کمرے سے یہ نشانات انہیں پہلے ہی مل گئے تھے تب میں انہیں کیوں روکتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس عورت کے بارے میں اتنے متجسس کیوں ہیں۔ انہوں نے مجھ سے یہ بھی پوچھا کہ کیا میں ڈاکٹر بوب کو جانتا ہوں۔"

"تو تم نے کیا جواب دیا؟"

"وہی جو سچ تھا کہ میں نے زندگی میں کبھی اس کا نام نہیں سنا" کربی نے جواب دیا "اور پولیس سے تعاون کرنے میں کیا نقصان تھا۔ میں انہیں اپنی کار کی تلاشی لینے کی اجازت کیوں نہ دیتا۔"

"بالکل ٹھیک۔ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو" میسن نے کہا "اور جب وہ کار کی تلاشی لیں گے تو گلوو کمپارٹمنٹ بھی کھول کر دیکھیں گے اور اس میں کوئی کاغذ یا کاغذات ہوئے تو انہیں بھی دیکھ لیں گے۔ بہرحال جب مجھے اندازہ ہوا کہ تمہیں ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر لے جایا گیا ہے تو میں نے بہتر سمجھا کہ تم سے رابطہ قائم کروں۔"

جون کربی ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے ماتھے پر فکر کی شکنیں نمودار ہو گئیں۔

"کیا بات ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"کچھ نہیں.....میں.....میں کچھ سوچ رہا تھا" کربی نے کہا "اور یہ تم کار اتنی آہستہ کیوں چلا رہے ہو۔ ابھی تم نے کاغذات کی بات کی تو مجھے خیال آتا ہے کہ گلوو کمپارٹمنٹ میں کچھ ایسے بزنس کاغذات تھے جو میں نہیں چاہتا کہ پبلک کے یا میرے کاروباری حریفوں کے علم میں آئیں۔ کار تیز چلاؤ کہیں پولیس میری کار لینے نہ پہنچ جائے۔"

"اسی لیے میں چاہتا تھا کہ پولیس کو کسی قسم کی کوئی اجازت دینے سے پہلے میں تم سے ملاقات کرلوں۔"

"اور تم نے اس کام میں بہت تاخیر کردی" کربی کے لہجے میں طنز تھا۔

"یہ میری غلطی نہیں تھی اگر تم اصرار کرتے کہ میری موجودگی ضروری ہے اس کے بغیر تم بات نہیں کروگے' تو ایسا نہ ہوتا۔"

"تم کار کی رفتار کیوں نہیں بڑھاتے؟"

"اگر تمہیں اس کی وجہ سے پریشانی ہے" میسن نے جیب سے رسید نکال کر دکھائی "تو میں نے اس رسید کو جو پیٹرول کا ٹن خریدنے پر تمہیں دی گئی تھی' احتیاط کے خیال سے پہلے ہی نکال لیا تھا۔"

کربی نے جھپٹا مار کر رسید میسن سے چھین لی اور تیزی سے پوچھا۔

"تم ان معلومات کے سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"کچھ نہیں" میسن نے جواب دیا "تمہاری جگہ کوئی اور مؤکل ہوتا تو میں ضرور بتاتا کہ ان حالات میں اسے کیا کرنا چاہیے مگر تم ایک کامیاب بزنس مین ہو۔ تیزی سے سوچتے اور فیصلے کرنے کے عادی ہو۔ عقلِ کل ہو تو تمہیں میں کیا بتا سکتا ہوں کہ کیا کرو اور کیا نہیں۔"

جون کربی بدستور شکن آلود پیشانی کے ساتھ کچھ سوچ رہا تھا' اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔



جو آن کربی گھر کے دروازے کے سامنے ان لوگوں کا انتظار کررہی تھی۔ اس نے خیریت پوچھی اور جون کربی نے اسے اطمینان دلایا کہ سب ٹھیک ہے۔ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ جو آن نے میسن کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ٹھیک وقت پر پہنچ گیا تھا۔

"میسن نہ بھی پہنچتا تو کیا ہوتا۔" جون بولا "اس نے صورتِ حال کو سنبھال لیا تھا۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی اس کا دوست ہے اور ہر ممکن تعاون کررہا ہے۔"

"تم نے اسے کیا بتایا؟" جو آن نے پوچھا۔

"وہی جو سچ ہے۔ مجھے کوئی بات چھپانے کی کیا ضرورت تھی" جون نے جواب دیا۔

"کیا انہوں نے تم سے اس عورت کے بارے میں پوری تفصیل سے پوچھا تھا؟"

"بے شک وہ اس کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ کسی ڈاکٹر پر حملہ کرنے میں ملوث ہے۔ انہیں ڈاکٹر کے گھر میں اور موٹل کے کیبن میں اس کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں۔"

"تم جانتے ہو جون کہ یہ قتل کی واردات ہے" جو آن نے کہا۔

"تم جانتے تھے کہ ڈاکٹر بوب مرگیا ہے۔ میں نے ابھی یہ خبر ریڈیو پر سنی ہے۔"

"یہ مجھے نہیں معلوم تھا مگر میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ کسی سنگین معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ بہرحال میں نے کچھ نہیں چھپایا۔ جو کچھ ہوا تھا' بتادیا۔ کیا پولیس میری کار لینے آئی تھی؟"

"ہاں۔"

"کوئی بات نہیں' میں نے ہی اجازت دی تھی۔"

"مسٹر جون کربی!" میسن نے کہا "تم صرف اپنے آپ کو بہلا رہے ہو کسی اور کو نہیں۔ پیر کی رات ساڑھے گیارہ بجے کے کچھ ہی دیر بعد کسی نے ڈاکٹر بوب پر حملہ کیا۔ ڈاکٹر بوب سے تمہارا کوئی سابقہ لین دین رہا تھا۔ ایک نوجوان عورت کو ڈاکٹر کے مکان سے بھاگتے دیکھا گیا۔ پڑوسی اسے دیکھنے پر پہچان سکتے ہیں۔ تم اس عورت کو ہیوٹی ریسٹ موٹل لے گئے اور شوہر بیوی کے نام سے رجسٹریشن کرایا۔ اس کیس میں شہادت تمہاری طرف اشارہ کرتی ہے لیکن تمہاری پوزیشن کی وجہ سے پولیس تمہارے خلاف کارروائی کرنے سے ہچکچا رہی تھی یہاں تک کہ تم نے خود کو یہ کہہ کر مصیبت میں ڈال لیا کہ تم اسے موٹل لے گئے تھے۔ پولیس ڈاکٹر بوب کا آفس چیک کر چکی تھی۔ اسے وہاں اس عورت کی انگلیوں کے نشانات ملے تھے۔ اس عورت کے نشانات انہیں کیبن نمبر۵ میں بھی ملے۔ اب تمہاری کار میں اس کے نشانات پانے کے بعد چاہے تمہاری پوزیشن کچھ بھی ہو' وہ تمہارے خلاف کارروائی کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ ان کے پاس کافی ثبوت ہوگا کہ تمہیں شریکِ جرم ثابت کر سکیں۔ میں نے تمہارا ساتھ دیا' یہ توقع کرتے ہوئے کہ تم مجھ سے سچ بولو گے اور سچائی تم سے اگلوانے کے لیے مجھے تمہارے حلق میں انگلیاں نہیں ڈالنا پڑیں گی۔ میں نہیں جانتا کہ اس کہانی کا کتنا حصہ تمہاری بیوی کو معلوم ہے لیکن یہی وقت ہے کہ اسے پوری حقیقت کا علم ہو۔ ڈاکٹر بوب بچوں کو گود دینے کا ریکٹ چلا رہا تھا اور کچھ اس طرح کہ گود دیے ہوئے بچے ان جوڑوں کے گھروں میں ان کی جائز قانونی اولاد کی حیثیت سے پرورش پا سکیں۔ تم نے ڈاکٹر بوب کے اس کاروبار سے فائدہ اٹھایا۔ رونسن اسی طریقے سے گود لیا ہوا بچہ ہے۔ اس کے باوجود کہ برتھ سرٹیفکیٹ پر والدین کی حیثیت سے تم دونوں کا نام لکھا ہے اس کی یہ حیثیت تبدیل نہیں ہوئی' پولیس تم سے اسی طرح کھیل رہی ہے جس طرح ایک بلی چوہے سے کھیلتی ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی تمہارے ساتھ جو اتنی مہربانی سے پیش آرہا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے یقین ہے کہ اس نے تمہیں جال میں پھانس لیا ہے۔ وہ نہ صرف کیس حل کرنے کی نیک نامی چاہتا ہے بلکہ اسے وہ اخباری پبلسٹی بھی درکار ہے جو ایک بااثر مجرم کو سزا دلا کر حاصل ہوتی ہے۔ وہ نوجوان عورت جسے تم ڈاکٹر بوب کے آفس لے گئے تھے نورما لوگن ہے' جو حقیقت میں رونسن کی سوتیلی بہن ہے۔ اس کی دلچسپی اپنے بھائی سے ہے۔ اسے ڈاکٹر بوب کے ریکٹ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ تم مجھے بہت دیر تک جھوٹی باتوں سے بہلاتے رہے' اب مجھے سچ چاہیے اور وہ بھی ابھی تب ہی میں بتا سکوں گا کہ تم کن حالات سے دوچار ہو۔"

جون کربی سوچتی ہوئی نظروں سے میسن کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس کی بیوی بول اٹھی۔

"جون کیا تم نے ایسا کیا تھا؟"

"میں اس لڑکی کو ڈاکٹر بوب کے بنگلے تک لے گیا تھا" جون کربی نے آہستہ آواز میں کہا "مگر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ڈیئر۔ اس لڑکی نے کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کی۔ اس کے ہاتھ صاف ہیں اور مسٹر میسن کی مایوسانہ باتوں کے باوجود صاف ہی رہیں گے۔ ممکن ہے پولیس یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ وہ ڈاکٹر بوب کے آفس میں گئی تھی مگر وہ اس ایک بات کے سوا اور کچھ ثابت نہیں کر سکے گی" پیری میسن پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے دونوں میاں بیوی کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔

"تم دونوں اپنے وکیل کے ساتھ بہت مہنگا اور خطرناک کھیل کھیل رہے ہو اور وہ کھیل اپنے وکیل سے جھوٹ بولنا ہے۔ اگر تم نے مجھے کل سہ پہر حقیقت بتادی ہوتی تو میں تمہیں ان بہت سی باتوں سے بچا سکتا تھا جو اب پیش آنے والی ہیں۔"

"کیا پیش آنے والا ہے" کربی نے پوچھا "میں اس معاملے میں ایک مصیبت میں گرفتار ہوں مگر اس طرح کی مصیبت نہیں جیسی تم سوچ رہے ہو اور نہ ہی اتنی گہرائی میں ہوں جیسا تمہارا خیال ہے۔ میں اس شہر کا نمایاں اور عزت دار آدمی ہوں۔ بارسوخ افراد میرے دوست ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں سیاسی دباؤ بھی استعمال کر سکتا ہوں۔"

"ضرور ایسا کر سکتے ہو۔ اسی لیے وہ تم سے چوہے بلی کا کھیل کھیل رہے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ تم پوری طرح قابو میں آجاؤ تب وہ تمہارے خلاف کارروائی کریں۔ یہ کارروائی وہ تمہاری کار میں نورما کی انگلیوں کے نشانات پانے کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ نورما کی گرفتاری تک انتظار کریں تاکہ اس کی کہانی بھی سن لیں۔"

"اگر نورما گرفتار ہو گئی تو وہ خاموش رہے گی" جون کربی نے کہا "میرے خیال سے نہیں تو اپنے بھائی کے خیال سے۔"

"وہ خاموش نہیں رہ سکتی" میسن نے جواب دیا "کیونکہ تم نے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہے۔ تم نے اسے تاکید کی ہے کہ وہ تمہاری کہانی کی تائید کرے اور اس نے جیسے ہی یہ کیا وہ ڈوب جائے گی۔ پولیس اسے قتل کا مجرم ثابت کردے گی اور تمہیں اس کا شریکِ جرم۔"

"لعنت ہو" کربی نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا "پولیس کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس موٹل میں ٹھہری تھی؟"

"اسی طرح جس طرح انہیں دوسری بہت سی باتوں کا علم ہونے والا ہے۔ اپنی محنت اور مسلسل کوشش سے" میسن نے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا میں تمہاری وکالت کروں یا یہ کہ اپنے آفس جاؤں اور اپنی اب تک کی خدمت کا بل بھجوادوں؟"

"خدا کی پناہ۔ ہرگز نہیں۔ ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ" جو آن نے جلدی سے کہا "مسٹر میسن، تم ہر صورت میں جون کی وکالت کرو اور اس سے بھی زیادہ یہ کرو کہ رونی کا نام اخبارات میں نہ آنے پائے۔ وہ بہت حساس لڑکا ہے۔ وہ ہمیں اپنے حقیقی والدین خیال کرتا ہے۔ اگر اسے معلوم ہوگیا کہ اسے گود لیا گیا تھا تو اس کی ساری زندگی بُری طرح متاثر ہوگی۔"

"میں صرف ایک شرط پر تمہاری وکالت کرسکتا ہوں کہ تم آئندہ اپنا منہ بند رکھو" میسن نے کہا "پولیس تمہیں گرفتار کرنے آئے تو اس سے کہہ دو کہ تم اپنا بیان دے چکے ہو۔ اب کچھ کہنا نہیں چاہتے اور کچھ کہوگے بھی تو اپنے وکیل کے مشورے سے کہوگے۔"

"میرا تو خیال ہے کہ اب بھی..."

"میں جانتا ہوں" میسن نے بات کاٹی "مگر میرے پاس بحث کرنے کا وقت نہیں ہے۔ مجھے تمہارے مفاد کا تحفظ کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر میسن!" جو آن سنجیدگی سے بولی "تم ان دونوں کا تحفظ کرو۔ جہاں تک رونی کا تعلق ہے تو ہم اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔"

"اچھی بات ہے" میسن نے جو آن کی طرف دیکھا "میں نے نورما لوگن سے بات کی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اسے کوئی مشورہ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ وہ کسی اچھے وکیل کے پاس جائے اور اس سے مشورہ کرے۔ میں امید کرتا ہوں اس نے ایسا کیا ہوگا۔ اور میرا خیال ہے اس کا وکیل اسے خاموش رہنے کا مشورہ دے گا" پھر میسن، کربی کی طرف گھوما "میں ایک بار پھر تم سے وہی سوال کرتا ہوں اور تمہارے بیٹے کی سلامتی اور خوشیوں کا دارومدار اس کے جواب پر ہے۔ کیا تم نے پیر کی رات ڈاکٹر بوب سے اپائنٹمنٹ لیا تھا؟"

"ہرگز نہیں۔"

"مگر تمہارا نام ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ بک میں لکھا ہے، یہ کیسے ممکن ہوا؟"

"میں نہیں جانتا۔ میں نے کوئی اپائنٹمنٹ نہیں لیا تھا" کربی نے جواب دیا اور اس کی بیوی جلدی سے بول اٹھی۔

"مگر وہاں تو لوگن کا نام بھی لکھا تھا۔ کیا یہ اپائنٹمنٹ اس لڑکی نے تو نہیں لیا تھا؟"

"میں یہی جاننے کی کوشش کررہا ہوں" میسن نے کہا "کوئی نہ کوئی ضرور جھوٹ بول رہا ہے۔ نورما نے مجھے بتایا کہ اس نے ایسا نہیں کیا چنانچہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپائنٹمنٹ تم نے تو نہیں لیا؟"

"میں احمق تھا کہ تم سے جھوٹ بولنے کی کوشش کی" جون کربی نے جواب دیا "مجھے تمہیں سچ بتادینا چاہیے تھا لیکن یہ بات میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں، میں نے ڈاکٹر بوب سے کوئی رابطہ نہیں کیا، میں نے صرف نورما سے بات کی تھی۔"

"پولیس تمہیں گرفتار کرنے آئے تو اس سے کہہ دینا کہ تم مزید کوئی بیان دینا نہیں چاہتے۔"

"تمہیں یقین ہے کہ پولیس مجھے گرفتار کرنے آئے گی۔"

"لازماً آئے گی" میسن نے جواب دیا پھر ڈیلا کی طرف دیکھا "آؤ چلیں۔"

وہ دونوں باہر آئے تو جو آن ان کے ساتھ تھی۔ میسن نے اس سے کہا۔

"گھر چھوڑ کے مت جانا تاکہ میں حسب ضرورت تم سے رابطہ قائم کرسکوں۔ پولیس تمہارے شوہر کو فوراً گرفتار کرسکتی ہے اور تھوڑا انتظار بھی کرسکتی ہے۔ صورتِ حال جو بھی ہو مجھے خبردار کرتی رہنا۔ اپنے شوہر سے بھی کہنا کہ وہ جہاں جائے مجھے اس کی اطلاع ہونی چاہیے۔ بہتر یہ ہوگا کہ وہ حسب معمول آفس جائے اور وہاں سے مجھے فون کردے۔ یہ بھی کہہ دینا کہ اب اسے کسی بھی بات کے سلسلے میں اپنے منہ سے کوئی بات نہیں نکالنی ہے۔"

پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کار میں روانہ ہوئے تو میسن نے کہا کہ جو آن نے نورما لوگن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے اس کے جیکٹ میں لگے ہوئے سیپ کے بٹنوں کا ذکر کیا تھا جبکہ جون کربی نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی آخر مسز کربی کو ان بٹنوں کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس نے خود بھی نورما کو دیکھا تھا اور نورما کو جون کربی کے علاوہ اس رات صرف اس دوسری عورت نے دیکھا تھا جو ڈاکٹر بوب کے آفس میں موجود تھی اور عقبی دروازے سے بھاگی تھی۔ اگر وہ عورت مسز کربی تھی تو اس کی تصدیق یا تردید وہ خود ہی کرسکتی ہے۔ پولیس جون کربی کو گرفتار کرلے تب وہ مسز کربی کو اپنے آفس میں بُلا کر اس بارے میں پوچھے گا۔



ساڑھے گیارہ بجے پیری میسن کے فون کی گھنٹی بجی۔ ڈیلا نے ریسیور اٹھایا۔ استقبالیہ کلرک اور فون آپریٹر گرٹی نے بتایا کہ مسز کربی، پیری میسن سے بات کرنا چاہتی ہے۔ ڈیلا نے ریسیور میسن کو دے دیا۔ مسز کربی کی آواز ابھری تو وہ بہت گھبرائی ہوئی معلوم ہورہی تھی۔ اس نے بتایا کہ ابھی ابھی پولیس اس کے شوہر کو قتل کے شبے میں گرفتار کرکے لے گئی ہے۔ میسن نے پوچھا کہ کیا وہ اپنی زبان بند رکھے گا۔ مسز کربی نے جواب دیا کہ امید تو ہے لیکن پولیس نے چالاکی سے کام لیا تو وہ زبان کھول بھی سکتا ہے کیونکہ ایک سیلز مین کی حیثیت سے اسے لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنے کی عادت پڑگئی ہے۔ میسن نے اسے فوراً اپنے آفس آنے کی

ہدایت کی۔ جو آن کربی نے کہا کہ وہ بیس پچیس منٹ میں پہنچ جائے گی۔ میسن نے ریسیور رکھ دیا تو ڈیلا نے پوچھا کہ کیا اس نوٹ بک کو ضائع کرنا مناسب نہ ہوگا۔ میسن نے کہا کہ ابھی نہیں۔ اس مسئلے پر بعد میں سوچیں گے۔

بیس منٹ بعد مسز کربی' میسن کے آفس میں داخل ہوئی۔ میسن نے اسے بیٹھنے کے لیے کہا پھر بولا۔

"اب تم بھی اپنی کہانی بتادو۔"

"کیا مطلب؟"

"تم ڈاکٹر بوب سے واقف تھیں' رونی کو گود لینے کے معاملے میں تم بھی شریک تھیں۔"

"ہاں۔ شامل تھی اور ڈاکٹر بوب نے جو جو کچھ مجھ سے کرنے کو کہا میں نے کیا۔"

"تمہیں یہ اندازہ کب ہوا کہ رونی کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا ہونے والی ہے؟"

"جب تم نے میرے شوہر کی کہانی میں کمزوری کی نشاندہی کی۔"

"تمہارا شوہر ایک میٹنگ سے واپس آیا۔ اگلی صبح اس نے تمہیں ایک لڑکی سے ملنے اور اسے لفٹ دینے کی کہانی سنائی۔ تم فوراً گھبرا گئیں۔ مجھے فون کیا کہ میں تمہارے شوہر پر جرح کر کے اس کی بیان کردہ کہانی میں خامیاں نکالوں۔"

"تو اس میں کیا خرابی ہے؟"

"سب کچھ۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی۔"

"تم سب سمجھ رہی ہو" میسن نے تیزی سے کہا "تم جانتی تھیں کہ رونی کے معاملے میں کچھ پریشان کن باتیں ہیں اور ممکن ہے یہ بات تم اپنے شوہر سے پہلے جان گئی ہو۔ تم نے اس لڑکی کے بارے میں جسے تمہارے شوہر نے لفٹ دی تھی اور جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر بوب کے آفس میں گئی تھی' یہ بتایا کہ اس نے جو جیکٹ پہن رکھا تھا اس میں سیپ کے بٹن لگے تھے۔ یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی؟"

"میرے شوہر نے بتایا تھا۔"

"بالکل نہیں۔ اسے یہ بات معلوم نہیں تھی۔ اس نے لڑکی کے لباس کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ہمیں بھی اس لڑکی کا حلیہ بیان کرتے ہوئے بٹنوں کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اس کے حلیہ بیان کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے مرد کسی عورت کا حلیہ بیان کرتا ہے۔ تم نے حلیہ اس طرح بیان کیا جیسے کوئی عورت کرتی ہے۔ اس رات ڈاکٹر بوب سے کربی نام کے کسی فرد نے اپائنٹمنٹ لیا تھا۔ تمہارے شوہر کا کہنا ہے کہ اس نے کوئی اپائنٹمنٹ نہیں لیا تھا۔ کربی نام کے دو فرد سامنے آئے ہیں' ایک تمہارا شوہر... ایک تم۔ اب تم مجھے ڈاکٹر بوب سے اپائنٹمنٹ لینے کے بارے میں بتاؤ اور سچ بولنے کی کوشش کرو۔"

جو آن کربی کئی لمحوں تک حیرت سے آنکھیں پھاڑے میسن کو دیکھتی رہی اور پھر بولی۔

"ہاں۔ وہ اپائنٹمنٹ میں نے ہی لیا تھا" جو آن نے کہا "مجھے بہت پہلے سے اندیشہ تھا کہ ڈاکٹر بوب کی وجہ سے رونی کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا ہو سکتی ہے پھر پیر کے دن مجھے ایک خط دیکھنے کا اتفاق ہوا جو ڈاکٹر بوب نے میرے شوہر کو لکھا تھا۔ میرے شوہر کی کچھ ڈاک گھر پر بھی آتی ہے۔ چونکہ اس ڈاک میں اشتہاری نوعیت کا میٹر ہوتا ہے اس لیے جون اس ڈاک کو کبھی غور سے نہیں دیکھتا۔ پیر کی ڈاک میں مجھے ایک لفافہ نظر آیا جس کے ایک کونے پر ڈاکٹر بوب کا نام لکھا تھا۔ میں نے لفافہ کھول لیا۔ ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ ایک معاملے میں..... جو اس کے خیال میں برسوں پہلے ختم ہو چکا تھا۔ چند تازہ باتیں رونما ہوئی ہیں جن پر گفتگو کی ضرورت ہے اس لیے میرا شوہر اس سے رابطہ کرے۔ میں نے وہ خط جلا دیا اور جون کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔"

"کیوں نہیں بتایا؟" میسن نے سوال کیا۔

"کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ اس بات کو غیر ضروری طور پر چھپانے کی کوشش کرے گا" جو آن کربی نے جواب دیا "لیکن میں بہرحال وہ بات جاننا چاہتی تھی جس نے ڈاکٹر بوب کو فکرمند کر دیا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے فون کر کے اپائنٹمنٹ لے لیا۔ ڈاکٹر بوب نے مجھے رات کے ساڑھے گیارہ بجے آنے کو کہا۔"

"تم نے اس اپائنٹمنٹ کے بارے میں بھی اپنے شوہر کو کچھ نہیں بتایا؟"

"نہیں کیونکہ میں اسے غیر ضروری طور پر پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ میٹنگ میں جائے گا اور اتنی دیر سے واپس آئے گا کہ میں ڈاکٹر بوب سے مل کر گھر آچکی ہوں گی۔ مجھے دیر بھی ہو جاتی تو جون کچھ خیال نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب اس کی کوئی ایسی میٹنگ ہوتی ہے تو میں بھی کسی سہیلی سے ملنے چلی جاتی ہوں۔"

"جب تم ڈاکٹر بوب کے بنگلے پہنچیں تب کیا ہوا؟" میسن نے پوچھا۔

"میں نے اپنی کار ڈاکٹر بوب کے مکان سے ایک بلاک پہلے ہی سائڈ اسٹریٹ پر کھڑی کر دی۔ پیدل مکان تک گئی اور بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوئی جو کہ کھلا ہوا تھا لیکن دروازہ کھولنے پر ایک گھنٹی بج جاتی ہے جسے سن کر ڈاکٹر کمرے میں آیا۔ اس نے کہا' میں کچھ جلدی آگئی ہوں۔ وہ ایک دوسرے معاملے میں مصروف ہے' چند منٹ میں اس سے فارغ ہوتے ہی مجھ سے بات کرے گا۔ میں بیٹھ گئی مگر بہت نروس تھی۔ اچانک مجھے احساس ہوا کہ وہاں میری موجودگی ہی خطرناک تھی۔ اگر کوئی واقف کار دیکھ لے یا پولیس اگر ڈاکٹر کے بارے میں تحقیقات

کررہی ہو اور میری موجودگی اس کے علم میں آجائے تو پریشانی ہوسکتی تھی۔ آفس سے ملا ہوا ایک ریسٹ روم ہے۔ میں وہاں چلی گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس میں دو دروازے ہیں۔ ایک اندرونی آفس میں کھلتا ہے اور دوسرا بیرونی آفس میں۔ مجھے کچھ ہی دیر ہوئی ہوگی کہ وہ لڑکی اندر آئی۔ میرا مطلب ہے نوما لوگن۔ دفعتاً اندرونی آفس میں ایک ہنگامہ سا کھڑا ہوگیا۔ میں نے ایک ضرب مارنے کی اور شیشہ ٹوٹنے کی آوازیں سنیں۔ میں نے دروازہ کھول کر جھانکا۔ ڈاکٹر بوب فرش پر گرا ہوا تھا اور ایک آدمی جس کی پشت میری جانب تھی' سیف کھولے اندر رکھے کاغذات میں کچھ تلاش کررہا تھا۔ کتابیں' رجسٹر اور کاغذات نکال نکال کر باہر پھینک رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔"

"تو تم چیخی تھیں؟"

"ہاں۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"وہ آدمی مکان کے عقبی حصے کی طرف بھاگ گیا۔"

"تم نے اس کا چہرہ دیکھا تھا؟"

"نہیں" جو آن نے نفی میں سرہلایا "میری چیخ نے اسے خوف زدہ کردیا تھا' وہ پلٹ کر دیکھے بغیر بھاگ کھڑا ہوا۔ میں نے جھک کر ڈاکٹر بوب کو دیکھا۔ وہ سانس لے رہا تھا۔ اچانک مجھے اس لڑکی کا خیال آیا جو بیرونی آفس میں آئی تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ مجھے دیکھے۔ چنانچہ میں بھی عقبی حصے کی طرف بھاگی۔ وہ آدمی بھی ادھر گیا تھا جس سے میرا خیال تھا کہ اس طرف ضرور کوئی دروازہ ہوگا۔ بھاگ کر جس کمرے میں پہنچی' وہ غالباً آپریشن روم تھا۔ اس کا ایک دروازہ عقبی صحن کی جانب کھلتا تھا۔ میں اسی دروازے سے باہر نکل گئی۔ راستے میں مجھے کوئی نہیں ملا نہ باہر نکلنے پر مجھے وہ آدمی ہی نظر آیا حالانکہ میں بھی فوراً ہی بھاگ نکلی تھی اس لیے وہ ضرور کہیں صحن میں یا سڑک پر نظر آنا چاہیے تھا مگر مجھے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ باہر نکل کر میں نے خود کو سنبھالا۔ صحن پار کیا اور بنگلے کے پیچھے سے گھوم کر اس سڑک پر آگئی جہاں میں نے اپنی کار کھڑی کی تھی مگر کچھ دور جانے کے بعد میرا ضبط جواب دے گیا۔ میں نے ایک سائڈ پر کار روکی اور رونا شروع کردیا۔ کچھ دیر بعد دل ٹھہرا تو دوبارہ کار اسٹارٹ کی اور گھر آگئی۔ لباس تبدیل کرکے سونے کے لیے لیٹ گئی' اس کے کچھ دیر بعد جون بھی آگیا۔ میں نے اس سے ایک دو باتیں کیں اور یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ مجھے نیند آرہی ہے' آنکھیں بند کرلیں۔"

"اور تمہارا شوہر؟"

"وہ اپنے کمرے میں سونے چلا گیا۔ یہ کمرے الگ ہیں مگر ان کا باتھ روم مشترک ہے اور درمیان میں ایک دروازہ بھی ہے۔ جون چونکہ اکثر رات کو دیر سے آتا ہے اور اس خیال سے کہ میری نیند خراب نہ ہو دوسرے کمرے میں سوجاتا ہے۔"

"کیا وہ دوبارہ بھی باہر گیا تھا؟"

"ہاں۔ اس وقت شاید تین بجے ہوں گے۔"

"کتنی دیر باہر رہا؟"

"غالباً ڈیڑھ گھنٹا۔"

"تم نے اس بارے میں اس سے کوئی سوال نہیں کیا؟"

"نہیں۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اگلی صبح میں بہت نروس تھی' ناشتا بھی نہیں کیا جارہا تھا پھر بھی میں نے جون سے اس کی میٹنگ کے بارے میں پوچھا تب اس نے ایک لڑکی کو لفٹ دینے کی کہانی بیان کی۔ شروع میں مجھے اس کی بات کا یقین آگیا' میں نے اس سے کہا کہ اسے ایک شریف لڑکی کو اکیلے موٹل میں نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ بہتر ہوتا کہ وہ اسے گھر لے آتا اور یہ کہ ہمیں اسی وقت جاکر اس کی خیریت معلوم کرنا چاہیے۔ کافی ہچکچاہٹ کے بعد آخر وہ مجھے اس موٹل میں لے گیا۔ میں بتا نہیں سکتی کہ کب مجھے احساس ہوا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن اس نے موٹل واپس جانے میں جس ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تھا اس سے مجھے ایسا لگا جیسے اب اسے اس لڑکی کے وہاں ملنے کی توقع نہیں ہے پھر مجھے یہ بھی یاد آگیا کہ وہ رات کو تین بجے دوبارہ باہر گیا تھا اور مجھے یقین ہوگیا کہ وہ واپس لڑکی کے پاس ہی گیا تھا مگر میں نے اس سے کچھ کہا نہیں۔ جب ہم موٹل جارہے تھے تو میں نے ریڈیو کھولا ہوا تھا۔ تب میں نے ڈاکٹر بوب پر حملہ ہونے کی خبر سنی اور یہ کہ پولیس کو ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ بک میں دو نام ملے ہیں۔ میں اسی وقت جان گئی تھی کہ دوسرا نام میرا تھا مگر جون کے چہرے کے تاثرات سے لگا جیسے وہ خود اپنے آپ کو سمجھ رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھ بھی لیا کہ کیا تم نے ڈاکٹر بوب سے اپائنٹمنٹ لیا تھا۔ اس کے جواب میں جون نے جو ردِعمل ظاہر کیا اور جس انداز سے مجھے مطمئن کرنے کی کوشش کی اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور یہ کہ ہم لوگ کسی سنگین مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں لیکن میں برابر سوچ رہی تھی۔ اس کے بعد آخر میں نے تمہیں فون کیا اور جب تم نے دو بجے میرے شوہر سے ملنا منظور کرلیا تو میں نے اس کے آفس میں فون کرکے اس سے کہا کہ وہ تمہارے آفس جائے اور تمہیں اپنی کہانی سنائے' میں نے کہا کہ وہ لڑکی کوئی بلیک میلر بھی ہوسکتی ہے اس لیے اگر وہ تم سے مل کر واقعات بتاچکا ہوگا تو بعد میں اگر لڑکی نے واقعی بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو یہ ملاقات ہمارے کام آئے گی۔ جون تھوڑی بحث کے بعد میری بات مان گیا۔ تو مسٹر میسن' یہ ہے کل کہانی' میں نے سب کچھ سچ سچ بتادیا ہے۔ مجھے افسوس ہے' مجھے یہ باتیں پہلے ہی بتادینا چاہیے تھیں۔ اگر رونی کا

معاملہ نہ ہوتا تو میں ایسا ہی کرتی۔ میں بتا نہیں سکتی کہ اس کے بارے میں میرے جذبات کتنے شدید ہیں۔ میں نہ صرف اس سے محبت کرتی ہوں بلکہ اس کا تحفظ بھی کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس کے لیے سب کچھ کر سکتی ہوں۔ یہاں تک کہ قتل بھی کر سکتی ہوں۔ رونی بہت ہی پیارا بچہ ہے۔ چھ سال کی عمر میں اتنا سمجھدار با اخلاق کہ کیا بتاؤں۔ اس کے اندر کوئی ایسی بات ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جب تم اسے دیکھو گے تب ہی میری بات سمجھ سکو گے۔ مسٹر میسن ہمیں اسے جذباتی شاک سے بچانا ہے جو اسے یہ معلوم کرکے ہو گا کہ وہ ہمارا اپنا نہیں گود لیا ہوا ہے۔"

"ہاں اور ساتھ ہی اس کے ساتھ یہ خبر بھی ملادو کہ اس کی ماں اور باپ دونوں ایک قتل کے کیس میں ملوث ہیں۔ ہاں یہ ایک بہت ہی سنگین صورتِ حال ہے جو تم نے میرے سر ڈال دی ہے۔" میسن نے کہا۔

"بہر حال میں نے اب ساری باتیں سچائی سے بیان کردی ہیں اور تاش کے تمام پتے تمہارے سامنے ڈال دیے ہیں۔"

"سچ کہہ رہی ہو" میسن نے جواب دیا "جب پولیس نے تمہارے تمام اکّے اپنے ٹرمپ کارڈوں سے کاٹ دیے تو تم نے اپنی دُگیاں اور تگیاں میرے ہاتھ میں دے دیں کہ اب میں کھیل جاری رکھوں۔"

○○○

مسز جو آن کربی آفس سے چلی گئی تو ڈیلا اسٹریٹ نے کہا کہ وہ بہت پریشان ہے۔ اب کیا ہو گا۔ میسن نے جواب دیا وہ بھی کچھ کم پریشان نہیں ہے۔ یہ ہی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ کس کی وکالت کررہا ہے جون کربی کی یا اس کی بیوی کی؟ اس وقت جو ثبوت موجود ہیں انہیں پیش کرکے جون کو رہا کرایا جاسکتا ہے مگر ایسا کرتے ہوئے قتل کا الزام جو آن کربی کے سر آسکتا ہے۔ ڈیلا نے پوچھا کہ کیا وہ جون کو یہ بتائے گا کہ اس کی بیوی ڈاکٹر بوب کے آفس گئی تھی۔ میسن نے کہا یہ بھی ایک پرابلم ہے۔ اس پر غور کرنا پڑے گا۔ ڈیلا نے کہا وہ سب سے زیادہ اس نوٹ بک کے بارے میں فکر مند ہے۔ پیری میسن جو آفس میں حسبِ عادت اِدھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا۔ رک گیا۔

"وہ نوٹ بک تمہارے پاس ہے؟" میسن نے پوچھا۔

"میں نے یہ بات کبھی واضح طور پر نہیں کہی۔"

"تو اب کہہ دو۔"

"ہاں۔ میرے پاس ہے۔"

"تو جاؤ اسے ابھی لے آؤ" میسن نے کہا۔

ڈیلا اسٹریٹ آفس سے نکل گئی۔ پانچ منٹ بعد واپس لوٹی اور نوٹ بک میسن کو دے دی۔ میسن نے اسے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ ڈیلا اسٹریٹ نے کہا۔

"اب نوٹ بک تمہارے پاس ہے۔ یہ چوری کی چیز ہے۔ نورمالوگن تمہاری مؤکلہ نہیں ہے۔ اس نے جو باتیں تمہیں بتائی ہیں ان پر رازداری کا اطلاق نہیں ہوتا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اپنے مؤکل کا تحفظ کررہے ہو۔ تم نے ایک ثبوت اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور اس ثبوت کو چھپا رہے ہو اور یہ حقیقت کہ وہ چوری کی چیز ہے ظاہر کرتی ہے کہ تم تکنیکی طور پر چوری کی چیز وصول کرنے کے مجرم ہو۔ تم جانتے ہو کہ یہ بات ہملٹن برجر کو معلوم ہو گئی تو وہ کیا کچھ نہ کرے گا۔"

"جب کوئی وکیل ایسا کام کررہا ہو جسے وہ درست سمجھتا ہے تو اسے قانون میں موجود ہر تکنیکی فائدہ اٹھانے کا حق ہے" پیری میسن نے جواب دیا۔ "مجھے کچھ تحفظ قانونی طور پر حاصل ہے اور کچھ انسانی طور پر۔ میں ان دونوں سے فائدہ اٹھاؤں گا۔"

"تم یہ نوٹ بک پولیس کو دینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔"

"سو سال میں بھی نہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تم ایسی پوزیشن میں ہو جو قطعی غیر محفوظ ہے" ڈیلا نے کہا۔ میسن نے پھر ٹہلنا شروع کردیا۔

"ڈاکٹر بوب نے اپائنٹمنٹ بک میں کربی کا جو نام لکھا تھا وہ جو آن کربی کے لیے تھا" میسن نے کہا "اس میں لوگن کا نام بھی لکھا تھا ہم سمجھ رہے ہیں کہ اس سے نورمالوگن مراد ہے مگر نہ جون نے اپائنٹمنٹ لیا تھا نہ نورما نے۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اس لوگن سے رونی اور نورما کا باپ لوگن مراد ہو۔"

"لیکن رونی کا باپ تو چھ سال قبل مرچکا ہے" ڈیلا اسٹریٹ نے کہا۔

"پال ڈریک کو فون کرو اور اس سے کہو کہ وہ لوگن خاندان کے پورے شجرے کے بارے میں تحقیقات کرے۔"

ڈیلا اسٹریٹ نے پال ڈریک کو فون کرکے میسن کی ہدایت دہرادی۔ تقریباً فوراً ہی گرٹی نے فون کیا۔ ڈیلا اسٹریٹ نے اس کی بات سنی اور میسن کو بتایا کہ کارور کنسی آیا ہے اور فوراً ملنا چاہتا ہے۔ کارور ایک بہت چالاک کرمنل وکیل تھا۔ ایک ایسا وکیل جو اپنے مؤکل کو بچانے کے لیے جھوٹے ثبوت بنانے اور جیوری کے ممبروں کو رشوت دینے سے بھی نہیں چوکتا تھا۔ شہر کی بار ایسوسی ایشن اس پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے تھی۔ اسے کبھی پکڑا نہیں جاسکا تھا مگر کوشش کی جارہی تھی کہ کوئی ثبوت ہاتھ آجائے تو اسے نکال باہر کیا جائے۔ میسن نے اسے ملنے کی اجازت دے دی۔ کارور چھوٹے قد کا دبلا پتلا آدمی تھا۔ قیمتی اور جدید ترین لباس پہنتا تھا۔ وہ آفس میں داخل ہوا۔ رسمی علیک سلیک کے بعد میسن نے پوچھا کہ وہ کیوں آیا ہے۔ کارور نے کہا وہ کسی کام سے آیا تھا۔ سوچا میسن سے بھی ملتا جائے اور اس کی قانونی مہارت سے کچھ فائدہ اٹھالے۔ اس نے کہا کہ بات چیت ڈیلا اسٹریٹ کی عدم موجودگی میں ہو تو اچھا ہے۔ میسن نے جواب دیا کہ ڈیلا اس کی ہر ملاقات میں موجود رہتی ہے۔ کارور اس سے خوف زدہ نہ ہو۔

"میں اس سے نہیں اس کی اس عادت سے ڈرتا ہوں کہ یہ ہونے والی بات چیت کو لکھ لیا کرتی ہے" کارور نے کہا۔

"تو کیا تم کوئی ایسی بات کہنا چاہتے ہو جس کے بارے میں نہیں چاہتے کہ اسے لکھا جائے" میسن نے پوچھا۔

"ہاں" کارور نے جواب دیا۔

"کوئی ایسی بات تو کہنا نہیں چاہتے جس سے بعد میں مُکر جانے کا ارادہ ہو۔"

"ہاں ایسی ہی بات ہے" کارور نے میسن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے تکلفی بہت اچھی چیز ہوتی ہے" میسن نے کہا اور ڈیلا کو ہدایت کردی کہ وہ نوٹ نہ لے۔

"مگر میں کسی گواہ کی موجودگی بھی نہیں چاہتا۔"

"یہ کہہ کر تم نے میری اس خواہش کو دُگنا کردیا ہے کہ ضرور کوئی گواہ موجود ہو۔"

"جیسی تمہاری مرضی" کارور نے کندھے اچکائے "میں ڈاکٹر لوب کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیسی بات۔"

"میں نورما لوگن کی وکالت کررہا ہوں۔ اسے میرے پاس بھیجنے کا شکریہ۔"

"میں نے اسے تمہارے پاس نہیں بھیجا۔ صرف کسی وکیل سے مشورہ کرنے کی تاکید کی تھی۔"

"پھر بھی شکریہ۔ مجھے ایک اچھا مؤکل مل گیا۔ بہر حال میں لگی لپٹی رکھنا نہیں چاہتا اور نہ ہی گھما پھرا کر بات کروں گا۔ نورما کے پاس مجھے فیس دینے کے لیے کچھ نہیں ہے مگر میں مقدمات خیرات میں نہیں لڑتا مجھے دولت چاہیے۔"

"اور تمہارے خیال میں یہ دولت تمہیں کیسے ملے گی۔"

"تم دو گے۔"

"کیا واقعی۔"

"یقیناً۔ تم بیشک اپنے مؤکل سے وصول کرلینا۔"

"کتنی دولت چاہیے؟"

"تمہارا مؤکل ایک دولت مند آدمی ہے۔ وہ قتل کے کیس سے خود کو بچانا چاہتا ہے۔ مناسب وقت پر میری مؤکلہ اس کے حق میں گواہی دے سکتی ہے۔ وہ ثابت کرسکتا ہے کہ قتل کے وقت وہ باہر کار میں بیٹھا انتظار کررہا تھا۔ آفس میں ایک دوسری عورت موجود تھی قتل اس نے کیا تھا۔"

"بشرطیکہ جیوری اس کی گواہی پر یقین کرلے۔"

"جب میں اسے سکھا پڑھا کر طاق کردوں گا تو خود ڈسٹرکٹ اٹارنی بھی اس کے بیان پر یقین کرلے گا" کارور نے کہا "مگر بنیادی بات یہ نہیں ہے۔ بات ایک نوٹ بک کی ہے جو ڈیلا اسٹریٹ کو دی گئی ہے۔"

"کون کہتا ہے؟"

"میری مؤکلہ کہتی ہے۔"

"کیسی نوٹ بک؟"

"وہ ایک عجیب ریکارڈ ہے۔" کارور نے جواب دیا "وہ جس وکیل کے پاس بھی ہوگا وہ اس شہر کے امیر ترین خاندان کے پاس جائے گا بتائے گا کہ اس کے پاس مکمل ریکارڈ ہے مگر یہ کہ وہ اس کی خاموشی پر اعتماد کرسکتے ہیں اور پھر اسے دولت مند مؤکل ملنا شروع ہوجائیں گے جو اسے اپنا قانونی مشیر مقرر کریں گے یا اپنے بزنس میں اس سے مشورہ لیں گے۔ بڑی بڑی فیسیں دیں گے۔ جس کے بعد وہ اپنی تھرڈ کلاس پریکٹس چھوڑ کر اونچی سوسائٹی میں شامل ہوجائے گا۔ وہ نوٹ بک ایک قانونی سونے کی کان ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو" میسن نے کہا۔

"اتنے سادہ لوح نہ بنو اور نہ یہ سوچو کہ خود کو کسی جرم میں پھنسالو گے۔ میری تلاشی لے لو۔ میں یہ گفتگو ریکارڈ نہیں کررہا ہوں۔"

"میں اور تم چیزوں کو مختلف زاویۂ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہیں" میسن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم بہت خوش قسمت ہو ایک مؤکل کی پیروی کرتے ہو اور اسے بچالیتے ہو کیونکہ وہ بے گناہ ہوتا ہے۔ میں بھی ایک مؤکل کی پیروی کرتا ہوں اور اسے بچالیتا ہوں کیونکہ میں کسی نہ کسی طرح استغاثہ کی کہانی میں کوئی سوراخ کردیتا ہوں یا جیوری کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کرپاتی۔ لوگ مجھ پر ثبوت چھپانے اور جیوری کو رشوت دینے کا الزام لگاتے ہیں مگر ابھی تک کوئی اس الزام کو ثابت نہیں کرسکا۔ ممکن ہے کسی دن ایسا ہوجائے اور مجھ سے وکالت کرنے کا حق چھین لیا جائے۔ میرے پاس کوئی جمع شدہ سرمایہ نہیں ہے کہ اس کے بعد آرام سے رہ سکوں لیکن اب جو صورتِ حال سامنے آئی ہے وہ میری ہر ضرورت کا جواب ہے۔ جیسے کوئی خواب سچا ثابت ہوجائے۔ یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں۔ ہم کسی کو بلیک میل بھی نہیں کریں گے صرف ایک امیر آدمی کو یہ بتائیں گے کہ اس کا بیٹا یا بیٹی ڈاکٹر لوب کے ریکٹ کے ذریعے حاصل کیا گیا ہے مگر یہ کہ ہمیں اس سے ہمدردی ہے اور اس بارے میں ہماری زبان ہمیشہ خاموش رہے گی۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ ہمیں خوش رکھنے کے لیے اپنا اور اپنے دوستوں کا قانونی کام ہم سے لینا شروع کردے گا اور یوں ہم دولت مند بنتے جائیں گے۔"

"یہ تمہاری سوچ ہوسکتی ہے۔ میری نہیں" میسن نے جواب دیا اور اپنے حق میں دلائل دینے لگا تھا کہ کارور نے روک دیا۔

"مجھے یہ سب کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے کہا "اور تم بھی یہ مت بھولو کہ کامیابی کے ساتھ ہی تم اپنے طاقتور

دشمن بھی بناتے جارہے ہو۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی تمہارے پیچھے بھی اسی طرح پڑا ہوا ہے جس طرح میرے۔ وہ تمہیں بار ایسوسی ایشن سے باہر نکال دینا چاہتا ہے اور میرے پاس وہ حربہ ہے جس کے ذریعے وہ یہ کام بڑی آسانی سے کر سکتا ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا" میسن نے پوچھا۔

"تم میرا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہو۔" کارور نے جواب دیا۔ "تم نے ایک چرائی ہوئی چیز وصول کی ہے۔ مجھے صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ مناسب وقت پر اپنی مؤکلہ کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کردوں اور کچھ لوگوں کو اشارہ کردوں کہ میں کیا کرنے والا ہوں پھر تم کہاں ہوگے۔"

"تم یہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔"

"میں صرف دولت حاصل کرنے کے لیے کھیل رہا ہوں۔"

"اس کے بعد۔"

"اس کے بعد میرا ارادہ اس نوٹ بک پر قبضہ کرنے کا ہے۔ اس میں لکھی ہوئی معلومات ہم دونوں کو امیر بنا سکتی ہیں۔ اس نوٹ بک کی قیمت ملین ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ بلیک میل کی رقم کی صورت میں نہیں قانونی خدمات کی فیس کی شکل میں۔"

"مجھے تو یہ بھی بلیک میل ہی لگتا ہے۔" میسن نے کہا۔

"اتنے انجان مت بنو۔ کوئی ہمیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔"

"خاص طور سے اس وقت تم کیا چاہتے ہو؟"

"خدمات کے سلسلے میں فیس کا ایڈوانس۔"

"کتنا ایڈوانس؟"

"کم سے کم پچیس ہزار ڈالر کیش۔"

"اور اس رقم کے بدلے میں تم کیا کروگے؟"

"میں نورما کی پیروی اس انداز سے کروں گا کہ اسے کسی معاملے میں ملوث نہ کیا جاسکے اور اگر تمہارا مؤکل جون کربی میری منہ مانگی فیس دے دیتا ہے تو میں نورما کے کیس کو اس طرح لڑوں گا کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے اور نہ ہی اس کے بیٹے رونی کے بارے میں کوئی بات سامنے آئے۔"

"اور اگر تمہیں فیس نہ دی جائے تب۔"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ تم مجھے کسی قانونی پوزیشن میں پھانسنا چاہتے ہو مگر میں نہ کوئی دھمکی دے رہا ہوں نہ کوئی وعدہ کررہا ہوں۔ صرف یہ بتا رہا ہوں کہ میں نورما لوگن کی پیروی کررہا ہوں اور اس کیس کے حالات ایسے ہیں کہ جون کربی کے لیے بہتر ہوگا کہ وہ مجھے پچیس ہزار ڈالر بطور ایڈوانس فیس دے دے۔"

"اور بعد میں۔" میسن نے پوچھا۔

"بعد میں، میں اور تم اس نوٹ بک میں موجود ریکارڈ کی مدد سے حاصل کردہ آمدنی میں برابر کے شریک ہوں گے۔"

"میں تمہاری یہ درخواست اپنے مؤکل تک پہنچا دوں گا۔"

"زمین پر اُتر کر بات کرو۔ ریسیور اٹھاؤ اور......"

"میرا مؤکل پولیس کی حراست میں ہے۔" میسن نے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"میں اسے نہیں اس کی بیوی کو فون کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں۔ وہ بڑی آسانی سے پچیس ہزار ڈالر کا چیک کاٹ سکتی ہے۔"

"مجھے پھر بھی اپنے مؤکل سے بات کرنا پڑے گی۔"

"اور یہ بات کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔"

"میں کچھ بتا نہیں سکتا۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ نوٹ بک کے بارے میں کیا کہتے ہو۔"

"اس بارے میں ایک یقینی جواب دے سکتا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"اگر کسی ایسی نوٹ بک کا وجود ہے اور حالات ایسے ہوجائیں کہ وہ نوٹ بک میری سیکریٹری کو یا مجھے مل جائے تو میں ہر ممکن احتیاط اور کوشش کروں گا کہ نہ تم نہ کوئی اور اس نوٹ بک یا اس میں درج معلومات پر قبضہ کرسکے یا اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے۔" میسن نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ کارور اُچھل کر کھڑا ہوگیا۔

"یہ مت سمجھنا کہ تم یہ رویہ اختیار کرسکتے ہو۔" وہ غصے سے بولا "تم ابھی بھی ایسی پوزیشن میں ہو کہ اپنے پیشے کے وقار اور قانون کے خلاف عمل کرنے کے مجرم ہو۔ میں جب چاہوں تمہیں مصیبت میں پھانس سکتا ہوں۔"

"تمہیں یوں چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔" میسن نے تیزی سے کہا "اور نہ ہی اپنا یا میرا وقت برباد کرنے کی ضرورت ہے تم نے اپنی بات کہہ دی۔ میں نے سُن لی۔ دروازہ وہ رہا۔"

"اور اپنے مؤکل سے میری فیس لینے کے بارے میں کیا کہتے ہو۔"

"میرا خیال ہے کہ نورما لوگن کے وکیل کو ایک سینٹ بھی دینا بے وقوفی ہوگی۔ اگر یہ بات کبھی کھل گئی تو ڈسٹرکٹ اٹارنی اسے ایک مشترکہ سازش ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔"

"احمق آدمی، اس بارے میں کبھی کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوگا۔"

"نہ ہو مگر میرا مؤکل ہمیشہ کے لیے تمہاری گرفت میں آجائے گا۔"

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مجھے بہرحال اس کے بیٹے کے بارے میں معلوم ہے۔"

"ممکن ہے معلوم ہو مگر تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جہاں تک موجودہ ریکارڈ کا تعلق ہے۔ رولنس کربی، جون کربی اور اس کی قانونی بیوی جو آن کربی کا بیٹا ہے۔"

"اگر تم نے یہ رویہ اپنائے رکھا تو میں تمہارے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لوں گا۔ تم دنیا کے بدقسمت ترین وکیل ہوگے۔ رہا میں، تو مجھے ہر صورت میں دولت چاہیے۔"

"میں نے کبھی کسی کی دھمکیوں کی پروا نہیں کی۔"

"تم کم سے کم جون کربی تک میری بات کو پہنچا دو۔"

"اگر میں یہ بات کربی سے کہہ بھی دوں تب بھی اسے یہی مشورہ دوں گا کہ اسے ہرگز تسلیم نہ کرے ورنہ اسے ساری زندگی پچھتانا پڑے گا۔"

کارور کنسی چند لمحے پیری میسن کو گھور کر دیکھتا رہا پھر ایک لفظ کہے بغیر گھوما اور تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ ڈیلا اسٹریٹ نے میسن کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھے اور بھرائی آواز میں بولی یہ ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ میرا دل رونے کو چاہ رہا ہے۔ میسن کرسی سے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ رونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ڈیلا نے پوچھا تو پھر کس بات سے ہوگا۔ میسن نے جواب دیا کہ اس وقت یہ بات خود اسے بھی معلوم نہیں ہے۔ ڈیلا نے پوچھا کہ پھر آخر ہم کیا کریں۔ میسن نے کہا وہ ڈسٹرکٹ اٹارنی پر زور ڈالے گا کہ جون کربی کے خلاف مقدمہ کی ابتدائی سماعت شروع کی جائے پھر جو گواہ پیش ہوں گے وہ ان پر اپنی بہترین صلاحیت کے ساتھ جرح کرے گا اور اگر کارور کنسی ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس جا کر نورما لوگن کے لیے جرم سے بری الذمہ ہونے کی رعایت کا طالب ہوگا۔ تو وہ..... تو وہ..... میسن کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری۔ بولا تو وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کرے گا۔

○☆○

چند گھنٹوں کی حراست نے ہی جون کربی کی تمام خود اعتمادی کو پگھلا دیا تھا اس وقت جو آدمی میسن کے سامنے شیشے کے پارٹیشن کے دوسری جانب بیٹھا تھا وہ اس آدمی سے بالکل مختلف تھا جو میسن کے آفس میں اپنی کہانی سنانے آیا تھا۔ میسن نے اسے کارور کی پیشکش کے بارے میں بتایا مگر نوٹ بک کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کربی نے پوچھا کہ اگر کارور اس بات کے پچیس ہزار ڈالر مانگ رہا ہے کہ نورما اس کے خلاف گواہی نہیں دے گی تو اسے یہ رقم دے دی جائے وہ خاصا دولت مند آدمی ہے اور اتنی رقم آسانی سے دے سکتا ہے۔ میسن نے اس کے خلاف رائے دی۔ کربی نے وجہ پوچھی میسن نے کہا کارور کی بلیک میلنگ کا شکار ہونا پیشہ ورانہ آداب کے خلاف ہوگا۔ جون کربی نے کہا اس وقت سوال وقار کا نہیں قتل کے الزام اور مکمل تباہی کا ہے۔ میسن نے کہا ٹھیک ہے اگر وہ یہ سمجھتا ہے تو اپنے لیے کوئی دوسرا وکیل کرلے۔ کربی کو غصہ آگیا بولا لعنت ہو تم کوئی چوائس ہی نہیں چھوڑتے۔ میسن نے کہا چوائس تو وہ دے رہا ہے کہ یا اسے اپنی مرضی کے مطابق مقدمے کی پیروی کرنے دی جائے یا کوئی اور وکیل کرلیا جائے۔ جون کربی نے مجبور ہو کر پوچھا آخر وہ کیا چاہتا ہے۔ میسن نے کہا کہ وہ مقدمے کی ابتدائی سماعت فوراً شروع کرنے درخواست دینا چاہتا ہے۔ کربی نے کہا مگر عام طور پر وکیل تو ایسے حالات میں تاخیر کو ترجیح دیتے ہیں۔ میسن نے کہا ضرور دیتے ہیں مگر وہ لوہے پر اس وقت چوٹ مارنا چاہتا ہے جبکہ وہ سرخ ہے۔ اگر کوئی چانس ہے تو وہ چانس اس وقت نہیں چاہتا اس سے پہلے کہ ڈاکٹر بوب اور رونی کے بارے میں تمام حقائق اخبارات میں آجائیں۔ اگر جیت نہیں ہوگی تو یہ معلوم ہو جائے گا کہ حالات کتنے خراب ہیں جون کربی نے کہا فرض کرو یہ ایسا چانس ہو جس کے بعد کوئی چانس نہ ملے۔ میسن نے کہ ایک چانس ہمیشہ ملتا ہے بشرطیکہ اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیا گیا ہو۔ جون کربی نے کہا وہ بالکل سچ کہہ رہا ہے پولیس ہرگز یہ ثابت نہیں کرسکتی کہ وہ ڈاکٹر بوب کے گھر میں گیا تھا وہ صرف اتنا ثابت کرسکتی ہے کہ اس کا اس لڑکی سے کوئی تعلق ہے جو واقعی مکان میں گئی تھی اور اس کا خیال نہیں کہ پولیس یہ ثابت کرسکے کہ قتل نورما نے کیا ہے۔ میسن نے جواب دیا کہ استغاثہ جیسا کیس چاہتا ہے ابھی ایسا کیس اس کے پاس نہیں ہے۔ اس کے پاس جو شہادتیں ہیں ان کی وجہ سے ممکن ہے کوئی جج یہ مقدمہ جیوری کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے مگر اس کے پاس ایسے ثبوت نہیں کہ کسی جیوری سے سزا دلا سکے۔ جون کربی نے کہا اسی لیے اس کا خیال ہے کہ کارور کی پیشکش مان لی جائے۔ میسن نے کہا اس کے خیال میں یہی وجہ ہے کہ کارور سے کوئی بات نہ کی جائے۔ کربی بولا کہ اس کا بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔

"سب کچھ داؤ پر لگا ہونے کی بات کرتے ہو۔" میسن تلخ ہنسی کے ساتھ بولا "تو کاش تم کچھ دیر میری جگہ کھڑے ہو کر دیکھتے کہ کیا کچھ داؤ پر لگا ہے۔"

"میں تمہاری جگہ پر تو نہیں ہوں مگر تمہارے ہاتھوں میں ضرور ہوں۔ تم وہ سب کچھ کرو جو بہتر خیال کرتے ہو۔"

"تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری پیروی کرتا رہوں۔"

"یقینی طور پر۔"

"اچھی بات ہے۔" میسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "تب پھر میں ابتدائی سماعت فوراً شروع کرنے کی درخواست دے رہا ہوں۔"

○☆○

جب جج کانوے کیمرون کی عدالت میں جون کربی کا مقدمہ ابتدائی سماعت کے لیے پیش ہوا تو ڈسٹرکٹ اٹارنی کا ایک بہت قابل ڈپٹی مسٹر بیلنٹائن پیروی کے لیے کھڑا ہوا۔

"عدالت کی اجازت سے ہم اس کیس کی پیروی کے لیے تیار ہیں مگر پوری صفائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ اس کیس کے ثبوت اور شہادتیں کیا ظاہر کریں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے اس کیس پر پولیس اور گواہوں سے گفتگو نہیں کی۔" جج کیمرون نے پوچھا۔

"ہم نے گفتگو کی ہے مگر صرف کچھ گواہوں سے۔"

"تمام گواہوں سے نہیں کی۔"

"ہمیں ابھی معلوم نہیں کہ وہ سب گواہ کون کون ہیں۔ یور

آنر میں بڑی صفائی سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اس موقع پر ہماری بڑی خواہش ہے کہ اس کیس میں التوا منظور کیا جائے تاکہ ابھی جو پہلو مبہم ہیں واضح ہو کر سامنے آسکیں اور میرا خیال ہے کہ یہ بات ملزم کے حق میں بھی مفید ہوگی۔"

"اور وکیلِ صفائی کیا کہتے ہیں۔" جج صاحب نے پیری میسن کی طرف دیکھا۔

"وکیلِ صفائی کی خواہش ہے کہ استغاثہ یا تو ابتدائی ساعت شروع کرے یا پھر کیس واپس لے۔"

"ٹھیک ہے ہم ابتدائی ساعت کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔" جج کیمرون نے کہا اور بیلنٹائن کی طرف دیکھا "کیا میں یہ سمجھوں کہ اس وقت ڈسٹرکٹ اٹارنی کے آفس کی پوزیشن یہ ہے کہ اس کے پاس کافی گواہ اور ثبوت نہیں کہ وہ اس عدالت سے درخواست کرے کہ ملزم کو مجرم خیال کرتے ہوئے مقدمہ جیوری کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا جائے۔"

"یہ پوزیشن نہیں ہے یور آنر۔" بیلنٹائن نے جواب دیا "ہمارے پاس کافی ثبوت ہے کہ اس ملزم کے مقدمے کو جیوری کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا جائے مگر جیوری کے سامنے بھی ہم ملزم کو مجرم ثابت کرسکیں گے۔ یہ الگ سوال ہے میں نے پوری صفائی سے استغاثہ کی پوزیشن کی وضاحت کردی ہے۔ استغاثہ سمجھتا ہے کہ مقدمہ واپس لینے سے مخالف اثرات پڑسکتے ہیں۔"

"تب ٹھیک ہے تم اپنا کیس پیش کرو۔" جج کیمرون نے حکم دیا۔

بیلنٹائن نے گواہ جوزف جیسپر کو بلایا۔ یہ وہ پولیس آفیسر تھا جو اس گشتی پولیس کار پر تھا جو پیر کی رات گڑبڑ کی رپورٹ پاکر ڈاکٹر بوب کے بنگلے پر پہنچی تھی۔ اس نے بتایا کہ گیارہ چونتیس پر اسے رپورٹ ملی۔ وہ اور اس کا ساتھی جارج فریکلن دو تین منٹ میں ڈاکٹر بوب کے بنگلے پر پہنچ گئے کیونکہ وہ اس وقت قریبی علاقے میں گشت پر تھے۔ اس نے جارج سے کہا کہ وہ عقبی حصے کا خیال رکھے اور وہ خود بیرونی دروازے سے اندر گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے پکار کر کہا کہ وہ ایک پولیس آفیسر ہے مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جب وہ اندرونی آفس میں داخل ہوا تو اس نے وہاں شیشے کے ایک بھاری جگ کو فرش پر ٹوٹا دیکھا۔ وہیں ایک آدمی بھی بے ہوش پڑا تھا نبض بہت ہلکی چل رہی تھی پھر اس نے اپنے ساتھی جارج کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ اسے ایک گواہ مل گیا ہے۔ اس پر وہ عقبی دروازے سے باہر نکلا تو اس نے جارج کے ساتھ ڈاکٹر کے ملازم ڈونالڈ ڈربی کو دیکھا اس نے ایک تولیا لپیٹ رکھا تھا۔ وہ نہاتے نہاتے حالات معلوم کرنے آیا تھا۔ اس نے ڈربی سے چند سوالات کیے اور پھر اسے واپس اس کے اپارٹمنٹ بھیج دیا کہ لباس پہن کر ہمارا انتظار کرے۔ گواہ جیسپر نے بتایا کہ قریب ہی رہنے والی ایک مسز ڈنکرک نے پولیس کو فون کیا تھا۔ اس نے مسز ڈنکرک سے کچھ سوالات کیے اور پھر ہیڈ کوارٹر فون کرکے مدد بھیجنے کی درخواست کی اور ساتھ ہی ایمبولینس بھیجنے کو بھی کہا۔

میسن نے جرح کرتے ہوئے پوچھا کہ گواہ جیسپر نے مزید مدد کی درخواست کیوں کی تھی۔ جیسپر نے بتایا کہ وہ اس عورت کو پکڑنا چاہتا تھا جسے ڈاکٹر بوب کے مکان سے بھاگتے دیکھا گیا تھا۔ اس عورت کو مسز ڈنکرک نے دیکھا تھا۔ میسن نے پوچھا کہ کیا مسز ڈنکرک نے اس عورت کا حلیہ بتایا تھا۔ گواہ نے جواب دیا کہ ہاں بتایا تھا۔

"کیا بتایا تھا۔" میسن نے اگلا سوال کیا مگر بیلنٹائن فوراً اعتراض کرنے کھڑا ہوگیا۔

"ہم سنی سنائی شہادت نہیں چاہتے۔" وہ بولا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" میسن نے کہا۔

"مگر ہمیں ہے۔"

"اعتراض درست ہے۔" جج کیمرون نے فیصلہ دیا۔

"تم نے بہرحال مسز ڈنکرک سے بات کی اور جو کچھ اس نے بتایا اس کی بنیاد پر اقدامات کیے؟" میسن نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"کیا اقدام کیا۔"

"میں نے اپنے ساتھی جارج کو وہیں چھوڑا اور خود کار میں بیٹھ کر آس پاس کے علاقے میں اس عورت کو تلاش کرنے لگا۔"

"تم نے ڈاکٹر بوب کے گھر میں موجود شہادتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا۔"

"میں نے مکان کو بند کردیا وہ اب بھی بند ہے۔"

"کیا وہ ملازم تمہارے سامنے کسی بھی وقت گھر کے اندر گیا تھا۔"

"جی نہیں۔ میں نے اس سے کچھ پوچھ گچھ کی اور پھر اسے واپس بھیج دیا کہ کپڑے پہن کر وہیں ہمارا انتظار کرے۔"

"پھر کیا ہوا۔"

"ایمبولینس پندرہ منٹ میں آگئی۔ ہیڈ کوارٹر سے جو دوسری کاریں بھیجی گئی تھیں وہ علاقے میں اس عورت کو تلاش کرتی رہیں جس کے بارے میں ہمارا اندازہ تھا کہ ابھی اسی علاقے میں ہوگی۔"

"یہ تلاش کتنی دیر تک جاری رہی۔"

"تقریباً دس منٹ تک پھر ہمیں یقین ہوگیا کہ عورت بچ کر نکل گئی ہے جس کے بعد آنے والی کاریں واپس چلی گئیں اور میں بھی ڈاکٹر بوب کے مکان پر لوٹ گیا جہاں فنگر پرنٹ کا عملہ پہنچ چکا تھا۔ میں نے کیس کی تحقیقات ان کے حوالے کردیں اور خود وقت کے بارے میں چیکنگ کرنے لگا۔ ملازم کو یقین تھا کہ ڈاکٹر بوب عقبی دروازہ کھول کر اسے پکارنا چاہتا تھا مگر حملہ آور نے اسے واپس اندر کھینچ لیا۔"

"کیا تم نے اس امکان پر بھی غور کیا کہ ممکن ہے مکان میں کوئی دوسرا فرد بھی ہو جو عقبی دروازے سے نکل گیا ہو۔"
"ہم نے ہر امکان پر غور کیا تھا۔"
"کیا کوئی ایسی بات تھی جس سے تم نے سمجھا ہو کہ اس عورت کے علاوہ بھی اس مکان میں کوئی تھا۔"
"ہاں اس کا امکان تھا کہ مکان میں کوئی دوسرا آدمی بھی رہا ہو۔"
"کیا اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود تھا۔"
"نہیں میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ٹھوس ثبوت تھا۔"
"کیا عقبی دروازے کے اس ہینڈل پر جو اندر کی جانب تھا انگلیوں کے نشانات ملے جس سے ظاہر ہو کہ کوئی فرد اس طرف سے باہر گیا ہے۔" میسن نے پوچھا۔
"اگر تم بطور خود جانتے ہو تب اس سوال کا جواب دینا۔" بیلنٹائن نے گواہ سے کہا۔
"جی نہیں، میں ذاتی طور پر نہیں جانتا کیونکہ جب ہینڈل پر انگلیوں کے نشانات دیکھے جا رہے تھے تب میں وہاں موجود نہیں تھا۔" گواہ نے جواب دیا۔
"تم نے گواہی دی ہے کہ تمہارا ساتھی مکان کے عقبی حصے میں تھا اور اس نے وہاں سے پکار کر تم سے کچھ کہا تھا۔"
"جی ہاں۔"
"تو کیا تم عقبی دروازہ کھول کر اس کے پاس گئے تھے۔"
"جی ہاں۔" گواہ نے پہلو بدلتے ہوئے جواب دیا۔
"اور ایسا کرتے ہوئے ہینڈل پر تمہاری انگلیوں کے نشان آگئے۔ جنہوں نے ممکن ہے ان نشانات کو چھپا لیا ہو جو ہینڈل پر پہلے سے موجود ہوں۔"
"جی ہاں۔" گواہ نے شرمندہ لہجے میں کہا "مجھے خود عقبی دروازہ کھولنے کے بجائے اپنے ساتھی سے کہنا چاہیے تھا کہ وہ ملازم کو میرے پاس لے آئے جو اسے وہاں کھڑا ملا تھا مگر عجلت کی وجہ سے میں یہ نہیں سوچ سکا کہ میں خود دروازہ کھول کر جاؤں گا تو ممکن ہے ہینڈل پر پہلے سے موجود نشان چھپ جائیں یا خراب ہو جائیں۔"
"مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔" میسن نے کہا۔
بیلنٹائن نے اگلا گواہ بلایا جس کا نام باروے نیلسن تھا۔ وہ انگلیوں کے نشانات کا ماہر تھا۔ اس نے بیان کیا کہ اس نے ڈاکٹر بوب کے آفس اور دوسرے مقامات سے انگلیوں کے نشانات اتارے تھے۔ ان میں بہت سے خود ڈاکٹر بوب کے تھے۔ کچھ نشانات اس ملازم کے تھے ان کے علاوہ کئی تازہ اور واضح نشانات ایسے بھی تھے جن کی ابھی شناخت نہیں ہو سکی کہ وہ کس کے ہیں۔ بیلنٹائن نے کچھ مخصوص نشانات بطور شہادت پیش کیے اور گواہ سے پوچھا کہ اس نے کسی اور جگہ سے بھی ویسے ہی نشانات اتارے تھے۔ گواہ نیلسن نے بتایا کہ اس نے دو الگ الگ جگہوں سے ویسے ہی نشانات اتارے تھے ان میں سے کچھ ملزم کی کار میں پائے گئے اور کچھ بیوٹی ریسٹ موٹل کے کیبن نمبر ۵ میں۔ اس موقع پر بیلنٹائن نے متعلقہ علاقے کا نقشہ بھی پیش کیا جس میں ڈاکٹر بوب کے بنگلے اور بیوٹی ریسٹ موٹل کی نشان دہی کی گئی تھی۔ گواہ نے ان مقامات کی تصدیق کی اور بتایا کہ ڈاکٹر بوب کے مکان سے ہوٹل کا فاصلہ اگر ایک سیدھی لکیر کی صورت میں معلوم کیا جائے تو تقریباً سات سو فٹ ہوگا اور سڑک کے ذریعے جو ادھر اُدھر سے ہوتی ہوئی جاتی ہے، یہ فاصلہ تقریباً بارہ سو فٹ ہو جاتا ہے پھر بیلنٹائن نے گواہ سے پوچھا کہ جب وہ ڈاکٹر بوب کے گھر میں انگلیوں کے نشانات اتار رہا تھا تو اس نے وہاں اور بھی کئی چیزیں دیکھی ہوں گی۔ گواہ نے جواب دیا کہ ہاں کئی چیزیں دیکھی تھیں۔ اس پر گواہ سے پوچھا گیا کہ کیا ان چیزوں میں کوئی اپائنٹمنٹ بک بھی تھی۔ گواہ نے بتایا کہ ہاں تھی اس پر بیلنٹائن نے ایک اپائنٹمنٹ بک دکھائی۔ گواہ نے جواب دیا کہ ہاں یہی تھی۔ اس پر بیلنٹائن نے بک کو بطور شہادت شامل کرنا چاہا میسن نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کے بعد بیلنٹائن نے گواہ سے پوچھا کہ کیا اس بک میں پیر پانچ تاریخ کے دن کچھ افراد کے اپائنٹمنٹ لکھے ہیں۔ گواہ نے کہا ہاں لکھے ہیں دن میں کئی اپائنٹمنٹ ہیں مگر شام اور رات میں صرف دو ہیں جن میں سے ایک کا نام کربی اور دوسرے کا لوگن ہے۔ صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ کسی بھی نام کا کوئی حرف یا لفظ نہیں لکھا باقی دوسرے اپائنٹمنٹ بھی اسی طرح لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد بیلنٹائن نے گواہ نیلسن سے پوچھا۔
"کیا تم اسپتال میں ڈاکٹر بوب کو دیکھنے گئے تھے۔"
"جی ہاں گیا تھا۔" گواہ نیلسن نے جواب دیا۔
"کتنی مرتبہ گئے تھے۔"
"تین مرتبہ۔"
"پہلی بار گئے تھے تو تم نے کیا کیا۔"
"میں نے ڈاکٹر بوب کی انگلیوں کے نشانات حاصل کیے تاکہ جو نشانات مختلف جگہوں سے حاصل کیے گئے ہیں، ان میں ڈاکٹر کی انگلیوں کے نشانات کو الگ کیا جا سکے۔"
"اور دوسری بار۔"
"میں نے سنا کہ ڈاکٹر بوب کو ہوش آ رہا ہے تو میں نے اس سے کچھ سوالات پوچھنے کی کوشش کی۔"
"کیا ڈاکٹر نے سوالات کا جواب دیا۔"
"جی نہیں۔"
"تیسری مرتبہ کب گئے تھے۔"
"ڈاکٹر بوب کے مرنے سے کچھ پہلے۔"
"اس وقت ڈاکٹر کی کیا کیفیت تھی۔" بیلنٹائن نے پوچھا۔
میسن نے اس سوال پر اعتراض کیا کہ گواہ انگلیوں کے نشانات

کا ماہر ہے۔ کوئی ڈاکٹر نہیں ہے کہ ڈاکٹر بوب کی حالت کے بارے میں گواہی دے سکے۔ اس پر بیلنٹائن نے دوسرے انداز سے سوال کیا۔

"ہوش میں ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ڈاکٹر بوب کی ظاہری حالت کیسی تھی۔"

"وہ ہوش میں تھا اور سوالات کے جوابات دے سکتا تھا مگر کسی وجہ سے صرف ہاں یا نہ میں ہی جواب دے رہا تھا اور اس نے ہمیں ایک نام بھی بتایا۔"

"وہ کیا نام تھا۔"

"جون کربی۔"

"یہ نام اس نے کس سلسلے میں بتایا تھا۔"

"میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا وہ جانتا ہے اس پر کس نے حملہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس پر میں نے پوچھا کیا اس فرد کا نام بتا سکتا ہے اور آخر کار اس نے جون کربی کا نام لیا۔"

"اب تم جرح کرسکتے ہو۔" بیلنٹائن نے میسن سے کہا۔ میسن اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور گواہ سے کہا۔

"ابھی تم نے کہا کہ آخر کار اس نے جون کربی کا نام لیا۔"

"جی ہاں۔"

"تو کیا پہلے وہ کوئی اور نام لے چکا تھا۔"

"جی نہیں اس نے کوئی نام نہیں لیا تھا۔"

"کیا ہوا تھا وضاحت سے بتاؤ۔"

"ہمیں اسے اپنی بات سمجھانے میں مشکل پیش آرہی تھی۔ میں ایک سوال کئی بار پوچھتا اور وہ بس خالی نظروں سے دیکھتا رہتا پھر آخر سوال اس کی سمجھ میں آجاتا تو وہ ہاں یا نہیں میں جواب دیتا۔"

"تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تمہارا سوال سمجھ گیا تھا۔ صرف اس کے جواب سے اندازہ لگاتے تھے اور اس کا جواب صرف ہاں یا نہیں ہوتا تھا۔ گویا اس کا امکان تھا کہ وہ صرف اتنی بات سمجھ رہا تھا کہ تم اس سے سوال کر رہے ہو اور جواب دینے کے سلسلے میں وہ صرف ہاں یا نہیں کہنے پر قادر تھا۔ گویا اس کا ففٹی ففٹی چانس ہے کہ اس نے جواب غلط دیا ہو۔"

"میرا یہ خیال نہیں۔"

"میں تم سے تمہارے خیال کی نہیں حقائق کی بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ یور آنر۔" بیلنٹائن کھڑا ہوگیا "یہ پوری جرح ہی غلط ہے۔ یہ گواہ کوئی ماہر ڈاکٹر نہیں ہے۔ اس لیے وہ ایسے سوالات کا جواب نہیں دے سکتا۔"

"پھر بھی گواہ کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ ڈاکٹر کی ظاہری حالت کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔ اس لیے عدالت کی نظر میں کیا گیا سوال درست ہے۔"

"میرا خیال ہے۔" گواہ نے جواب دیا "کہ جب ڈاکٹر بوب جواب دے رہا تھا تو اسی بات کا جواب دے رہا تھا جو اس سے پوچھی گئی تھی۔ ہمیں بے شک اسے سوال سمجھانے میں دشواری ہو رہی تھی لیکن جب وہ بات اس کی سمجھ میں آجاتی تھی تب وہ جواب دیتا تھا اور میرے خیال میں اس نے درست جواب دیے بھی ہیں۔"

"تم نے کہا تھا کہ آخر کار اس نے جون کربی کا نام لیا۔" میسن نے کہا۔

"جی ہاں۔"

"دوسرے الفاظ میں تم نے اس سے کئی مرتبہ یہ پوچھا تھا کہ اس پر کس نے حملہ کیا تھا۔" میسن نے سوال کیا۔

"جی ہاں۔ ہم نے اس سے یہ سوال....... بار بار پوچھا۔ ہر مرتبہ اس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر پھر آخر کار جب سوال سات آٹھ مرتبہ دہرایا گیا تب اس نے جواب دیا۔"

"ممکن ہے آٹھ مرتبہ سے زیادہ پوچھا گیا ہو۔"

"ممکن ہے۔"

"مثلاً بارہ یا چودہ مرتبہ۔"

"میرے خیال سے چودہ مرتبہ نہیں پوچھا گیا تھا میرا بہترین اندازہ سات یا آٹھ بار کا ہے۔"

"اور آخر جب اس نے کوئی بات کہی تو تم نے یہ سمجھا کہ وہ سوال کا جواب دے رہا ہے۔"

"اس نے جون کربی کا نام بہت صاف طور پر لیا تھا۔"

کیا اس کی آواز گھٹی ہوئی یا بھرائی ہوئی نہیں تھی۔"

"کچھ ایک حد تک ضرور تھی مگر اتنی نہیں تھی کہ نام پہچاننا مشکل ہو۔"

"کیا تم اس وقت ملزم کو جانتے تھے۔"

"جی نہیں جب تک ہمیں اس کی کار کا پتا نہیں چلا ہم اس سے واقف نہیں تھے۔"

"اس کے بعد تم نے اس کی کار میں پائے جانے والے انگلیوں کے نشانات چیک کیے۔"

"درست ہے۔"

"اور دیکھا کہ جس فرد کی انگلیوں کے نشانات موٹل کے کیبن اور ڈاکٹر بوب کے آفس میں ملے تھے اس کے نشانات کار میں بھی ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"بس مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔" میسن نے کہا۔

اس کے بعد بیلنٹائن نے ملٹن ریکس فورڈ کو گواہی کے لیے بلایا.... ملٹن لمبے قد کا آدمی تھا جس کی عمر بیالیس تینتالیس سال

تھی اور جو ملا کا ایونیو پر رہتا تھا۔ بیلنشائن نے ایک نقشہ پیش کیا جس میں متعلقہ علاقہ دکھایا گیا تھا اور ملٹن نے نقشے میں نشان لگا کر وہ جگہ دکھائی جہاں وہ مقیم تھا۔ ملا کا ایونیو' نقشے میں اس سڑک پر دکھایا گیا تھا جو سن لینڈ کی طرف گھومتی تھی اور رابرٹ ٹیرس کے بالمقابل واقع تھی۔ بیلنشائن نے پیر پانچ تاریخ اور رات کے ساڑھے گیارہ بجے سے کچھ پہلے وقت کے حوالے سے گواہ سے پوچھا کہ وہ اس وقت کیا کر رہا تھا۔ ملٹن نے جواب دیا کہ وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا اور اپنے بیڈ روم میں تھا۔ بیڈ روم کی روشنی بجھی ہوئی تھی کیونکہ اس کی بیوی پہلے ہی سونے کے لیے لیٹ چکی تھی۔ تھوڑی روشنی اور ہوا کے لیے بیڈ روم کی کھڑکی کھلی تھی۔ بیلنشائن نے پوچھا پھر اس نے اپنی کھڑکی سے کیا دیکھا۔ ملٹن نے بتایا کہ ایک اچھی شان دار کار اس کے گھر کے سامنے آ کر رک گئی۔ اس نے اس کار کا رجسٹریشن نمبر دیکھا جو کہ JYJ112 تھا۔ کار میں جو آدمی بیٹھا تھا اس نے اسے بھی اچھی طرح دیکھا تھا اور وہ آدمی یہی ملزم تھا یہاں ملٹن نے جون کربی کی طرف اشارہ کیا۔ بیلنشائن نے پوچھا اس کے بعد گواہ نے کیا دیکھا۔ ملٹن نے جواب دیا کہ اس آدمی نے کار کی تمام لائٹس بجھا دیں۔ اس کے بعد کار کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان عورت اتری۔ وہ اس عورت کو ٹھیک سے نہیں دیکھ سکا کیونکہ وہ کار کے دوسری طرف تھی اس لیے نہ اس کا حلیہ بتا سکتا ہے نہ دوبارہ دیکھنے پر اسے پہچان سکتا ہے۔ وہ عورت کار سے اتر کر اس سڑک پر چل دی جو ڈاکٹر بوب کے بنگلے کو جاتی ہے اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی پھر سات آٹھ منٹ بعد وہی عورت بھاگتی ہوئی آئی۔ جلدی سے کار میں بیٹھ گئی۔ اس آدمی سے کچھ کہا ایک دم سے کار کی لائٹس روشن ہو گئیں۔ کار نے بڑی تیزی سے یوٹرن لیا اور جس طرف سے آئی اسی طرف چلی گئی۔ بیلنشائن نے سوال کیا اس کے بعد گواہ نے ملزم کو کب دیکھا۔ ملٹن نے جواب دیا کہ بدھ کے دن جیل میں دیکھا جہاں اس نے کئی آدمیوں کے درمیان سے ملزم کو شناخت کیا۔ اس کے بعد بیلنشائن نے میسن سے کہا کہ وہ جرح کر سکتا ہے۔

میسن نے سوال کیا کہ جب وہ نوجوان عورت بھاگتی ہوئی واپس آئی اور کار میں بیٹھ گئی تو تمہارا بیان ہے کہ اس نے اس آدمی سے کچھ کہا کیا تم نے سنا تھا کہ اس نے کیا کہا۔ گواہ ملٹن نے جواب دیا کہ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ اس کی آواز نہیں سن سکتا تھا۔ اس پر میسن نے سوال کیا کہ پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس نے آدمی سے کچھ کہا تھا۔ گواہ بولا کہ اگر کچھ کہا نہیں تھا تو آدمی اتنی تیزی سے کار واپس کیوں لے گیا تھا۔ میسن نے پوچھا تم نے اس آدمی کو صرف اس وقت دیکھا تھا جب وہ کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ گواہ نے اقرار کیا۔ اس پر میسن نے کہا کہ جب تم نے اسے جیل میں دیکھا تو وہ بیٹھا نہیں تھا کھڑا ہوا تھا گواہ نے اقرار کیا کہ یہی بات تھی۔ میسن نے سوال کیا کہ جب کار رکی تو کیا گواہ اس کی پچھلی رجسٹریشن پلیٹ دیکھ سکتا تھا گواہ نے جواب اثبات میں دیا۔ میسن نے کہا اس کا مطلب ہوا کہ جب کار رکی تو وہ تمہاری کھڑکی کے بالکل سامنے نہیں تھی کیونکہ اس صورت میں تم اس کی پچھلی رجسٹریشن پلیٹ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ گواہ نے کہا درست ہے۔ اس پر میسن نے کہا کہ تب تم اس آدمی کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ صرف سر دیکھ سکتے تھے۔ اچھا کیا اس نے ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ گواہ نے جواب دیا کہ اس کا خیال ہے کہ پہنا ہوا تھا مگر وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ میسن نے پوچھا کہ گواہ نے کار کا رجسٹریشن نمبر دیکھا تھا کیا اسے یقین ہے کہ وہ ہی نمبر تھا جو اس نے عدالت کو بتایا۔ گواہ نے جواب دیا اسے پورا یقین ہے۔ میسن نے پوچھا کہ گواہ نے رجسٹریشن نمبر اس وقت دیکھا ہوگا جب لائٹس روشن تھیں اور ظاہر ہے کہ وہ نمبر پلیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا تو آدمی کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ اس نے لائٹس بجھنے کے بعد آدمی کی طرف دیکھا تھا۔ اس پر میسن نے کہا کہ دوبارہ گواہ نے ملزم کو اس وقت دیکھا جب وہ جیل کے اندر پوری روشنی میں کھڑا تھا اور اسے پہچان لیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ گواہ نے اسے صرف اس وقت دیکھا تھا جب وہ کار میں بیٹھا تھا۔ جب کار میں اندھیرا تھا۔ جبکہ وہ صرف اس کا سر دیکھ رہا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ اس نے ہیٹ پہنا تھا یا نہیں۔ کیا یہ درست ہے یا نہیں۔ گواہ نے بے چینی سے پہلو بدلا مگر اسے اعتراف کرنا پڑا کہ یہ درست ہے۔ اس کے بعد میسن نے جرح ختم کر دی۔

اس کے بعد بیلنشائن نے ملازم ڈونالڈ ڈربی کو طلب کیا۔ ڈونالڈ ڈربی نے بیان دیا کہ وہ غسل کر رہا تھا جب اس نے ایک عورت کی چیخ سنی۔ اس نے جلدی سے شاور بند کیا اور باتھ روم کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ اس نے عقبی دروازے کو بند ہوتے دیکھا۔ اس نے ایک تولیا لپیٹا اور دریافتِ حال کے لیے بھاگا۔ جب وہ زینے سے اتر کر بنگلے کے عقبی حصے میں پہنچا تو دروازہ خود کار قفل کی وجہ سے بند ہو چکا تھا۔ اس نے عقبی دروازے پر دستک دی کوئی جواب نہیں ملا تو وہ آگے بڑھ کر کھڑکی تک گیا اور کھڑکی کو کھٹکھٹا رہا تھا کہ ایک پولیس آفیسر نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا پھر اس نے آفیسر کو صورتِ حال بتائی۔ اسی وقت دوسرا آفیسر بھی آ گیا۔ گواہ کو اس کے اپارٹمنٹ میں بھیج دیا گیا کہ وہ کپڑے پہن کر انتظار کرے تاکہ اس سے دوبارہ پوچھ گچھ کی جائے۔ گواہ انتظار کرتا رہا... کہ آفیسر ڈاکٹر کے بنگلے میں اپنا معائنہ مکمل کر کے اس کے پاس آئے اور اس سے مزید سوالات کرے۔ اس قدر گواہی لینے کے بعد بیلنشائن نے میسن سے کہا کہ اب وہ جرح کر سکتا ہے۔

میسن نے سوال کیا کہ گواہ نے ڈاکٹر بوب کے عقبی دروازے کو بند ہوتے دیکھا تھا۔ گواہ نے اقرار کیا۔ اس پر میسن نے پوچھا کہ کیا گواہ نے کسی کو بھاگتے دیکھا۔ گواہ نے جواب دیا کہ نہ کسی کو بھاگتے دیکھا نہ بنگلے کے عقبی حصے میں کسی اور کو دیکھا۔ میسن نے

سوال کیا کہ اگر گواہ کے کھڑکی تک پہنچنے سے پہلے کوئی عقبی دروازے سے باہر نکل گیا ہوتا تو کیا گواہ اسے دیکھ سکتا تھا۔ گواہ ڈونالڈ ڈربلی نے بتایا کہ وہ بھی یہ بات سوچتا رہا ہے مگر اس کا خیال ہے کہ کوئی فرد عقبی دروازے سے نکل کر اتنی جلدی غائب نہیں ہوسکتا تھا کہ گواہ اسے دیکھ ہی نہ سکے۔ اس لیے اس کا اپنا خیال یہ ہے کہ ڈاکٹر بوب نے دروازہ کھول کر اسے پکارا تھا۔ گواہ کچھ اور نہیں کہہ سکا کیونکہ بیلنٹائن نے یہ کہہ کر اسے خاموش کردیا کہ گواہ سے اس کے اپنے خیالات کے بارے میں نہیں پوچھا جارہا ہے۔ وہ صرف سوال کا جواب دے۔ میسن نے کوئی اور سوال نہیں کیا اور اپنی جرح ختم کردی۔

اس موقع پر جج کیمرون نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ سہ پہر کے اجلاس کا وقت ختم ہورہا ہے۔ اس کے علاوہ عدالت کو ایک دوسرے مقدمے کی سماعت بھی کرنا ہے اس لیے عدالت کا اجلاس برخاست کیا جاتا ہے اب مزید سماعت کل صبح دس بجے ہوگی۔ اس دوران میں ملزم بدستور پولیس کی حراست میں رہے گا۔



پیری میسن واپس آفس پہنچا تو ڈیلا اسٹریٹ نے مقدمے کی کارروائی کے بارے میں پوچھا۔ میسن نے بتایا کہ ایک گواہ ایسا بھی ہے جس نے جون کربی کو کار پارک کرتے اور پھر کار سے نورما لوگن کو اترتے دیکھا۔ نورما ڈاکٹر بوب کے بنگلے کی طرف گئی اور پھر سات آٹھ منٹ بعد واپس آگئی۔ کار میں بیٹھی۔ جون سے کچھ کہا اور جون کربی ایک دم کار اسٹارٹ کرکے چلا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ استغاثہ کے پاس کافی مضبوط کیس ہے بشرطیکہ وہ ثابت کرسکے کہ نورما نے ڈاکٹر پر حملہ کیا تھا اور یہ بات وہ ثابت نہیں کرسکتا دوسری طرف ملازم کا خیال ہے کہ ڈاکٹر بوب نے عقبی دروازہ کھول کر اسے پکارنا چاہا تھا مگر ہم جانتے ہیں کہ کوئی آدمی عقبی دروازے سے نکل کر بھاگا تھا اور ملازم ڈونالڈ ڈربلی نے دروازہ بند ہوتے دیکھا تھا تو وہ وقت تھا جب آدمی کے بھاگنے کے بعد دروازہ بند ہورہا تھا۔ ان حالات میں، میں وہ موٹلے ڈنکرک کو بلا کر یہ گواہی دلوا سکتا ہوں کہ اس نے ایک عورت کو عقبی دروازے سے نکل کر بھاگتے دیکھا تھا اور نورما کے خلاف استغاثہ کا کیس بیکار کرسکتا ہوں جس کے بعد کربی کے خلاف آپ سے آپ کیس ختم ہوجائے گا۔ لیکن دوسری طرف پولیس تحقیقات کرتے کرتے جو آن کربی تک پہنچ گئی تو جون پھر شکنجے کی زد میں ہوگا۔ میسن نے ڈیلا سے پوچھا کہ کارور کسی کے بارے میں کوئی خبر ملی۔ ڈیلا نے جواب دیا نہیں میسن نے کہا پھر بھی یہ بات یقینی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس نہیں گیا ہے کیونکہ برجر کو اس کی بھنک بھی ملی تو وہ خود عدالت میں مقدمے کی پیروی کرنے دوڑا آئے گا۔ ڈیلا نے کہا مگر نورما یہ تو نہیں جانتی کہ اس نے ڈاکٹر کے گھر میں جس عورت کو دیکھا تھا وہ جو آن تھی۔ میسن نے جواب دیا ممکن ہے نام سے نہ جانتی ہو مگر جیسے جو آن کو ایک نظر دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ اسے فوراً پہچان لے گی اور تب کارور اسے زیادہ بلیک میل کرنے کی پوزیشن میں ہوگا۔

میسن نے ڈیلا سے پوچھا کہ پال ڈریک نے لوگن خاندان کے بارے میں کچھ معلوم کیا۔ ڈیلا نے بتایا کہ اس نے نورما کے پیدائش کے سرٹیفکیٹ سے نورما کے باپ کا نام معلوم کرلیا ہے اور یہ بھی معلوم کرلیا ہے۔ مشہور سیکنڈ ہینڈ کار ڈیلر اسٹیو لوگن اس کے باپ کا بھائی یعنی نورما کا چچا ہے اور اسٹیو لوگن کے دوستانہ مراسم ڈاکٹر بوب سے تھے ڈاکٹر ہر سال اس سے اپنی خریدی ہوئی سیکنڈ ہینڈ کار دے کر دوسری اچھی کنڈیشن کی سیکنڈ ہینڈ کار خرید لیا کرتا تھا۔ میسن نے کہا اس سے صورتِ حال اور الجھ سکتی ہے کیونکہ عین ممکن ہے ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ بک میں لوگن کا جو نام لکھا تھا وہ اسٹیو لوگن کا ہو پھر میسن نے پوچھا کہ نورما کے تعلقات اپنے چچا سے کیسے تھے۔ ڈیلا نے بتایا کہ جو شان دار سیکنڈ ہینڈ کار نورما کے پاس تھی وہ اس نے اپنے چچا سے ہی خریدی تھی۔ یہ گفتگو ہورہی تھی کہ پال ڈریک.... بھی آگیا اور بتایا کہ اس نے معلوم کیا ہے کہ پیر کی سہ پہر کو اسٹیو لوگن بھی ڈاکٹر بوب کے بنگلے پر گیا تھا۔ کیوں گیا تھا کا جواب یہ ہے کہ وہ ڈاکٹر بوب کے بنگلے کے عقب میں واقع خوب صورت منظر سے بہت متاثر تھا یعنی تالاب سنہری مچھلیاں لان' مصنوعی آبشار وغیرہ اسے بہت زیادہ پسند آئے تھے اور ڈون ڈربلی سے وہ اسی طرح کی کوئی چیز اپنے کار شوروم کی کھڑکیوں میں بھی بنوانا چاہتا تھا تاکہ اس کی خوب صورتی لوگوں کو متوجہ کرے اور اس کے گاہکوں میں اضافہ ہو۔ ڈاکٹر کے بنگلے کے مغرب میں جو پڑوسی ہیں یعنی مسٹر اور مسز کروور وہ اسٹیو لوگن سے بخوبی واقف ہیں اور انہوں نے پیر کی سہ پہر کو اسٹیو لوگن کو ڈاکٹر کے بنگلے کے عقبی حصے میں دیکھا تھا۔

اسی سلسلے میں پال ڈریک نے یہ بھی بتایا کہ مصنوعی آبشار کا پانی تالاب میں گرتا ہے پھر برقی موٹر کے ذریعے واپس آبشار تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہ موٹر دن بھر چلتی رہتی ہے مگر رات کو ڈاکٹر بوب اسے بند کردیتا تھا کیونکہ اسے موٹر کے چلنے کی آواز سے نیند نہیں آتی تھی۔ میسن کے لیے یہ ایک دلچسپ نکتہ تھا۔ اس نے کہا کہ غالباً کسی نے یہ معلوم کرنے کی زحمت نہیں کی کہ پیر کی رات کو موٹر چل رہی تھی یا بند کردی گئی تھی۔ پال نے جواب دیا کہ بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ بند کردی گئی تھی پھر بولا کہ اسٹیو لوگن کے علاوہ ایک اور فرد بھی سنہری مچھلیوں سے دلچسپی رکھتا ہے اور وہ ہے لڑکی گرٹروڈ' جو ڈنکرک لوگوں کے گھر آئی ہوئی ہے اور اس لڑکی کے گرد بھی کوئی راز کی بات ہے۔ وہ کسی پریشانی میں ہے اور تین ماہ کے لیے رہنے آئی ہے مگر لوگوں سے ملنے یا ان کی نظروں میں آنے سے گریز کرتی ہے۔ مغرب کی جانب جو پڑوسی ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ میسن اور ڈیلا نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ مسٹر ڈنکرک نے انہیں بتایا تھا کہ گرٹروڈ اکثر تالاب کے کنارے بیٹھی رہتی ہے۔ ڈاکٹر بوب اس سے بہت

مانوس ہے اور وہ بھی ڈاکٹر کو پسند کرتی ہے۔ پال ڈریک کی معلومات کے مطابق پیری کی رات واردات کے وقت گرٹروڈ اپنے کمرے میں پیانو بجاتی رہی تھی۔

اسی وقت کسی نے بیرونی آفس کے دروازے پر دستک دی۔ ڈیلا اسٹریٹ نے جا کر دیکھا تو کارور کنسی کھڑا تھا وہ بڑی خود اعتمادی سے ڈیلا کو ایک طرف ہٹا کر اندر آفس میں آگیا۔ پال ڈریک اور میسن کو ہیلو کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا پال ڈریک صورت حال کا اندازہ لگا کر معذرت کرتے ہوئے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد کارور نے کہا کہ وہ اب ایک ایسے مقام پر آگیا ہے جہاں بازی شو کرا سکتا ہے۔

"تم پھر کوئی گہرا کھیل کھیل رہے ہو جو میں نہیں جانتا۔" اس نے کہا "مگر میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں۔ نورما کا بیان ہے ڈاکٹر بوب کو کسی عورت نے قتل کیا ہے جو نورما کو دیکھتے ہی عقبی دروازے سے بھاگ گئی۔ اس دروازے پر خود کار قفل لگا ہوا ہے۔ ملازم نے دروازہ بند ہوتے دیکھا۔ اس کا خیال ہے کہ کوئی دروازے سے نکل کر نہیں گیا مگر اسے اعتراف کرنا پڑا کہ یہ بات ممکن ضرور ہے۔ اس لیے تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ نورما لوگن کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے اس کا بیان ریکارڈ کراؤ جس کے بعد تمہارے مؤکل جون کربی کے خلاف کیس بالکل ختم ہو جائے گا۔"

"ہاں بے شک اگر استغاثہ اور عدالت اس کے بیان پر اعتبار کرے۔" میسن نے جواب دیا۔

"میں نے اسے اچھی طرح سکھا پڑھا دیا ہے۔ وہ اپنا بیان بڑے مؤثر انداز میں تائیدی شہادت کے ساتھ دے گی۔"

"کیسی تائیدی شہادت۔"

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔"

"تو پھر۔"

"تو پھر میں وہ معلومات چاہتا ہوں جو اس نوٹ بک میں ہیں۔ تم میرے برابر کے حصے دار ہو گے اور وہ تمام فیس بھی خود ہی رکھ لینا جو جون کربی کو بری کرانے کے لیے تمہیں ملے۔"

"تمہاری بڑی مہربانی۔"

"واقعی یہ میری مہربانی ہے۔" کارور نے غصے سے کہا "حقیقت میں وہ نوٹ بک میری مؤکلہ کی ہے اور میں اس پر اپنی مؤکلہ کی ملکیت ہونے کی بنیاد پر قبضہ کر سکتا ہوں۔"

"تمہاری مؤکلہ نے اسے کہاں سے حاصل کیا تھا؟" میسن نے پوچھا۔

"چرایا تھا۔" کارور مسکرانے لگا "مگر تم ایک بات جانتے ہو۔"

"کیا۔"

"یہ کہ اس معاملے میں نورما کی یادداشت غلط ہو سکتی ہے ممکن ہے وہ نوٹ بک اسے فٹ پاتھ پر پڑی ملی ہو جہاں کسی فرد نے جو ڈاکٹر بوب کے مکان سے نکل کر بھاگا تھا گرا دیا ہو۔ اس صورت میں وہ نوٹ بک چرائی ہوئی چیز نہیں کہی جا سکتی اور نورما وہ کسی کو دینے پر مجبور نہیں ہے جب تک کوئی مکمل ثبوت کے ساتھ اس بک پر اپنی ملکیت ثابت نہ کر دے اور موجودہ کیس میں یہ ناممکن ہے۔"

"مجھے تمہاری کسی بات سے بھی اتفاق نہیں ہے۔" میسن نے جواب دیا۔

"ذرا تم اپنی پوزیشن پر بھی غور کر لو۔" کارور نے تیزی سے کہا۔ "اس وقت تم نہ صرف شہادت چھپانے کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ چوری کی چیز بھی تمہارے قبضے میں ہے۔ کچھ لوگ جنہیں میں جانتا ہوں یہ باتیں جان کر بہت خوش ہوں گے۔"

"ضرور خوش ہوں گے۔" میسن نے کہا "لیکن اگر تمہاری مؤکلہ کو وہ نوٹ بک فٹ پاتھ پر ملی تھی تو اس کا میرے پاس ہونا کوئی جرم نہیں ہے۔"

"بہت ذہین ہو اپنے مطلب کا پوائنٹ کتنی جلدی پکڑتے ہو لیکن میں نے اپنی مؤکلہ سے ابھی تک یہ نہیں کہا ہے کہ ممکن ہے نوٹ بک اسے فٹ پاتھ پر ملی ہو لیکن میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ اس نے میرے کہنے پر حرف بہ حرف عمل نہیں کیا تو لمبی مدت کے لیے جیل چلی جائے گی۔"

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔" میسن نے کہا "بلکہ پہلی مرتبہ جب تم آئے تھے تب ہی سمجھ گیا تھا اور جواب بھی دے دیا تھا۔ اس وقت میں اور ڈیلا اسٹریٹ ڈنر کھانے جا رہے ہیں کیا تم آفس سے دفع ہونے کی زحمت کرو گے۔"

"میسن تم نے ہمیشہ میری صلاحیت کا کم اندازہ لگایا ہے۔" کارور کھڑا ہو گیا "تم سمجھتے ہو کہ میں کوئی قدم اٹھاتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ میرے پاس ڈسٹرکٹ اٹارنی تک جانے کی ہمت نہیں ہے کیونکہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے مگر میں تمہیں ایک اور بات بتاتا ہوں میں اس سے کہیں زیادہ ہوشیار ہوں جتنا تم مجھے سمجھتے ہو۔"

"تم اور زیادہ ہوشیار بن جاؤ مگر اس سے پہلے کہ میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں خود ہی آفس سے نکل جاؤ۔"

"او۔کے۔" کارور مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹا "تم سے جلد ہی دوبارہ ملاقات ہوگی مسٹر میسن۔" اور وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

وہ چلا گیا تو میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کو جو کارور کی باتیں سن کر پریشان ہو گئی تھی، تسلی دی اور کہا کہ کارور جیسے آدمیوں سے کوئی معاملہ کرنا ہمیشہ خراب ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسری صورت حال بھی سامنے آنے لگی ہے اور وہ ڈنکرک لوگوں کی بھتیجی کے بارے میں ہے۔ وہ جذباتی لڑکی بہک کر گمراہ ہو گئی۔ اب ماں بننے والی ہے۔ والدین گھبرا گئے۔ ڈنکرک لوگوں نے انہیں ڈاکٹر بوب کے متعلق بتایا۔ اگرچہ ڈاکٹر بوب تقریباً ریٹائر ہو چکا تھا مگر

اپنے دوستوں کے لیے اسے کچھ کرنا ہی تھا۔ چنانچہ گرنوڈا اپنے چچا اور چچی کے پاس رہنے آجاتی ہے۔ حالات ایسے ہیں کہ دوسروں کی نظروں سے چھپ کر رہنا پڑتا ہے۔ یہ تمام صورتِ حال ایک دوسرا قصہ بیان کررہی ہے۔ ڈیلا نے کہا اسے بھی اس کا اندازہ ہے مگر کل عدالت میں کیا ہوگا۔ کیا ہوگا اگر برجر نے میسن پر چوری کی چیز اپنے قبضے میں رکھنے کا الزام لگایا۔ کیا ہوگا اگر نورما لوگن نے اپنے چالاک وکیل کے سکھانے پڑھانے میں آکر برجر کے اس الزام کی تائید کی۔ میسن نے جواب دیا۔ جب یہ پل آئے گا تو ہم اسے پار کرلیں گے۔ سردست تو کارور بلف کررہا ہے یوں اگر وہ ہملٹن برجر کے پاس چلا گیا تو ممکن ہے اس سے کوئی سودا کرلے۔ ممکن ہے برجر مجھے سزا دلانے کے شوق میں اسے نوٹ بک دینے کا وعدہ کرلے مگر ایک چیز ایسی ہے جس پر ان میں سے کسی نے غور کرنے کی زحمت نہیں کی اور وہ چیز ہے کسی شہادت کے تکنیکی قاعدے۔

○☆○

اپنے بیڈ روم میں دو گھنٹے ٹہلنے اور بڑی دیر تک بستر پر کروٹیں بدلنے کے بعد پیری میسن کو بمشکل نیند آئی تھی کہ تین بجے کے قریب فون کی گھنٹی نے اسے بیدار کردیا۔ فون ڈیلا اسٹریٹ کا تھا جس نے بہت گھبرائے ہوئے لہجے میں بتایا کہ چند منٹ پہلے اس کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر زور زور سے لگا تار دستک دی گئی۔ دروازہ کھولا تو باہر عدالت کے اہلکار کھڑے تھے۔ انہوں نے ڈیلا کو ایک سمن دیا اور دستخط لے کر چلے گئے۔ سمن میں تحریر ہے کہ کل صبح دس بجے ڈیلا کو جج کیمرون کی عدالت میں حاضر ہونا ہے اور اپنے ساتھ وہ نوٹ بک بھی لے کر آنا ہے جو ڈاکٹر بوب کی ملکیت تھی۔ یہ بتا کر ڈیلا نے پوچھا کہ وہ بہت پریشان ہے کیا کرے۔ میسن نے اسے تسلی دی اور کہا کہ وہ دودھ کا ایک گلاس پی کر سو جائے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ اس معاملے سے خود نمٹ لے گا۔ اتنا کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ ریسیور رکھا ہی تھا کہ دروازے پر مسلسل دستک دی گئی۔ میسن نے دروازہ کھولا تو سامنے عدالت کے اہلکار تھے۔ انہوں نے میسن کو جج کیمرون کی عدالت میں حاضر ہونے کا سمن دیا۔ دستخط لیے۔ میسن نے شکریہ ادا کیا۔ وہ اتنے رات گئے پریشان کرنے پر معذرت کرکے چلے گئے۔

میسن نے دروازہ بند کیا تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ یہ پال ڈریک کا فون تھا۔ وہ بھی یہ اطلاع دینا چاہ رہا تھا کہ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کے نام سمن جاری ہوچکے ہیں وہ ان سے بچنا چاہے تو خود بھی غائب ہوجائے اور چاہے تو ڈیلا کو بھی چھپا دے میسن نے کہا اس کام کے لیے دیر ہوچکی ہے۔ اسے اور ڈیلا کو سمن دیے جاچکے ہیں۔ پال ڈریک نے کہا کہ اس کے کارکن نے چند منٹ قبل رپورٹ دی ہے کہ کارور کنی' نورما لوگن کا وکیل ہے۔ اور جس نوجوان عورت کو ڈاکٹر بوب کے بنگلے سے بھاگتے دیکھا گیا تھا وہ یہ نورما لوگن ہی ہے (ظاہر ہے پال ڈریک کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ میسن یہ اور اس سے زیادہ باتیں پہلے ہی جانتا ہے) کارور گزشتہ رات آٹھ بجے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے ملاقات کرنے گیا تھا۔ اس نے برجر سے کوئی معاملہ طے کیا ہے جس میں طے پایا ہے کہ اگر نورما استغاثہ کے گواہ کی حیثیت سے پیش ہو اور اپنا بیان دے تو استغاثہ اسے کسی جرم میں ملوث کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ کل صبح دس بجے جب عدالت کا اجلاس شروع ہوگا تو ایک ہنگامہ برپا ہوگا جس کا مرکز پیری میسن ہوگا۔

میسن نے کسی خاص تاثر یا ردّعمل کا اظہار کیے بغیر پال ڈریک کا شکریہ ادا کیا اور ریسیور رکھ دیا۔

○☆○

افواہ پھیل چکی تھی کہ جج کیمرون کی عدالت میں بڑی ہنگامہ خیز کارروائی ہوگی اس لیے عدالت کا اجلاس شروع ہوا تو عدالت کا کمرا کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جج صاحب نے بڑی ناگوار نظروں سے اس ہجوم کو دیکھا اور سوچنے لگے کہ کل سے اب تک اس کیس میں ایسے کیا خاص واقعات ہوئے ہیں کہ پبلک اس قدر دلچسپی لے رہی ہے۔ مزید یہ کہ ہملٹن برجر بذاتِ خود پیروی کرنے آیا تھا۔ جیسے ہی کارروائی شروع ہوئی برجر نے کھڑے ہو کر کہا۔

"یور آنر استغاثہ ڈیلا اسٹریٹ کو گواہ کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہے۔"

"تم ایسا نہیں کرسکتے۔" جج کیمرون نے چونک کر کہا "مؤکل اور اس کے وکیل کے درمیان جو بھی گفتگو یا رابطہ ہوتا ہے خفیہ ہوتا ہے اور یہی اصول اس کی سیکریٹری پر بھی لاگو ہوتا ہے۔"

"میں کسی گفتگو یا رابطے کے بارے میں گواہی لینا نہیں چاہتا۔" برجر نے کہا "بلکہ میں چوری کی چیز برآمد کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔"

"چوری کی چیز!" جج صاحب نے مزید حیرت سے پوچھا۔

"جی ہاں چوری کی چیز۔" برجر نے جواب دیا "ہم بتانا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر بوب کی ایک ذاتی چیز اس کے آفس سے چرائی گئی اور یہ چیز ڈیلا اسٹریٹ کو دے دی گئی۔ ہم نے مس اسٹریٹ اور مسٹر میسن دونوں کو اس سلسلے میں سمن دے دیا ہے۔"

"یہ ایک بہت ہی غیر معمولی صورتِ حال ہے۔" جج کیمرون نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ہے۔" برجر نے تیزی سے کہا "یور آنر چاہیں تو ہم اس بارے میں کئی دوسرے مقدمات کی نظیریں پیش کرسکتے ہیں' مؤکل اور وکیل کے درمیان گفتگو اور رابطے کو رازدارانہ حیثیت ضرور حاصل ہے مگر اس سے وکیل کو یہ آزادی نہیں مل جاتی کہ وہ کوئی ایسی شہادت چھپائے جس کا تعلق جرم سے ہو اور نہ ہی اسے چوری شدہ چیز وصول کرنے کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔"

"بہتر ہوگا کہ کارروائی نظم کے تحت کی جائے۔" جج کیمرون نے کہا "تم مس اسٹریٹ کو گواہی کے لیے طلب کرو اور پھر اس سے

سوالات کرو تب کسی پر اعتراض کیا جائے گا تو عدالت اس کے بارے میں فیصلہ دے گی۔"

ڈیلا اسٹریٹ اپنی جگہ سے اٹھی۔ گواہوں کے کٹہرے میں آئی۔ اپنا نام پتا بتایا اور حلف اٹھا کر بیٹھ گئی۔

"مس اسٹریٹ تم پیری میسن کے آفس میں کافی مدت سے بطور سیکریٹری ملازمت کرتی ہو۔" برجر نے پوچھا۔ "کیا تم نورما لوگن سے واقف ہو۔"

"ہاں میں اس سے مل چکی ہوں۔"

"کیا تم اسی ماہ کی چھ تاریخ منگل کے دن شام کو اس سے ملی تھیں؟"

"جی ہاں۔"

"اس وقت تمہارے ساتھ اور کون تھا۔"

"مسٹر پیری میسن۔"

"تم نے نورما سے گفتگو بھی کی تھی۔"

جی ہاں۔"

"کیا تمہاری معلومات کی حد تک نورما مسٹر میسن کی مؤکلہ ہے۔"

"میرے علم کی حد تک نہیں ہے۔"

"مسٹر میسن اس سے معلومات حاصل کرنے گئے تھے۔ نورما نے انہیں نہیں بلایا تھا۔"

"جی ہاں۔"

"اس گفتگو میں جو اس شام ہوئی کیا نورما نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کے پاس ایک خاص نوٹ بک ہے جو کہ اس نے پانچ تاریخ پیر کی رات کو ڈاکٹر بوب کے آفس سے چرائی تھی۔ سوال کا جواب صرف ہاں یا نہیں میں دو۔"

"میں اس سوال پر اعتراض کرتا ہوں یور آنر۔" میسن نے اٹھ کر کہا "یہ سوال ایک رازدارانہ رابطے کے بارے میں ہے۔"

"یور آنر میں اس پوائنٹ پر مختلف فیصلوں کی نظیریں پیش کرنے کے لیے تیار ہوں۔" برجر نے زور دے کر کہا "پہلی بات تو یہ ہے کہ مسٹر میسن وہاں ایک عام شہری کی حیثیت سے گیا تھا۔ وہ جون کربی کا وکیل ہے۔ وہ کربی کے کیس کے سلسلے میں شہادتیں اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ کسی بھی طرح نورما کا وکیل نہیں تھا۔ اس لیے نورما سے جو گفتگو ہوئی اسے پیشہ ورانہ راز کی حیثیت حاصل نہیں۔ بلکہ وہ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ملزم جون کربی کی پیروی کر رہا ہے نورما کا وکیل ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نورما اور کربی کے مفادات میں ٹکراؤ ہے۔ ہم عدالت کی اجازت سے اب یہ دکھانے کے لیے تیار ہیں کہ پانچ تاریخ کی رات حقیقت میں کیا ہوا تھا۔ ہم یہ ثابت کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ملزم شریک جرم تھا۔ وہ نورما کو اپنی کار میں جائے واردات پر لے گیا اور اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا اور جب وہ واپس آئی تو اسے ایک ہوٹل میں لے گیا جہاں اس نے ایک فرضی نام کے تحت خود کو شوہر اور بیوی ظاہر کرتے ہوئے ایک کیبن کرائے پر لیا۔ بعد میں اس نے ایک فرضی کہانی بنائی کہ اسے ایک نوجوان عورت پیٹرول کا ٹن لاتے ہوئے ملی۔ کیونکہ عورت کی کار کا پیٹرول ختم ہو گیا تھا۔ اس نے یہ کہانی اس لیے گھڑی تھی کہ نورما کی انگلیوں کے نشانات اس کی کار میں پائے جائیں تو ان کے پائے جانے کی وجہ بتا سکے۔ بعد میں اس فرضی کہانی کی تصدیق کرنے کے لیے ملزم نے وہ پیٹرول کا ٹن بھی دکھایا کہ یہ وہ ٹن تھا جسے نورما لیے جا رہی تھی۔ ہم یہ ثابت کریں گے کہ وہ پیٹرول کا ٹن ایک بنایا ہوا ثبوت ہے اور یہ کہ اس ٹن پر مسٹر پیری میسن کی انگلیوں کے نشانات پائے گئے ہیں۔"

"کیا تم اس بارے میں کچھ کہنا چاہو گے۔" جج صاحب نے میسن کی طرف دیکھا۔

"مگر کس الزام کے سلسلے میں۔" میسن نے جواب دیا "کیا مجھ پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ میں نے پیٹرول کے ٹن کی صورت میں اس کیس میں ایک بناوٹی ثبوت شامل کیا ہے۔"

"یقیناً تم پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے۔" برجر گرج کر بولا "اور جب میں یہ معاملہ بار ایسوسی ایشن کی کمیٹی کے سامنے لے جاؤں گا تو باقاعدہ الزام لگا دیا جائے گا۔"

"صرف اس وجہ سے کہ اس ٹن پر میری انگلیوں کے نشانات ہیں؟" میسن نے پوچھا۔

"تم اچھی طرح سمجھ رہے ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں" برجر نے جواب دیا۔

"تم نے اس ٹن کا ذاتی طور پر جائزہ لیا ہے؟"

"یقیناً لیا ہے" برجر نے کہا "میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں نے ذاتی طور پر وہ ٹن دیکھا ہے۔ خود اس کا معائنہ کیا ہے۔ وہ میرے ذاتی قبضے میں ہے۔"

"اس صورت میں اس پر تمہاری انگلیوں کے نشانات بھی یقیناً موجود ہوں گے" میسن نے جواب دیا "اور اگر جرم کا یہی ایک ثبوت کافی ہے تو میں بھی بار ایسوسی ایشن کی کمیٹی کے سامنے تم پر بالکل یہی الزام لگاؤں گا۔"

جج کیمرون کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا جسے جلدی سے چھپاتے ہوئے انہوں نے میز پر لکڑی کا ہتھوڑا مارا۔

"پیٹرول کا وہ ٹن اس کیس کے متعلقہ پہلوؤں سے باہر معلوم ہوتا ہے" انہوں نے کہا "یا کم سے کم اس سوال کی حدود سے تو ضرور باہر ہے۔ مسٹر میسن کیا تمہارا ارادہ نورما کی پیروی کرنے کا ہے یا اس وقت کر رہے ہو۔"

"نہیں۔ یور آنر!"

"تب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوال پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ رازدارانہ گفتگو یا رابطے کے بارے میں ہے۔"

"میں اس سوال پر مزید اعتراض اس بنیاد پر کرتا ہوں کہ وہ

گواہ سے اس کے خیال کے بارے میں کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ سنی سنائی بات کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔"

جج صاحب نے عدالت کے محرر سے وہ سوال دوبارہ پڑھنے کو کہا۔ محرر نے سوال پڑھا "اس گفتگو میں جو اس شام ہوئی کیا نورما نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کے پاس ایک خاص نوٹ بک ہے، جو اس نے پانچ تاریخ پیر کی رات کو ڈاکٹر بوب کے آفس سے چرائی تھی۔ جواب صرف ہاں یا نہیں میں دو۔"

"سوال کی موجودہ ساخت کے پیش نظر اعتراض درست ہے۔" جج کیمرون نے فیصلہ دیا۔ ہملٹن برجر نے ایک گہری سانس لی۔

"کیا اس رات نورما لوگن نے تمہیں ایک نوٹ بک دی تھی؟ تم ہاں یا نہیں میں جواب دے سکتی ہو۔"

"ایک منٹ" میسن بولا "میں اس سوال پر اعتراض کرتا ہوں کہ یہ غیر معقول، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔ یور آنرز ڈسٹرکٹ اٹارنی جب تک یہ ثابت نہ کر دے۔ کہ اس نوٹ بک کا موجودہ زیرِ ساعت کیس سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق ہے' اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ مس اسٹریٹ نے اس منگل کی رات کو سو چیزیں سو افراد سے وصول کی ہوں تو ڈسٹرکٹ اٹارنی کو ان سے کیا تعلق۔"

"اعتراض درست قرار دیا جاتا ہے" جج کیمرون نے کہا۔

"اوہ یور آنرز' یہ تنکوں کا سہارا لینا ہے" برجر بولا "یہ ہر ٹیکنیکل فائدہ اٹھانے کے مترادف..."

"عدالت نے فیصلہ دے دیا ہے" جج کیمرون نے مداخلت کی۔ "بے شک اعتراض ٹیکنیکل بنیاد پر کیا گیا ہے مگر درست کیا گیا ہے۔"

"نورما لوگن نے اس وقت تمہیں بتایا تھا کہ اس نے ڈاکٹر بوب کے آفس سے ایک نوٹ بک چرائی تھی۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال سنی سنائی بات کے بارے میں کیا گیا ہے" میسن نے کہا۔

"اعتراض درست ہے" جج کیمرون مسکرانے لگے۔

"یور آنرز' میں چاہتا ہوں کہ وہ نوٹ بک پیش کی جائے" برجر نے غصے سے چیخ کر کہا "اور میں اس کیس کے وکیل استغاثہ کی حیثیت سے یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوٹ بک اس کیس کے سلسلے میں انتہائی ضروری اور اہم ہے۔ میں عدالت کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ پہلو جس سے مسٹر میسن اپنی انتہائی قانونی قابلیت سے کام لے کر بچنے کی کوشش کر رہا ہے' اس مقدمے کا انتہائی اہم پہلو ہے۔"

"اپنے آپ پر قابو رکھو اور عدالت پر مت چیخو" جج صاحب ناگواری سے بولے "کوئی اور سوال پوچھنا ہے تو پوچھو۔"

"کیا تم وہ نوٹ بک پیش کرو گی" برجر نے ڈیلا اسٹریٹ سے انتہائی غصے میں سوال کیا۔

"کون سی نوٹ بک؟"

"وہ نوٹ بک جو منگل کی رات تمہیں نورما لوگن نے دی تھی۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "کہ یہ ایک ایسی بات کو فرض کرتا ہے جس کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ عدالت پہلے ہی فیصلہ دے چکی ہے کہ کوئی شہادت کہ گزشتہ منگل کو مس اسٹریٹ نے کوئی چیز کسی سے وصول کی اس کیس سے غیر متعلق ہے۔ تا آنکہ استغاثہ پہلے یہ ثابت کرے کہ اس کا تعلق موجودہ کیس سے ہے۔"

"میں عدالت کو یقین دلا چکا ہوں کہ اس کا تعلق کیس سے ہے۔"

"مجھے تمہاری یقین دہانی کی ضرورت نہیں" میسن نے جواب دیا "میں ملزم جون کربی کی پیروی کر رہا ہوں۔ قانون مجھے یہ حق دیتا ہے کہ میرے سامنے ان گواہوں یا شہادتوں کو لایا جائے جو ملزم کے خلاف ہیں۔ میں ان گواہوں پر جرح کروں گا اگر تم چاہتے ہو کہ ریکارڈ میں یہ شامل کیا جائے کہ وہ نوٹ بک اس مقدمے کے لیے اہم ہے تو گواہوں کے کٹہرے میں آ کر حلف اٹھاؤ اور پھر جو کہنا چاہتے ہو کہو اور میں تم پر جرح کر کے یہ ثابت کروں گا کہ تم جو کچھ جانتے ہو' اس کی بنیاد ایک سنی سنائی بات پر ہے اور ایسی گواہی جس کی بنیاد سنی سنائی بات پر ہو قانون کی نظروں میں ناقابلِ اعتبار ہے۔"

ہملٹن برجر نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر محسوس کیا کہ اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس نے غصیلی نظروں سے میسن کو دیکھا اور جھک کر اپنے ڈپٹی بیلنٹائن سے سرگوشی میں مشورہ کرنے لگا پھر ایک دم سیدھا ہوا اور ڈیلا اسٹریٹ کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔

"کیا تمہارے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے۔ مس اسٹریٹ کہ گزشتہ منگل کو تم نے جو نوٹ بک وصول کی' اس کا تعلق ڈاکٹر بوب کے قتل سے ہے اور اس کیس کے لیے اس کی حیثیت بہت اہم ہے۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "کہ گواہ سے اس کے خیالات اور ان کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے اور مزید یہ کہ اس طرح بالواسطہ طور پر ایک سنی سنائی بات کو بطور شہادت لایا جا رہا ہے۔"

"مسٹر وکیل استغاثہ' عدالت اس اعتراض کو درست قرار دیتی ہے" جج کیمرون نے ہملٹن برجر کو مخاطب کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ تم الٹے قدموں سے چل رہے ہو۔ اگر تمہارا ارادہ یہ ثابت کرنا ہے کہ اس گواہ نے کسی نورما لوگن سے کوئی چیز وصول کی تھی اور وہ چیز ڈاکٹر بوب کے گھر سے چرائی گئی تھی اور اس کیس میں اہم شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔ تو تمہیں پہلے یہ دکھانا چاہیے کہ درحقیقت کوئی ایسی نوٹ بک چرائی گئی ہے اور یہ کہ وہ اس کیس کے لیے اہم ہے

اس کے بعد ہی تم اس گواہ سے اس نوٹ بک کے بارے میں سوالات کرسکتے ہو۔ تم یہ تمام بنیاد اس گواہ سے سوالات کر کے قائم نہیں کرسکتے۔ عدالت کو اس کا اعتراف ہے کہ حالات ایسے ہوسکتے ہیں جنہیں تم ذاتی طور پر قابلِ اعتماد خیال کرتے ہو لیکن اس کے باوجود اسے سامنے لانے کا ایک ہی منطقی اور مدلل راستہ ہے اور وکیلِ صفائی کے اعتراضات کے پیشِ نظر میں یہ بتانا مناسب خیال کرتا ہوں کہ تم غلط راستہ اختیار کررہے ہو۔"

"میں اسی راستے پر چلتے ہوئے لڑوں گا چاہے اس کے لیے اجلاس کا تمام وقت درکار ہو۔" برجر نے غصے سے کہا۔

"بہت خوب" جج کیمرون نے ناگواری سے کہا۔

"گزشتہ منگل کی رات تم نے ایک چیز وصول کی" برجر نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا "جس کے بارے میں تمہارے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ وہ اس کیس کی ایک اہم شہادت ہے اور تم نے اس شہادت کو چھپادیا۔ چھپایا یا نہیں' ہاں یا نہیں میں جواب دو۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "یہ گواہ سے اس کے ذاتی خیال کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ اس کیس کا ملزم اس کا پابند نہیں ہے کہ مس اسٹریٹ اپنے خیال میں کیا چیز وصول کررہی تھی۔ وکیلِ صفائی صرف اس ثبوت کا پابند ہوتا ہے جسے معروف اور منظم طریقہ سے پیش کیا جائے۔"

"اعتراض درست ہے" جج کیمرون نے کہا۔

"نورما لوگن نے گزشتہ منگل کی رات کوئی چیز تمہیں دی تھی یا نہیں۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر معقول' غیر متعلق اور غیر ضروری ہے" میسن نے کہا "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس گواہ نے کوئی چیز وصول کی تھی یا نہیں جب تک وہ اس کیس کے بارے میں کوئی اہم چیز نہ ہو۔"

"اعتراض درست ہے" جج صاحب نے کہا۔

برجر ایک بار پھر اپنے ڈپٹی سے سرگوشیوں میں مشورہ کرنے لگا۔ بیلفنائن دلائل دے رہا تھا۔ وضاحتیں کررہا تھا۔ مگر غصے میں بھرا ہوا ہملٹن برجر بظاہر اپنے ڈپٹی کا مشورہ ماننے پر آمادہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔

"مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی میرے خیال سے تمہیں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ عدالت یہ وضاحت کرچکی ہے کہ ایسا کوئی طریقہ نہیں جس سے تم یہ ثابت کرسکو کہ وہ شے جسے تم اس کیس کے لیے اہم خیال کرتے ہو۔ کیس سے متعلق ثابت کرسکو۔ جب تک یہ گواہ خود اپنے علم کی بنا پر اس کا یقین نہ رکھتی ہو۔ تم سنی سنائی بات سے اسے ثابت نہیں کرسکتے۔ مجھے اس سلسلے میں پہلا منطقی اقدام یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم نورما لوگن کو بطور گواہ طلب کرو۔"

"بہت بہتر" برجر بڑی شرمندگی سے آمادہ ہوا "تم نیچے آجاؤ مس اسٹریٹ۔ میں نورما لوگن کو بطور گواہ طلب کرتا ہوں۔"

عدالت کے کمرے میں سرگوشیاں ہونے لگیں۔ برجر پسپائی کے عالم میں آہستہ آہستہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ میسن نے مسز کربی کو اشارے سے بلایا اور جب وہ آگئی تو کہا کہ وہ چاہتا ہے مسز کربی اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھے۔

"کوئی اعتراض تو نہیں کرے گا" جون کربی نے پوچھا۔

"ابھی دیکھتے ہیں" میسن نے کہا "اب جبکہ تم دونوں یہاں ہو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس کیس میں بہت کچھ داؤ پر لگا رکھا ہے۔ میری خدمات اس لیے حاصل کی گئی تھیں کہ تمہارے بیٹے کے بہترین مفاد میں جو کچھ ضروری سمجھوں کروں اور میں وہی کرنے جارہا ہوں۔ میں اپنے طریقے سے کارڈ کھیلنے لگا ہوں۔ میں....."

نورما لوگن کو گواہوں کے کٹہرے میں آتے اور حلف اٹھاتے دیکھ کر میسن خاموش ہوگیا۔ نورما بہت گھبرائی ہوئی اور پریشان نظر آرہی تھی۔ برجر خود اس سے سوالات کرنے اٹھا۔

"تم ڈاکٹر بوب سے اس کی زندگی میں واقف تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"پیر پانچ تاریخ کی رات کو تم ڈاکٹر بوب کے مکان پر گئی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"تمہیں وہاں کون لے گیا تھا۔"

"مسٹر کربی اور پھر وہ کار میں میرا انتظار کرتا رہا۔"

"مسٹر کربی سے تمہارا مطلب اس کیس کے ملزم سے ہے۔"

"جی ہاں۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں ڈاکٹر بوب کے گھر میں داخل ہوئی اور ویٹنگ روم میں بیٹھ گئی۔"

"جب تم ڈاکٹر بوب کے گھر میں تھیں' کیا تم نے ڈاکٹر بوب کی اجازت کے بغیر وہاں سے ان کی کوئی ذاتی چیز لی تھی۔"

"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "سوال غیر معقول' غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں تمہیں اس کا تعلق دکھانے کے لیے بہتر بنیاد فراہم کرنی چاہیے" جج کیمرون نے برجر سے کہا۔

"بہت بہتر" برجر نے کہا اور پھر گواہ سے مخاطب ہوا "کیا تمہیں ڈاکٹر بوب کے آفس میں جانے کا موقع ملا تھا اور تم آفس میں گئی تھیں۔"

"جی ہاں۔"

"اور وہ موقع کیا تھا؟"

"میں نے وہاں ہنگامے کی آوازیں سنیں اور....." گواہ ایک دم سے اپنی کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے

پھیل گئیں۔ اس نے کانپتی ہوئی انگلی سے جو آن کربی کی طرف اشارہ کیا اور چیخ کر بولی۔

"یہی وہ عورت ہے جس نے ڈاکٹر بوب کو قتل کیا ہے۔"

ہملٹن برجر بڑے جوش کے عالم میں اٹھ کر گواہ کے قریب پہنچا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہی وہ عورت ہے جسے تم نے کمرے میں دیکھا تھا" اس نے تیزی سے پوچھا۔

"ہاں' ہاں۔ وہ ہی عورت جو ڈاکٹر بوب کے جسم پر جھکی تھی۔ میں نے اسی کو وہاں دیکھا تھا۔"

"ایک منٹ" برجر نے کہا "میں اسے ٹھیک سے سمجھنا چاہتا ہوں" وہ جج کیمرون کی طرف گھوم کر بولا "یور آنر' ایک ایسی صورتِ حال اچانک پیدا ہو گئی ہے جو قطعی طور پر غیر متوقع ہے۔ میں عدالت سے اس گواہ کو عارضی طور پر واپس بُلانے کی اجازت چاہتا ہوں تا آنکہ میں اس سے پوری گفتگو نہ کرلوں۔"

"جب تک میں اس سے اس کے اس بیان کے بارے میں جو اس نے ابھی دیا' جرح کے سوالات نہ کرلوں تم اسے واپس نہیں بُلا سکتے۔" میسن نے کہا۔

"یہ گواہ جذباتی طور پر اَپ سیٹ ہے" برجر نے کہا "اس وقت وہ جرح کے سوالات کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔"

"یور آنر!" میسن نے جج کیمرون کو مخاطب کیا "استغاثہ کی اپنی گواہ نے ایک دوسرے فرد کو ڈاکٹر بوب کے قاتل کی حیثیت سے شناخت کیا ہے۔ اس طرح ملزم جون کربی بے گناہ ثابت ہوجاتا ہے۔"

"سوائے اس صورت کے کہ ان دونوں نے مل کر جرم کا ارتکاب کیا ہو" جج صاحب نے کہا "کیا استغاثہ ایسا ہی سمجھتا ہے۔"

"پوری صفائی سے عرض کرتا ہوں کہ اس بارے میں استغاثہ کچھ نہیں جانتا" برجر نے جواب دیا۔

"جب تم نہیں جانتے تو ہم سے جاننے کی توقع بھی نہیں کرسکتے" جج کیمرون نے کہا "اگر تم مطمئن نہیں تھے کہ کوئی مشترکہ سازش کی گئی ہے یا نہیں' تو تم عدالت سے کس طرح درخواست کرسکتے ہو کہ ملزم کو مجرم سمجھتے ہوئے اس کا مقدمہ جیوری کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا جائے۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ خود تمہاری گواہ نے بیان دیا ہے کہ ڈاکٹر بوب کا قتل مسز کربی نے کیا ہے۔"

"مزید یہ کہ گواہ نے یہ بیان بھی دیا ہے" میسن نے کہا "کہ جس وقت قتل کیا گیا تھا' ملزم مکان سے کچھ فاصلے پر کار میں بیٹھا اس گواہ کی واپسی کا انتظار کررہا تھا۔"

"عدالت کا یہ خیال نہیں کہ گواہ نے اتنی صراحت سے یہ بات کہی ہو" جج صاحب بولے "مگر اس کی گواہی کا مطلب یہی تھا۔"

"یور آنر۔ میں اس گواہ کو واپس بلانا چاہتا ہوں تاوقتیکہ وہ جذباتی طور پر پُرسکون ہو کر گواہی دینے کے قابل ہوسکے" برجر نے کہا۔

"میں گواہی دے سکتی ہوں" نورما بولی "میں اس عورت کو دیکھ کر وقتی طور پر اَپ سیٹ ہو گئی تھی۔"

"ذرا ٹھہرو" جج کیمرون نے کہا "عدالت خود اس معاملے کو دیکھنا چاہتی ہے۔ مس لوگن تم نے اس عورت کو کہاں دیکھا تھا؟"

"میں ڈاکٹر بوب کے آفس میں گئی اور ویٹنگ روم میں بیٹھ گئی" نورما نے جواب دیا "میں نے ہنگامے کی آوازیں سنیں پھر ایک ضرب مارنے اور کسی کے فرش پر گرنے کی آواز آئی۔ پھر کوئی عورت چیخی۔ میں بھاگ کر اندرونی آفس کے دروازے تک گئی اور دیکھا کہ ڈاکٹر بوب فرش پر گرے ہوئے تھے اور یہ عورت ان پر جھکی تھی۔"

"پھر تم نے کیا' کیا؟" جج صاحب نے پوچھا۔

"میں چند لمحے حیرت زدہ کھڑی رہی۔"

"کیا اس عورت نے تمہیں دیکھ لیا تھا؟"

"میرے خیال سے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ڈاکٹر بوب پر جھکی ہوئی تھی۔ سیف کھلا تھا اور کاغذات رجسٹر' کتابیں فرش پر پھیلے ہوئے تھے۔ دوسرے لمحے وہ عقبی دروازے کی طرف بھاگ گئی۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"میں کمرے کے اندر گئی۔ ڈاکٹر بوب کو دیکھا۔ وہ زندہ مگر بے ہوش تھے۔ میں جانتی تھی کہ وہ نوٹ بک ڈاکٹر کی میز کی دراز میں رکھی ہے۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میں نے نوٹ بک نکالی اور اسے لے کر بھاگ نکلی۔"

"تم بھاگ کر کہاں گئیں؟"

"جہاں مسٹر کربی کار میں میرا انتظار کررہا تھا" نورما نے جواب دیا "میں کار میں بیٹھ گئی۔ اسے بتایا کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ وہ مجھے ایک موٹل میں لے گیا" جج کیمرون نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کی طرف دیکھا۔

"ان حالات میں یقیناً ایسا معلوم ہوتا ہے مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی کہ سوائے اس صورت کے کہ تم اس جرم میں شوہر اور بیوی کی مشترکہ سازش ثابت کرنا چاہو۔ اب تک تم نے جو ثبوت پیش کیے ہیں' ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر کربی یعنی موجودہ ملزم بے گناہ ہے۔ رہا یہ سوال کہ اس کی بیوی مجرم ہے یا نہیں' وہ ایک الگ معاملہ ہے۔ اس وقت عدالت کے سامنے اس کی بیوی کا مقدمہ زیرِ سماعت نہیں ہے نہ اس کی بیوی پر کوئی الزام عائد کیا گیا ہے۔"

کارور کنی جو اس وقت وکلا کے لیے مخصوص جگہ بیٹھا تھا۔ کھڑا ہوا۔ برجر کے پاس آیا اور اس سے سرگوشیوں میں کچھ کہنے لگا۔ برجر نے اس کی بات سنی۔ اثبات میں سرہلایا اور جج صاحب

سے مخاطب ہوا۔
"یور آنر' میں اس معاملے کو سلجھانے کی کوشش کر رہا ہوں" اس نے کہا "لیکن چونکہ اس گواہ کی گواہی لی جا رہی ہے اس لیے میں اس سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں" اور اتنا کہہ کر برجر نے نورما کی طرف دیکھا "تم نے اس نوٹ بک کا کیا کیا' جو تم نے ڈاکٹر بوب کے آفس سے اٹھائی تھی؟"
"میں اعتراض کرتا ہوں" میسن نے کہا "سوال غیر معقول' غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔ اب استغاثہ کے اپنے گواہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم جون کربی کسی بھی مجرمانہ فعل کا مرتکب نہیں ہوا سوائے ایک گواہ کو چھپانے کی کوشش کے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس کا ڈاکٹر بوب کے قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے' اس گواہ نے ڈاکٹر بوب کے آفس سے کوئی چیز اٹھائی یا نہیں اٹھائی اور اس چیز کا کیا کیا' موجودہ کیس اور موجودہ ملزم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"
"یور آنر' میں بھی اسی بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں" ہملٹن برجر بولا "یہاں ایک اہم شہادت کا سوال ہے۔ ایک اہم شہادت جو ڈاکٹر بوب کے قتل کا مقصد بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اہم شہادت ملزم کے وکیل کو یا اس کی سیکریٹری کو دی گئی تھی اور اسے دانستہ دبایا چھپایا گیا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ڈاکٹر بوب کے آفس سے چرائی گئی تھی تو اس کا مطلب ایک مسروقہ شے پر قبضہ کرنا اور اسے چھپانا ہوتا ہے جو کہ ایک سنگین جرم ہے۔"
"عدالت مسٹر میسن کو صفائی کا موقع دینا چاہے گی" جج صاحب نے کہا "ڈسٹرکٹ اٹارنی کا بیان مدلل ہے۔"
"فرض کریں وہ مسروقہ چیز ہے تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے" میسن نے جواب دیا "اگر ڈسٹرکٹ اٹارنی میرے خلاف کیس کرنا چاہیں تو وہ اس کیس میں ثبوت بن سکتی ہے لیکن اس وقت میرا کیس زیر سماعت نہیں ہے۔ وہ نوٹ بک میرے مؤکل کے خلاف یقیناً کچھ ثابت نہیں کرتی... بلکہ وہ تو مسز کربی کے خلاف بھی کوئی ثبوت نہیں بن سکتی۔ اس گواہ کے بیان کے مطابق مسز کربی پہلے ہی مکان سے نکل گئی تھی۔ اس کے جانے کے بعد گواہ نے ڈاکٹر کی میز کی دراز سے نوٹ بک نکالی۔ مسز کربی کسی ایسے اقدام کی ذمے دار نہیں کہی جا سکتی جو اس گواہ نے کیا اور وہ بھی مسز کربی کے جانے کے بعد اور مسٹر جون کربی کو تو کسی بھی صورت میں اس گواہ کے کسی فعل کا ذمے دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔"
"میں جون کربی پر کوئی الزام نہیں لگا رہا ہوں" برجر نے غصے سے کہا "میں یہ الزام تم پر عائد کر رہا ہوں کہ تم نے ایک مسروقہ چیز پر قبضہ کیا اور اسے چھپایا۔"
"تب ٹھیک ہے' مجھے گرفتار کر لو" میسن نے کہا۔
"خدا کی قسم میں ضرور گرفتار کروں گا" برجر چیخا "اب میرے پاس ثبوت موجود ہے۔ میں ذاتی طور پر تمہارے خلاف رپورٹ کروں گا کہ تم نے چوری کی چیز... یہ جانتے ہوئے کہ وہ چوری کی ہے' وصول کی۔"
"تو جاؤ ضرور رپورٹ کرو" میسن نے جواب دیا۔
"ایک منٹ!" جج کیمرون نے مداخلت کی "ہم اس معاملے کو ترتیب سے دیکھیں گے۔ پہلے تم بتاؤ مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی کہ ملزم جون کربی کے خلاف مقدمے کا کیا کر رہے ہو؟"
"میں اسے خارج کرنے کی درخواست کروں گا" برجر نے جلدی سے کہا مگر فوراً ہی سنبھل کر بولا "نہیں' ذرا ٹھہریں یور آنر۔ میں ایسا کرنے سے پہلے ایک معاملہ صاف کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس گواہ کو واپس بلالوں اور گواہ ہاروے نیلسن سے دوبارہ گواہی لوں جو اس سے قبل ڈاکٹر بوب کے مرتے وقت کے بیان کے بارے میں گواہی دے چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب میں جان چکا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ میں ان بدعنوانیوں کی وضاحت کرنے کے لیے بھی تیار ہوں جو وکالت کے پیشے میں کچھ مدت سے کی جا رہی ہیں۔ ہر وہ کیس جس میں مسٹر میسن پیش ہوتا ہے' ڈرامائی تبدیلیوں کے ساتھ اختتام کو پہنچتا ہے اور مسٹر میسن کے سر پر کامیابی کا ایک اور سہرا......"
"ذرا ٹھہرو" جج کیمرون نے ناگوار لہجے میں مداخلت کی۔ "عدالت ذاتی دشنام طرازیوں کی اجازت نہیں دے سکتی جو کچھ کہنا ہے عدالت کو مخاطب کر کے کہو اور اس طرح کے غیر معقول بیانات دینے سے گریز کرو۔"
"بہت بہتر' یور آنر" برجر نے غصہ ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "میں صرف اس کیس کی حد تک ہی بات کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے ابھی ایک بہت ہی چالاکی سے تیار کی ہوئی اسکیم کا..."
"عدالت ابھی تمہیں ایسے ریمارکس کے بارے میں ٹوک چکی ہے" جج کیمرون نے پھر دخل دیا "واضح طور پر بتاؤ تم عدالت سے کیا کہنا چاہتے ہو؟"
"میں گواہ ہاروے نیلسن کو دوبارہ بلانا چاہتا ہوں۔"
"چونکہ صفائی کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تو اپنے اس گواہ کو دوبارہ بلالو اور براہِ مہربانی غیر متعلق باتوں سے احتراز کرو۔ مسٹر برجر' میں تمہاری توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں گا کہ اگرچہ موجودہ کیس کے بعض پہلو ڈرامائی نوعیت کے ہیں لیکن اب تک جتنی بھی ڈراما بازی ہوئی ہے وہ تمہارے اپنے سوالات اور اپنے طرزِ عمل سے ہوئی ہے۔"
"یور آنر' بڑی چالاکی سے مجھے ایسی صورتِ حال کے مقابل کر دیا گیا جہاں یہ ملزم اور اس کا وکیل ایک عارضی فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو گئے" برجر نے کہا "مگر میں عدالت کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ صورتِ حال زیادہ دیر نہیں رہے گی۔"
"عدالت کو اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" جج کیمرون

نے کہا "عدالت صرف اس بات سے دلچسپی رکھتی ہے کہ انصاف کیا جائے اور ایک صاف ستھرے انداز میں کیا جائے۔ اس لیے ابھی جو کچھ تم نے کہا اُس کی مخاطب یہ عدالت تھی تو وہ قطعی غیر ضروری اور غیر متعلق تھا اور اگر اس کے مخاطب پریس رپورٹر تھے، تو وہ بلاجواز اور بلا ضرورت تھا۔ عدالت تمہیں تنبیہہ کرچکی ہے مسٹر وکیل استغاثہ! اور اپنی تنبیہہ دہرانا نہیں چاہتی۔ عدالت کا مشورہ ہے کہ اپنے آپ پر کنٹرول کرو اور یا تو اس کیس سے متعلق شہادتیں پیش کرو، یا اس کیس کو خارج کردو۔"

"ہاروے نیلسن کو بلایا جائے" برجر اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتا تھا۔

ہاروے نیلسن دوبارہ گواہوں کے کٹہرے میں آیا۔ وہ پہلے حلف لے چکا تھا اس لیے دوبارہ حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں تھی۔

"مسٹر نیلسن، تم نے ڈاکٹر بوب کے مرنے سے قبل کے بیان کے بارے میں گواہی دی تھی کہ تم نے کیا پوچھا اور ڈاکٹر نے اس کا کیا جواب دیا؟"

"درست ہے۔"

"موجودہ تبدیلیوں کے پیش نظر مجھے احساس ہوا کہ جون کربی کا نام جو آن کربی سے بڑی صوتی مماثلت رکھتا ہے جس سے تمہیں سمجھنے میں الجھن ہو سکتی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ڈاکٹر نے درحقیقت جون کربی کے بجائے جو آن کربی کہا ہو؟"

"ایک منٹ!" میسن نے جلدی سے کہا "میں اس سوال پر اس لیے اعتراض کرتا ہوں کہ یہ ایک خاص جواب کی طرف اشارہ اور رہنمائی کرتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ اپنے گواہ کو جبکہ وہ گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا ہے، سکھانے پڑھانے کے مترادف ہے۔ گواہ کے منہ میں مطلوبہ گواہی ٹھونسنے......"

"آگے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے" جج کیمرون نے مداخلت کی "اعتراض درست ہے۔"

"میں چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ بات عدالت کے سامنے آجائے.... تاکہ..." برجر نے کہنا شروع کیا تھا کہ جج صاحب نے ٹوک دیا۔

"اس عدالت کے سامنے نا؟" انہوں نے کہا۔

"جی ہاں مگر یہ بھی تو نامناسب نہیں ہوگا کہ پبلک بھی اس صورتِ حال کو سمجھے جو یہاں درپیش ہے؟" برجر نے کہا۔

"عدالت تمہیں پہلے بھی مشورہ دے چکی ہے مسٹر برجر کہ اپنا کیس مناسب انداز میں عدالت کے سامنے پیش کرو۔ پریس کے سامنے نہیں۔ اعتراض درست قرار دیا گیا ہے۔ اب عدالت کے سامنے کچھ نہیں ہے، تم کوئی دوسرا سوال کرنا چاہتے ہو یا اس گواہ کی گواہی ختم ہو گئی۔"

"مسٹر نیلسن!" برجر پھر گواہ سے مخاطب ہوا "تم نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر بوب نے مرنے سے قبل تم سے اپنے حملہ آور کی شناخت کے بارے میں کچھ کہا تھا۔"

"جی ہاں۔"

"کیا تمہاری اور اس کی گفتگو کسی انداز میں محفوظ کی گئی ہے؟"

"جی ہاں اسے ایک ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ کر لیا گیا تھا۔"

"کیا وہ ٹیپ تمہارے پاس ہے؟"

"جی ہاں مگر اس وقت میرے ساتھ نہیں ہے۔"

"اسے لا سکتے ہو؟" برجر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"اس صورت میں وہ ٹیپ بہترین شہادت ہے یور آنر" برجر نے جج سے کہا "اور میں حق رکھتا ہوں کہ اسے عدالت میں سناؤں۔"

"مجھے معلوم نہیں کہ وہ بہترین شہادت ہے یا نہیں" جج کیمرون نے جواب دیا "لیکن وکیلِ صفائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو..."

"میں گواہ سے جرح کے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں" میسن نے کہا۔

"ضرور کرو" جج صاحب نے کہا۔

"تم نے اس ٹیپ ریکارڈنگ کے بارے میں ہمیں پہلے نہیں بتایا؟" میسن نے کہا۔

"مجھ سے پوچھا نہیں گیا تھا۔"

"تم نے دانستہ اس ذکر سے گریز کیا؟"

"میرا ارادہ اس کے بارے میں اس وقت تک کچھ کہنے کا نہیں تھا جب تک مجھ سے پوچھا نہ جائے۔"

"کیا تمہیں کسی نے ہدایت کی تھی کہ جب تک پوچھا نہ جائے، اس کا ذکر مت کرنا؟"

"اوہ یور آنر، یہ اسی قسم کی جرح۔ اسی طرح کی شاطرانہ کوشش..." برجر کہنے لگا تھا کہ جج صاحب نے مداخلت کی۔

"ڈسٹرکٹ اٹارنی کو کوئی اعتراض ہے تو باقاعدہ اعتراض کریں" جج کیمرون نے ناگواری سے کہا "اور اپنے تبصرے کا مخاطب عدالت کو رکھیں۔ دوسری جانب کے وکیل پر تنقید کرنے سے باز رہیں۔ سوال یقیناً بہت مناسب ہے کیونکہ یہ اس گواہ کے رویے کے بارے میں ہے۔ اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔ گواہ جواب دے۔"

"کیا تمہیں کسی نے اس کی تاکید کی تھی؟" میسن نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"کس نے؟"

"مسٹر بیلفائن نے۔"

"اس نے تم سے کیا کہا تھا؟"

"اس نے کہا تھا کہ ٹیپ ریکارڈنگ کے بارے میں کچھ نہ کہوں جب تک مجھ سے اس کے متعلق سوال نہ کیا جائے۔"

"بہت خوب!" میسن نے مسکراتے ہوئے کہا "جاؤ' وہ ٹیپ ریکارڈر... لے کر آؤ' ہم اسے بڑی خوشی سے سنیں گے۔"

"اس میں کچھ وقت لگے گا یور آنر" برجر نے کہا "کیا عدالت کا اجلاس نصف گھنٹے کے لیے ملتوی کیا جا سکتا ہے؟"

"ٹھیک ہے۔ عدالت کا اجلاس نصف گھنٹے کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے" جج کیمرون نے فیصلہ دیا۔

جب جج صاحب چلے گئے تو جون کربی نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

"کیا تم ڈاکٹر بوب کے مکان میں گئی تھیں؟"

"ہاں" جو آن نے آہستہ سے جواب دیا۔

میسن نے انہیں مزید بات کرنے سے روک دیا کہ عدالت میں موجود لوگ ان کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہے ہیں۔

○☆○

عدالت کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا تو ماحول بڑا سنسنی خیز اور ڈرامائی تھا۔ ہاروے نیلسن نے ایک ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر بھی جوڑ دیا تھا تاکہ آواز پوری..... عدالت میں سنی جا سکے۔ پھر جج کیمرون کی اجازت سے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا گیا۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی جو آوازیں لاؤڈ اسپیکر سے بلند ہوئیں' وہ بہت واضح اور اتنی حقیقی معلوم ہو رہی تھیں کہ ہر دیکھنے سننے والا چونک سا گیا۔

"ڈاکٹر بوب کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ میری آواز سن رہے ہو ڈاکٹر!"

"ہاں۔"

"ڈاکٹر بوب کیا تم جانتے ہو تم پر کس نے حملہ کیا تھا؟"

"ڈاکٹر بوب کیا تم ہمیں بتا سکتے کہ تم پر کس نے حملہ کیا تھا؟"

یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا گیا تب جواب ملا۔

"ہاں۔"

"ہمیں اس کا نام بتاؤ ڈاکٹر۔ اس کا نام بتاؤ ڈاکٹر!" ایک مرتبہ پھر سوال کئی بار دہرایا گیا پھر قدرے بھرائی آواز میں ایک نام بتایا گیا۔

"بس ٹیپ ریکارڈر بند کر دو۔" برجر نے کہا اور فتح مندانہ انداز میں عدالت سے مخاطب ہوا "اب ہم نے سنا ہے تو بالکل صاف سمجھ میں آگیا۔" اس نے کہا "ڈاکٹر بوب نے جو آن کربی کا نام لیا ہے' جون کربی کا نہیں۔"

"ٹیپ ریکارڈر ایک بار پھر آن کرو۔" جج کیمرون نے کہا۔

نیلسن نے کارروائی دہرائی۔

"اس طرح کے معاملے میں آدمی کا تصور بھی کام کرتا ہے۔ عدالت نے کربی کا نام بالکل واضح طور پر سنا مگر سوال یہ ہے کہ نام کا پہلا جز کیا تھا جو آن یا جون۔ خود عدالت کا خیال ہے کہ وہ جون تھا' جون کربی!"

"یور آنر' اس حقیقت کی رعایت کرتے ہوئے کہ ڈاکٹر زخمی تھا' اس کی آواز قدرے بھرائی ہوئی تھی' میرا خیال ہے کہ وہ نام جو آن کربی تھا" برجر نے کہا۔

"بہرحال اب عدالت کے سامنے کیا چیز ہے؟" جج کیمرون نے پوچھا۔

"میں اس شہادت کو ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں" برجر نے جواب دیا۔

"ضرور چاہتے ہو گے" جج صاحب نے ناگواری سے کہا "لیکن جس کیس کی تم اس وقت پیروی کر رہے ہو وہ جون کربی کے خلاف ہے۔ اب تم یہ شہادت متعارف کرا رہے ہو جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ مرنے والے نے ملزم کی بیوی کا نام لیا تھا۔"

"میں نے ابھی یہ امکان رد نہیں کیا ہے کہ یہ ایک مشترکہ جرم بھی ہو سکتا ہے" برجر نے جواب دیا۔

"لیکن تمہارے پاس ایسی کوئی شہادت نہیں ہے جو یہ ظاہر کرتی ہو" جج کیمرون نے کہا "کیا تم اس گواہ سے کوئی اور سوال کرنا چاہتے ہو؟"

"جی نہیں۔"

"تم جرح کرنا چاہتے ہو؟" جج کیمرون نے میسن سے پوچھا۔

"نہیں یور آنر۔ میں فرض کر رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کی خواہش اس ٹیپ ریکارڈنگ کو ریکارڈ میں شامل کرنے کی ہے۔"

"ایک منٹ یور آنر!" برجر نے کہا "ہم نے عدالت کو یہ ٹیپ سنا دیا ہے۔ میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا کہ ٹیپ ریکارڈر کو ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔"

"لیکن اس شہادت کو ریکارڈ میں شامل کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے" میسن نے کہا "عدالت کا محرر ان آوازوں کو تحریر نہیں کر سکتا جو ٹیپ ریکارڈر سے نکلیں۔"

"وہ ضرور کر سکتا ہے" برجر نے جواب دیا "جو آن کربی کا نام بڑے واضح طور پر لیا گیا تھا۔"

"کچھ دیر پہلے تک تم دعویٰ کر رہے تھے کہ وہ نام جون کربی ہے" میسن نے کہا۔ برجر شرمندہ سا ہو گیا۔

"عدالت کا خیال ہے کہ ٹیپ ریکارڈر کو ریکارڈ میں شامل ہونا چاہیے" جج کیمرون نے فیصلہ دیا "اگر ضرورت ہو تو اسے بعد میں واپس لیا جا سکتا ہے۔"

"بہت اچھا یور آنر!" برجر نے کہا۔

"وکیلِ صفائی کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے اس لیے اپنا اگلا گواہ بلاؤ۔"

"یور آنر' میں نہیں جانتا کہ ہم جون کربی کے خلاف کیس واپس لیں گے یا نہیں" برجر نے کہا "مجھے اس پر غور کرنے کے لیے کچھ وقت چاہیے۔ کیا عدالت کا اجلاس دن کے دو بجے تک کے

لیے ملتوی کیا جا سکتا ہے؟"
"کیا وکیلِ صفائی کو کوئی اعتراض ہے؟" جج کیمرون نے پوچھا۔
"اگر اجلاس ملتوی کیا جا رہا ہے تو میں ایک گواہ کو مزید جرح کے لیے بلانا چاہتا ہوں" میسن نے کہا۔
"کون سا گواہ؟" جج صاحب نے پوچھا۔
"ڈاکٹر بوب کا ملازم جوان کے نائب کا کام بھی کرتا تھا۔"
"عدالت ابھی التوا کی درخواست پر کوئی فیصلہ نہیں دیتی" جج کیمرون نے کہا "مطلوبہ گواہ سامنے آئے۔"
ملازم گواہوں کے کٹہرے میں آیا اور بیٹھ گیا۔
"میں نورمالوگن کی گواہی کے پیشِ نظر کہ ایک عورت عقبی دروازے سے نکل کر بھاگی تھی، تم سے ایک دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ڈاکٹر بوب کے عقبی دروازے میں ایک خود کار قفل لگا ہے جو خود بخود بند ہو جاتا ہے۔"
"جی ہاں لگا ہے۔"
"اب تمہاری توجہ اس اپارٹمنٹ کی طرف منتقل کراتے ہوئے میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس کے دروازے پر بھی خود کار قفل لگا ہوا ہے؟" میسن نے سوال کیا۔
"جی ہاں۔"
"تم نے اس وقت صرف ایک تولیا لپیٹا ہوا تھا۔"
"جی ہاں۔"
"اور تم نے بیان دیا ہے کہ پولیس آفیسر نے تمہیں ہدایت کی کہ اپنے اپارٹمنٹ واپس جا کر انتظار کرو۔"
"جی ہاں۔"
"اور تم نے اس پر عمل کیا؟"
"جی ہاں" گواہ نے جواب دیا۔ میسن مسکرایا۔
"براہِ مہربانی اب عدالت کو یہ بتاؤ کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ اگر تم صرف ایک تولیا لپیٹ کر وہاں گئے تھے اور تمہارے دروازے پر خود کار قفل لگا ہے جو خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ تم دوبارہ اپنے اپارٹمنٹ میں چلے گئے۔ تمہارے لیے دروازہ کس نے کھولا۔ یا تم نے چابی کہاں رکھی تھی جس سے دروازہ کھول کر اندر جا سکو اور مزید یہ مسٹر ڈربی، میں تم سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ٹیپ ریکارڈر بجایا جا رہا تھا اور جب تم نے ڈاکٹر بوب کی زبان سے یہ سنا کہ ان پر کسی نے حملہ کیا تھا تو کیا تم اس ارادے سے اپنی کرسی سے نہیں اٹھے تھے کہ عدالت کے کمرے سے بھاگ جاؤ کیونکہ ڈاکٹر بوب کی آواز اور لب و لہجے سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر واقف ہونے کی وجہ سے تم نے بڑے واضح طور پر ڈاکٹر کی زبان سے حملہ آور کا نام سنا جو کہ نہ جون کربی تھا نہ جو آن کربی بلکہ ڈون ڈربی تھا۔"
اتنا کہہ کر میسن بیٹھ گیا۔ ڈون ڈربی نے کچھ کہنا چاہا مگر محسوس کیا کہ اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس کا چہرہ گہری سوچ کا تاثر دے رہا تھا۔
"اور اب" میسن نے دوبارہ اٹھ کر عدالت کے سامنے قدرے جھکتے ہوئے کہا "مجھے عدالت کا اجلاس دن کے دو بجے تک ملتوی کیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس دوران میں، میں تجویز کرتا ہوں کہ ڈاکٹر بوب کے مکان میں ان کی الماری کی تلاشی لی جائے تو وہاں کپڑوں کا ایک جوڑا ایسا ملے گا جو ڈاکٹر بوب کا نہیں اس گواہ کا ہے۔ وہاں جوتے بھی ملیں گے جو ڈاکٹر بوب کے نہیں اس گواہ کے ہیں اور میرا خیال ہے کہ موزے، انڈرویئر اور ایک قمیص بھی کسی دراز میں چھپی ملے گی اور جب تم یہ تحقیقات مکمل کر لو گے تو تمہیں مسٹر جون کربی کے خلاف مقدمہ جاری رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور نہ ہی مسز جو آن کربی کو ملزمہ بنانے کی لیکن میرے خلاف اگر اب بھی مسروقہ چیز وصول کرنے کا کیس چلانے کا شوق ہو تو مقدمہ قائم کرنے سے پہلے پبلک ایڈمنسٹریٹر سے ملاقات کر لینا، وہ تمہیں بتائے گا کہ میں نے اسے اطلاع دے دی تھی کہ میں ایک نوٹ بک اس کی جانب سے ضروری حکم جاری ہونے تک محفوظ رکھے ہوئے ہوں اور یہ نوٹ بک میری معلومات کے مطابق ڈاکٹر بوب کے گھر سے حاصل کی گئی تھی۔"
"تم نے وہ نوٹ بک پبلک ایڈمنسٹریٹر کو دے دی تھی؟" برجر نے یقین نہ کرنے کے انداز میں پوچھا۔
"میں اس کے کسی متعلقہ حکم کے جاری ہونے تک نوٹ بک اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہوں۔" میسن نے جواب دیا "اور چونکہ ڈاکٹر بوب نے کوئی وارث نہیں چھوڑا اس لیے سرپرست پبلک ایڈمنسٹریٹر ہی اس کی تمام چھوڑی ہوئی چیزوں کا کسٹوڈین ہے۔ اس لیے میں نے کوئی مسروقہ چیز وصول نہیں کی بلکہ مسروقہ چیز بازیاب کرائی ہے اور اس کے جائز حقدار کو دینے کے لیے اپنے پاس حفاظت سے رکھ لی ہے اور چونکہ تم نے مسٹر کارور کِنسی کے خیالات سے اپنے اختیارات کا اشتراک مناسب سمجھا ہے اس لیے میرے خیال سے تم دونوں کو یہ بات جاننے سے دلچسپی ہوگی کہ پبلک ایڈمنسٹریٹر نے مجھ سے اس معاملے میں بھرپور تعاون کا اشارہ دیا ہے۔"
"اگر تم پر اور تمہاری سیکریٹری پر سمن تعمیل نہ کرایا جاتا تو تم پبلک ایڈمنسٹریٹر کے پاس جانے کی زحمت نہ کرتے" برجر نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اگر تم مجھے پھانسنے کے لیے اتنے بے چین نہ ہو رہے ہوتے تو سمن جاری کرانے سے باز رہتے مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی" میسن نے جواب دیا۔
جج کیمرون نے پیری میسن اور ہملٹن برجر کی طرف دیکھا اور پھر ڈون ڈربی پر نظر ڈالی۔
"مسٹر ڈربی!" جج صاحب نے کہا "کیا تم وکیلِ صفائی کے اس سوال کا جواب دو گے کہ ریکارڈنگ سن کر.... اور ڈاکٹر بوب کے

لب ولہجے سے بہتر واقف ہونے کی وجہ سے تم جان گئے تھے کہ ڈاکٹر نے تمہارا نام لیا تھا۔"

"مجھے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے" ڈون ڈربی نے کہا "اگر ڈسٹرکٹ اٹارنی میرے خلاف کیس کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کوشش کرنے دیں کہ وہ اپنا الزام ثابت کرکے دکھائیں۔"

"ان حالات میں" جج کیمرون نے برجر کی طرف دیکھا "عدالت اپنا اجلاس دن کے دو بجے تک کے لیے ملتوی کرتی ہے اور تجویز کرتی ہے کہ اس معاملے کی فوری تحقیقات کے لیے مناسب اقدامات کئے جائیں اور عدالت کو توقع ہے کہ اس مرتبہ تحقیقات میں کچھ زیادہ سمجھ داری کا مظاہرہ کیا جائے گا۔"

○☆○

پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ نے اس چھ سالہ گھنگھریالے بالوں والے معصوم صورت خوب صورت لڑکے کو غور سے دیکھا جو اپنی ماں مسز جو آن کربی کی کرسی کے پاس خاموشی سے کھڑا تھا۔

"میرا خیال تھا" جو آن نے کہا "کہ تم اس بچے کو ضرور دیکھنا چاہو گے جس کے لیے تم نے اتنا کچھ کیا ہے۔"

"ہیلو رونی!" میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رونی مسٹر میسن سے ہاتھ ملاؤ" جو آن بولی۔

رونی آگے بڑھا' بڑی متانت سے میسن سے ہاتھ ملایا اور احتراماً ڈیلا اسٹریٹ کے سامنے جھکا۔

"اوہ ڈارلنگ!" ڈیلا نے رونی کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔ پھر اسے پیار کرکے چھوڑا تو رونی اس گرم جوش استقبال سے شرمایا ہوا سا پیچھے ہٹا اور باوقار انداز میں جو آن کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"اچانک دروازہ کھلا اور جون کربی اندر داخل ہوا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ تم آفس میں ہو اور میں اندر جا سکتا ہوں" اس نے کہا "تو میں آگیا۔ ہاتھ میں چیک بک لیے ہوئے۔ مسٹر میسن' کیا تم ہمیں معاف کرسکو گے کہ ہم نے تمہیں مکمل تاریکی میں رکھا۔ ہمیں تم پر اعتماد کرنا چاہیے تھا۔"

"اپنے وکیل پر اعتماد کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے" میسن نے جواب دیا۔

"بہرحال مسٹر میسن' اس تاریکی میں اپنا راستہ تلاش کرکے باہر نکل آئے" جو آن نے کہا "لیکن مجھے اب بھی حیرت ہے کہ پولیس نے ڈاکٹر بوب کی زبان سے اپنے حملہ آور کا نام سنا تھا پھر بھی وہ نہیں سمجھ سکی کہ ڈاکٹر نے جون کربی نہیں ڈون ڈربی کہا تھا۔"

"وہ کئی امکانات پر غور کررہی تھی" میسن نے کہا "موٹلے ڈنکرک انہیں بنیادی سراغ فراہم کرسکتا تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ڈاکٹر بوب کے آفس میں موجود آدمی' تمہارے چیختے ہی..... عقبی دروازے کی طرف بھاگا اور وہ جو کوئی بھی تھا' اسے عقبی دروازے سے نکلتے نظر آنا چاہیے تھا۔ مسز ڈنکرک چیخ کے بعد چند لمحوں تک عقبی دروازہ دیکھتی رہی تھی مگر اس نے کسی کو جاتے نہیں دیکھا پھر وہ پولیس کو فون کرنے چلی گئی۔ اسی دوران میں اس کے شوہر موٹلے نے تمہیں عقبی دروازے سے نکل کر جاتے دیکھا۔ اب اگر وہ آدمی تم سے پہلے دروازے کی طرف گیا تھا تو اسے اس وقت باہر نکلنا چاہیے تھا جب مسز ڈنکرک موجود تھی۔ اس سے ایک دلچسپ امکان پیدا ہوا کہ وہ آدمی گھر سے باہر گیا ہی نہیں تھا۔ وہ بڑی ہوشیاری سے کہیں چھپ گیا' اس انتظار میں کہ تم عقبی دروازے سے نکل کر بھاگ جاؤ۔ جیسا کہ تم نے کیا بھی..... تاکہ وہ دوبارہ سیف کے پاس واپس آکر اپنی نامکمل تلاشی پوری کرسکے اور پولیس کے آنے سے پہلے نوٹ بک پر قبضہ کرلے۔ ڈربی نے فطری طور پر یہی سوچا کہ تم پولیس کو فون کردوگی۔ وہ جانتا تھا کہ ایک دو منٹ میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ چنانچہ مکان سے بھاگنے کے بجائے وہ ڈاکٹر بوب کے بیڈ روم میں چھپ گیا۔ دروازہ بند کیا اور جلدی جلدی اپنے کپڑے اتارے۔ مگر اتنی ہوشیاری کی کہ اپنے اپارٹمنٹ کی چابی بھی نکال لی اور پھر اپنا سوٹ ڈاکٹر بوب کی الماری میں لٹکا دیا۔ جوتے موزے' انڈرویئر اتار کر ایک دراز میں رکھ دیے اور پھر بھاگ کر سیف کی تلاشی لینے لگا۔ اسے اس نوٹ بک کی ضرورت تھی جس کے قبضے میں آنے کے بعد وہ نہ جانے کتنے دولت مندوں کو بلیک میل کرسکتا تھا۔"

ڈیلا اسٹریٹ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر رونی کا ہاتھ تھام لیا۔

"آؤ' میں تمہیں آفس کی سیر کرا لاؤں" اس نے مسکراتے


حادثه

حادثہ

اثر نعمانی

خطاب یافتہ ارل اسٹینلے گارڈنر کا شمار صفِ اول کے ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ اسرار و رموز میں الجھی ہوئی گتھیوں اور کرداروں سے خوب صورت انداز میں کھیلنا ان کا فن ہے، منظرنگاری ایسی کہ قاری خود کو اسی ماحول میں کرداروں کے ساتھ چلتا پھرتا محسوس کرتا ہے۔ اس پر مستزاد اثر نعمانی (مرحوم) کی خوب صورت نثرنگاری! وہ بین السطور مفہوم اور جذبوں کو بھی کامیابی کے ساتھ قارئین کے دل و دماغ تک پہنچا دیتے ہیں۔ سطر سطر تحیر اور تجسس میں ڈوبی، جرم و سزا کی کہانی۔

قارئین کے لیے اس ماہ کا تحفۂ خاص

اس سہ پہر دو بج کر پندرہ منٹ پر ملڈرڈ کریسٹ کی دنیا اس کی نگاہوں میں تاریک ہوگئی۔ برباد ہوگئی اور وہ اس اچانک حادثے پر اپنے حواس باختہ ہوئی کہ اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جاتی رہی۔ دو بجے تک ملڈرڈ... کیلیفورنیا کے شہر اوشن سائڈ میں خود کو دنیا کی سب سے زیادہ خوش قسمت لڑکی خیال کرتی تھی۔ اس کی انگلی میں پڑی ہوئی ہیرے کی انگوٹھی رابرٹ جونیئر سے اس کی منگنی کا ثبوت تھی۔ رابرٹ پلسبری نامی ایک کمپنی میں ہیڈ اکاؤنٹنٹ تھا۔ وہ تقریباً دو سال قبل اوشن سائڈ میں آیا تھا۔ بہت ذہین، ہوشیار اور محنتی تھا۔ اس نے بہت تیزی سے ترقی کی۔ بہت خوش اخلاق اور ملنسار بھی تھا۔ معاشرتی حلقوں میں جلد ہی گھل مل گیا۔ کنوارا تھا اس لیے بہت سی لڑکیاں اس سے شادی کی آرزومند رہنے لگیں۔ چنانچہ ملڈرڈ سے اس کی منگنی کا اعلان سوشل حلقوں میں بڑا دھماکا ثابت ہوا۔ مگر پھر سوا دو بجے ملڈرڈ کو بتایا گیا کہ اس کی ایک کال ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ کال رابرٹ کی ہوگی۔ کچھ برا بھی لگا کیونکہ انتظامیہ دفتر کے اوقات کار میں ذاتی فون کالیں کرنا یا سننا پسند نہیں کرتی تھی۔ لیکن یہ بھی رابرٹ کی ایک خصوصیت تھی کہ وہ نظم وضبط کی زیادہ پروا نہیں کرتا تھا۔ فون بلاشبہ اسی کا تھا۔

"ہیلو بے بی! کیا حال چال ہیں؟"

"ٹھیک ہوں... مگر تمہیں یہاں فون نہیں کرنا چاہیے تھا... جانتے ہو کہ انتظامیہ..."

"اس کی پروا مت کرو۔ وہ لوگ صرف اپنی اہمیت جتانے کے لیے الٹی سیدھی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے ایک بہت ضروری بات کہنا تھی۔"

"کیسی بات؟"

"اس لمحے سے ہماری منگنی ٹوٹتی ہے، ختم ہوتی ہے۔ وہ ہیرے کی انگوٹھی اور دوسرے تحائف جو میں نے تمہیں دیے ہیں، تم اپنے پاس رکھ سکتی ہو۔ مجھے امید ہے کہ جو گزشتہ تین ماہ ہم نے ساتھ گزارے اس کی خوش گوار یادیں بھی تمہارے ذہن میں محفوظ رہیں گی۔"

"رابرٹ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو... آخر بات کیا ہے؟"

"قمار بازی اور چین کورس بے بی..." رابرٹ نے جواب دیا۔ "تمہیں تو شاید شبہ بھی نہ ہوا ہو مگر میں ایک قمار باز ہوں۔ یہاں بھی میں نے ایک جوا کھیلا تھا جو کامیاب نہیں ہوا۔"

"مگر تمہارا خاندان..."

"ایک دولت مند خاندان کا پس منظر میں نے صرف اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے بیان کیا تھا۔" رابرٹ نے بتایا۔ "میں نے گھوڑوں پر شرطیں لگانے کا ایک اپنا سسٹم ایجاد کیا تھا مگر بدقسمتی سے میرا سسٹم فیل ہوگیا۔ میں کمپنی کے فنڈز سے اتنی رقم غبن کر چکا ہوں کہ اسے واپس کرنا میرے بس میں نہیں۔ مزید یہ کہ عنقریب کمپنی کے حسابات کا آڈٹ ہونے والا ہے جس میں غبن کا حال لازمی کھل جائے گا۔ میں نے ایک آخری کوشش کے لیے جہاں سے جتنی بھی رقم مل سکی، ایک گھوڑے پر لگادی۔ وہ جیت جاتا تو میں بھی بچ سکتا تھا مگر



وہ کم بخت چوتھے نمبر پر آیا۔“

”کیا یہ کسی طرح کا کوئی مذاق ہے؟“ ملڈرڈ نے پوچھا۔ ”اگر ہاں تو پھر تم نے آج میری سہ پہر اور شام برباد کردی۔“

”امید کرنا چاہیے کہ بربادی کا دائرہ اس سے آگے نہیں جائے گا۔ مجھے اعتراف ہے، میں خود کو تمہارا مجرم سمجھتا ہوں۔ تم بہت اچھی اور مخلص لڑکی ہو۔ مگر حقائق پھر حقائق ہیں۔ ہمیں ان کا سامنا کرنا چاہیے۔ میں نے غبن کیا ہے۔ مگر میں بہانے بنا کر رو دھو کر اپنی غلطی کا جواز پیش کرنے کی کوشش نہیں کروں گا اور نہ ہی میں خود کو قانون اور عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑوں گا۔ چنانچہ جو کچھ مزید میرے ہاتھ لگا، میں اسے لے کر جا رہا ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ پولیس بھی مجھے تلاش نہیں کر سکے گی۔ آفس میں میری واپسی تین بجے تک متوقع ہے اس کے بعد وہ میری تلاش شروع کریں گے۔ اگر کوئی تم سے پوچھے تو تم کہہ دینا کہ ہماری منگنی ٹوٹ چکی ہے۔ تمہیں اب مجھ سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی تم یہ جانتی ہو کہ اب میں کہاں ہوں۔ اس طرح کی کوئی بات جلد یا بہ دیر پیش آنا ہی تھی۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو شادی کر کے زندگی بھر اپنی بیوی بچوں کے لیے قربانیاں دیتے رہتے ہیں۔ میں ایک آوارہ گرد ہوں۔ آج یہاں کل کہیں اور... میں کسی کے ساتھ بھی مستقل طور پر بندھ جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور اب اس سے پہلے کہ پولیس کے کتے میری بو سونگھنا شروع کردیں، میں تم سے رخصت ہوتا ہوں... گڈ بائی!“

اس کے بعد لائن خاموش ہوگئی۔ ملڈرڈ کسی نہ کسی طرح اپنی میز پر واپس آئی۔ کمپنی سے وفاداری کے احساس نے اسے کام میں لگائے رکھا۔ یہاں تک کہ اس نے دو اہم خطوط ٹائپ کرلیے جو اس کے سپرد کیے گئے تھے۔ جب وہ یہ خطوط دستخطوں کے لیے لے کر گئی تو اس کا سفید چہرہ اور کانپتے ہاتھ نظروں میں آئے بغیر نہ رہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کی طبیعت خراب ہے۔ اس پر اسے باقی دن کی چھٹی کر کے گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اس کے ذہن میں صرف ایک خیال تھا کہ وہ کہیں چلی جائے... اتنی دور جہاں اسے لوگوں کی سوالیہ نظروں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ خاص طور پر ان نظروں کا جو اس کی اور رابرٹ کی منگنی کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ وہ اسے اس کیفیت میں دیکھ کر کتنی خوش ہوں گی۔

ملڈرڈ سیدھی اپنے بینک گئی۔ گزشتہ دن اسے جو تنخواہ کا چیک ملا تھا، کیش کرایا۔ سیونگ اکاؤنٹ میں جتنی بھی رقم جمع تھی، سب نکال لی۔ اپنے اپارٹمنٹ واپس آئی۔ غسل کیا۔ اپنا نیا سفری لباس پہنا۔ چار چالیس پر فون کی گھنٹی بجی۔ یہ پلسبری کمپنی کا جنرل منیجر تھا اور رابرٹ کے سلسلے میں فکر مند تھا۔ ملڈرڈ نے سرد لہجے میں بتایا کہ اسے رابرٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ رابرٹ سے اس کی منگنی ٹوٹ چکی ہے اور اب اسے رابرٹ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ کہتے کہتے جب اس کی آواز بھرا گئی اور آنسو بہنے لگے تو اس نے ریسیور رکھ دیا۔ غنیمت تھا کہ منیجر نے اتنی سمجھ داری سے کام لیا کہ دوبارہ فون نہیں کیا۔ اب جبکہ یہ دھماکا ہو ہی چکا تھا تو ملڈرڈ کو یاد آ رہا تھا کہ گزشتہ ہفتوں میں کئی باتیں ایسی ہوئی تھیں جو اسے خبردار کرسکتی تھیں بشرطیکہ وہ ان پر غور کرتی لیکن وہ اس قدر خوش تھی کہ رابرٹ کی بہانہ سازیاں سن کر مطمئن ہو جاتی تھی۔

رابرٹ کبھی اپنے بارے میں گفتگو نہیں کرتا تھا۔ اپنی ذات سے متعلق سوالات کو بڑی چالاکی سے ٹال جاتا تھا اور ملڈرڈ اس کی شخصیت کے سحر میں اس بری طرح گرفتار تھی کہ وہ جو کہہ دیتا تھا، یقین کرلیتی تھی۔ بعد میں ملڈرڈ کو خیال آیا کہ کاش وہ اس سہ پہر سیدھی اپنے باس کے پاس جا کر سب کچھ اسے بتا دیتی یا پلسبری کمپنی کو فون کر کے رابرٹ کے غبن کرنے کے راز کو فاش کردیتی۔ لیکن چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا، اس لیے اب وہ خود کو ایک مشکل صورتِ حال سے دوچار محسوس کر رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ اس کیفیت میں اسے یقین نہیں تھا کہ وہ کوئی درست فیصلہ کرنے کی اہل ہے۔ اس نے اپنی جیکٹ پہنی۔ ہینڈ بیگ اٹھایا۔ پارکنگ پلاٹ میں اس کی کار کھڑی تھی۔ وہ کار میں بیٹھی۔ اسے اسٹارٹ کیا اور یونہی بغیر کچھ سوچے سمجھے کار چلانے لگی۔ اسے کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے یا یہ کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس کی پہلی خواہش یہ تھی کہ وہ ماضی سے تمام رشتے منقطع کرلے۔ اس طرح غائب ہو جائے کہ کوئی اس کا نام و نشان بھی نہ پا سکے۔ لیکن اس زمانے میں جبکہ زندہ رہنے کے لیے کام کرنا لازمی تھا۔ سوشل سیکیورٹی نمبر، ڈرائیونگ لائسنس، انکم ٹیکس ریٹرن کے بغیر چارہ نہ تھا۔ کوئی مکمل طور پر کس طرح غائب ہو سکتا تھا۔

رفتہ رفتہ اسے احساس ہوا کہ وہ اپنی گزشتہ زندگی سے مکمل طور پر غائب بھی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت اس کے غائب ہونے پر لوگ بلا تامل یہی سوچیں گے کہ وہ فرم کی رقم غبن کرنے میں رابرٹ کی مددگار یا آلۂ کار تھی۔ اور اسے ہر قیمت پر اپنی عزت، نیک نامی اور ایمان داری کو بچانا ہے۔ بے

شک وہ سر دست واپس نہیں جا سکتی۔ اسے ان معاملات سے نمٹنے کے لیے .... وقت کی ضرورت تھی۔

چند میل چلنے کے بعد اس نے کار کی ٹنکی میں پیٹرول کی موجودگی کے نشان پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ اسے مزید پیٹرول کی ضرورت ہے۔ وہ وسٹا کے مقام پر ایک سروس اسٹیشن دیکھ کر رک گئی اور اس وقت جبکہ کار میں پیٹرول ڈالا جا رہا تھا، اس نے پیٹرول پمپ کے پاس ایک نوجوان عورت کو چپ چاپ کھڑے دیکھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ پیٹرول پمپ والے کی بیوی ہے مگر پھر اس نے محسوس کیا کہ کوئی نہ کوئی بات غلط ضرور ہے۔ وہ عورت گھورتی ہوئی نظروں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔ تب اچانک وہ اس کی طرف بڑھی۔

''کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ تم کہاں جا رہی ہو؟'' وہ بولی۔

''پتا نہیں۔'' ملڈرڈ نے جواب دیا۔ ''بس جا رہی ہوں۔''

''کیا تم مجھے لفٹ دے سکتی ہو؟''

''مجھے افسوس ہے۔ لیکن میں خاص طور پر کہیں نہیں جا رہی ہوں۔''

''میری اپنی کیفیت بھی یہی ہے۔'' عورت نے کہا۔

ملڈرڈ نے دیکھا کہ اس کی عمر تیس چوبیس سال ہوگی۔ بھوری آنکھیں، قد و قامت تقریباً اسی جیسا۔ وہ بہت مایوس اور دل گرفتہ نظر آ رہی تھی۔ ملڈرڈ نے اپنے دل میں اس کے لیے ہمدردی اور افسوس کے جذبات محسوس کیے۔

''آؤ، بیٹھ جاؤ۔'' وہ بولی۔

''میرے پاس ایک سوٹ کیس بھی ہے۔''

''اسے بھی لے آؤ۔''

پیٹرول بھرا جا چکا تھا۔ پیٹرول پمپ سروس مین نے صفائی بھی کر دی تھی۔ ملڈرڈ نے اسے اپنا پیٹرول کریڈٹ کارڈ دیا۔ سلپ پر دستخط کیے اور کار میں بیٹھی۔ اس نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے لڑکی سے کہا۔

''میرا نام ملڈرڈ کریسٹ ہے۔''

''میں فیرن ڈرسکل ہوں۔'' لڑکی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

اچانک ملڈرڈ کو خیال آیا کہ اگر وہ اوشن سائڈ واپس نہ گئی تو پیٹرول کی قیمت بھی کبھی ادا نہیں کر سکے گی۔ اس نے کار روکی۔ واپس لوٹی۔ اس نے پیٹرول مین سے کہا۔

''میرا نام ملڈرڈ کریسٹ ہے۔ میں نے ابھی پیٹرول کے لیے ایک چارج سلپ پر دستخط کیے ہیں جس کی رقم تین ڈالر چالیس سینٹ ہے۔ مگر اب میں نقد ادائیگی کرنا چاہتی ہوں۔ مہربانی کر کے وہ چارج سلپ پھاڑ دو۔''

اس نے حیران پیٹرول مین کو تین ڈالر چالیس سینٹ ادا کیے اور پھر آگے بڑھ گئی۔ مگر اس کی اس حرکت سے پیٹرول مین کے ذہن نے یہ بات محفوظ کر لی۔ کچھ دور آگے جا کر اس نے اپنے قریب بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا۔

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ میں کہاں جا رہی ہوں... یا کیا کرنا چاہتی ہوں۔'' وہ بولی۔ ''ممکن ہے میں کچھ دیر اِدھر اُدھر گھوموں اور پھر واپس لوٹ جاؤں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میں کبھی واپس ہی نہ جاؤں۔ بہتر ہوگا کہ تم اتر جاؤ اور کسی اور سے لفٹ لے لو۔''

فیرن ڈرسکل نے نفی میں سر ہلایا۔ چند میل تک وہ دونوں خاموش رہیں۔ یہاں تک کہ ملڈرڈ ہائی وے 395 کے دوراہے پر آ کر پالا جانے والی سڑک پر گھوم گئی۔ کچھ دور جا کر ملڈرڈ پھر بولی۔

''یہ مین روڈ سان ڈیگو سے سان برنارڈینو تک اور پھر وہاں سے بشپ اور رینو تک جاتی ہے۔ کیا یہاں اترنا چاہتی ہو؟''

''نہیں، رات کا وقت ہے۔'' فیرن نے کہا۔ ''تم جہاں بھی جا رہی ہو میں تمہارے ساتھ جانے کو ترجیح دوں گی۔ اگر مجھے اترنا ہی پڑا تو کسی پیٹرول پمپ پر اتروں گی۔''

''میں نے کہا نا کہ میں کہیں نہیں جا رہی ہوں۔''

''مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

"میں اوشن سائڈ میں رہتی ہوں اور ہوسکتا ہے کہ میں وہیں لوٹ جاؤں۔"

"اوشن سائڈ... یہ کہاں ہے؟"

"ساحلی روڈ پر واقع ہے۔"

"میں اس علاقے میں اجنبی ہوں۔" فیرن نے کہا۔ "آج سہ پہر سان ڈیگو پہنچی تھی۔ پھر ایک گھنٹے کے بعد وہاں سے چل دی۔ ایک شریف صورت نوجوان سے لفٹ لی تھی مگر وہ بدمعاش نکلا۔ بڑی مشکل سے اس سے چھٹکارا حاصل کیا۔ پھر ایک میل پیدل چل کر اس پٹرول پمپ تک آئی جہاں تم سے ملاقات ہوئی۔"

"تم کیلیفورنیا میں رہتی ہو؟" ملڈرڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"مغربی علاقے میں کہیں رہتی ہو؟"

"نہیں۔ میں بس ایک آوارہ گرد لڑکی ہوں۔"

دونوں پھر خاموش ہوگئیں۔ مگر اس خاموشی میں ایک اضطراب تھا۔ اچانک فیرن بول اٹھی۔

"میں نے اپنی زندگی کو الجھن بنالیا ہے۔"

"یہ غلطی ہم سب سے ہوجاتی ہے۔"

"نہیں، تم عارضی طور پر کسی مشکل سے دوچار ہوگئی ہو۔ کوئی اچانک پریشانی پیش آگئی ہے۔ تم نے اپنی واپسی کے راستے بند نہیں کیے جبکہ میں واپسی کے تمام راستے مسدود کر چکی ہوں۔"

"میں بڑے شوق سے اپنی جگہ سے تمہاری جگہ بدلنے کو تیار ہوں۔" ملڈرڈ نے کہا۔

"بغیر پورے حالات جانے؟" فیرن نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"مجھے لالچ مت دو۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر بھی یہ اچھا آئیڈیا ہے۔"

وہ پالا پہنچ گئیں۔

"یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟" فیرن نے پوچھا۔

"پالومار... پہاڑی تک۔" ملڈرڈ نے جواب دیا۔ "یہ وہی پہاڑی ہے جہاں دوسوانچ محدب شیشے کی دوربین نصب ہے۔" ملڈرڈ نے کار بائیں جانب موڑ لی۔

"اور یہ سڑک؟" فیرن نے پوچھا۔

"مجھے ٹھیک سے معلوم نہیں مگر خیال ہے کہ یہ سڑک گھوم کر واپس ہائی وے 395 سے آملتی ہے۔"

سڑک کچھ دور تک سیدھی چلتی رہی پھر پہاڑی کے گرد گھومنے لگی۔ ایک موڑ پر بہت گہری کھائی نظر آئی۔ "کتنی اچھی بات ہوگی۔" ملڈرڈ نے فیرن کو کہتے سنا۔ "اگر ہماری کار اس کھائی میں گر جائے۔ ہمارا ماضی اور ہمارا سب کچھ پیچھے رہ جائے۔ کیا تم ایسا نہیں کرسکتیں؟"

"کیسا نہیں کرسکتیں؟"

"کار کو اس کھائی میں گرادو۔"

"اوہ خدا! ہرگز نہیں۔ ممکن ہے ہم مرجائیں یا زندگی بھر کے لیے اپاہج ہوجائیں۔ اس سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔"

اچانک فیرن نے اسٹیئرنگ وہیل پکڑ کر کھائی کی طرف موڑ دیا۔ ملڈرڈ اس کی اس اچانک حرکت سے حیران رہ گئی اور پوری طاقت سے کار کو سڑک پر رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

فیرن نے ایک چیخ ماری اور دیوانوں جیسی طاقت سے اسٹیئرنگ وہیل پر زور آزمائی کرنے لگی۔ کار تیزی سے نیچے جانے لگی۔ ملڈرڈ نے کار کا اگلا حصہ پہاڑی چٹانوں سے ٹکراتے محسوس کیا۔ پھر اسے ایسا لگا جیسے کسی نادیدہ قوت نے اسے ہوا میں اچھال دیا ہو۔ کار تیزی سے گرتی جارہی تھی۔ وہ قلابازیاں کھارہی تھی۔ پھر وہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر رک گئی۔ ملڈرڈ نے غیر شعوری طور پر اگنیشن میں لگی چابی گھما کر کار کا انجن بند کردیا۔ ساتھ ہی کار کی تمام لائٹس بھی بجھ گئیں۔ اندھیرا چھا گیا۔ ریڈی ایٹر سے پانی اور ٹنکی سے پٹرول بہنے لگا۔ ملڈرڈ نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ جام تھا۔ کار بالکل الٹی ہوئی تھی۔ مگر اس کی جانب کی کھڑکی کھلی تھی۔ وہ کوشش کرکے کھڑکی سے باہر نکلی۔

"فیرن!" اس نے آواز دی... مگر کوئی جواب نہیں ملا۔

ملڈرڈ نے کار میں جھانکا مگر تاریکی میں کچھ نظر نہیں آیا۔ اس نے ٹٹول کر اپنا بیگ تلاش کرلیا۔ بیگ میں ماچس تھی۔ اس نے ایک تیلی جلائی اور خوف سے اس کی بری حالت ہوگئی۔ فیرن نے کار کا دروازہ تھوڑا سا کھول کر باہر نکلنے کی کوشش کی تھی مگر کار اسی وقت ایک چٹان سے ٹکرائی۔ فیرن کا باہر نکلا ہوا سر اور جسم کا کچھ حصہ کار تلے آیا اور اسے بری طرح کچل دیا۔ ملڈرڈ نے جلدی سے تیلی بجھا کر ایک طرف پھینک دی۔ اسی وقت ایک کار اوپر سڑک سے گزری۔ ملڈرڈ مدد کے لیے چیخی مگر کار گزرتی چلی گئی۔ ملڈرڈ نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔ حالات کا جائزہ لیا۔ اچانک ہونے والے واقعے نے اسے دہلا کر رکھ دیا تھا۔ دو تین جگہ چوٹیں بھی آئی تھیں مگر کوئی ہڈی وغیرہ نہیں ٹوٹی تھی۔ رفتہ رفتہ اس کا ذہن کام کرنے لگا۔

اسے سڑک پر جاکر کسی کار والے کو مدد کے لیے بلانا چاہیے اور پولیس کو رپورٹ کرنا چاہیے۔ اس نے فیرن کے

مردہ جسم کو دیکھا اور ایک لمحے کے لیے سوچا کہ کاش اس کی جگہ وہ مرگئی ہوتی... اور تب ایک خیال دھماکے کی طرح ذہن میں آیا۔ آخر ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ ملڈرڈ، فیرن ڈرسکل کا بیگ لے سکتی ہے۔ اس میں ضرور کچھ شناختی کاغذات ہوں گے۔ وہ خود اپنا بیگ یہاں چھوڑ جائے گی۔ فیرن کا سر اس قدر بدہیت اور کچلا جاچکا تھا کہ اس سے کوئی شناخت نہیں ہو سکتی تھی۔ انگلیوں کے نشانات کا مسئلہ ضرور ہے مگر کیا کوئی لاش کی انگلیوں کے نشانات اتارے گا؟ اور اتار بھی لیے تو پھر؟ پھر بھی ملڈرڈ کوشش تو کرسکتی ہے۔ اگر ایسا ہوا کہ اس لاش کو ملڈرڈ کریسٹ کی لاش سمجھ لیا گیا تو ملڈرڈ خاموش رہے گی۔ ورنہ پھر کچھ دن بعد آکر بیان دے دے گی کہ اس نے خود کو سکتے کی حالت میں اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے پایا۔ اسے کچھ یاد نہیں تھا کہ وہ کون ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے حالات میں یادداشت وقتی طور پر چلی جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ واپس آجاتی ہے۔ وہ کہہ سکتی ہے کہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اس نے ٹٹول ٹٹول کر فیرن کا بیگ بھی تلاش کرلیا اور اپنے بیگ میں جو رقم تھی اس میں سے کچھ چھوڑ کر باقی سب کچھ فیرن کے بیگ میں منتقل کردی۔ اس نے پھر ایک تیلی جلائی اور اپنا بیگ اسٹیئرنگ وہیل کے پاس ڈال دیا۔ اچانک تیلی کے شعلے نے اس کی انگلیوں کو جلایا تو ملڈرڈ نے گھبرا کر تیلی چھوڑ دی۔ بدقسمتی سے تیلی بہتے ہوئے پیٹرول پر گری اور ایک دم آگ بھڑک اٹھی۔ ملڈرڈ تیزی سے پیچھے ہٹ کر خود کو بہ مشکل بچاسکی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پوری کار آگ کی لپیٹ میں آگئی۔

ملڈرڈ نے فیرن کا بیگ مضبوطی سے پکڑا اور کھائی میں اترتی چلی گئی۔ آگ کے شعلوں سے دور بہت دور۔ اوپر سڑک پر کاریں رکنے کی آوازیں آنے لگیں۔ اندھیرے میں اسے ایک سانپ کے پھنکارنے کی آواز بھی سنائی دی مگر وہ بچ کر دوسری طرف ہوگئی اور پھر آہستہ آہستہ اوپر چڑھ کر سڑک پر آگئی۔ آگ اب کار سے بڑھ کر آس پاس کی جھاڑیوں اور پیڑوں کو زد میں لے رہی تھی۔ سڑک پر کاروں کی ایک لمبی قطار لگ چکی تھی جن میں پولیس کی کاریں بھی تھیں۔ ملڈرڈ نے مہربان نظر آنے والے ایک بوڑھے جوڑے کا انتخاب کیا۔ ان سے کہا کہ وہ کار کی پچھلی سیٹ پر سو رہی تھی، اس کے خاندان والے غالباً آگ دیکھنے اترے تھے، بعد میں وہ بھی اتر گئی۔ اس کے گھر والے واپس لوٹے تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ بہ دستور پچھلی سیٹ پر سو رہی ہے، اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ سان ڈیگو میں رہتے ہیں۔ اب اگر وہ لوگ اسے روڈ سائڈ پر اتار دیں تو وہاں سے وہ خود چلی جائے گی۔ بوڑھا جوڑا اسے خوشی سے لفٹ دینے پر آمادہ ہوگیا اور اس طرح ملڈرڈ روڈ سائڈ پہنچ گئی جہاں سے ایک بس نے اسے لاس اینجلز پہنچادیا۔ وہاں اس نے فیرن ڈرسکل کے نام سے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر ملڈرڈ نے فیرن کے بیگ کا جائزہ لیا۔ سب سے پہلے جس چیز پر اس کی نظر پڑی وہ نئے کرنسی نوٹوں کا ایک بنڈل تھا جسے ربربینڈ سے باندھ دیا گیا تھا۔ شمار کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سوسو ڈالر کے چالیس نوٹ ہیں... گویا چار ہزار ڈالرز۔ ان کے علاوہ دو سو ڈالرز چھوٹے نوٹوں کی شکل میں تھے۔ ایک ڈرائیونگ لائسنس تھا جس پر فیرن ڈرسکل کا نام لکھا تھا اور رہائشی پتا مچی گان لانسنگ کا تھا۔ ایک سوشل سیکیورٹی کارڈ تھا، لپ اسٹک تھی، رومال تھا، خطوط کا ایک بنڈل بھی احتیاط سے بندھا رکھا تھا۔ یہ محبت کے خطوط تھے جس پر فورسٹر نام کے کسی آدمی کے دستخط تھے۔ خطوط بڑے محبت بھرے تھے مگر ان سے خاندانی جھگڑے کا اظہار بھی ہورہا تھا۔ لڑکے کا باپ اس محبت کے خلاف تھا اور چاہتا تھا کہ لڑکا یہ دیوانگی چھوڑ کر ہوش میں آجائے۔

خط پڑھ کر ملڈرڈ کو خود اپنے دل کا زخم یاد آگیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے خط دوبارہ باندھ دیے۔ اسے فیرن سے ہمدردی محسوس ہونے لگی۔ اور وہ سوچنے لگی کہ ایسی جذباتی کیفیت میں مبتلا لڑکی کچھ بھی کرسکتی تھی چنانچہ اس نے کار کو کھائی میں گرانے کی کوشش کی تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں تھی۔ لیکن ظاہر تھا کہ اب ماضی کو یاد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ فیرن کی موت بلاشبہ بڑی المناک تھی لیکن اس اتفاق نے خود ملڈرڈ کو اپنے ماضی سے پیچھا چھڑانے کا ایک بہترین موقع فراہم کردیا تھا۔

☆☆☆

چنانچہ ملڈرڈ کریسٹ فیرن ڈرسکل بن گئی۔ اس نے اپنے بالوں کا رنگ تبدیل کردیا اور گہرے رنگ کے شیشوں کا چشمہ پہننے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ سیکریٹری کے کام کا اچھا تجربہ ہونے کی وجہ سے اسے ملازمت ملنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ یہ ضرور تھا کہ اسے ایک ایسی کہانی سوچنا تھی جس کے پیشِ نظر اس سے سابقہ ملازمتوں کے حوالہ جات کے بارے میں نہ پوچھا جائے۔ لیکن اسے یقین تھا کہ جہاں بھی اس کا ٹیسٹ لیا جائے گا، اسے سروس ملنا مشکل نہ ہوگا۔ بیگ میں رکھی ہوئی رقم اسے فکرمند کررہی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ جب تک اسے اس لڑکی کے بارے میں مزید معلومات حاصل

نہیں ہوجاتی... جس کی شخصیت اس نے اختیار کرلی تھی... تب تک وہ یہ رقم بہ طور امانت محفوظ رکھے گی۔

اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں، وہ بالکل ویسی ہی تھیں جن کی ملڈرڈ کو توقع تھی۔ اوشن سائڈ کے اخبار نے لکھا تھا کہ ایک مقامی کمپنی کی ہر دل عزیز سیکریٹری ملڈرڈ کریسٹ ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہوگئی۔ کسی نامعلوم وجہ سے وہ کار کا کنٹرول کھو بیٹھی اور کار پالا ہائی وے پر ایک گہری کھائی میں گرگئی۔ بدقسمتی سے لڑکی دائیں دروازے سے آدھی اندر اور آدھی باہر تھی کہ ایک چٹان سے ٹکرا گئی۔ بعد میں کار میں آگ لگ گئی۔ مگر ایک گزرتے ہوئے کار والے نے جس کے پاس آگ بجھانے والا سلینڈر تھا، اس کی لاش کو پوری طرح جلنے سے بچالیا۔ کار کی آگ سے قریبی جھاڑیوں میں آگ لگ گئی جسے دو گھنٹے کی کوشش کے بعد بجھا دیا گیا۔

ملڈرڈ نے اخباری خبریں پڑھیں اور محسوس کیا کہ وہ محفوظ ہے۔ چوبیس گھنٹے کے اندر اسے کنسولی ڈیڈ سیلز کمپنی میں فیرن ڈرسکل کے نام سے ملازمت مل گئی۔ اڑتالیس گھنٹے میں اسے رہائش کی جگہ بھی مل گئی اور وہ مطمئن ہوگئی۔ مگر تب پھر فوراً ہی ایک دھماکا ہوا۔ حکام پوری طرح مطمئن نہیں تھے اس لیے کارونر کی تحقیقاتی عدالتی کارروائی ہوئی۔ کار اگرچہ کافی جل گئی تھی مگر ایک حیرت انگیز اتفاق سے ملڈرڈ کا بیگ جلنے سے بچ گیا۔ اس کے اندر کی چیزیں پہچان لی گئیں۔ اس میں کوئی شناختی کاغذ نہیں تھا صرف تھوڑی سی رقم تھی۔ حکام کو مزید معلوم ہوا کہ حادثے کے بعد کوئی کار سے باہر نکل کر گیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ انجن کا سوئچ اور ہیڈ لائٹس کا سوئچ بند کردیا گیا تھا۔ پولیس کو یقین تھا کہ حادثے کے بعد کوئی نہ کوئی کار کی کھڑکی سے باہر نکلا ہے۔ مرنے والی کا پوسٹ مارٹم بھی کرایا جارہا تھا۔

ملڈرڈ گھبرا گئی۔ کیا پوسٹ مارٹم سے شخصیت کی تبدیلی ظاہر ہوجائے گی؟ بہ دستور فیرن ڈرسکل کا نام اختیار کیے ہوئے ملڈرڈ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کا انتظار کرنے لگی اور اس کی خبر اسے سان ڈیگو کے ایک اخبار میں مل گئی۔ پوسٹ مارٹم سے ظاہر ہوا کہ ملڈرڈ کریسٹ کار میں آگ لگنے سے پہلے ہی مرچکی تھی۔ کسی قسم کی گڑبڑ کے ثبوت بھی ملے تھے۔ پیٹرول پمپ کے ایک آدمی نے جس نے ملڈرڈ کی کار میں پیٹرول ڈالا تھا، بتایا کہ پہلے اس نے کریڈٹ کارڈ پر دستخط کیے تھے مگر پھر واپس آکر پیٹرول کی نقد قیمت ادا کی۔ اس آدمی کو یہ بھی یاد تھا کہ ملڈرڈ نے ایک لڑکی کو لفٹ دی تھی جو حادثے کے وقت ضرور اس کے ساتھ ہوگی۔ یہ شبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اس لڑکی نے ملڈرڈ کو لوٹنے کی کوشش میں ہلاک کردیا اور شاید ان دونوں کی کشمکش کے نتیجے میں ہی کار اپنا توازن کھو کر کھائی میں گرگئی۔ حکام نے اس لڑکی کا کافی واضح حلیہ شائع کیا تھا۔ عمر تیئس یا چوبیس سال۔ قد پانچ فٹ چار انچ۔ وزن ایک سو بارہ اور ایک سو پندرہ پونڈ کے درمیان، اخروٹی رنگ کے بال، بھوری آنکھیں اور اچھا لباس... بہ ظاہر مڈل ایسٹ کے علاقے سے تعلق رکھنے والی۔

اور پھر آخر میں کہانی کا وہ فقرہ آیا جس نے ملڈرڈ کو سکتہ زدہ کردیا۔ پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا تھا کہ ملڈرڈ کریسٹ دو ماہ کی حاملہ تھی۔ ملڈرڈ کی بے جان انگلیوں سے اخبار چھوٹ کر نیچے گر پڑا۔ اب ہر بات اس کی سمجھ میں آرہی تھی۔ فیرن ڈرسکل، ایک نوجوان عورت! غالباً کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ حمل کے دوسرے مہینے میں... کم شدگی... بیگ میں سو سو ڈالرز کے نئے نوٹوں کی موجودگی۔ گویا ہنگامی اخراجات کے لیے رقم جو اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلاسکتی تھی۔ لڑکی کی آنکھوں میں مایوسی اور افسردگی۔ زندگی کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی خواہش... اس کے باوجود سامنے کوئی واضح منزلِ مقصود نہیں۔

اور اب ملڈرڈ کریسٹ نے فیرن ڈرسکل کی شخصیت اختیار کرلی تھی۔ اب وہ اپنی اصل شخصیت کے اظہار کی ہمت نہیں کرسکتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ فیرن ڈرسکل کا حاملہ ہونا اب ملڈرڈ کریسٹ کی طرف منتقل ہوگیا ہے۔ اوشن سائڈ میں اب لوگ کیسی کیسی باتیں بنائیں گے۔ اخبار میں لکھا تھا کہ حکام اس لڑکی کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کررہے ہیں جو حادثے کے وقت ملڈرڈ کی کار میں تھی۔ گویا اتنا ہی کافی نہیں تھا کہ ایک دوسری لڑکی کا حمل اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا گیا تھا بلکہ اب اس پر خود اپنے آپ کو قتل کرنے کا شبہ بھی کیا جارہا ہے۔

ایک طرح سے ملڈرڈ کریسٹ خوش تھی کہ لاس اینجلز آتے ہی اس نے گہرے شیشوں کا چشمہ پہننا شروع کردیا تھا۔ وہ اسے ہر وقت لگائے رکھتی تھی۔ اس کا عذر تھا کہ کیلیفورنیا کا چمکیلا سورج اس کی آنکھوں میں چبھتا ہے کیونکہ اس نے اب تک مڈل ویسٹ میں زندگی گزاری تھی جہاں عموماً بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور سورج بادلوں کے پیچھے چھپا رہتا ہے۔

☆☆☆

کنسولی ڈیڈ سیلز کمپنی کا دفتر جہاں ملڈرڈ کام کررہی تھی، حسنِ اتفاق سے اسی بلڈنگ بلکہ اسی منزل پر واقع تھا

جہاں مشہور وکیل پیری میسن کا آفس تھا۔ ملڈرڈ نے اس کے آفس کے دروازے پر اس کے نام کی پلیٹ دیکھی تھی اور اس نے ایسے بہت سے واقعات سن رکھے تھے جب پیری میسن نے اپنی ہوشیاری اور ذہانت سے بے گناہ افراد کو سزا پانے سے بچایا تھا۔ ایک مرتبہ تو اس نے لفٹ میں پیری میسن کے ساتھ سفر بھی کیا تھا اور اس کی دل کش شخصیت کو دیکھ کر ملڈرڈ کے دل میں ایک عجیب سا اعتماد پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر کبھی حالات بہت ہی زیادہ خراب ہونے لگے تو وہ مدد کے لیے پیری میسن سے ہی رجوع کرے گی۔

بلکہ دو مرتبہ تو وہ اس کی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ سے ملاقات کے لیے وقت مانگتے مانگتے رہ گئی۔ اسے خوف تھا کہ پیری میسن بھی کہے گا کہ جو کچھ وہ کر رہی ہے، غلط ہے اور اصرار کرے گا کہ حکام کے پاس جا کر اپنی پوری داستان بیان کر دے۔ اور ملڈرڈ جب بھی اس پہلو پر سوچتی، اسے کوئی ایسا قدم اٹھانا خودکشی کرنے کے مترادف لگتا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ کبھی پلٹ کر نہیں دیکھے گی۔

ملڈرڈ کریسٹ کا کوئی قریبی عزیز نہیں تھا۔ اس کا والد اس کی پیدائش سے پہلے ہی مر گیا تھا اور جب وہ پانچ سال کی تھی تو ماں کا انتقال ہو گیا۔ اس کی پرورش اس کی خالہ نے کی تھی مگر وہ بھی تین سال قبل مر چکی تھی گویا اب ملڈرڈ دنیا میں ہر اعتبار سے اکیلی اور تنہا تھی۔ وہ کبھی کبھی اس لڑکی کے حالات اور پس منظر کے بارے میں سوچتی جس کی شخصیت اس نے اختیار کر لی تھی۔ مگر جیسے جیسے دن بغیر کسی گڑبڑ کے گزرتے گئے، ملڈرڈ نے ماضی کے بارے میں سوچنا ختم کر دیا۔ اس نے فیرن ڈرسکل کے لائسنس پر اس کے دستخط دیکھ کر رفتہ رفتہ بالکل اسی طرح دستخط کرنے کی مشق پختہ کر لی۔ چار ہزار ڈالرز کے نئے نوٹ اب بھی اس کے پاس اسی طرح بندھے ہوئے محفوظ رکھے تھے۔

ملڈرڈ نے ایک اچھا اپارٹمنٹ کرائے پر لے لیا تھا جہاں وہ بس سے آتی جاتی تھی۔ مارکیٹ جہاں سے وہ خریداری کرتی تھی، صرف دو بلاک کے فاصلے پر تھی۔ گھر سے دفتر... دفتر سے گھر۔ اور کبھی کبھی خریداری کے لیے مارکیٹ جانا ملڈرڈ کی جملہ سرگرمیوں پر مشتمل تھا۔ وہ اپنا کھانا خود پکاتی تھی اور خود کو صرف اپنے آپ تک محدود رکھتی تھی... اور تب پھر ایک دن دوسرا دھماکا ہوا۔

اس دن ملڈرڈ کو کام کی زیادتی کی وجہ سے اوور ٹائم کرنا پڑا۔ وہ تھکی ہاری اپارٹمنٹ واپس آئی۔ بیرونی دروازے کا قفل کھول رہی تھی کہ اچانک نہ جانے کہاں سے ایک آدمی نکل کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"مس فیرن ڈرسکل؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں... تو پھر۔" ملڈرڈ نے چونک کر کہا۔

"دروازہ کھولو۔ میں اندر آ رہا ہوں۔"

"ہرگز نہیں۔ تم اندر نہیں جا سکتے۔ تم ہو کون... کیا چاہتے ہو... یہاں کیسے پہنچے؟"

"میرا نام تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔"

"تب تم بھی میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے۔"

"میں تم سے ایک کار ایکسیڈنٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جو پالا کے نزدیک ہوا تھا جس میں ملڈرڈ کریسٹ نامی لڑکی ہلاک ہو گئی تھی۔"

"میں کسی ملڈرڈ کریسٹ کو نہیں جانتی۔"

"میں کوئی مصیبت کھڑی کرنا نہیں چاہتا۔" وہ آدمی مسکرایا۔ "مجھے اور تمہیں کچھ باتیں کرنی ہیں جو خاموشی سے کر لی جائیں تو اچھا ہے۔"

"یہ ہے کیا... بلیک میلنگ۔"

"بالکل نہیں۔ میں تم سے صرف اس ایکسیڈنٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ شرافت سے پیش آؤں گا۔ دوسری صورت میں تم جب چاہو، اپارٹمنٹ بلڈنگ کے منیجر یا پولیس کو فون کر سکتی ہو۔"

ملڈرڈ کو اچانک اس عورت کا خیال آیا جو سامنے فلیٹ میں رہتی تھی اور دوسروں کی ٹوہ میں رہنا اس کی عادت تھی۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ یہ باتیں نہ سن رہی ہو، ملڈرڈ نے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اس آدمی کو اندر لے گئی۔

"میرا نام کارل ہیرڈ ہے۔" اس آدمی نے بتایا۔ "میں انشورنس انوسٹی گیٹر ہوں اور اس حادثے کی تحقیقات کے لیے مقرر کیا گیا ہوں۔ پہلی بات میں نے یہ معلوم کی کہ حادثے کے وقت ملڈرڈ کار نہیں چلا رہی تھی۔ دوسری بات یہ معلوم کی کہ زمین پر ایسے نشانات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حادثے کے بعد کار سے نکل کر سڑک کی طرف گیا تھا۔ اور آخر میں نے وہ جگہ تلاش کر لی جہاں تم کھائی سے نکل کر سڑک پر آئی تھیں۔ ملڈرڈ کے بیگ میں بہت معمولی سی رقم تھی جبکہ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اس نے حادثے کے دن بینک سے نہ صرف اپنی تنخواہ بلکہ تمام جمع شدہ رقم بھی نکلوالی تھی... اور میرے حساب سے بیگ میں پانچ سو ڈالرز سے زیادہ رقم ہونا چاہیے تھی۔ تمہاری اطلاع کے لیے یہ بھی بتا دوں کہ اپنی موت کے دن اسے ایک زبردست جذباتی صدمہ پہنچا تھا۔ وہ جس نوجوان سے محبت کرتی تھی، اس نے

نہ صرف منگنی توڑ دی بلکہ اپنی کمپنی سے ایک بڑی رقم غبن کر کے فرار ہوگیا۔ اب پولیس اسے تلاش کررہی ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ کار میں آگ لگنے سے پہلے ہی ملڈرڈ مر چکی تھی۔ اور تمہیں اب تک یہ بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ اپنی موت کے وقت ملڈرڈ دو ماہ کے حمل سے تھی۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک بہت دلچسپ اور ڈرامائی نتیجہ برآمد کیا جاسکتا ہے۔ مگر میں تمہیں بور تو نہیں کررہا ہوں؟''

''تم کہتے رہو۔'' ملڈرڈ نے جواب دیا۔

''میں نے اپنی تحقیقات کے دوران اس پیٹرول پمپ کا بھی پتا لگایا جہاں سے ملڈرڈ نے اپنی کار میں آخری بار پیٹرول ڈلوایا تھا۔ پیٹرول مین نے مجھے بتایا کہ وہاں سے ملڈرڈ نے ایک نوجوان عورت کو لفٹ دی تھی۔ حادثے کے مقام کا جائزہ لینے کے بعد مجھے قدرتی طور پر اس عورت سے دلچسپی پیدا ہوگئی اور پھر تمہیں تلاش کرنے میں مجھے زیادہ پریشانی نہیں ہوئی۔ تمہارا سوٹ کیس کار کی ڈکی میں موجود تھا۔ آگ سے اسے زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا۔ میں نے اس سے اس دکان دار کا پتا لگالیا جس سے تم نے سوٹ کیس خریدا تھا۔ اس کے ریکارڈ میں تمہارا نام معلوم ہوگیا۔ میں نے سوچا ممکن ہے تم لاس اینجلز آئی ہو اور ملازمت تلاش کررہی ہو... اور پھر یوں تمہارا پتا لگالیا۔''

''تم چاہتے کیا ہو؟'' ملڈرڈ نے پوچھا۔

''سردست مجھے تم سے ایک تحریری بیان کی ضرورت ہے۔''

''کس قسم کا بیان؟''

''ایسا بیان جس میں تم اعتراف کرو کہ ایکسیڈنٹ کے وقت کار تم چلارہی تھیں۔ پھر حادثہ کیسے ہوا... حادثے کے بعد کیا ہوا... تم کس طرح کار سے نکلیں اور کھائی سے نکل کر سڑک پر آئیں؟ اور یہ جو کچھ بھی ہوا، تم نے حکام کو اس کی رپورٹ نہیں کی۔ مجھے تمہارا یہ اعتراف بھی چاہیے کہ تم نے ملڈرڈ کے بیگ سے رقم نکال لی تھی اور چونکہ حادثہ سراسر تمہاری غلطی سے ہوا، اس لیے انشورنس کمپنی کسی طرح بھی ذمے دار نہیں ہے۔ مزید یہ کہ چونکہ تمہیں ملڈرڈ کے بیگ سے رقم نکالنے اور خود اپنا بیگ تلاش کرنے کا وقت مل گیا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ آگ کار کے کھائی میں گرنے کے کافی دیر بعد لگی۔ جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ آگ دانستہ لگائی گئی تاکہ چوری کا ثبوت ضائع کیا جاسکے۔ میں تم سے ان تمام باتوں کے بارے میں تحریری بیان چاہتا ہوں۔''

''تمہارا خیال ہے کہ میں پاگل ہوں؟'' ملڈرڈ نے کہا۔

''یہ تمام ثبوت خود اپنی وضاحت کررہے ہیں پھر تمہیں تحریری بیان دینے سے انکار کیوں ہے؟''

''کیا بے کار باتیں کررہے ہو۔ میں کسی ملڈرڈ کریسٹ کو نہیں جانتی۔ میں کسی حادثے میں ملوث نہیں ہوں۔''

''تم نے سوچا تھا کہ آگ بیشتر ثبوتوں کو ضائع کردے گی مگر اس سے بہت ہی کم نقصان ہوا۔ ایک کار والے نے جس کے پاس آگ بجھانے والا سلنڈر تھا، کار کی آگ بجھا دی جس کی وجہ سے تمہارا سوٹ کیس بچ گیا۔ میں نے معلوم کیا کہ وہ سوٹ کیس تم نے لانسنگ میں مچی گان کے مقام پر خریدا تھا۔ میں نے لانسنگ میں تحقیقات کیں۔ تمہاری وہاں اچھی شہرت تھی، عزت تھی۔ بہت اچھی ملازمت تھی مگر تم نے ایک ہی رات میں یہ سب کچھ ترک کرکے... کسی کو کچھ بھی بتائے بغیر... غائب ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ کوئی نہیں جانتا کہ تم اچانک کہاں چلی گئیں۔''

''فرض کرو میں تمہیں کوئی بیان دے دوں تو تم اس کا کیا کروگے؟'' ملڈرڈ نے سوال کیا۔

''یہ دلچسپ سوال ہے اور میں پوری ایمان داری سے کہتا ہوں کہ یہ بات میں خود نہیں جانتا۔ اصولاً مجھے اپنی رپورٹ انشورنس کمپنی کو دینی چاہیے اور ساتھ ہی تمہارا بیان بھی... مگر شاید میں ایسا نہیں کروں گا۔''

''کیوں؟''

''تم بہت ذہین ہو۔ خوب صورت ہو۔ کسی نہ کسی دن شادی بھی کروگی اور ممکن ہے کسی دولت مند سے شادی کرنے میں کامیاب ہوجاؤ۔ دوسرے الفاظ میں، میں بے شمار امکانات دیکھ رہا ہوں۔''

''بلیک میل کرنے کے لیے؟''

''بلیک میل بہت ہی خراب لفظ ہے۔ یہ بات یاد رکھنا کہ میں نے تم سے ایک تحریری بیان کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگا ہے۔''

''اور میرا ایسا بیان دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔''

''بلاشبہ تمہارا پہلا ردِعمل یہی ہوگا۔'' کارل ہیرڈ نے کہا۔ ''مگر تم ابھی آفس سے آئی ہو۔ بہت تھکی ہوئی ہو۔ بھوک بھی لگی ہوگی اور شاید اکیلے میں غور بھی کرنا چاہتی ہوگی۔ چنانچہ میں تمہیں ایک دو دن سوچنے کی مہلت دیتا ہوں پھر میں تم سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا۔ مگر براہِ مہربانی، یہ بات یاد رکھنا کہ میں نے تم سے حقائق کے بارے میں تمہارے بیان کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے۔''

اور اتنا کہہ کر کارل ہیرڈ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ملڈرڈ دیر تک سوچتی رہی۔ اس نے بلاشبہ اپنے اوپر واپسی

کے تمام راستے بند کر لیے تھے۔ ہیرڈ... بہ ظاہر جو بات ابھی تک نہیں جانتا تھا مگر امکان تھا کہ وہ جلد ہی معلوم کر لے۔ وہ بات یہ تھی کہ فیرن ڈرسکل کے بیگ میں چار ہزار ڈالرز کی رقم رکھی تھی۔ اپنے طرزِ عمل کے پیشِ نظر اب یہ بات تقریباً ناممکن تھی کہ ملڈرڈ آگ لگنے کی اصل وجہ بتا سکے اور کوئی اس پر یقین بھی کر لے۔ قدرتی طور پر ہیرڈ نے یہ فرض کر لیا تھا کہ اس نے دوسری لڑکی کا بیگ چرا لیا اور چوری کو چھپانے کے لیے آگ لگا دی۔ ملڈرڈ کریسٹ کی حیثیت سے جس نے فیرن کے بیگ سے چار ہزار ڈالرز نکال لیے... یا فیرن ڈرسکل کی ادھار لی ہوئی شخصیت کی حیثیت سے جس نے ملڈرڈ کے بیگ سے پانچ سو ڈالرز چرا لیے تھے۔ وہ اس وقت آگ کے شعلوں کے درمیان تھی اور پس منظر میں یہ خطرہ بھی موجود تھا کہ اس پر قتلِ عمد کا الزام عائد کر دیا جائے۔

☆☆☆

"ایک نوجوان عورت جو کنسولی ڈیٹڈ سیلز کمپنی میں سروس کرتی ہے۔" ڈیلا اسٹریٹ نے بتایا۔ "تم سے ملنے کا وقت چاہتی ہے۔ کہتی ہے کہ چند منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے اور جب بھی تمہیں آسانی ہو، وہ آ جائے گی۔"

"کوئی وجہ بتائی؟" میسن نے پوچھا۔

"بس اتنا کہا کہ بہت ذاتی معاملہ ہے۔"

"ابھی میرے پاس نصف گھنٹا ہے۔" میسن نے اپنی گھڑی دیکھی۔ "اسے فون کر دو اور کہو کہ فوراً آ سکتی ہے تو آ جائے۔ اس کا نام کیا ہے؟"

"فیرن ڈرسکل۔"

"تم اسے جانتی ہو؟"

"مجھے تو خیال نہیں مگر اس کا کہنا ہے کہ اس نے ایک دو مرتبہ مجھے لفٹ میں دیکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کمپنی میں نئی ہے۔"

"ٹھیک ہے، اسے بلا لو۔"

ڈیلا اسٹریٹ نے فون کیا اور میسن کو بتایا کہ وہ لڑکی ابھی آ رہی ہے۔ پھر خود باہر جا کر استقبالیہ کمرے سے اسے ساتھ لے کر آئی اور میسن سے اس کا تعارف کرایا۔ "بیٹھ جاؤ مس فیرن!" میسن نے کہا۔ "تم کنسولی ڈیٹڈ سیلز کمپنی میں کام کرتی ہو؟"

"جی ہاں۔"

"رہتی کہاں ہو؟"

"نمبر 309، ریکس مور اپارٹمنٹس۔"

"مجھ سے کس لیے ملنا چاہتی تھیں؟"

"میں اس گہرے شیشوں کے چشمے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ دو ہفتے قبل کیلیفورنیا آئی ہوں جب ہی سے آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے۔ بہر حال، تم نے دو ہفتے قبل کی خبروں میں ایک لڑکی ملڈرڈ کریسٹ کے بارے میں پڑھا ہو گا۔ وہ اوشن سائڈ کی رہنے والی تھی اور ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی۔"

"نہیں، مجھے یاد نہیں کہ اس بارے میں کچھ پڑھا ہو... کیا اس کی موت کے بارے میں کوئی خاص بات ہے؟"

"جب حادثہ ہوا تو میں اس کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔"

"اچھا۔ کیا تمہیں بھی چوٹیں آئی تھیں؟"

"بہت معمولی سی جو دو تین دن میں ٹھیک ہو گئیں۔" ملڈرڈ نے کہا۔ "صورتِ حال کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ میں تمہیں کچھ خاص باتیں بتاؤں۔ میں لانسنگ کے شہر مچی گان میں رہتی تھی اور کچھ ذاتی وجوہات کی بنا پر غائب ہو جانا چاہتی تھی۔ میں یقین دلاتی ہوں کہ میں نے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا ہے۔ میں بس اتنا چاہتی تھی کہ کسی دوسری جگہ جا کر نئے سرے سے زندگی شروع کروں۔ میں بہت بے چین اور گھبرائی ہوئی تھی۔ میرے پاس اتنی رقم تھی کہ جہاں جانا چاہتی، جا سکتی تھی لیکن مجھے خود نہیں معلوم تھا کہ میں کہاں جانا چاہتی ہوں۔ میں یونہی بلا کسی خاص مقصد کے لفٹ لے لے کر سفر کرنے لگی۔ سب سے پہلے فونیکس گئی۔ چند روز وہاں ٹھہری پھر سان ڈیگو پہنچی اور چند گھنٹے بعد وسٹا چلی گئی۔ اس وقت غالباً شام کے ساڑھے سات یا آٹھ بجے ہوں گے۔ وہاں یہ لڑکی ملڈرڈ کریسٹ ایک کار میں آئی۔"

"تم اسے جانتی تھیں؟" میسن نے پوچھا۔

"نہیں، میں پیٹرول پمپ پر صرف کسی سے لفٹ لینے کے انتظار میں کھڑی تھی۔ ہائی وے پر لفٹ لینے کے سلسلے میں ایک عورت کی حیثیت مرد کے مقابلے میں مختلف ہوتی ہے۔ مرد کسی بھی کار میں بیٹھ سکتا ہے مگر عورت ایسا نہیں کر سکتی۔ اسے لفٹ دینے والے بہت ہوتے ہیں مگر وہ ہر ایک سے لفٹ نہیں لے سکتی۔ اسی لیے میں کسی پیٹرول پمپ پر کھڑی ہو جاتی ہوں اور جو کار ڈرائیور شریف نظر آتا ہے، اس سے لفٹ مانگتی ہوں... بلکہ کوشش کرتی ہوں کہ کسی عورت کے ساتھ سفر کروں۔"

"تو تم نے ملڈرڈ کریسٹ سے لفٹ مانگی؟"

"ہاں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ملڈرڈ کسی سے بچ کر بھاگ رہی ہے۔ وہ بہت گھبرائی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ مثال

کے طور پر میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں جارہی ہے تو اس نے جواب دیا کہ بہت دور جارہی ہے۔ میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔ میرا خیال تھا کہ شاید کچھ دور جا کر ہم دونوں ایک دوسرے کو اپنی پریشانی بتا سکیں۔ میری اپنی پریشانیاں تو تھیں ہی مگر اس کے ذہن پر بھی بڑا بوجھ معلوم ہورہا تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"ہم پالا تک پہنچے اور پھر اس سڑک پر مڑ گئے جو پالا سے اوپر کی طرف جارہی تھی...اور پھر وہ ایکسیڈنٹ ہوگیا۔"

"حادثہ کیسے ہوا؟"

"ایک خطرناک موڑ پر سامنے سے ایک کار آئی۔ میں نے بچنے کی کوشش کی... میرا مطلب ہے کہ دوسری کار سے بچنا بالکل ناممکن تھا۔ وہ بہت تیزی سے آرہی تھی۔ اس نے ہمیں سائیڈ سے ٹکر ماری۔ ٹکر زوردار نہیں تھی مگر اتنی ضرور تھی کہ کار کنٹرول سے باہر ہوگئی اور سڑک سے اتر کر کھائی میں گرنے لگی۔ میرا خیال ہے کہ ملڈرڈ نے دروازہ کھول کر نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ نصف باہر اور نصف اندر تھی کہ ایک چٹان سے ٹکرا گئی، خاص طور سے اس کا سر اور چہرہ...اور وہ فوراً ہی ہلاک ہوگئی۔"

"کار کون چلا رہا تھا؟" میسن نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

ملڈرڈ نے ایک گہری سانس لی۔

"اس وقت میں چلا رہی تھی۔"

"یہ کیسے ہوا؟"

"کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ ملڈرڈ جذباتی طور پر بہت پریشان ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے کار چلانا آتی ہے۔ میں نے کہا، آتی ہے۔ اس نے رونا شروع کردیا۔ اس کے لیے کار چلانا اور زیادہ مشکل ہوگیا تو پھر اس کی اجازت سے میں ڈرائیو کرنے لگی۔"

"راستہ تم اپنی مرضی سے طے کررہی تھیں یا وہ بتاتی جارہی تھی؟"

"وہ بتاتی جارہی تھی۔"

"اگر تم وسٹا سے پالا گئیں اور پھر پالا کی سڑک پر گھوم گئیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم ایک دوسری سڑک سے دوبارہ وہیں واپس آرہی تھیں جہاں سے چلی تھیں؟"

"میں جانتی ہوں۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ بالآخر اوشن سائڈ ہی واپس آنا چاہتی تھی اور جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا، ایسی وجوہات تھیں کہ..."

"اب مجھے وہ کیس یاد آگیا۔" ڈیلا اسٹریٹ اچانک بولی۔ "ممکن ہے تمہیں بھی یاد ہو چیف۔ ہم نے اس پر بات بھی کی تھی۔ اس لڑکی کو اچانک ہی معلوم ہوا تھا کہ اس کا منگیتر غبن کے الزام میں مطلوب ہے اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے معلوم ہوا تھا کہ وہ حاملہ تھی۔"

"اوہ، ہاں۔" میسن نے ملڈرڈ کو دلچسپی سے دیکھا۔

"کیا اس نے تمہیں اس بارے میں کچھ بتایا تھا؟"

"نہیں۔ شاید بتا دیتی مگر موقع ہی نہیں ملا اور وہ حادثہ ہوگیا۔"

"ٹھیک ہے مگر تم میرے پاس کیوں آئی ہو؟"

"میں غائب ہونے کی کوشش کررہی تھی۔ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ میرا نام اخبارات میں آئے۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر اخبار میں یہ خبر آگئی کہ لانسنگ مچی گان کی فیرن ڈرسکل حادثے کے وقت کار میں تھی تو پھر یہ خبر لانسنگ کے اخبارات میں بھی شائع ہوگی اور میں بالکل نہیں چاہتی تھی کہ وہاں لوگوں کو میری موجودگی کا ذرا بھی علم ہو۔"

"تو پھر تم نے کیا کیا؟"

"میرا خیال ہے کہ میری بے پروائی سے کار میں آگ لگ گئی۔"

"یہ کیسے ہوا؟"

"جب میں نے محسوس کیا کہ مجھے زیادہ چوٹیں نہیں آئی ہیں تو میں کار کے بائیں جانب کی کھڑکی سے باہر نکل آئی۔ میں کافی بدحواس تھی۔ میں نے حالات کا جائزہ لینے کے لیے ماچس کی تیلی جلائی۔ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ میں اس دوسری لڑکی کی مدد کرسکتی ہوں یا نہیں۔"

"دوسری لڑکی... یعنی ملڈرڈ؟"

"جی ہاں، ملڈرڈ۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"جیسے ہی میں نے اس کی حالت دیکھی، میں خوف زدہ ہوگئی۔ وہ نہ صرف مرچکی تھی بلکہ اس کا چہرہ بھی ناقابلِ شناخت تھا۔ پیٹرول کی ٹنکی سے پیٹرول بہہ رہا تھا۔ میں اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ خطرے کا اندازہ نہیں کرسکی۔ میں نے دوسری تیلی جلائی۔ اس کے شعلے سے میری انگلی جلنے لگی تو میں نے بے اختیار اسے چھوڑ دیا۔ تیلی گرتے ہی پیٹرول نے آگ پکڑلی اور ہر طرف آگ لگ گئی۔"

"پھر تم نے کیا کیا؟"

"خوش قسمتی سے میں نے اپنا بیگ تلاش کرلیا تھا۔ میرا سوٹ کیس اور میری ہر چیز کار میں تھی۔ میں وہاں سے بھاگ نکلی۔ راستے میں ایک سانپ بھی ملا لیکن میں کسی نہ کسی طرح

سڑک تک پہنچ گئی۔ میں جلد سے جلد وہاں سے دور نکل جانا چاہتی تھی تاکہ میرا نام اخبارات میں نہ آئے۔ اور میں نے یہی کیا۔"

"تم نے اس حادثے کی اطلاع پولیس کو نہیں دی؟" میسن نے پوچھا۔ ملڈرڈ نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ کتنے دن کی بات ہے؟"

"تقریباً دو ہفتے قبل کی... اس دن بائیس تاریخ تھی۔"

"اور پھر کوئی ایسی بات ہوئی جس نے تمہیں میرے پاس آنے پر مجبور کر دیا؟"

"جی ہاں۔ کل رات ایک آدمی جس کا نام کارل ہیرڈ ہے، مجھ سے ملنے آیا۔ وہ انشورنس کمپنی کا انوسٹی گیٹر ہے۔ اس نے تحقیقات سے معلوم کر لیا کہ جو بھی کار چلا رہا تھا، بچ کر نکل گیا ہے۔ میرا سوٹ کیس کار میں تھا۔ کار پوری طرح جل نہیں سکی تھی۔ ایک کار والے نے جس کے پاس آگ بجھانے والا سلنڈر تھا، اسے جلنے سے بچا لیا تھا۔ بہر حال، اس آدمی ہیرڈ نے معلوم کر لیا کہ ملڈرڈ نے ایک لڑکی کو لفٹ دی تھی اور وہ اس لڑکی کا پتا لگاتے ہوئے مجھ تک پہنچ گیا۔"

"اور یہ ہیرڈ کیا چاہتا ہے؟"

"وہ مجھ سے ایک تحریری بیان چاہتا ہے... اس حادثے کے بارے میں۔"

"پھر تم نے اسے بیان دے دیا؟"

"نہیں۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہیرڈ وہ بیان انشورنس کمپنی کے لیے نہیں چاہتا بلکہ خود اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے۔ بلیک میل۔"

"اس کا ایسا ارادہ ہو تو مجھے تعجب نہیں ہوگا۔" ملڈرڈ نے کہا۔ "اگرچہ وہ بار بار زور دے کر کہہ رہا تھا کہ اسے میرے بیان کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔ خیر! آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟"

"تم نے اب تک پولیس میں رپورٹ نہیں کی۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ بہر حال، خاموش بیٹھی رہو... کم سے کم اگلے چوبیس یا اڑتالیس گھنٹے تک! اگر ہیرڈ دوبارہ تم سے ملنے آئے تو میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے صرف اتنی بات کہو جو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔"

"کیا بات؟"

"تم شارٹ ہینڈ لکھ سکتی ہو؟" ملڈرڈ نے اثبات میں جواب دیا۔ ڈیلا نے اسے نوٹ بک اور پینسل دے دی۔

"تم اس سے صرف اتنا کہنا... مسٹر ہیرڈ! میں نے اپنے وکیل مسٹر میسن سے مشورہ کیا ہے اور انہوں نے مجھے تاکید کی ہے کہ اگر تم دوبارہ آؤ تو میں تم سے کہہ دوں کہ تم مسٹر میسن سے رجوع کرو۔ چنانچہ میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ تم مسٹر میسن سے ملو جو میری نمائندگی کر رہے ہیں۔ اگر ان کے آفس سے جواب نہ ملے یا دفتر کے اوقات سے بعد کا ٹائم ہو تو ڈریک ڈیٹیکٹو ایجنسی کو فون کر کے پیغام چھوڑ دینا۔ میں تم سے اس مسئلے پر کوئی بات کرنا نہیں چاہتی۔ تم نے جو بھی تحقیقات کی ہو، میں نہ اس کی تصدیق کرنا چاہتی ہوں نہ تردید۔ مختصر الفاظ میں' میں تم سے مسٹر میسن سے رابطہ قائم کرنے کے لیے کہہ رہی ہوں۔ وہی تم سے زیر بحث مسئلے کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔"

میسن نے ملڈرڈ کو روانی سے شارٹ ہینڈ لکھتے دیکھا۔

"تم تو بہت اچھی اسٹینو گرافر معلوم ہوتی ہو۔"

"جی ہاں... شکریہ۔" ملڈرڈ مسکرائی۔

"اچھا۔" میسن نے اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ "سردست اتنا ہی کافی ہے۔"

"میں کیا پیش کروں؟" ملڈرڈ نے نوٹ بک سے وہ صفحہ پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔" میسن نے کہا۔ "تم بھی اسی منزل کی ایک کمپنی میں کام کرتی ہو۔ اس اعتبار سے تم پڑوسی ہوئیں... مگر نہیں، ٹھہرو۔ کیا تمہارے بیگ میں کوئی وکالت نامہ ہے؟"

"جی ہاں۔"

"تب ٹھیک ہے۔" میسن مسکرانے لگا۔ "وہ وکالت نامہ مجھے دے دو۔ اس کا مطلب ہوگا کہ میں باقاعدہ تمہارا وکیل ہوں۔ تمہاری نمائندگی کر رہا ہوں۔ مزید یہ کہ تمہاری میری گفتگو کو رازدارانہ حیثیت حاصل ہے۔ تم اب واپس اپنی ڈیوٹی پر جاؤ اور مسٹر ہیرڈ کے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دو۔"

ملڈرڈ چلنے کے لیے کھڑی ہوگئی۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم نے مجھے ساری بات بتا دی ہے؟" میسن نے اچانک سوال کیا۔

"جی... جی ہاں۔"

"تب پھر جاؤ اور اپنا کام کرو۔"

جب وہ چلی گئی تو میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ڈیلا؟"

''وہ واقعی خوف زدہ ہے مگر تم نے اس سے یہ کیوں کہا کہ وہ پولیس میں رپورٹ نہ کرے؟ کیا ایسا کرنا خطرہ مول لینا نہیں ہے؟''

''شاید ہے لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ جتنی مصیبت میں وہ پھنس چکی ہے، اس سے زیادہ مشکل میں پھنس جائے۔ جو کچھ ہوا، اس کے بارے میں اس کی بیان کردہ کہانی سچ نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ پولیس میں غلط رپورٹ درج کرائے۔''

''اس کی کہانی کس اعتبار سے درست نہیں ہے؟''

''کسی دوسری کار نے اس کی کار کو ٹکر نہیں ماری۔ تم نے اس کے الفاظ سنے۔ اس نے کہا کہ دوسری کار سے بچنا قطعی ناممکن تھا۔ کوئی کار کا حادثہ ان الفاظ میں بیان نہیں کرتا۔ کوئی اور ہوتا تو یہ کہتا کہ ہم نے دوسری سائیڈ پر ہٹ کر ہر چند اس کار سے بچنے کی کوشش کی مگر وہ کار پھر بھی ہماری کار سے ٹکرا گئی۔''

ڈیلا نے کچھ دیر سوچا پھر اثبات میں سر ہلایا۔

''اب تم اس فیرن ڈرسکل کو جان گئی ہو۔ لفٹ میں اور ریسٹ روم میں اس سے تمہارا آمنا سامنا ہوتا رہے گا۔'' میسن نے کہا۔ ''اس پر نگاہ رکھنا۔ دیکھنا کہ وہ تمہیں اپنا رازدار بنانے کے لیے کوئی موقع تلاش کرتی ہے یا نہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ اگلے اڑتالیس گھنٹے میں صورتِ حال میں ضرور کوئی تبدیلی ہوگی۔''

''اور میں اس سے جو کچھ بھی معلوم کروں فوراً تمہیں بتاؤں؟''

''میں یہی چاہتا ہوں۔''

☆☆☆

اس رات جبکہ ملڈرڈ کھانا کھانے کے بعد برتن دھو کر سونے کی تیاری کر رہی تھی، ڈور بیل بجنے لگی۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔ کارل ہیرڈ سے بات کرنے کے لیے چہرہ سنجیدہ بنایا اور دروازہ کھول دیا۔ جو نوجوان عورت اس کے سامنے کھڑی تھی، اس کی عمر اکیس بائیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ اس کے خدوخال خوب صورت، لباس قیمتی، انداز میں ایک وقار تھا اور وہ کسی معزز اور دولت مند خاندان کی فرد معلوم ہو رہی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھوں نے غور سے ملڈرڈ کو دیکھا۔

''اوہ، فیرن...'' لڑکی ہچکچائی۔ ''تم فیرن ڈرسکل ہی ہونا؟'' ملڈرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔

''میں کٹی بیلر ہوں۔'' نوجوان عورت نے کہا۔ گویا یہ کہنے سے ساری وضاحت ہو جاتی تھی۔ پھر وہ رک کر بولی۔ ''فورسٹر کی بہن۔''

''اوہ!'' ملڈرڈ نے کہا اور اپنے ذہن کو اس نئی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار کرنے لگی۔

''میں جانتی ہوں۔'' کٹی نے جلدی سے کہا۔ ''کہ تمہیں مجھ سے ملنے کی بعید ترین توقع بھی نہیں ہوگی اور نہ ہی مجھ سے ملنے کی کوئی خواہش ہوگی۔ بہرحال، کچھ ضروری باتیں ہیں جن کا ہمیں سامنا کرنا ہے۔ ان سے بھاگنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ تم جانتی ہو، میں اسٹین فورڈ میں تھی جب مجھے حالات معلوم ہوئے... اوہ فیرن! مجھے اندر آکر بات کرنے کا موقع دو۔ ممکن ہے ہم مل کر کوئی حل تلاش کرسکیں۔''

''آؤ، اندر آجاؤ۔'' ملڈرڈ ایک طرف ہٹ گئی۔

''مجھے تمہارے بارے میں فورسٹر سے معلوم ہوا تھا۔'' کٹی اندر آگئی۔ ''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بات کہاں سے شروع کروں۔''

ملڈرڈ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ ملڈرڈ نے دروازہ بند کر دیا۔

''ہم دونوں کبھی نہیں ملے لیکن بلاشبہ تم میرے بارے میں جانتی ہوگی اور میں تمہارے متعلق جانتی ہوں۔ اگر میرا یہ پوچھنا مناسب نہ ہو تو کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ تم اچانک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کیوں چلی گئیں؟ اپنے دوستوں کو بغیر کچھ بتائے کہاں غائب ہوگئی تھیں؟''

''میں نہیں سمجھتی کہ اپنے کسی بھی طرزِ عمل کے لیے میں تمہارے سامنے جواب دہ ہوں۔'' ملڈرڈ نے وقار سے جواب دیا۔

''بہت خوب! پھر میں اپنے کارڈ میز پر رکھے دیتی ہوں۔ یہ ایک تکلیف دہ بات ہوگی کیونکہ کچھ ایسی باتیں ہیں جنہیں میں کہنا نہیں چاہتی مگر اب کہنا پڑے گا۔''

ملڈرڈ خاموش رہی۔ کٹی بیلر نے ایک گہری سانس لی۔

''مجھے تمہاری نیک نامی کا تحفظ کرنے سے بھی اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی اپنے خاندان کی عزت بچانے سے... میرا خیال ہے کہ جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں، اسے کہنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور میں اس کے لیے بے رحمانہ حد تک بے تکلفی سے کام لوں گی۔ تم اور فورسٹر دوست تھے۔ تم دونوں کے درمیان بہت... بہت قریبی تعلقات تھے۔ یہ میں جانتی ہوں۔''

کٹی رکی... لیکن ملڈرڈ پھر بھی خاموش رہی۔ قدرے

توقف کے بعد کٹی پھر بولی۔
''ایک آدمی جسے ڈیڈی بلیک میلر خیال کرتے ہیں، حقائق کو ایک اسکینڈل کی صورت میں ترتیب دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ آدمی ایک تھرڈ کلاس میگزین میں ایک کہانی شائع کرانا چاہتا ہے اور اس میگزین کی شہرت ہی یہ ہے کہ وہ پوشیدہ تعلقات کی باتیں کھود کر نکالتا ہے اور پھر انہیں شائع کرتا ہے۔ اور اس کہانی کا تعلق تم سے ہے۔ کیا تمہیں اس سے کچھ دلچسپی ہے؟''
ملڈرڈ نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر منہ سے الفاظ ہی نہیں نکلے۔
''اچھی بات ہے۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ وہ کہانی کیا ہے۔'' کٹی نے بات جاری رکھی۔ ''کہانی یہ ہے کہ تم اور فورسٹر دونوں ایک ساتھ رہ رہے تھے۔ تم حاملہ ہو گئیں۔ فورسٹر ڈیڈی کے پاس گیا۔ ڈیڈی کو بہت غصہ آیا۔ ان کے خیال میں فورسٹر نے خاندان کی عزت کو بٹا لگا دیا تھا۔ تمہیں ایک بڑی رقم دی گئی کہ تم خاموشی سے کہیں چلی جاؤ اور بچے کی پیدائش کو خفیہ رکھو۔ مگر تم چاہتی تھیں کہ فورسٹر تم سے شادی کر لے۔ لیکن ڈیڈی فورسٹر کو ایسا سوچنے کی اجازت دینے کے لیے بھی تیار نہیں تھے اور چونکہ فورسٹر ڈیڈی کے حکم سے بغاوت نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ راضی ہو گیا۔''
کٹی پھر رکی۔ ملڈرڈ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ وہ خاموش بیٹھی تھی۔
''میرا خیال ہے کہ یہ سچ ہے۔'' کٹی کی بات جاری تھی۔ ''میں قسم کھا سکتی تھی کہ ایسا نہیں ہوگا۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ ڈیڈی ایسی رکیک حرکت کریں گے اور میں جانتی ہوں انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہیں اعتراف ہے کہ انہوں نے فورسٹر سے تمہارے بارے میں بات کی تھی اور زور دیا تھا کہ وہ اپنے طبقے کے، اپنے معیار کے کسی خاندان میں شادی کرے۔ اور یہ بات کوئی راز نہیں ہے کہ ڈیڈی چاہتے ہیں کہ فورسٹر کارلا ریڈس سے شادی کر لے۔''
کٹی ایک بار رکی اور پھر تھکے تھکے انداز میں بولی۔
''میں جانتی ہوں کہ میں ایک بڑی ذمے داری لے رہی ہوں۔ لیکن یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ہم سب کے لیے اہم ہے۔ کیا تم کچھ کہنا چاہتی ہو؟''
ملڈرڈ نے نفی میں سر ہلا دیا۔
''اچھی بات ہے۔ میں اپنے سارے کارڈ تمہارے سامنے ڈال رہی ہوں۔'' کٹی نے کہا۔ ''اگر یہ کہانی سچ ہے تو میری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر تم حاملہ ہو اور تمہیں رقم دے کر خاموشی سے بچہ پیدا کرنے کی تاکید کی گئی ہے تو میں اس سلوک کی مزاحمت کروں گی۔ تم عورت ہو، میں بھی عورت ہوں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ تمہیں فورسٹر سے محبت ہے۔ میں اس کی بہن ہوں اور مجھے بھی اس سے محبت ہے۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی کچھ کمزوریاں ہیں۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ڈیڈی خاندان کی عزت اور معاشرے میں اس کے مقام کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور انہوں نے فورسٹر کو زبردستی اپنا ہم خیال بنا لیا ہے۔''
ملڈرڈ اب بھی سب کچھ خاموشی سے سن رہی تھی۔
''لیکن دوسری طرف ممکن ہے ڈیڈی کا اندازہ درست ہو اور یہ کوئی بلیک میلنگ کی اسکیم ہو جس کے ذریعے تم خاندان کو لوٹنے کی اسکیم بنا رہی ہو۔ فورسٹر کا مستقبل برباد کرنا چاہتی ہو۔ اس شخص ہیرڈ کے ساتھ مل کر ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا چاہتی ہو۔ تو میں تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ خود مصیبت میں پھنس جاؤ گی۔ ڈیڈی کبھی ہار نہیں مانتے۔ آخر دم تک مقابلہ کرتے ہیں۔ تمہیں بھی سزا ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔ میں تمہیں سزا سے بچانا چاہتی ہوں۔ اس لیے میں یہاں سچائی معلوم کرنے آئی ہوں۔''
ملڈرڈ نے براہِ راست کٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔
''مجھے افسوس ہے۔'' اس نے کہا۔ ''مگر جو کچھ تم جاننا چاہتی ہو میں نہیں بتا سکتی۔''
''کیوں نہیں بتا سکتیں؟''
''کیونکہ میں خود نہیں جانتی۔''
''تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تم ماں بننے والی ہو یا نہیں؟'' کٹی کے لہجے میں شبہ تھا۔
''یہ بات نہیں ہے... بلکہ...''
''کیا تمہیں رقم کی ضرورت ہے؟''
''یہ بات بھی نہیں۔'' ملڈرڈ اچانک کھڑی ہو گئی اور کھڑکی کے پاس جا کر نیچے جھانکنے لگی۔ ''اچھی بات ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے بتانا ہی پڑے گا۔ مگر وعدہ کرو کہ درمیان میں کوئی سوال نہیں کرو گی اور مجھے اپنے طور پر پوری کہانی سنانے دو گی۔''
''ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو۔''
''میں فیرن ڈرسکل نہیں ہوں۔'' ملڈرڈ نے کہا اور رک رک کر کٹی کو پوری تفصیل سے بتا دیا کہ جس رات اس نے فیرن کو لفٹ دی، اس رات کیا واقعات پیش آئے۔ بعد میں اس نے کارل ہیرڈ کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔

''چنانچہ یہ شخص ہیرڈ جو دعویٰ کر رہا ہے ممکن ہے اس میں کچھ سچائی ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں فیرن ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ اسے ہم دونوں کی شخصیت کی تبدیلی کا ذرا سا شبہ بھی نہیں ہے۔''

کٹی ہیلر نے بڑی حیرت سے داستان سنی اور اپنے ذہن کو اس نئی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار کیا۔

''کیا تم... میرا مطلب ہے کہ تم...'' وہ ہکلائی۔

''نہیں۔ میرے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔''

''مجھے یقین نہیں کہ ہیرڈ تمہیں سچ مچ فیرن خیال کرتا ہے۔'' کٹی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''وہ فیرن کی حیثیت سے تمہارا تحریری بیان لینے کی کوشش اس لیے کر رہا ہے کہ تم مکمل طور پر اس کے قابو میں آ جاؤ۔ اس کے بعد وہ تم سے جو چاہے گا کرائے گا۔ اسے ایک دلچسپ کہانی ملنے کی امید ہے جسے ایک اسکینڈل بنا کر وہ بڑی رقم کما سکے۔ مجھے فیرن کے بارے میں سن کر افسوس ہوا۔ میں اس سے کبھی نہیں ملی مگر میں جانتی ہوں کہ فورسٹر اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ میرے خدا! اب تو واقعات واقعی بہت الجھ گئے ہیں۔ ہیرڈ ایک بڑا اسکینڈل کھڑا کر سکتا ہے۔ ایک خوب صورت، شریف مگر غریب خاندان سے تعلق رکھنے والی لڑکی جو بحیثیت سیکریٹری، ایک دولت مند آدمی کے لڑکے سے محبت کرنے لگتی ہے۔ لڑکا بھی اسے چاہتا ہے مگر لڑکے کا باپ ان کے راستے میں دیوار بن جاتا ہے... مجھے یقین ہے کہ تم ہیرڈ کو دھوکا نہیں دے سکیں۔ وہ جانتا ہے کہ تم کون ہو۔ اور جب تم فیرن نہیں تو وہ لڑکی جو حادثے میں ہلاک ہوئی وہ لازماً فیرن تھی۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بتاتی ہے کہ وہ دو ماہ کی حاملہ تھی۔ ہیرڈ نے یہ بات ڈیڈی کو بتائی تو ضرور اسے پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتا چلا ہوگا۔''

''ممکن ہے خود فیرن نے بھی کسی کو بتایا ہو۔'' ملڈرڈ نے کہا۔

''ہو سکتا ہے۔''

''فیرن نے اچانک جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''شاید اس لیے کہ وہ شریف لڑکی تھی۔ فورسٹر سے بہت محبت کرتی تھی۔ اس نے جانے کا فیصلہ اس لیے کیا کہ فورسٹر بدنام نہ ہو۔ اگر وہ شادی بھی کر لیتے، تب بھی بچے کی وقت سے پہلے پیدائش رسوائی کا سبب بن سکتی تھی... لیکن فورسٹر کو ہرگز اسے جانے کی اجازت نہیں دینا چاہیے تھی۔''

''کسی کو یہ بات معلوم نہیں کٹی۔'' ملڈرڈ نے کہا۔

''لیکن فیرن کے بیگ میں چار ہزار ڈالرز تھے۔''

''اب وہ رقم کہاں ہے؟'' کٹی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

''میرے پاس ہے۔''

''خدا کی پناہ... یہ بات تو ہیرڈ کی کہانی کو اور بھی زوردار بنا دے گی۔ غریب سیکریٹری نے جب محسوس کیا کہ وہ ماں بننے والی ہے تو اس نے کوشش کی کہ دولت مند آدمی کا لڑکا اس سے شادی کر لے۔ مگر باپ نے اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ بڑی سنگ دلی کے ساتھ اسے چار ہزار ڈالرز دیے تاکہ وہ کہیں جا کر خاموشی سے بچے کی پیدائش کے اخراجات برداشت کر سکے۔ ملڈرڈ! مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ سچ ہوگا۔''

''مگر فیرن کے بیگ میں چار ہزار ڈالرز کے نئے نوٹ تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اسے کہاں سے ملے مگر لوگوں کو اندازہ لگانے سے کون روک سکتا ہے۔''

''کیا ہیرڈ تم سے کوئی بات معلوم کرنے میں کامیاب ہوا؟'' کٹی نے سوال کیا۔

''میں نے اسے کچھ نہیں بتایا بلکہ میں مسٹر پیری میسن کے پاس گئی۔ وہ ایک وکیل ہیں۔ انہوں نے تاکید کی ہے کہ اگر ہیرڈ واپس آئے تو میں اسے یہ بتاؤں۔'' ملڈرڈ نے شارٹ ہینڈ میں لکھی ہوئی عبارت پڑھی۔

''تو یہ بات ہے۔ یہی اس کا حل ہے۔'' کٹی جوش سے بولی۔ ''ہم اس شیطان بلیک میلر کو پیری میسن کے حوالے کر دیں گے کہ وہ اس سے جس طرح چاہیں نمٹیں۔''

''لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ پیری میسن کے پاس نہیں جائے گا۔'' ملڈرڈ نے کہا۔ ''اگر تمہارا یہ شبہ درست ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میں فیرن ڈرسکل نہیں ہوں...''

ڈور بیل نے اسے اپنی بات پوری نہیں کرنے دی۔

''ممکن ہے کہ یہ ہیرڈ ہو۔'' ملڈرڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی۔

''ذرا ٹھہرو۔'' کٹی نے سرگوشی میں کہا۔ ملڈرڈ رک گئی۔ ''اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں دروازہ کھولوں اور اس سے کہوں کہ میں فیرن ڈرسکل ہوں؟ اور اس سے پوچھوں کہ مجھ پر حاملہ ہونے کی تہمت لگانے سے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور پھر اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر کے دروازہ بند کر دوں۔''

''کیا وہ تمہیں صورت سے نہیں جانتا۔'' ملڈرڈ نے آہستہ سے پوچھا۔ کٹی نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن تمہارا یہ بہانہ چل نہیں سکے گا۔ میرا خیال ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ایکسیڈنٹ میں فیرن ہلاک ہوئی ہے۔

اور جب تم اسے تھپڑ مارو گی تو وہ جوابی طور پر تمہارا جبڑا توڑ سکتا ہے۔ ہیرڈ جیسے لوگ اتنے مہذب نہیں ہوتے کہ کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔''

''یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔'' کٹی نے جواب دیا اور راہداری سے گزر کر دروازہ کھول دیا۔

ملڈرڈ نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی پھر اسے کٹی کی آواز سنائی دی۔

''میرا خیال ہے کہ تم مجھے نہیں جانتے...''

''مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔'' ہیرڈ نے بات کاٹ دی۔ ''بلکہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم مس کیتھرائن بیلر ہو۔ اب میں اپنا تعارف بھی کرا دوں۔ مجھے کارل ہیرڈ کہتے ہیں۔''

''تمہیں... تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں کون ہوں؟'' کٹی کی آواز سے خود اعتمادی ختم ہو گئی۔ ''میں کبھی تم سے نہیں ملی۔''

''یاد رکھو کہ میں اس کھیل میں اناڑی نہیں ہوں۔'' ہیرڈ ہنسا۔ ''میں اس بلڈنگ کی نگرانی کر رہا تھا۔ ممکن ہے، میں وسٹا ڈیل ہوٹل سے تمہارے تعاقب میں لگا ہوا ہوں۔ کیونکہ تمہارے خاندان کے افراد ہمیشہ وہیں ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر مجھے اندازہ تھا کہ کوئی نہ کوئی حالات کو سلجھانے کی کوشش کرنے ضرور آئے گا۔''

''بہت خوب مسٹر ہیرڈ!'' کٹی نے جواب دیا۔ ''مجھے خود بھی تمہاری تلاش تھی۔ اب چند باتیں میں بھی تمہیں بتا دوں۔ پہلی بات تو یہ کہ اگر تمہیں اس اپارٹمنٹ کے مکین سے مزید کوئی بات کرنا ہے تو مسٹر پیری میسن سے ملاقات کرو جو اس کے وکیل ہیں۔ اگر دفتری اوقات کے بعد رابطہ قائم کرو تو ڈریک ڈیٹکٹو ایجنسی کو فون کرنا۔ دوسری بات یہ مسٹر کارل ہیرڈ کہ یہ پیغام پہنچانے کے بعد میں ایک ذاتی اور پُرزور پیغام بھی دینا چاہتی ہوں۔ یہ اس مقام کا مظہر ہوگا جس کا میں تمہیں اہل سمجھتی ہوں۔''

اس کے بعد ایک زبردست تھپڑ مارنے کی آواز بلند ہوئی اور ساتھ ہی زور سے دروازہ بند کر دیا گیا۔ کٹی واپس آئی تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''بتاؤ میں اپنے ہاتھ کہاں صاف کروں؟'' اس نے ملڈرڈ سے پوچھا۔ ملڈرڈ نے باتھ روم کی طرف اشارہ کر دیا۔ کٹی ہاتھ دھو رہی تھی تو ملڈرڈ نے بھی ایک فیصلہ کر لیا۔

''دیکھو کٹی... میں چاہتی ہوں کہ میں بہ دستور فیرن ڈرسکل بنی رہوں۔ فیرن بہرحال مر چکی ہے اس لیے اس سے میرے خیال میں کوئی فرق بھی نہیں پڑے گا۔ ممکن ہے ہیرڈ کو شبہ ہو کہ میں فیرن نہیں ہوں۔ لیکن جب تک میں اس کا نام اور اس کی شخصیت اختیار کر رہی ہوں، وہ محتاط رہے گا۔ ایک مردہ لڑکی کے بارے میں الزامات شائع کرنا... جو اپنا دفاع نہیں کر سکتی... الگ بات ہے لیکن جو زندہ ہو اس پر الزام لگانا دوسری بات ہے۔ میں فیرن ہی رہنا چاہتی ہوں کیونکہ میں ملڈرڈ کریسٹ کو زندہ کرنا نہیں چاہتی۔ اگر یہ واضح ہو جائے کہ کوئی غیر قانونی بچہ وجود میں آنے والا نہیں ہے تو کوئی میگزین ہیرڈ کی کہانی شائع کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔''

''جب تم نے فیرن کا بیگ کھولا تو تمہیں اس میں چار ہزار ڈالرز ملے؟'' کٹی نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔''

''کیا اس میں کوئی اور بھی چیز تھی جس سے ہمیں مدد مل سکے؟''

ملڈرڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ فیرن کے بیگ میں جو خطوط ملے تھے، اسے وہ خطوط کٹی کو دینے یا ان کے بارے میں بتانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر بھی وہ ان کا کیا کرے گی... اسے اپنی پوزیشن صاف رکھنی ہے۔ قانونی طور پر... وہ جانتی تھی کہ اسے فیرن کی ہر چیز... کارونر... یا کسی پبلک آفیسر کے حوالے کر دینا چاہیے۔

''ٹھیک ہے اگر تم فیرن ہی رہنا چاہتی ہو تو بنی رہو۔ لیکن میں تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ اس سے کچھ پرابلمز پیدا ہوں گی۔''

''پرابلمز تو ہر صورت میں سامنے آئیں گی... مجھے ہیرڈ سے ڈر لگتا ہے۔''

''وہ ایک بزدل بلیک میلر ہے۔''

''میں پھر بھی اس سے خوف زدہ ہوں۔''

''مجھ سے ایک وعدہ کرو۔'' کٹی نے اچانک کہا۔ ''اگر خاندان کا کوئی اور فرد تم سے ملنے آئے تو اسے یہ مت بتانا کہ میں یہاں آ چکی ہوں۔ سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے لیکن میرے والد یا میرے بھائی نے فیرن کو اس لیے رقم دی تھی کہ وہ کہیں جا کر خاموشی سے بچے کی پیدائش کا انتظام کر لے... تو میں اس کی سچائی جاننا چاہتی ہوں۔ مجھے ان لوگوں سے پہلے بھی نظریاتی اختلافات رہے ہیں لیکن یہ کہیں زیادہ سنگین مسئلہ ہے۔''

''میں سوچ رہی ہوں کہ تم نے ہیرڈ کو تھپڑ نہ مارا ہوتا تو اچھا تھا۔''

''وہ انتہائی ذلیل آدمی ہے۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ اس سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے۔'' کٹی نے کہا۔ ''انتظار کرو میں

ابھی پندرہ منٹ میں واپس آتی ہوں۔'' وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

''تم نے میرا پتا کیسے لگایا؟'' ملڈرڈ نے پوچھا۔

''فیرن نے اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ میں اپنی ایک دوست لڑکی کو خط لکھا تھا۔ اور اس نے لکھا تھا کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو زمین اس کے پیروں کے نیچے سے سرک گئی ہے۔ وہ جا رہی ہے اور کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتی کہ وہ کہاں ہوگی۔ وہ لفٹ لے کر لاس اینجلز جائے گی اور وہاں جا کر کوئی ملازمت تلاش کر کے نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرے گی۔ وہ لڑکی جانتی تھی کہ فیرن، فورسٹر سے محبت کرتی ہے اور یہ کہ اس سلسلے میں کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ اس نے سوچا ممکن ہے فورسٹر جاننا چاہے کہ فیرن کہاں گئی ہے اور ایسا ہو تو اسے کسی دشواری کے بغیر فیرن کا پتا مل جانا چاہیے۔ چنانچہ اس لڑکی نے فیرن کا خط مجھے بھیج دیا اور تاکید کر دی کہ میں کسی کو یہ نہ بتاؤں کہ مجھے فیرن کے بارے میں کس سے اور کیسے معلوم ہوا... اور یہ کہ اگر میں مناسب سمجھوں تو ضرورت محسوس ہونے پر فورسٹر کو فیرن کا پتا بتا دوں... بعد میں میری چھوٹی بہن مارگریٹ نے مجھے لکھا کہ فورسٹر اور فیرن کے تعلقات کی وجہ سے ہمارے خاندان کو ایک اسکینڈل کا سامنا ہے اور ڈیڈی بہت زیادہ فکر مند ہیں... اور ہیرڈ نام کا ایک آدمی انہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک ڈیٹکٹو ایجنسی کی خدمات حاصل کیں۔ اسے بتایا کہ فیرن ڈرسکل بہت اچھی اور تجربہ کار سیکریٹری ہے اور حال ہی میں لاس اینجلز آئی ہے، وہ اسے تلاش کرے۔ میرے خیال سے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ ایجنسی نے مجھ سے صرف تیس ڈالرز کی فیس لی اور تمہارا پتا بتا دیا۔''

''اب تمہارے والد اور بھائی کہاں ہیں؟'' ملڈرڈ نے پوچھا۔

''جہاں تک مجھے معلوم ہے، لانسنگ میں ہیں... اچھا، اب میں جا کر تمہارے لیے برف کا سوا خرید کر لاتی ہوں۔''

''برف کا سوا!'' ملڈرڈ نے حیرت سے دُہرایا۔

''ہاں، یہ عورت کا بہترین دوست ہوتا ہے۔ ایک کارگر ہتھیار جو وہ آسانی سے استعمال کر سکتی ہے۔ میری ایک سہیلی کو کسی پولیس آفیسر نے مشورہ دیا تھا کہ جو عورتیں ضرورت کے تحت راتوں کو دیر تک گھر سے باہر رہتی ہیں، اس کی نوک میں ایک کارک لگا کر اسے آسانی سے اپنے بیگ میں رکھ سکتی ہیں۔ مرد ایسے لمبے اور نکیلے ہتھیار سے خوف کھاتے ہیں۔''

''مگر اس وقت تمہیں برف کا سوا کہاں ملے گا؟''

''دو بلاک کے فاصلے پر ایک ناولٹی اسٹور ہے جو اس وقت بھی کھلا ہوتا ہے۔ تم اس ہیرڈ کے بچے کو برف کے سوئے سے دھمکاؤ گی تو وہ پھر کبھی تمہیں پریشان نہیں کرے گا۔''

☆☆☆

کیتھرائن ہیلر کچھ ہی دیر میں واپس آگئی۔

''میں تمہارا ہتھیار لے آئی ہوں۔ تین برف کے سوئے۔'' اس نے بتایا۔

''تین... تین کیوں؟''

''ایک ساتھ تین خریدنے میں فائدہ تھا۔ ایک سوئے کی قیمت اڑتیس سینٹ تھی مگر تین سوئے ایک ڈالر میں مل رہے تھے۔ میں ایک سوا احتیاطاً اپنے پاس بھی رکھنا چاہتی ہوں۔ اب ہیرڈ سوئے سے زخمی ہونے کا خطرہ مول لیے بغیر مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ضروری نہیں کہ تم اسے استعمال ہی کرو۔ یہ تو محض خوف زدہ کرنے کے لیے ہے۔ اچھا، اب میں چلوں گی۔ تم نے جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ میں کسی سے نہیں کہوں گی۔ کچھ باتیں میں خود بھی معلوم کرنا چاہتی ہوں۔ خاص طور پر یہ بات کہ ڈیڈی یا فورسٹر نے کیا واقعی فیرن کو چار ہزار ڈالرز دیے تھے کہ انہیں لے کر وہ ان کا پیچھا چھوڑ دے۔ کسی سے یہ مت کہنا کہ میں یہاں آئی تھی۔ اگر میری ضرورت پڑے تو میں آج رات وسٹاڈیل ہوٹل میں ملوں گی۔ ڈیڈی جب بھی آتے ہیں، وہیں ٹھہرتے ہیں۔ ہوٹل میں سب لوگ مجھ سے واقف ہیں۔ تمہیں مجھ سے رابطہ قائم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ خیال رکھنا، ممکن ہے ڈیڈی اور فورسٹر بھی تم سے ملنے کی کوشش کریں۔ اچھا، گڈ بائی ملڈرڈ!''

جب کٹی چلی گئی تو ملڈرڈ کو کسی حد تک افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے کٹی کو فیرن کے بیگ سے ملنے والے خطوط کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ لیکن ایک طرح سے وہ مطمئن بھی تھی، وہ خطوط فیرن کی ملکیت تھے اور ملڈرڈ کو یہ حق نہیں تھا کہ مزید حالات جانے بغیر وہ ان خطوط کو کسی کے حوالے کرنے کا فیصلہ کرے۔ کٹی کو گئے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ یہ سوچتے ہوئے کہ یہ فون کال ضرور ہیرڈ کی ہوگی، ملڈرڈ نے ریسیور اٹھایا۔ لیکن دوسری طرف سے جو آواز سنائی دی تھی، وہ بڑی باوقار اور بارعب تھی۔

''مس فیرن ڈرسکل؟'' آواز نے پوچھا۔

''جی ہاں۔''

''میرا نام ہیری مین ہیلر ہے۔ تم نے یہ کیا افواہ پھیلائی

ہے کہ ہم لوگوں نے تمہیں رقم دے کر غائب ہونے کی تاکید کی تھی۔''

''یہ افواہ ہے یا سچ ہے، اس کا علم تو تمہیں ہونا چاہیے مسٹر ہیری مین ہیلر۔''

''مجھے کچھ بھی علم نہیں۔ لیکن اگر میرے بیٹے نے ایسی کوئی حرکت کی ہے تو میں اس کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم کارل ہیرڈ نام کے کسی آدمی سے واقف ہو؟''

''ہاں، آج وہ یہاں آیا تھا۔''

''مجھے پتا چلا ہے کہ ہیرڈ ایک کہانی کسی میگزین کو فروخت کر رہا ہے۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے فورسٹر نے تمہیں کچھ خط لکھے ہیں جو تمہارے پاس ہیں۔ اور تم نے وہ خطوط ہیرڈ کو دینے کا وعدہ کیا ہے... کیا یہ سچ ہے؟''

''نہیں۔''

''کیا ایسے خطوط تمہارے پاس ہیں؟''

''ہاں ہیں۔'' ملڈرڈ نے جواب دیا۔ ''مگر میں نے کسی کو بھی ان کے بارے میں نہیں بتایا ہے اور نہ ہی کسی کو دیے ہیں۔''

''اچھی بات ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی مشکل سے تمہیں تلاش کیا ہے۔ بہرحال، میں ابھی تم سے ملنے آ رہا ہوں۔''

یہ کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا گیا۔ ہیری مین نے آنے کی اجازت نہیں چاہی۔ صرف اتنا کہا کہ وہ آ رہا ہے۔ ملڈرڈ نے اندازہ کر لیا کہ یہ شخص اپنا ہر معاملہ اسی طرح کرنے کا عادی ہوگا۔ اچانک ملڈرڈ کو احساس ہوا کہ اس نے ایسی قوتوں کو آزاد کر دیا ہے جن کو وہ کنٹرول نہیں کر سکتی۔ کیا ہیری مین ہیلر، فیرن ڈرسکل کو جانتا ہے؟ کیا وہ اسے پہچان سکتا ہے؟ کیا وہ اسے دیکھتے ہی سمجھ جائے گا کہ وہ فیرن نہیں ہے اور سمجھ جائے گا تو اس کا ردِعمل کیا ہوگا؟ کیا کٹی کو واقعی معلوم نہیں تھا کہ اس کا باپ بھی شہر میں موجود ہے؟ اب وہ ان خطوط کا کیا کرے؟ کٹی کا کہنا درست تھا۔ ہیرڈ اس حادثے اور فیرن کے بینک سے رقم نکالنے کے بارے میں اقبالی بیان چاہتا ہے۔ اگر اس نے ایسا کوئی بیان فیرن کی حیثیت سے دیا تو وہ ہیرڈ کے قبضے میں آ جائے گی۔ یوں ہیرڈ بھی حقیقت میں ان خطوط کے پیچھے ہے۔ ملڈرڈ وہ خطوط نہ ہیرڈ کو دینا چاہتی تھی نہ ہیری مین ہیلر کو جو بالواسطہ فیرن کی موت کا ذمے دار تھا۔ ملڈرڈ نے ایک دم سے فیصلہ کیا کہ وہ ہیری مین ہیلر سے ملنا نہیں چاہتی۔ وہ بہت کچھ جانتی ہے پھر بھی چند باتوں کے بارے میں اسے بہت کم معلوم ہے۔

اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔ خطوط کا پیکٹ اس کے اندر رکھا۔ اپارٹمنٹ کی روشنیاں بجھائیں اور باہر نکل گئی۔

☆☆☆

پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کھانا کھا رہے تھے کہ ویٹر نے انہیں ڈریک کا پیغام دیا کہ وہ جانے سے پہلے اسے فون کر لیں۔ وہ دونوں کھانا ختم کر چکے تھے۔ میسن نے ڈیلا کو اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر فون بوتھ کی طرف چل دی۔ کچھ دیر کے بعد وہ واپس آئی اور بتایا۔ ''دو معاملات تمہاری توجہ چاہتے ہیں۔''

''کیسے معاملات؟''

''پہلی بات۔ فیرن فوراً تم سے ملنا چاہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بہت ہی اہم معاملہ ہے۔ ڈریک کے آدمی کا کہنا ہے کہ وہ بہت گھبرائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔ ''دوسری بات یہ کہ تمہیں وہ آدمی ہیرڈ تو یاد ہوگا جس کا ذکر فیرن نے کیا تھا؟'' میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اس نے فون کیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ ایک اہم معاملے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس معاملے کا تعلق تمہارے ایک مؤکل سے ہے۔ اس نے ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹ کے ایک فلیٹ کا نمبر بھی بتایا ہے۔''

''اچھا تو پہلے فیرن کو فون کر کے پوچھا جائے کہ کیا بات ہے؟'' میسن نے کہا اور خود بھی ڈیلا کے ساتھ چل دیا۔

ڈیلا نے نمبر ڈائل کیا اور رابطہ قائم ہونے پر بولی۔ ''ہیلو فیرن! میں ڈیلا اسٹریٹ، پیری میسن کی سیکریٹری بات کر رہی ہوں۔ مسٹر میسن تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔'' اور یہ کہتے ہوئے اس نے ریسیور میسن کو دے دیا۔

''ہیلو فیرن! کیا بات ہے؟''

''مسٹر میسن! بہت سی باتیں ایک ساتھ ہو گئی ہیں۔'' ملڈرڈ نے جواب دیا۔ ''کچھ باتیں میں نے ابھی تک تمہیں نہیں بتائی ہیں جن کی وجہ سے بہت سی الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔''

''کیا یہ باتیں کل نہیں ہو سکتیں؟''

''نہیں۔ میرے اپارٹمنٹ میں کوئی گھس آیا تھا... کچھ چیزیں چرانے کے لیے۔ اس نے مجھے دھکا دیا اور میں نے اس پر برف کے سوئے سے حملہ کر دیا۔''

''شاباش... پھر کیا تم اسے زخمی کرنے میں کامیاب

ہوئیں؟''

''زخمی تو وہ ضرور ہوا ہوگا کیونکہ اسے لگنے کے بعد برف کا سوا میرے ہاتھ سے نکل گیا اور اب نہیں مل رہا ہے۔''

''کیا تم نے پولیس میں رپورٹ کی؟'' میسن نے جلدی سے پوچھا۔

''نہیں، کئی وجوہات ہیں جن کے باعث میں رپورٹ کرنا نہیں چاہتی۔''

''فیرن! تم نے بڑی حماقتیں کی ہیں۔ بہرحال، اب اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ اندر سے مقفل کرلو اور کوشش کرو کہ میرے آنے تک کسی اور مصیبت میں نہ پڑو۔ میں تم سے ساری بات ذاتی طور پر سننا چاہتا ہوں۔'' میسن نے ریسیور رکھ دیا اور ڈیلا سے کہا۔ ''تم ہیرڈ کو فون کر کے اس سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ لگتا ہے آج کی رات ہمیں بہت مصروف رہنا ہوگا۔''

ڈیلا نے وہ نمبر ڈائل کیا جو ہیرڈ نے دیا تھا۔ جواب کسی عورت نے دیا۔ ڈیلا نے بتایا کہ وہ پیری میسن کی سیکریٹری ہے اور مسٹر میسن، ہیرڈ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میسن نے ریسیور لے لیا۔ چند لمحوں کے بعد ایک مرد کی آواز ابھری وہ کھانس رہا تھا۔

''ہیلو! میں ہیرڈ بات کر رہا ہوں۔ مجھے تم سے بات کرنا ہے۔'' ایک بار پھر کھانسنے کی آواز آئی۔

''کیا چاہتے ہو؟'' میسن نے پوچھا۔

''تمہاری مؤکلہ نے میرے سینے میں برف کا سوا مار دیا ہے۔'' ہیرڈ کی آواز سے کمزوری ظاہر ہو رہی تھی۔

''یہ واقعہ کہاں ہوا؟''

''فیرن ڈرسکل کے اپارٹمنٹ پر۔''

''کیا تم نے پولیس میں رپورٹ کی؟''

''بالکل نہیں۔''

''کیوں؟''

''اس طرح کے کسی واقعے سے نمٹنے کا یہ طریقہ نہیں ہوتا۔''

''پھر کیا طریقہ ہوتا ہے؟''

''یہاں میرے گھر آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں گا۔''

''تم نے کچھ علاج کرایا؟''

''طبی اعتبار سے زخم اتنا خطرناک نہیں ہے لیکن قانونی طور پر بے حد سنگین ہے۔''

''ٹھیک ہے، میرے خیال سے اب وقت آ گیا ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان بات ہو جائے۔ تم کہاں ہو؟''

''اپنے اپارٹمنٹ میں۔ ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹس۔ اپارٹمنٹ نمبر 218۔''

''میں جہاں سے بات کر رہا ہوں یہاں سے یہ جگہ زیادہ دور نہیں ہے۔ انتظار کرو۔ میں آ رہا ہوں۔''

میسن نے ریسیور رکھ دیا پھر ڈیلا کی طرف دیکھا۔

''یہ ایک عجیب الجھن ہے۔ فیرن نے کسی کو اپنے اپارٹمنٹ میں چوری کرتے دیکھا اور اس پر برف کے سوئے سے حملہ کر دیا۔ بہ ظاہر اسے کچھ اندازہ نہیں کہ برف کا سوا چور کے کہاں لگا۔ لیکن زخم اتنا گہرا ضرور تھا کہ سوا اس میں گڑا رہ گیا اور فیرن کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ زخمی ہونے والا جو کوئی بھی تھا اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ اب ہیرڈ کا کہنا ہے کہ فیرن نے اس پر سوئے سے حملہ کیا اور سوا اس کے سینے میں لگا ہوا ہے۔ ہمیں جا کر دیکھنا ہی پڑے گا۔ مگر پہلے ہم فیرن کے پاس جائیں گے پھر اس سے واقعات معلوم کر کے ہیرڈ سے نمٹنے کی کوشش کریں گے۔''

''لیکن کیا فیرن نے پولیس کو اطلاع نہیں دی؟''

''اصل مشکل یہ بھی ہے۔ وہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے۔ ریکس مور اپارٹمنٹس یہاں سے پانچ منٹ کے فاصلے پر ہیں۔''

وہ دونوں ریسٹورنٹ سے نکلے اور ایک ٹیکسی پکڑ کر ریکس مور اپارٹمنٹس پہنچے۔ ملڈرڈ بڑی بے چینی سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور میسن کو دیکھ کر اطمینان کی سانس لی۔

''اب بتاؤ حقیقت میں سب کچھ کس طرح ہوا؟''

''میں تمہیں کچھ اپنی ذاتی داستان بھی بتانا چاہتی ہوں۔''

''پھر جلدی سے شروع ہو جاؤ۔''

''مجھے مچی گان... لانسنگ سے ایک نوجوان فورسٹر بیلر کی وجہ سے نکلنا پڑا۔ اس کا خاندان مجھے پسند نہیں کرتا تھا... یہ ایک لمبی کہانی ہے۔''

''مختصر کر کے سنا دو... مگر جلدی۔''

''فورسٹر کی ایک بہن ہے... کیتھرائن۔ بہت شریف لڑکی ہے۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ وہ آج رات یہاں مجھ سے ملنے آئی۔ اس نے بتایا کہ اسے مجھ سے ہمدردی ہے اور اس کے خاندان نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔''

''برف کے سوئے کے بارے میں بتاؤ۔''

''کیتھرائن انہیں میرے لیے خرید کر لائی تھی۔''

''انہیں خرید کر لائی تھی۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک سے زیادہ لائی تھی؟''

''ہاں۔''
''مگر کیوں؟''
''اس کا کہنا ہے کہ بلیک میلر بزدل ہوتے ہیں اور اگر میں ہیرڈ کو سوئے سے دھمکاؤں تو وہ میرا پیچھا چھوڑ دے گا۔''
''لیکن اس کے ساتھ تمہیں ایک خطرناک ہتھیار سے حملہ کرنے کا مجرم بھی بنا دے گا۔'' میسن نے خشک لہجے میں کہا۔ ''وہ کتنے سوئے لائی تھی؟''
''تین!''
''اب وہ کہاں ہیں؟''
''ان میں سے ایک دروازے کے پاس میز پر رکھا ہے۔'' ملڈرڈ نے بتایا۔ میسن نے سوا اٹھا کر دیکھا۔
''اس پر اڑتیس سینٹ قیمت کی چٹ لگی ہے۔ مگر یہ کہ ایک ڈالر میں تین سوئے مل سکتے ہیں۔ دکان کا نام آرکیڈ ناولٹی اسٹور ہے۔''
''آرکیڈ ناولٹی اسٹور تھوڑی ہی دور ہے اور وہاں ہر طرح کی متفرق چیزیں ملتی ہیں۔''
''اور وہ برف کے سوئے بھی فروخت کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے، اس کے بعد کیا ہوا؟''
''میں باہر گئی ہوئی تھی۔ واپس آئی اور لائٹ کا سوئچ آن کیا مگر روشنی نہیں ہوئی۔ میں نے دو تین بار کوشش کی... مگر بے فائدہ، تب مجھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا جیسے کوئی میری طرف آرہا ہو۔ میں نے غیر ارادی طور پر ایک سوا اٹھا لیا۔ اسی وقت کوئی مجھ سے بڑے زور سے ٹکرایا بلکہ اس نے حملہ کیا۔ جیسے کوئی فٹ بال کا کھلاڑی بال چھیننے کے لیے ٹکراتا ہے۔ سو میرے ہاتھ میں تھا جسے میں نے حملہ آور کی جانب کر رکھا تھا اور پھر...'' ملڈرڈ سسکیاں لینے لگی۔
''رونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بتاؤ پھر کیا ہوا؟''
''سوا اس شخص کے جسم میں کہیں چبھ گیا یا شاید گھس گیا۔ وہ جو کوئی بھی تھا... مرد یا عورت، تیزی سے آگے بڑھا اور میرے ہاتھ سے نکل گیا۔''
''سوا فرش پر نہیں گرا؟''
''نہیں۔ وہ جو کوئی بھی تھا سوا اس کے ساتھ ہی چلا گیا۔''
میسن نے چند لمحے غور کیا پھر ڈیلا اسٹریٹ سے کہا۔
''ڈیلا! تم ابھی آرکیڈ ناولٹی اسٹور جاؤ اور تین برف کے سوئے جلد سے جلد خرید لاؤ۔ نیچے ٹیکسی کھڑی ہے، اسے لے جاؤ۔''
ڈیلا کے جانے کے بعد میسن پھر ملڈرڈ سے مخاطب ہوا۔
''تمہارے دوست ہیرڈ نے فون کیا تھا اور اس کا کہنا ہے کہ کسی نے اس کے سینے پر برف کے سوئے سے حملہ کیا تھا۔''
ملڈرڈ نے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے۔
''تمہارے پاس اس اپارٹمنٹ میں ضرور کوئی ایسی چیز ہے جسے کوئی پانے کے لیے بے تاب ہے۔ وہ کیا ہے... رقم یا خطوط!''
''میرے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ میرے پاس کچھ خط ہیں۔''
''خیال کیا جاتا ہے سے کیا مطلب ہے؟''
''وہ خط فیرن... میرا مطلب ہے، میرے نام لکھے گئے تھے۔'' ملڈرڈ نے کہا۔ میسن نے اسے غور سے گھورا۔
''تم نے کہا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ خط تمہارے پاس ہیں۔ صاف صاف بتاؤ ہیں یا نہیں؟''
''ہاں... ہیں۔''
''کہاں ہیں؟''
''میرے بیگ میں۔ میں انہیں ساتھ لے گئی تھی۔''
''ہیرڈ انہیں کیوں حاصل کرنا چاہتا ہے؟''
''تاکہ ایک میگزین کے ہاتھ فروخت کر سکے۔''
''دیکھو لڑکی! تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو۔ کیا تم حقیقت میں فیرن ڈرسکل ہو؟'' میسن نے تیزی سے پوچھا۔ ملڈرڈ بہت خوف زدہ نظر آرہی تھی۔
''میں ابھی بات نہیں کر سکتی۔'' ملڈرڈ ایک کرسی پر گر کر بے تحاشا رونے لگی۔
''یہ رونا دھونا ختم کرو۔ تمہارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''مجھے کچھ اندازہ نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسنے لگے ہیں لیکن اگر کچھ ہو جائے اور پولیس تم سے سوالات کرے تو تمہیں ایک ہی بات کہنا ہے کہ تم اپنے وکیل کی موجودگی کے بغیر کسی سوال کا جواب دینا نہیں چاہتیں۔ کیا تم یہ کر سکو گی؟''
''اگر تم کہتے ہو تو ضرور یہی جواب دوں گی۔''
''میں یہی چاہتا ہوں۔ اب بتاؤ کہ وہ گم شدہ برف کا سوا کہاں ہے؟ تین سوئے تھے۔ ایک ہیرڈ کے جسم میں ہے دوسرا کہاں ہے؟''
''وہ کٹی... میرا مطلب ہے کیتھرائن کے پاس ہے۔''
''اس کا پورا نام کیا ہے؟''
''کیتھرائن ہیلر!''
''وہ کہاں رہتی ہے؟''

''وہ وسٹا ڈیل ہوٹل میں ٹھہری ہے اور لانسنگ سے آئی ہے۔ بہت دولت مند خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے والد کا نام ہیری مین بیلر ہے جو ایک بڑا صنعت کار ہے۔ کیتھرائن کے بھائی کا نام فورسٹر بیلر ہے۔ وہی میری اس حالت کا ذمے دار ہے۔ میرا مطلب ہے کہ میرے حاملہ ہونے کا ذمے دار ہے۔''

''کتنے دنوں کا حمل ہے؟''

''دو مہینے کا... نہیں... نہیں مسٹر میسن! میں حقیقت میں حاملہ نہیں ہوں۔'' ملڈرڈ نے کہا اور پھر رونے لگی۔

میسن نے اپارٹمنٹ کا جائزہ لینا شروع کیا جس کی الماری اور میزوں کی درازیں باہر نکال دی گئی تھیں اور ان کی چیزیں بکھری پڑی تھیں۔

''ہمیں اس کی رپورٹ کرنا پڑے گی۔'' اس نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس کی رپورٹ نہیں کر سکتے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ابھی اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہیں ساری بات بتا سکوں۔''

میسن نے دوبارہ گری ہوئی چیزوں کو دیکھا۔ اسے ملڈرڈ کا بیگ کرسی پر رکھا نظر آیا، اس نے اسے اٹھا کر کھولا۔

''کیا یہی وہ خطوط ہیں؟''

''ہاں۔''

میسن نے خطوط نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیے۔ دوبارہ بیگ میں جھانکا اور پھر اچانک پوچھا۔

''تمہیں یہ ساری رقم کہاں سے ملی؟''

''اگر لوگوں کو معلوم ہو گیا تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ رقم میں نے چرائی ہے۔'' ملڈرڈ روتے ہوئے بولی۔

''یہ ہے کس کی؟''

''فیرن ڈرسکل کی۔''

''تب تم فیرن نہیں ہو... ملڈرڈ کریسٹ ہو۔''

''ہاں۔''

کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میسن نے دروازہ کھولا۔ باہر ڈیلا اسٹریٹ کھڑی تھی۔

''میں برف کے تین سوئے لے آئی ہوں۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ پہلے والے تھے لیکن اب ان کی قیمت بدل گئی ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''اب ہر سوئے کی قیمت اکتالیس سینٹ ہے اور ایک ساتھ تین خریدنے پر کوئی رعایت بھی نہیں ہے۔''

''قیمت کیسے بڑھ گئی؟''

''جو عورت فروخت کر رہی تھی، اس کے ہاتھ سے ایک سوا گر گیا۔ جب میں نے اسے اٹھایا تو پہلی مرتبہ دیکھا کہ اس پر اکتالیس سینٹ کی چٹ لگی ہے۔ تب میں نے پوچھا کہ کیا ایک ڈالر میں تین سوئے نہیں مل رہے ہیں؟ اس نے وضاحت کی کہ کچھ دیر قبل کسی نے تین سوئے ایک ساتھ خریدے تھے۔ عورت نے دوسرے سوئے رکھنے کے لیے اسٹاک کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ صرف چھ سوئے باقی رہ گئے ہیں۔ اس نے مزید سوؤں کا آرڈر دیا تب اسے بتایا گیا کہ اب ان کی قیمت بڑھ گئی ہے اور اب ایک سوا اکتالیس سینٹ کا ہے اور رعایت بھی ختم کر دی گئی ہے۔ چنانچہ عورت نے جو سوئے اس کے پاس باقی رہ گئے تھے، ان پر نئی قیمت کی چٹ لگا دی۔''

''دیکھو ملڈرڈ۔'' میسن نے کہا۔ ''ابھی اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم سے ساری تفصیل پوچھوں۔ میں ہیرڈ سے ملنے جا رہا ہوں تاکہ اس پر سوئے سے جو حملہ کیا گیا ہے اس کے بارے میں معلوم کروں۔ لیکن میں تمہیں مکمل اور یقینی ہدایات دے رہا ہوں۔ اگر کوئی بھی تمہارے پاس آ کر سوال کرے کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا... یا کوئی تمہارے اپارٹمنٹ میں گھسا تھا... یا کسی پر بھی برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا تھا تو تمہارا صرف ایک ہی جواب ہوگا کہ تم کوئی تبصرہ کرنا یا کوئی جواب دینا نہیں چاہتیں۔ میں یہاں تمہارے پاس میز پر دو سوئے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس کا مطلب ہوگا کہ تمہارے پاس تین سوئے ہو جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم برف کے سوؤں سے ان کی قیمت کی چٹیں الگ کر کے ضائع کر دو۔ اس صورت میں تمہارے پاس بالکل ایک جیسے تین سوئے رہ جائیں گے۔ اگر پولیس نے تحقیقات کی اور اسے پتا چلا کہ ایک عورت نے تین سوئے خریدے تھے تو اسے تمہارے اپارٹمنٹ میں تینوں سوئے مل جائیں گے۔ ان میں سے کوئی غائب نہیں ہوگا۔''

''لیکن کیا وہ یہ معلوم نہیں کر لیں گے کہ...''

''ممکن ہے بشرطیکہ انہوں نے تحقیقات کی تب! لیکن اگر انہیں کوئی براہِ راست شکایت نہیں ملی تو یہ چیز انہیں تحقیقات کرنے سے روک سکتی ہے۔ میں یہ خطوط لیے جا رہا ہوں۔''

''رقم بھی لے جاؤ۔''

''نہیں... وہ جہاں ہے وہیں رہنے دو... بلکہ اسے ایک لفافے میں رکھ دو اور لفافے پر لکھ دو... فیرن ڈرسکل کی ملکیت! اس کے بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا اور کسی سوال کا کوئی جواب مت دینا۔ آؤ ڈیلا... چلیں۔''

میسن اور ڈیلا اسٹریٹ اپارٹمنٹ سے باہر چلے گئے۔ لفٹ میں ڈیلا نے پوچھا۔

''میں اس زائد برف کے سوئے کا کیا کروں؟''

''ہیرڈ کہتا ہے کہ میری مؤکلہ نے اس کے سینے میں برف کا سوا مار دیا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''لیکن غالباً اس نے صرف ایک عورت کو اپارٹمنٹ میں آتے دیکھا ہوگا۔ اس نے عورت کو راستے سے ہٹانے کے لیے حملہ کیا اور جب وہ گر گئی تو بھاگ نکلا۔ برف کا سوا اسے نظر نہیں آیا ہوگا اور چونکہ وہ بہت نکیلا تھا اس لیے کسی خاص تکلیف کے بغیر اس کے سینے میں گھس گیا۔ پھر جب وہ اپارٹمنٹ سے باہر گیا تو اس نے اپنے سینے میں برف کا سوا پیوست دیکھا۔ جس طرح ہماری مؤکلہ نے پولیس کو رپورٹ نہیں کی، اسی طرح وہ بھی رپورٹ کرنے سے بچنا چاہتا تھا... چنانچہ اس نے مجھے فون کیا۔''

''اور اس سے اس کا مقصد کیا تھا؟''

''اس کا جواب ہم خود ہیرڈ سے معلوم کریں گے۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ وہ کوئی سودا کرنا چاہتا ہے اور وہ سودا یہی ہوگا کہ وہ اپنی زبان بند رکھنے کے بدلے ان خطوط کا مطالبہ کرے گا۔ چنانچہ جس وقت ہم اس کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوں گے تو میں اسے... یا جو کوئی اور بھی وہاں ہوا، اسے باتوں میں لگا لوں گا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر تم برف کا سوا کہیں چھپا دینا۔ دستانے پہنے رہنا تاکہ تمہاری انگلیوں کے نشان سوئے پر نہ رہ جائیں۔''

''مگر اس پر قیمت کی جو چٹ لگی ہے اس کا کیا ہوگا؟''

''اسے لگا رہنے دینا۔''

''مگر کیوں... اگر اس پر اس سوئے سے حملہ کیا گیا جس پر دوسری قیمت کی چٹ...''

''یہی تو بات ہے۔'' میسن نے جلدی سے کہا۔ ''میں یہی چاہتا ہوں کہ ہم برف کے سوؤں کو الگ الگ پہچان سکیں... یعنی اس سوئے کو جو تم چھپاؤ گی اور اس سوئے کو جس سے کسی نے اس پر حملہ کیا۔ اگر ہیرڈ پولیس کے پاس نہیں جاتا ہے تو ہم صرف اسے ایک سوا پیش کریں گے اور اگر وہ پولیس کے پاس جاتا ہے تو پولیس کو اس کے اپارٹمنٹ سے دو سوئے ملیں گے اور یہ ذمے داری ہیرڈ کی ہوگی کہ وہ پولیس کو ان دونوں کے بارے میں الگ الگ مطمئن کرے کہ حقیقت میں اس پر کس سوئے سے حملہ کیا گیا تھا۔''

''کیا میں مستقل دستانے پہنے رہوں؟''

''نہیں، سوا چھپانے کے بعد دستانے اتار دینا کیونکہ اس کے بعد تمہیں میری سیکریٹری کی حیثیت سے وہاں ہونے والی گفتگو نوٹ کرنا ہوگی۔''

دونوں ٹیکسی میں بیٹھے۔ میسن نے ڈرائیور کو پتا نہیں بتایا بلکہ یونہی چلتے رہنے کو کہا اور جب ٹیکسی ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹ سے کچھ آگے نکل گئی تو میسن نے ڈرائیور کو ٹھہرنے کو کہا۔ میسن نے اسے پانچ ڈالر کا نوٹ دیا کہ کرایہ کاٹ کر باقی تم رکھ لو۔ پھر اسے مزید دو ڈالرز دیے۔ ڈرائیور نے خوش ہو کر اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ یہ احسان کبھی نہیں بھولے گا۔

''اس صورت میں تم اپنا اصل کرایہ لے کر باقی ساری رقم واپس کر دو۔'' میسن نے کہا۔

ڈرائیور نے چند لمحے سوچا پھر مسکراتے ہوئے بولا۔

''میری یادداشت بے حد کمزور ہے۔'' میسن نے اسے تین ڈالرز اور دیے۔

''ایک ٹیکسی ڈرائیور میں یہ صلاحیت سب سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔'' اس نے کہا۔

ٹیکسی چلی گئی۔ میسن اور ڈیلا اسٹریٹ ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹ واپس آئے۔ میسن نے دیوار پر لکھے ناموں کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا کہ کارل ہیرڈ 218 نمبر کے اپارٹمنٹ میں مقیم ہے۔ میسن نے بٹن دبایا، فوراً ہی کلک کی آواز کے ساتھ دروازے کا قفل کھل گیا۔ وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچے۔ تقریباً چھ دروازے چھوڑ کر راہداری میں ایک عورت کھڑی نظر آئی۔

''تم مسٹر میسن ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں۔''

''تو آؤ... کارل تمہارا انتظار کر رہا ہے۔''

عورت انہیں اپارٹمنٹ میں لے گئی۔ آرام کرسی پر ایک آدمی آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔ عورت نے اسے آواز دی۔ ہیرڈ نے آنکھیں کھول دیں۔ عورت نے میسن کا تعارف کرایا۔

''مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے۔''

''تم ہیرڈ ہو؟'' میسن نے پوچھا۔ عورت ڈیلا کی طرف متوجہ ہوئی۔

''ہاں۔''

''اور یہ عورت تمہاری بیوی مسز ہیرڈ ہے۔'' میسن نے سوال کیا۔ یہ سنتے ہی عورت میسن کی طرف گھوم گئی۔

''سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے کارل!'' وہ بولی۔

ہیرڈ چند لمحے ہچکچایا پھر بولا۔

''ہاں، یہ مسز ہیرڈ ہے۔''

''تم دونوں کی شادی کو کتنی مدت ہوئی؟'' میسن نے سوال کیا۔ وہ دانستہ کوشش کر رہا تھا کہ عورت اور ہیرڈ دونوں میں سے کوئی ڈیلا کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' عورت نے تیزی سے کہا۔

''میں جاننا چاہتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''میں وکیل ہوں اور ایک زخمی آدمی سے میرا واسطہ پڑا ہے۔ میرے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ تم دونوں کی شادی کو کتنے دن ہوئے۔''

''اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔''

میسن نے دزدیدہ نظروں سے ڈیلا کی طرف دیکھا جو اِدھر اُدھر گھوم کر سوا چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ پھر وہ ہاتھ دھونے کے بہانے کچن میں چلی گئی، کوئی اس طرف متوجہ نہیں ہوا۔

''مسٹر میسن ایک وکیل ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ ہماری مدد کریں گے۔'' ہیرڈ نے عورت کو سمجھانا چاہا۔

''مجھے اس کی پروا نہیں کہ تم کیا خیال کرتے ہو۔ میرے ذاتی معاملات کا تعلق صرف میری ذات سے ہے۔ میں کسی چالاک وکیل کو یہ اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ مجھے اپنا تختۂ مشق بنائے۔''

''برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف صورتِ حال کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔''

''اب تو تمہیں معلوم ہو گیا نا؟''

ڈیلا اسٹریٹ کچن سے واپس آ گئی اور اپنے بیگ سے شارٹ ہینڈ کی نوٹ بک اور پنسل نکال کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ میسن نے اس کا تعارف بھی کرا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ ہونے والی گفتگو لکھتی جائے گی۔

''تمہارا کہنا ہے کہ تم پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا؟'' میسن نے ہیرڈ سے پوچھا۔

''ہاں۔''

''وہ برف کا سوا کہاں ہے؟''

''وہ ہمارے پاس ہے۔'' عورت نے جواب دیا۔

''میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ رکھ دیا ہے۔''

''تمہیں یہ خیال کیوں ہوا کہ مجھے تم پر کسی حملے سے کوئی دلچسپی ہو گی؟'' میسن نے ہیرڈ سے پوچھا۔

ہیرڈ نے ایک کمبل اوڑھ رکھا تھا۔ اس نے کمبل کے نیچے کچھ حرکت کی۔

''تمہیں کچھ نہیں... بہت زیادہ دلچسپی ہو گی۔'' وہ بولا۔

''کیوں؟''

''تم فیرن ڈرسکل کی وکالت کر رہے ہو۔''

''تو کیا اس نے تم پر حملہ کیا تھا؟''

ہیرڈ آنکھیں بند کر کے خاموش ہو گیا پھر کچھ دیر کے بعد آنکھیں کھول کر بولا۔

''پھر تمہارے خیال میں اور کس نے کیا تھا؟''

''میں یہاں اندازے لگانے نہیں آیا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''میں اس لیے آیا ہوں کہ تم نے کہا تھا کہ میرے ایک مؤکل نے تم پر حملہ کیا ہے۔ اب اگر تمہارے پاس کچھ کہنے کے لیے ہے تو بتاؤ، ورنہ میں جا رہا ہوں۔''

''مجھ پر فیرن ڈرسکل نے حملہ کیا تھا اور وہ تمہاری مؤکلہ ہے۔''

''یہ کیسے ہوا؟''

''میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ میں ایک ایکسیڈنٹ کی تحقیقات کر رہا تھا جس میں وہ بھی ملوث ہے۔ میں اس کے اپارٹمنٹ گیا۔''

''کہاں؟''

''ریکس مور اپارٹمنٹ نمبر 309۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''میں نے دروازہ تھوڑا سا کھلا دیکھا۔ میں نے ڈور بیل کا بٹن دبایا۔ اچانک دروازہ کھلا اور فیرن بولی۔ ''اوہ، یہ تم ہو...اور یہ کہنے کے ساتھ ہی اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں اس وقت برف کا سوا نہیں دیکھ سکا۔ میں نے ایک تیز چبھن محسوس کی۔ مجھے کوئی درد وغیرہ محسوس نہیں ہوا۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اندر اس کے علاوہ کوئی اور بھی تھا۔ میں باتیں کرنے کی آوازیں سن سکتا تھا۔''

''پھر تم نے کیا کیا؟''

''میں نے پھر گھنٹی بجائی۔ دستک دی اور جب دیکھا کہ وہ دروازہ کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی، تب میں نے فیصلہ کیا کہ میں اسے اس حرکت پر افسوس کرنے پر مجبور کر دوں گا۔ میرے پاس اس کے خلاف بہت ثبوت ہیں۔''

''بولتے جاؤ۔''

''میں واپس جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف چلا اور تب میں نے پہلی مرتبہ برف کا سوا اپنے سینے میں گھسے ہوئے دیکھا۔'' اس نے عورت کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''نیلی! ایک ڈرنک تو بنا لاؤ۔''

عورت کچن میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ وہسکی کی ایک

بوتل اور گلاس میں کچھ پانی لیے واپس آئی۔ اس نے گلاس میں وسکی ملا کر ہیرڈ کو دے دی اور ہیرڈ کے کہنے پر گلاس اس کے ہونٹوں سے لگا کر پلا بھی دی۔ ہیرڈ نے سردی لگنے کی شکایت کی... کہ جب سے وہ واپس آیا ہے، اسے ٹھنڈ محسوس ہو رہی ہے۔

''تمہارا کوئی ڈاکٹر ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''نہیں۔''

''تو بہتر ہے کسی کو بلالو۔''

''مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔''

''کیوں؟''

''ڈاکٹر بہت سے سوالات کرتے ہیں۔''

''کیا برف کا سوا پورا تمہارے سینے میں گھس گیا تھا۔''

''ہاں۔ دستے تک پورا کا پورا۔''

''تب بہتر ہوگا کہ کسی ڈاکٹر کو دکھا دو۔''

''میں نے بتایا نا کہ مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر الٹے سیدھے سوال کرتے ہیں اور پھر جو کچھ جانتے ہیں پولیس کو بتا دیتے ہیں۔''

''میرے خیال سے پولیس کو اطلاع دینا ضروری ہے۔''

''یہ تمہاری مؤکلہ کے لیے اچھا نہیں ہوگا۔'' ہیرڈ نے نظریں چرائیں۔

''اپنے مؤکل کے مفاد کا خیال رکھنا میرا کام ہے۔''

''چلو ٹھیک ہے۔ پولیس میں رپورٹ کرنا میرے لیے بھی بہتر نہ ہوگا۔''

''کیوں؟''

''میں کوئی مثالی شہری نہیں ہوں۔'' ہیرڈ نے جواب دیا پھر اٹکتے ہوئے بولا۔ ''میں... ایک موقع پرست ہوں۔''

''اور ایک بلیک میلر بھی!''

''اس نے یہ تو نہیں کہا۔'' نیلی نے میسن کو گھور کر دیکھا۔

''میں اس کی بات کی وضاحت کر رہا تھا۔''

''تمہیں اس کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے بارے میں خود وضاحت کر سکتا ہے۔''

''فیرن کے پاس کچھ خطوط ہیں۔'' ہیرڈ بولا۔ ''مجھے نہیں معلوم کہ تم اس کے بارے میں کتنا کچھ جانتے ہو۔ مگر مچی گان لانسنگ میں اس کے فورسٹر بیلر سے تعلقات تھے۔ فورسٹر، ہیری مین بیلر کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اور یہ ہیری مین بہت بڑا صنعت کار ہے۔ فیرن، فورسٹر کی سیکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے اور پھر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ میرا خیال ہے کہ شاید کسی کو معلوم ہو گیا کہ ہیری مین بیلر دادا بننے والا ہے۔ لیکن بات اس کو پسند نہیں آئی۔ میں ایک انشورنس کمپنی کا انوسٹی گیٹر ہوں۔ اس کے علاوہ میں ایک میگزین کا کالم نگار بھی ہوں۔ اپنی تحقیقات سے جو کچھ میں نے معلوم کیا، اس پر مجھے تب تک یقین نہیں آیا جب تک میں نے فیرن سے ملاقات نہیں کی۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ میں صحیح راستے پر ہوں۔ مشکل یہ تھی کہ کہانی بہت دھما کا خیز تھی۔ لیکن اسے شائع کرنے کے لیے میگزین کو ٹھوس ثبوت درکار تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ فورسٹر نے فیرن کو کچھ خط لکھے تھے۔ یہ بھی پتا چلا کہ ہیری مین بیلر نے فیرن کو ایک بڑی رقم دی کہ وہ کسی جگہ جا کر خاموشی اور رازداری سے بچے کی پیدائش کا انتظام کر لے۔ یہ ایک ایسی داستان تھی جس کے لیے میرا میگزین دس ہزار ڈالرز دینے کے لیے آمادہ ہے۔ میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں سوائے ان خطوط کے۔ اسی وجہ سے میں فیرن کے اپارٹمنٹ گیا تھا۔''

''اور تم یہ سب باتیں مجھے بتا رہے ہو۔'' میسن نے کہا۔

''ہاں۔''

''اور اس کی سیکریٹری اس گفتگو کا ایک ایک لفظ نوٹ کر رہی ہے۔'' نیلی نے کہا۔

''کرنے دو۔ اس معاملے میں میسن کو میرا ساتھ دینا ہی پڑے گا۔'' ہیرڈ نے جواب دیا۔ ''میں اس سے پہلے بھی اس سے ملنے گیا تھا اور شرافت سے معاملہ طے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چنانچہ میں دوبارہ گیا۔''

''ذرا ٹھہرو۔'' جب تم پہلی مرتبہ گئے تھے، تب کیا ہوا تھا؟'' میسن نے پوچھا۔

''دروازہ کیتھرائن بیلر نے کھولا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ فیرن سے ملنے آئی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ہیری مین بیلر خود بھی ان خطوط کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ جب کیتھرائن نے دروازہ کھولا تو میں نے اسے پہچان لیا۔''

''تب تم پہلی مرتبہ فیرن کے اپارٹمنٹ گئے تھے؟''

''حقیقت میں وہ دوسری مرتبہ تھی۔ لیکن تم مجھے اپنے طور پر بیان کرنے دو۔''

''ٹھیک ہے۔ بیان کرو۔''

''کیتھرائن نے دروازہ کھولا اور جب میں نے اپنا تعارف کرایا تو اس نے میرے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا۔ اتنے زور سے کہ میری ناک سے خون بہنے لگا۔ تھپڑ مار کر

اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اور یقین کرو کہ اگر اس نے دروازہ بند نہ کر لیا ہوتا تو میں اس کا جبڑا توڑ دیتا۔ بہرحال، میں کچھ دیر کے بعد دوبارہ گیا اور دروازے پر دستک دی اور اگر اس مرتبہ بھی کیتھرائن نے دروازہ کھولا ہوتا تو میں اسے مزہ چکھا دیتا۔"

"تو کیا وہ وہاں نہیں تھی؟"

"میرا خیال ہے کہ تھی۔ فیرن کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور تھا۔ کیونکہ مجھے باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ مگر میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"میں نے گھنٹی بجائی۔ فیرن نے دروازہ کھولا اور مجھ پر برف کے سوئے سے حملہ کر دیا۔ بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے ہوئے۔"

"اس نے کچھ بھی نہیں کہا؟"

"کچھ اس طرح کی بات کہی تھی کہ تم پھر آگئے۔"

"کیا اپارٹمنٹ میں روشنی ہو رہی تھی؟"

"مجھے کچھ یاد نہیں۔"

"میرا یہ پوچھنے سے یہ مطلب تھا کہ روشنی ہو رہی تھی تو تم برف کا سوا کیوں نہیں دیکھ سکے؟ اگر دیکھ لیتے تو بچ سکتے تھے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، اپارٹمنٹ کی بجلیاں بجھی ہوئی تھیں۔ میرا مطلب ہے کہ شاید اندر کہیں کوئی بتی جل رہی ہو مگر دروازے اور کوریڈور میں نیم تاریکی تھی۔"

"اور تمہیں کچھ اندازہ نہیں ہوا کہ تم پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا ہے، جب تک تم اپارٹمنٹ سے باہر نہیں آگئے؟"

"جی ہاں، یہ درست ہے۔" ہیرڈ نے جواب دیا۔

"اور تم نے برف کا سوا بھی نہیں دیکھا۔"

"نہیں۔"

"تب تم اس عورت کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے جس نے سوئے سے حملہ کیا۔" میسن نے کہا۔ "جہاں تک تمہارا تعلق ہے، وہ فیرن کے بجائے کیتھرائن بیلر بھی ہو سکتی تھی جس نے تم پر سوئے سے حملہ کیا تھا۔"

"تمہیں یہاں آکر مجھ پر جرح کرنے کا کوئی حق نہیں۔" ہیرڈ نے غصے سے جواب دیا۔ "لعنت ہو۔ میں تعاون کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں تمہارے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں مسٹر میسن!"

"وہ کیا؟"

"تمہاری مؤکلہ مجھ سے ایک سودا کر سکتی ہے۔ تمہاری سیکریٹری اسے ٹائپ کر دے گی، میں دستخط کر دوں گا۔"

"کس قسم کا سودا؟"

"جا کر اپنی مؤکلہ سے بات کرو۔ تب تم کوئی پیشکش کر سکو گے۔ تم نے میری داستان سن لی، اب اس کی بھی سن لو۔ پوری کی پوری کہانی اس سے پوچھنا کہ وہ کون ہے... یعنی حقیقت میں کون ہے۔ تب پھر میرے پاس واپس آنا۔"

"ابھی نہیں ہیرڈ۔ پہلے ہم ایک ڈاکٹر کو بلائیں گے جو تمہارا زخم دیکھ کر بتائے گا کہ صورتِ حال کس حد تک سنگین ہے۔"

"مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔ اور جس چیز کی ضرورت ہے اسے بہ خوبی جانتا ہوں۔"

"تب پھر میں اپنے ذاتی ڈاکٹر کو بلا رہا ہوں۔ وہ تمہارا معائنہ کرے گا۔ اس کا مقصد یہ ہوگا کہ زخم کو اور معاملے کو بگڑنے اور الجھنے سے بچایا جائے۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے ڈاکٹر نہیں چاہیے۔ وہ مجھ سے سوالات کرے گا اور پھر پولیس میں رپورٹ کرے گا۔ اس نے ایسا کیا تو ہم سب مشکل میں پھنس جائیں گے۔"

"میرے ڈاکٹر کو بلانے کا فائدہ ہی یہ ہے۔ وہ تم سے تمہاری کیفیت کے بارے میں پوچھے گا۔ بلڈ پریشر لے گا۔ تمہاری جسمانی کیفیت معلوم کرے گا۔ ممکن ہے سوالات بھی پوچھے۔ تم جو جواب چاہو، دے سکتے ہو... یا جواب دینے سے انکار کر سکتے ہو۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ضرورت پڑنے پر تم خود اپنے ڈاکٹر سے بات کرو گے۔"

"لیکن تمہارے ڈاکٹر کا میرا معائنہ کرنے سے فائدہ کیا ہوگا؟"

"ایسا کرنے سے الجھنوں سے بچا جا سکتا ہے۔ وہ میرا ڈاکٹر ہوگا، تمہارا نہیں۔ وہ زخم کا معائنہ کر کے نقصان پہنچنے کا اندازہ لگائے گا۔"

"مجھے اسے یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ واقعہ کیسے پیش آیا؟"

"بالکل نہیں۔"

"نہ ہی میرا کچھ خرچ ہوگا؟"

"ہرگز نہیں۔" میسن نے جواب دیا۔ "مگر اس کے کچھ نقصانات ہیں۔ وہ ڈاکٹر تمہیں کچھ بتانے کا پابند نہیں ہو گا۔ وہ جو کچھ بتائے گا، مجھے بتائے گا۔ اگر اس کے خیال میں تمہیں کسی خصوصی علاج کی ضرورت ہوگی تو یہ بات بھی وہ صرف مجھے بتائے گا۔ یہ تمہاری حفاظت کے لیے ہو

گا۔ چونکہ وہ تمہارے ڈاکٹر کے بجائے میرا ڈاکٹر ہوگا، اس لیے تم کسی سوال کا جواب نہ دینا چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔ اور اگر اسے تم سے کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی جس سے معلوم ہو کہ تم پر حملہ کیا گیا ہے، تب اسے پولیس میں رپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اگر وہ رپورٹ کرے گا بھی تو کس بات کی؟''

''مثال کے طور پر میں اسے یہ بتاؤں کہ میں برف کا سوا اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھا کہ اچانک میری بیوی نے دروازہ کھولا اور دروازے کے دھکے سے سوا میرے سینے میں لگ گیا۔''

''اسے یہ موقع نہ دو کہ وہ تمہیں چال میں پھانس سکے۔'' نیلی بول اٹھی۔ ''وہ تم سے کوئی ایسا ہی بیان دلوانا چاہتا ہے۔''

''شٹ اپ۔'' ہیرڈ نے غصے سے کہا۔ ''تم اس معاملے میں مداخلت سے باز رہو۔'' ہیرڈ نے کہا اور میسن سے پوچھا۔

''تمہارے ڈاکٹر کو یہاں آنے میں کتنا وقت لگے گا؟''

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا۔''

''اس کا نام کیا ہے؟''

''ڈاکٹر آرلنگٹن۔''

''وہ پہلے بھی تمہارے لیے کام کرتا رہا ہے؟''

''ہاں۔''

''میری بات کو غور سے سنو۔'' ہیرڈ نے میسن سے کہا۔ ''کسی بھی طرح کی تحقیقات تمہاری مؤکلہ کے حق میں اچھی نہیں ہوگی۔ اسے یہ موقع نہ دینا کہ وہ تمہیں اپنی چرب زبانی سے دھوکا دے سکے۔ وہ فیرن ڈرسکل نہیں ہے، وہ ملڈرڈ کریسٹ ہے۔ اس نے فیرن کا بیگ اور اس کی شخصیت چرائی ہے اور اس کی ایک بڑی رقم بھی۔ تم اس سے صرف اتنا کہہ دینا کہ یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی۔ پھر دیکھنا وہ کیا کہتی ہے۔ اس کے بعد واپس آکر مجھ سے معاملے کی بات کرنا۔ اور اب اگر اس سے تمہاری تسلی ہو سکتی ہے تو اپنے ڈاکٹر کو بلالو۔''

☆☆☆

پانچ منٹ کے بعد ڈاکٹر آرلنگٹن آ گیا۔

''اب کیا مشکل پیش آ گئی ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''ایک آدمی کے سینے میں کوئی چیز لگ گئی ہے۔''

''کوئی چاقو؟'' ڈاکٹر چونکا۔

''نہیں، غالباً برف کے سوئے کی طرح کی کوئی چیز... تیز دھاری اور نکیلی!''

''اچھا، میں سمجھ گیا۔''

''ممکن ہے وہ تمہیں کوئی بات نہ بتائے کہ یہ واقعہ کیسے ہوا۔'' میسن نے کہا۔ ''یا یہ کہے کہ وہ کچن کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا کہ اس کی بیوی نے زور سے دروازہ کھولا، اس کے ہاتھ میں برف کا سوا تھا۔ دروازے کے دھکے سے وہ اس کے سینے میں گھس گیا۔''

''کیا واقعہ اسی طرح ہوا تھا؟''

''یہ میں نے کب کہا؟ لیکن ممکن ہے وہ یہی کہے کہ اسی طرح ہوا تھا۔ اب تم اوپر جا کر اس شخص کا معائنہ کرو اور دیکھو کہ کیا بات ہے۔ وہ سردی لگنے کی شکایت کر رہا ہے۔''

''کیا واقعی؟ پھر تو اسے دیکھنا ضروری ہے۔ برف کا سوا کافی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔''

''تو جاؤ اور دیکھو۔'' میسن نے جواب دیا۔

☆☆☆

ڈاکٹر آرلنگٹن اپارٹمنٹ 218 میں چلا گیا تو میسن نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا۔

''اب ہمیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں کیا پرابلم درپیش ہے۔ تم نے وہ برف کا سوا تو ٹھیک سے چھپا دیا تھا؟''

''ہاں۔ میں نے اسے کچن کی ایک زیرِ استعمال دراز میں رکھ دیا ہے۔'' ڈیلا نے جواب دیا۔ ''لیکن جب نیلی کو دوسرا سوا نظر آئے گا، خاص طور پر اس صورت میں کہ اس پر قیمت کی چٹ لگی ہوگی تو وہ سمجھ جائے گی کہ اسے بعد میں رکھا گیا ہے۔''

''لیکن ممکن ہے کہ جب وہ ایک سوئے پر قیمت کی چٹ لگی دیکھے تو یہی سمجھے کہ ضرور یہی سوا حملہ کرنے میں استعمال کیا گیا ہے۔''

''شاید ایسا ہی ہو۔'' ڈیلا کچھ سوچ کر مسکرائی۔

ڈیلا اسٹریٹ جو کہ میسن کی کار کے پاس کھڑی تھی، اچانک چونکی۔

''چیف! مصیبت آ رہی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ایک پولیس کار شاید اسی طرف آ رہی ہے۔''

''جلدی سے کار میں بیٹھ جاؤ۔ ہم ان کی نظروں میں آنا نہیں چاہتے۔''

''اب اس کا وقت نہیں رہا۔ اس کا رخ ہماری جانب ہی ہے۔ کوئی اچھا سا بہانہ سوچ لیں۔''

''جلدی سے بیٹھ جاؤ۔ ممکن ہے انہوں نے ہمیں نہ دیکھا ہو۔''

ڈیلا اسٹریٹ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور دروازہ بند کر دیا۔

''ایسا ظاہر کرو جیسے تم نے انہیں نہیں دیکھا ہے۔''

''وہ آ گئے۔''

سارجنٹ ہال کومب تیز قدموں سے کار کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ ایک آفیسر اور تھا۔

''خوب... خوب!'' وہ بولا۔ ''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''ہم تو جانے ہی والے ہیں مگر تم کیسے آئے؟'' میسن نے جواب دیا۔

''مگر مجھے تو ایسا معلوم ہوا جیسے تم کسی کا انتظار کر رہے تھے۔'' ہال کومب نے کہا۔ ''مسٹر میسن! تمہیں اتنی حسین سیکریٹری نہیں رکھنا چاہیے۔ اب سچ سچ بتا دو تمہیں کس کا انتظار تھا؟''

اسی وقت ڈاکٹر آرلنگٹن اپارٹمنٹ ہاؤس سے باہر نکلا۔ اس نے میسن کی کار کی جانب قدم بڑھایا مگر پولیس کی کار دیکھتے ہی اپنی کار کی طرف گھوم گیا۔

''ہیلو ڈاکٹر!'' ہال کومب نے مسکراتے ہوئے پکارا۔

''کیا ہے؟'' ڈاکٹر رک گیا۔

''میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم کہاں گئے تھے؟''

''اس اپارٹمنٹ ہاؤس میں۔''

''بہت خوب! چونکہ ہم نے تمہیں اس بلڈنگ سے نکلتے دیکھا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ تمہارے بیان پر شک کیا جائے۔ لیکن کیا تم بتاؤ گے کہ تم کس اپارٹمنٹ میں گئے تھے؟''

''میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس کا کسی سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔''

''مگر تعلق ہے۔'' سارجنٹ نے کہا۔ ''اگر تم اپارٹمنٹ نمبر 218 میں گئے تھے تو اس کا پولیس سے گہرا تعلق ممکن ہے۔ اور اگر تمہیں وہاں پیری میسن نے بھیجا تھا تو صورتِ حال اور زیادہ دلچسپ ہو جائے گی۔ یہ حقیقت کہ مسٹر میسن بہ ظاہر تمہاری واپسی کا انتظار کر رہا تھا، ظاہر.... ہے کہ اسے معلوم تھا تم وہاں گئے ہو... بلکہ امکان یہ بھی ہے کہ خود اس نے تمہیں وہاں بھیجا ہو۔ پھر جب تم واپس آئے تو تمہارا رخ میسن کی کار کی طرف تھا جیسے اسے کچھ بتانا چاہ رہے تھے لیکن پولیس کی کار دیکھتے ہی اپنی کار کی جانب گھوم گئے۔ اس حرکت نے راز فاش کر دیا۔ اب بتاؤ تم نے کیا معلوم کیا؟''

''میں ایک زخمی شخص کا چیک اپ کرنے گیا تھا۔'' ڈاکٹر آرلنگٹن نے جیسے فوری فیصلہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ ''میرا خیال تھا کہ یہ کوئی سول کیس ہوگا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو وہ شخص مر چکا تھا۔ جو عورت اس کے ساتھ تھی اور جسے میں نے اس کی بیوی سمجھا، اس نے ایک کہانی بیان کی کہ کس طرح ایک برف کا سوا اس آدمی کے سینے میں مار دیا گیا۔ میں نے جلدی سے اس کا مختصر معائنہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ سینے میں واقعی ایک چھوٹے سے سوراخ کا زخم ہے۔ ان حالات میں میں نے محسوس کیا کہ یہ کیس اب کارونر کی عدالت کا بن گیا ہے اور پھر مزید کچھ نہیں کیا۔''

''تم نے پولیس کو رپورٹ کی؟'' سارجنٹ ہال کومب نے پوچھا۔

''میرے آنے سے پہلے ہی پولیس کو فون کیا جا چکا تھا۔'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔ ''اگر اس عورت نے پہلے ہی پولیس کو اطلاع نہ کر دی ہوتی تو میں ضرور کارونر کو فون کرتا۔''

''بڑی دلچسپ بات ہے۔'' سارجنٹ ہال کومب نے کہا۔ ''مگر کیا اب مجھے کوئی بتائے گا کہ مسٹر میسن کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ شخص زخمی ہو گیا ہے؟''

''ایک منٹ!'' میسن نے جلدی سے کہا اور ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔ ''جب تم اپارٹمنٹ سے نکلے تو کیا وہاں کوئی موجود تھا؟''

''ہاں۔ وہ عورت تھی۔''

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ واقعی اس کی بیوی ہے؟''

''مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا؟ میں نے اس سے شادی کا لائسنس دیکھنے کے لیے نہیں مانگا تھا۔''

''دوسرے الفاظ میں وہ وہاں لاش کے ساتھ بالکل اکیلی ہے اور اپارٹمنٹ میں بہت سے ثبوت بھی موجود ہو سکتے ہیں۔''

''جی ہاں' یہ بات تو ہے۔'' ڈاکٹر آرلنگٹن نے جواب دیا۔ ہال کومب نے ایک گہری سانس لی۔

''اچھی بات ہے میسن' تم جیت گئے۔ اگرچہ میں تم سے سوالات کرنے کے لیے بے تاب نہ ہوں لیکن مجھے احساس ہے کہ اس وقت میری پہلی ڈیوٹی یہ ہے کہ میں اپارٹمنٹ میں جا کر اس قتل کی تحقیقات کروں۔''

''قتل!'' میسن نے حیرت ظاہر کی۔ ''میرا تو خیال تھا کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ تھا۔''

''ہمیں فون پر جو کہانی سنائی گئی ہے۔'' ہال کومب مسکرایا۔ ''وہ یہ ہے کہ کسی عورت نے اس کے سینے میں برف کا سوا مارا ہے۔ بہر حال، ہم جلد ہی اس کے بارے میں بہت

سی باتیں معلوم کرلیں گے۔ تم جانا نہیں میسن۔"
"کیوں؟"
"مجھے تم سے سوالات کرنا ہیں۔"
"تم جب چاہو میرے دفتر آکر سوالات کر سکتے ہو۔"
"میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا لیکن میں تمہیں ضرورت سے زیادہ دیر تک نہیں روکوں گا۔ مگر تمہیں اور ڈاکٹر کو یہاں ٹھہرنا ہے۔ ایک سوال کا جواب تو ابھی دے دو۔ کیا تم اس اپارٹمنٹ میں گئے تھے۔"
"ہاں، گیا تھا۔" میسن نے جواب دیا۔
"میرا بھی یہی خیال تھا۔"
"کیا میں تمہارے ساتھ چلوں سارجنٹ؟" دوسرے آفیسر نے پوچھا۔
"ہاں لیکن ایک دوسری پولیس کار ڈپٹی کارونر اور انگلیوں کے نشانات اتارنے والے آدمی کو لے کر آنے ہی والی ہے۔" ہال کومب نے کہا اور میسن کی طرف دیکھا۔ "میں ایک ایسے آفیسر کی حیثیت سے جو اپنی ڈیوٹی دے رہا ہو..... تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جب تک میں واپس آکر تم سے سوالات نہ کروں، یہاں سے جانے کی کوشش مت کرنا۔"
"بہت خوب! اگر یہ کوئی معقول حکم ہے تو میں اس کی پابندی کروں گا۔ لیکن اسے معقولیت کے دائرے میں ہونا چاہیے۔ میں تمہیں پندرہ منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ یہ بہت مناسب مہلت ہے۔ اگر تمہیں مجھ سے یا ڈاکٹر آرلنگٹن سے کوئی سوال پوچھنا ہے تو پندرہ منٹ کے اندر واپس آجانا۔"
"مجھے اوپر تحقیقات کرنی ہے۔"
"تم اس عورت کو اپارٹمنٹ سے باہر نکال کر نیچے لا سکتے ہو۔ اپارٹمنٹ کو سیل کر سکتے ہو تاکہ کسی چیز کو چھوا یا چھیڑا نہ جا سکے۔" میسن نے کہا۔ "اور یہ کام دو منٹ میں بھی ہو سکتا ہے۔ دس منٹ میں ابتدائی ضروری تحقیقات کی جا سکتی ہے اور اس کے بعد تم واپس آکر مجھ سے سوالات کر سکتے ہو۔ ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد میں اور ڈاکٹر آرلنگٹن اپنی اپنی راہ چل دیں گے۔"
سارجنٹ ہال کومب چند لمحے ہچکچایا اور پھر آفیسر کی طرف گھوما۔
"آؤ چلیں۔"
جب وہ دونوں چلے گئے تو ڈاکٹر آرلنگٹن نے دبی آواز میں کہا۔
"مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔ جب میں اپارٹمنٹ میں گیا تو وہ آدمی مر چکا تھا اور اسے مرے ہوئے کم و بیش دس منٹ ہو چکے تھے۔"
"اس عورت کی کیا کیفیت تھی... کیا بوکھلائی ہوئی تھی؟"
"نہیں۔ اسے بوکھلاہٹ نہیں کہا جا سکتا البتہ فکرمند ضرور تھی۔ میرا خیال ہے کہ ہیرڈ کی اس کی زندگی میں کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔"
"کیا اس نے کوئی ایسی بات کہی جس کا جاننا میرے لیے ضروری ہو؟"
"اس نے صرف اتنا بتایا کہ وہ پولیس کو فون کر چکی ہے اور یہ کہ اس نے پولیس سے کہا ہے کہ کارل ہیرڈ کو قتل کیا گیا ہے۔"
"قتل کیا گیا ہے؟"
"اس کے الفاظ یہی تھے۔ میں ایک عجیب صورتِ حال سے دوچار تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ کیا میں فوراً واپس آکر تمہیں بتاؤں کہ وہ آدمی مر چکا ہے یا اس کا ابتدائی معائنہ کروں تاکہ معلوم کر سکوں کہ زخم کی نوعیت اور جگہ کیا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تم زخم کے معائنے کے بارے میں جاننا چاہو گے۔ چنانچہ میں نے کمبل ہٹا کر ایک نظر دیکھا۔ سینے پر بہت ہی چھوٹے سوراخ کا ایک زخم تھا۔ غیر سرکاری طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ضرور کسی برف کے سوئے کا زخم تھا اور موت کی وجہ بھی وہی زخم تھا۔"
"بس صرف ایک زخم؟"
"ہاں، بس ایک زخم۔ بے شک میں نے پورا جسم نہیں دیکھا۔ لیکن وہ آدمی کمر سے اوپر بالکل عریاں تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس حصے میں صرف ایک ہی زخم تھا۔"
"سردست ہم کافی مشکل حالات میں ہیں۔" میسن نے کہا اور ڈیلا سے مخاطب ہوا۔ "ڈیلا! میرے خیال سے تم ہماری مؤکلہ کو فون کر دو... بلکہ ٹھہرو، وہ آفیسر جو ہال کومب کے ساتھ گیا تھا واپس آرہا ہے۔ سارجنٹ نے اسے ہماری نگرانی کے لیے واپس کر دیا ہے تاکہ جب تک وہ خود واپس آکر سوالات نہ کرے، ہم اس کے خیال کے مطابق کوئی شرارت نہ کر سکیں۔"
آفیسر عمارت سے نکل کر سڑک پار کرنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ ایک دوسری پولیس کار گھوم کر آگئی۔ کار رکی تو اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ یہ وہی کار ہے جس کا ذکر ہال کومب نے کیا تھا۔ کار میں سے کئی آدمی اترے۔ کیمرا لیے ہوئے ایک فوٹوگرافر، دوسرا آدمی فنگر پرنٹ ایکسپرٹ... جو آفیسر عمارت سے نکلا تھا، اس نے ان لوگوں سے کچھ باتیں کیں۔ کار سے

دو آدمی اور باہر نکلے اور یہ سب اپارٹمنٹ بلڈنگ میں داخل ہو گئے۔ جو آفیسر ہال کومب کے ساتھ آیا تھا، وہ میسن کی کار کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

"سارجنٹ نے کہا ہے کہ وہ تمہیں غیر ضروری طور پر روکنا نہیں چاہتا۔ لیکن اسے تم دونوں سے سوالات کرنا ہیں اس لیے جب تک وہ آ نہ جائے، تم لوگ نہیں جا سکتے۔" اس نے کہا۔

"میں ڈاکٹر ہوں۔" ڈاکٹر آرنگٹن نے جواب دیا۔ "اور زیادہ دیر نہیں رک سکتا۔"

"میں جانتا ہوں۔" آفیسر نے کہا۔

"میں نے سارجنٹ کو پندرہ منٹ کا ٹائم دیا تھا۔" میسن نے کہا اور ڈاکٹر سے مخاطب ہوا۔ "اگر پندرہ منٹ کے اندر تم سے سوالات کر کے تمہیں فارغ نہ کر دیا جائے تو تمہیں میرا مشورہ ہے کہ قانونی طور پر تمہیں روکنے کا کوئی جواز نہیں ہو گا۔ اس لیے پندرہ منٹ بعد جانا چاہو تو بالکل جا سکتے ہو۔"

"ذرا ٹھہرو۔" آفیسر نے جلدی سے کہا۔ "قانون پندرہ منٹ کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔"

"قانون کہتا ہے کہ ہر پولیس آفیسر کو لازمی طور پر اپنی جائز حد میں کام کرنا چاہیے۔" میسن نے جواب دیا۔ "اس کیس کے عجیب حالات کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ پندرہ منٹ معقول وقت ہے۔ اور میں اس کی پوری ذمے داری قبول کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"اس طرح تم ایک بڑی ذمے داری اپنے سر لو گے۔"

"ایک وکیل کی حیثیت سے مجھے بڑی ذمے داریاں قبول کرنے کی عادت ہے۔"

"مگر سارجنٹ نے مجھے تمہیں اس وقت تک روکنے کا حکم دیا ہے جب تک وہ نہ آ جائے۔" آفیسر گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

"اور میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں پندرہ منٹ بعد چلا جاؤں گا۔" میسن نے کہا۔

آفیسر کوئی مناسب جواب سوچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسے مزید پریشانی سے بچانے کے لیے سارجنٹ ہال کومب واپس آ گیا اور آتے ہی بولا۔

"تو تم نے اور ڈیلا اسٹریٹ نے اس آدمی کا بیان لے لیا اور ڈیلا اسٹریٹ نے اسے لکھ بھی لیا۔"

"درست ہے۔" میسن نے کہا۔

"اس پر تمہاری ایک مؤکلہ نے حملہ کیا تھا؟"

"یہ غلط ہے۔"

"تم کس طرح کہہ سکتے ہو؟"

"میرے مؤکل لوگوں پر حملے نہیں کرتے۔"

"معلوم ہوا ہے کہ حملہ ایک عورت نے کیا تھا جو فیرن ڈرسکل کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی۔ اپارٹمنٹ کا نمبر 309 ہے اور وہ ریکس مور اپارٹمنٹ ہاؤس میں واقع ہے۔ کیا کیتھرائن ہیلر تمہاری مؤکلہ ہے مسٹر میسن؟"

"میں نے اسے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔"

"فیرن ڈرسکل کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"فیرن ڈرسکل میری مؤکلہ ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تب میں اس سے بھی ملنا چاہتا ہوں۔" ہال کومب نے کہا۔ "اور اس سے پہلے ملنا چاہتا ہوں تاکہ تم اسے کوئی پٹی نہ پڑھا سکو۔"

ہال کومب نے اپنی رسٹ واچ دیکھی اور پھر آفیسر سے مخاطب ہوا۔

"تم انہیں یہاں دس منٹ تک اور روکنا پھر جانے کی اجازت دے دینا۔ بہرحال، مسٹر میسن! میں تم سے ایک بیان چاہتا ہوں اور اس شخص کارل ہیرڈ کا بیان بھی چاہتا ہوں جو اس نے تمہیں دیا تھا جس میں اس نے اپنے اوپر حملے کا واقعہ بتایا تھا۔"

"ڈاکٹر کے بارے میں کیا حکم ہے؟" آفیسر نے پوچھا۔

"دس منٹ تک ان میں سے کسی کو نہ جانے کی اجازت دینا نہ کسی کو فون کرنے کی۔ میں فیرن ڈرسکل کے اپارٹمنٹ جا کر اس سے بات کرنا چاہتا ہوں اور میسن کو یہ موقع دینا نہیں چاہتا کہ یہ اسے فون کر کے اپنا منہ بند رکھنے کا مشورہ دے سکے۔ میرے نزدیک وہ اس کیس کی سب سے اہم گواہ ہے۔"

"مجھے افسوس ہے سارجنٹ!" میسن نے کہا۔ "کہ تم میرے کام کرنے کے طریقے کو نہیں سمجھتے۔"

"مجھے تمہارے طریقۂ کار کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔" ہال کومب نے کہا اور آفیسر کو ایک بار پھر تاکید کی کہ وہ کسی کو دس منٹ سے قبل جانے کی اجازت نہ دے۔

جب وہ چلا گیا تو میسن نے اپنی گھڑی دیکھی اور کار کی سیٹ سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ ڈاکٹر آرنگٹن، میسن کا اشارہ سمجھتے ہوئے خود بھی اپنی کار کی طرف بڑھا اور اندر بیٹھنا چاہا۔

"تم دس منٹ تک یہیں ٹھہرو گے۔" آفیسر نے جلدی سے کہا۔

"اب تو صرف نو منٹ رہ گئے۔" ڈاکٹر نے اپنی کار میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

ڈیلا مسلسل اپنی گھڑی دیکھ رہی تھی۔

"ساڑھے نو منٹ گزر چکے ہیں چیف!" اس نے کہا۔

میسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کا انجن اسٹارٹ کیا۔

"خبردار!" آفیسر بولا۔ "ابھی تم پورے تیس سیکنڈ تک یہاں سے حرکت نہیں کرسکتے۔"

"میں تو کار کا انجن گرم کررہا ہوں۔"

"میں سارجنٹ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" آفیسر نے اضطرابی لہجے میں کہا۔ "وہ کار ریڈیو پر مجھ سے رابطہ قائم کرسکتا ہے۔"

"ضرور کرسکتا ہے مگر اس نے دس منٹ کہے تھے۔ اور اب دس منٹ گزر چکے ہیں... اوکے ڈیلا!"

ڈیلا اسٹریٹ جس نے اسٹیئرنگ سیٹ سنبھال رکھی تھی، گیئر ڈال کر کار آگے بڑھا دی۔ ڈاکٹر کی کار بھی ان کی کار کے پیچھے چل دی۔ "کہاں چلنا ہے؟" ڈیلا نے پوچھا۔

"ڈریک ڈیٹکٹو ایجنسی۔" میسن نے کہا۔ "مگر پہلے ڈاکٹر کو برابر آنے کا اشارہ دو۔"

ڈیلا نے ایک بلاک کا فاصلہ طے کرکے کار ایک سائیڈ پر روک لی اور ڈاکٹر کو بھی رکنے کا اشارہ کیا۔ ڈاکٹر کی کار قریب آئی تو میسن نے کہا۔

"اب تم گھر جاؤ ڈاکٹر... اور کسی کے کسی سوال کا جواب مت دینا۔"

ڈاکٹر آرلنگٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور کار آگے بڑھا دی۔ ڈیلا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ڈریک دفتر میں موجود ہوگا۔ اس نے بتایا تھا کہ ایک کیس کے سلسلے میں وہ آدھی رات تک آفس میں کام کرے گا۔"

"ٹھیک ہے تو پہلے ہم اسی سے ملاقات کریں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہال کومب ہمیں مزید روکنے کا حکم نہ دے دے، اس لیے جلدی کرو۔" میسن نے جواب دیا۔

☆☆☆

میسن اور ڈیلا اسٹریٹ پال ڈریک کے آفس میں داخل ہوئے۔

"اس وقت کیسے آنا ہوا؟" پال ڈریک نے کہا مگر پھر جلدی سے بولا۔ "مگر ٹھہرو... میں اپنے سوال کا جواب معلوم کرنا نہیں چاہتا۔" میسن اور ڈیلا اسٹریٹ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"پال! ہم ایک ایسے کیس میں الجھ گئے ہیں جو ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ مجھے بہت سی تحقیقات کرانی ہے اور بڑی عجلت میں۔"

"بولو... میں سن رہا ہوں۔"

"ایک لڑکی جو کہ فیرن ڈرسکل کا نام استعمال کررہی ہے اور 309 ریکس مور اپارٹمنٹ میں مقیم ہے۔ میں اس کے بارے میں وہ سب کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں جو تم فیرن ڈرسکل کے بارے میں معلوم کرسکتے ہو۔ وہ مچی گان۔ لانسنگ میں سروس کررہی تھی اور اچانک وہاں سے رخصت ہوگئی۔ اب وہ لڑکی جو فیرن کا نام استعمال کررہی ہے، کنسولی ڈیٹڈ سیلز کمپنی میں ملازم ہے۔"

"میں اس کمپنی کے انچارج کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور اس سے لڑکی کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرسکتا ہوں۔"

"یہ لڑکی تقریباً دو ہفتہ قبل یہاں آئی ہے۔ مجھے اس کا تمام بیک گراؤنڈ معلوم کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ کوئی اور بات؟"

"لانسنگ کا ہیری مین بیلر ایک بڑا صنعت کار ہے۔ اس کی ایک بیٹی ہے جس کا نام کیتھرائن ہے اور ایک بیٹا ہے جس کا نام فورسٹر ہے۔ میں اس خاندان کے بارے میں بھی مکمل معلومات چاہتا ہوں۔ فیرن ڈرسکل لانسنگ میں بیلر کی کمپنی میں ملازم تھی۔"

"بس یا اور کچھ؟"

"ایک آدمی کارل ہیرڈ جو کہ نمبر 218 ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹ میں رہتا ہے، اس کے متعلق بھی مجھے اس کے ماضی کے بارے میں جملہ معلومات درکار ہیں۔"

"اور حال کے بارے میں؟"

"حال ہے ہی نہیں۔"

"کیا مطلب؟" پال نے چونک کر پوچھا۔

"جو کچھ بھی ہے وہ ماضی میں تبدیل ہوچکا ہے۔"

"کب سے؟"

"غالباً ایک گھنٹا قبل۔"

"اس تمام کام میں بہت سے افراد اور بہت سا وقت درکار ہوگا۔" ڈریک نے کہا۔

"بہت سے کارکنوں اور بہت سی رقم کی مجھے پروا نہیں۔ لیکن بہت سا وقت نہیں لگنا چاہیے کیونکہ ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔"

"کیا پولیس ہیرڈ کے بارے میں جانتی ہے؟"

"ہاں۔"

"اور یہ بھی کہ تم اس میں دلچسپی لے رہے ہو؟"

"ہاں۔ مجھے اپارٹمنٹ بلڈنگ کے باہر ڈاکٹر آرلنگٹن

کا انتظار کرتے دیکھ لیا گیا ہے... جبکہ اسے مجھے رپورٹ دینا تھی۔''

''رپورٹ... کس بارے میں؟''

''زخم کی نوعیت اور اہمیت کے بارے میں۔ ہیرڈ پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا تھا۔ اور جو عورت اس کے ساتھ رہ رہی تھی وہ پہلے ہی پولیس کو رپورٹ کر چکی تھی۔ میرے دوست سارجنٹ ہال کومب نے مجھے دیکھ لیا۔''

''پھر اب تم کہاں جا رہے ہو؟''

''اپنے آفس۔ تم تحقیقات شروع کر دو اور جلد سے جلد مجھے اطلاع دیتے رہو۔ ایک ایک منٹ قیمتی ہو سکتا ہے۔ ابھی تک ہم پولیس سے چند معاملات میں ایک قدم آگے ہیں اور میں یہ صورتِ حال برقرار رکھنا چاہتا ہوں۔ بیلر خاندان عموماً وسٹا ڈیل ہوٹل میں ٹھہرتا ہے اور وہ لوگ منفی پبلسٹی سے گھبراتے ہیں... اور ہیرڈ اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ انہیں ایسی ہی پبلسٹی ملے۔ کیتھرائن بیلر بھی شہر آئی ہوئی ہے۔ ممکن ہے وہ بھی کسی نہ کسی انداز میں ملوث ہو۔ دوسری طرف وہ لڑکی جو فیرن ڈرسکل بنی ہوئی ہے کہتی ہے کہ سوئے سے حملہ اسی نے کیا تھا۔''

''تمہارے خیال میں وہ لڑکی حقیقت میں فیرن نہیں ہے؟''

''میں جانتا ہوں کہ وہ فیرن نہیں بلکہ اوشن سائڈ کی رہنے والی ملڈرڈ کریسٹ ہے۔ بس تم اب جلد سے جلد تحقیقات شروع کر دو۔'' میسن اور ڈیلا اسٹریٹ، پال کے دفتر سے نکل کر اپنے آفس میں آئے۔

''اب ہمیں کیا کرنا ہے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔

''انتظار!'' میسن نے جواب دیا۔ ''اگر ہماری مؤکلہ سچ کہہ رہی ہے تو اسے اپنی سلامتی کے لیے حملہ کرنے کا حق حاصل تھا۔''

''اور اگر وہ جھوٹ بول رہی ہے تب؟''

''تب معاملات سنگین صورت اختیار کر سکتے ہیں۔''

''وہ تو شروع سے جھوٹ بولتی رہی ہے۔''

''اور وہ جھوٹ اس کے کیس کو بگاڑ دیں گے۔'' میسن نے کہا۔ ''ملڈرڈ کریسٹ کی حیثیت سے اس پر فیرن کے قتل کا الزام لگ سکتا ہے۔''

بیس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ فون پال ڈریک کا تھا۔

''صبح کا کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لو۔ سب نے ہیری مین بیلر کا فوٹو شائع کیا ہے۔ وہ طیارے سے باہر آتے ہوئے اپنے دوستوں کو دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا ہے۔ وہ آج سہ پہر ہی پہنچا ہے۔''

''اس فوٹو میں کوئی خاص بات ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''مسٹر بیلر یہاں کسی بزنس کے سلسلے میں نہیں آئے بلکہ چھٹی گزارنے اور آرام کرنے آئے ہیں۔ انہیں کندھوں میں سوجن اور درد کی شکایت ہے۔ گویا برسٹس... اور برسٹس کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو گے کہ...''

''جانتا ہوں۔'' میسن مسکرایا۔ ''کم سے کم اتنا ضرور جانتا ہوں کہ کسی گواہ یا ڈاکٹر پر جرح کر سکوں۔ سرِدست میرے سامنے تازہ اخبار نہیں ہے۔ اس لیے تم بتاؤ کہ مسٹر بیلر فوٹو میں کیسے نظر آ رہے ہیں؟''

''جیسے کہ وہ ہیں۔ کئی ملین ڈالرز کے مالک اور نظر بھی ایسے ہی آتے ہیں۔ فوٹو میں دکھایا گیا ہے کہ ان کے بائیں ہاتھ میں ایک بریف کیس ہے اور دائیں ہاتھ کو فضا میں لہراتے ہوئے وہ اپنے استقبال کرنے والوں کو خوش آمدید کا جواب دے رہے ہیں۔ دونوں جانب ایک ایک حسین ائرہوسٹس کھڑی ہے۔''

''کیا میں اس سے وسٹا ڈیل ہوٹل میں مل سکتا ہوں؟''

''کوئی امید نہیں۔'' ڈریک نے جواب دیا۔ ''صرف ایک فون کال کو بھی نہ جانے کتنے افراد سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ کہ... بہر حال، اپنے سوئٹ میں موجود ہے۔''

''کیتھرائن بیلر کے بارے میں کچھ معلوم کیا؟''

''اسٹین فورڈ سے گریجویشن کیا ہے۔ شریف، بااخلاق لڑکی ہے۔ اپنے حلقے میں مقبول ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اپنی ذاتی صفات کی وجہ سے... باپ کی دولت کی وجہ سے نہیں۔ انصاف پسند ہے بلکہ برائی کے خلاف لڑتی رہتی ہے۔ وہ انصاف کے نکتۂ نظر سے امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہیں کرتی۔''

''ذاتی یا رومانی دلچسپیاں؟''

''بہ ظاہر کوئی نہیں ہیں۔ البتہ سننے میں آیا ہے کہ کئی برس پہلے کسی نوجوان میں دلچسپی لے رہی تھی جو اس کے خاندان کو پسند نہیں آیا اور اسے پڑھنے کے لیے اسٹین فورڈ بھیج دیا گیا۔''

''ٹھیک ہے، تحقیقات میں لگے رہو اور مجھ سے برابر رابطہ رکھو۔ میرا ارادہ وسٹا ڈیل ہوٹل جا کر بیلر سے ملنے کا ہے۔''

''میں نے بتایا نا کہ کوئی چانس نہیں۔'' ڈریک نے کہا۔

''اس نے طیارے میں ایک پریس انٹرویو دیا تھا اور پھر تاکید کر دی کہ اسے بالکل پریشان نہ کیا جائے۔ کوئی فون نہیں،

کوئی ملاقات نہیں... کچھ نہیں۔''
''اس حکم میں کوئی استثنیٰ نہیں ہے؟''
''معلوم نہیں۔ لیکن ہوٹل کا جاسوس میرا دوست ہے۔ شاید وہ کچھ جانتا ہو۔''
''تو اس سے معلوم کرو۔''
ڈیلا اسٹریٹ فون پر ہونے والی تمام گفتگو نہ صرف سنتی رہی تھی بلکہ نوٹ بھی کرتی جارہی تھی۔ پانچ منٹ بعد ڈریک نے پھر فون کیا اور بتایا کہ رازداری کے پختہ وعدے پر ہوٹل کے باس نے اسے بتایا ہے کہ بیلر نے نہ صرف یہ کہ ملاقاتیں اور فون کال بند کررکھی ہیں بلکہ اس کے دروازے پر ایک گارڈ بھی موجود ہے جس سے گزر کر کسی کا بیلر تک پہنچنا ناممکن ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کا یہ بھی حکم ہے کہ مسٹر ہاؤلے نام کے صاحب اگر اس سے بات کرنا چاہیں تو چاہے دن ورات کا کوئی بھی وقت ہو، ان کی کال نہ روکی جائے۔''
''ہاؤلے نام بتایا!'' میسن نے کہا۔ ''جانتے ہو یہ ہاؤلے کون ہے؟''
''بالکل نہیں۔''
''بیلر یہ ساری احتیاط کیوں کررہا ہے... مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے اسے جلد ہی مرکزِ توجہ بننے کا اندیشہ ہے۔''
''مرکزِ توجہ تو وہ پہلے سے ہے۔''
''ہاں مگر اس نے پہلے کبھی اس طرح کی ہدایات جاری نہیں کیں۔''
''اب اس سلسلے میں، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔''
''ٹھیک ہے۔ کام سے لگے رہو اور مجھے اطلاعات پہنچاتے رہو۔''
میسن نے ریسیور رکھ کر ڈیلا اسٹریٹ کی طرف دیکھا۔
''ذرا اپنی مؤکلہ سے تو بات کرو۔ ممکن ہے ابھی پولیس نے اسے غائب نہ کیا ہو۔ اس صورت میں وہ اس سے اپنے سوالات مکمل کرچکے ہوں گے اور شاید اس سے ہماری بات ہوجائے۔''
ڈیلا نے نمبر ڈائل کیا۔ کوئی جواب نہیں ملا تو اپارٹمنٹ ہاؤس کے منیجر سے بات کی اور اپارٹمنٹ نمبر 309 کی کرائے دار فیرن ڈرسکل کے بارے میں پوچھا اور پھر میسن کو بتایا کہ منیجر کے بقول فیرن دو آدمیوں کے ساتھ چلی گئی ہے اور منیجر سے کہا ہے کہ وہ اس کی ڈاک کا خیال رکھے۔''
میسن نے ایک دم سے کوئی فیصلہ کرتے ہوئے ڈیلا سے کہا کہ وہ آفس کا خیال رکھے، وہ خود دوستا ڈیل ہوٹل جارہا ہے۔ میسن آفس سے نکل کر سیدھا دوستا ڈیل ہوٹل پہنچا۔ لابی میں اس نے ایک فون بوتھ سے کال کی اور کہا کہ وہ مسٹر ہیری مین بیلر سے بات کرنا چاہتا ہے۔ جواب ملا۔
''ہمیں افسوس ہے کہ مسٹر بیلر کا فون عارضی طور پر بند کردیا گیا ہے... اور ان کا حکم ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے۔''
''لیکن وہ مجھ سے بات کرے گا۔ اس نے خود مجھ سے فون کرنے کے لیے کہا تھا۔''
''مجھے بہت افسوس ہے مگر... ذرا ٹھہرو... تمہارا نام کیا ہے؟''
''ہاؤلے۔''
میسن نے دوسری جانب سے سرگوشیوں کی آوازیں سنیں اور پھر چند لمحوں کے بعد ایک پُروقار آواز ابھری۔
''ہیلو! میں ہیری مین بیلر بات کررہا ہوں۔''
''میں ہاؤلے ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔
''کہاں سے بات کررہے ہو؟'' بیلر کے لہجے میں جوش واضطراب تھا۔
''ہوٹل کی لابی سے۔''
''مجھے کیسے معلوم ہو کہ تم واقعی ہاؤلے ہو؟''
''یہ بات ہے تو پھر میں بھی کیسے بتا سکتا ہوں کہ تم مسٹر بیلر ہو۔''
''تمہارا دوسرا نام کیا ہے؟'' پوچھا گیا۔ میسن چند سیکنڈ کے لیے ہچکچایا اس دوران دوسری جانب سے رابطہ منقطع کردیا گیا۔
میسن تیزی سے بوتھ سے نکل آیا۔ لابی میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ فوراً ہی ہوٹل کا جاسوس لابی میں لگے ہوئے فون بوتھس کے قریب آیا۔ ہر بوتھ میں جھانک کر دیکھا اور پھر لابی میں سرسری نظر ڈالی۔ میسن سگریٹ سلگا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لابی میں کئی مرتبہ مسٹر ہاؤلے کا نام پکارا گیا۔ میسن خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ پانچ منٹ بعد ہوٹل کے ڈرگ اسٹور میں گیا اور وہاں پر ایک فون بوتھ میں داخل ہوکر ہیری مین بیلر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چند سیکنڈ کے بعد ایک آواز ابھری۔
''ہیلو!''
''مسٹر بیلر؟'' میسن نے پوچھا۔
''ہاں، میں بول رہا ہوں۔''
''میں ہاؤلے ہوں۔''
''اس وقت کہاں سے بات کررہے ہو؟''
''کچھ زیادہ دور سے نہیں۔''
''اگر تم مجھے بتاؤ کہ کہاں ہو تو میں...''

"بکواس بند کرو... تم بیلر نہیں ہو۔"

"ایک منٹ... ناراض مت ہو۔ ابھی ایک آدمی نے تمہارا نام استعمال کرتے ہوئے مسٹر بیلر سے بات کرنا چاہی تھی۔ میں مسٹر بیلر کو ریسیور دے رہا ہوں۔"

"ہیلو!" ایک محتاط آواز ابھری۔

"بیلر؟" میسن نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں ہاؤلے بول رہا ہوں۔"

"تم نے مجھے جو دوسرا نام بتایا تھا، وہ کیا تھا؟"

"کارل ہیرڈ۔" میسن نے بلاتامل جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔" بیلر کی آواز سے اطمینان ظاہر ہوا۔ "میں نے سنا ہے کہ تم شدید زخمی ہوگئے ہو۔ خیر اسے چھوڑو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے سوئٹ میں آؤ۔ سوئٹ کا نمبر اے ہے۔ لیکن اس کے دروازے پر گارڈ پہرا دے رہا ہے اس لیے تم روم نمبر 428 پر جاؤ۔ دو مرتبہ دستک دو پھر چند لمحے ٹھہرو۔ پھر دو مرتبہ دستک دو۔ پھر کچھ دیر ٹھہرو اور پھر ایک بار دستک دو۔ سمجھ گئے؟"

"بہت اچھی طرح۔"

"پھر میں تم سے وہیں ملوں گا۔ آنے میں کتنی دیر لگے گی؟"

"دو، تین منٹ!"

"ٹھیک ہے، آجاؤ۔"

میسن بوتھ سے نکلا۔ لفٹ سے چوتھی منزل پر پہنچا۔ سوئٹ اے پر ایک گارڈ کھڑا تھا جس نے میسن کو غور سے دیکھا لیکن وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بائیں جانب گھوم کر روم نمبر 428 کے دروازے پر آیا۔ بیلر کی ہدایت کے مطابق دستک دی۔ دروازہ کھلا ایک موٹے صحت مند آدمی نے جس کی عمر پچاس پچپن سال کے درمیان تھی، سامنے کھڑا تھا۔ میسن کو دیکھتے ہی اس نے گھبرا کر دروازہ بند کرنا چاہا مگر میسن .... زبردستی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔

"میں پیری میسن ہوں مسٹر بیلر۔" اس نے کہا۔ "اور میں اس نوجوان عورت کا وکیل ہوں جو ایکس مور اپارٹمنٹ میں رہتی ہے۔"

"تم معروف وکیل پیری میسن ہو؟" بیلر نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"مجھے افسوس ہے مگر تم اندر نہیں آسکتے میسن۔ میں کسی سے ملنا نہیں چاہتا۔"

"سوائے کارل ہیرڈ کے۔" میسن نے کہا۔ "مگر تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ہیرڈ مر چکا ہے۔" میسن نے دروازہ بند کردیا۔

"بہت کچھ اس فیصلے پر منحصر ہے جو میں اور تم اگلے چند منٹ میں کرنے والے ہیں۔ میں کچھ کارڈ میز پر ڈالنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے تمہارے بارے میں خبردار کردیا گیا ہے اس لیے میں تم سے کوئی بات کرنا نہیں چاہتا۔"

"مجھے معلوم نہیں کہ پولیس کے یہاں پہنچنے سے پہلے تمہیں اس معاملے پر گفتگو کرنے کے لیے کتنی مہلت حاصل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کارل ہیرڈ تمہیں بلیک میل کررہا تھا اور اس کے سینے پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا تھا۔ کچھ دیر قبل وہ مرگیا۔ اس نے مجھے بیان دیا تھا کہ فیرن ڈرسکل نے اس پر برف کے سوئے سے حملہ کیا تھا۔ لیکن جرح کے سوالات کے جواب میں اس نے تسلیم کیا کہ حملہ کرنے والی تمہاری بیٹی کیتھرائن بھی ہوسکتی ہے۔ مجھے اس کی پروا نہیں کہ تم کتنے بڑے دولت مند اور بارسوخ آدمی ہو۔ ہیرڈ کی موت سے پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ مجھے ان تمام باتوں کا علم نہیں کہ فیرن ڈرسکل کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا اور میرا مفاد اس بات میں ہے کہ اس سے قبل کہ اخبارات کوئی سنسنی خیز داستان شائع کریں، میں اور تم کچھ حقائق کا تبادلہ کرلیں۔ جو باتیں تم جانتے ہو، تم بتادو اور جو باتیں میں جانتا ہوں، میں بتادوں۔"

"اخبارات!" بیلر گھبرا کر چونکا۔

"ہاں، یقینی طور پر!"

"اچھی بات ہے۔ تم جیت گئے۔" بیلر نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد میسن سے الٹے ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "دایاں ہاتھ ملانے کے لیے معذرت چاہتا ہوں۔ میرے کندھے کے جوڑوں کے درد اور سوجن میں اچانک اضافہ ہوگیا ہے۔ آؤ ہم دوسرے کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں۔"

یہ دوسرا کمرا خود اس کے سوئٹ کا تھا اور بڑے پُرتکلف انداز میں آراستہ کیا گیا تھا۔ وہاں کیتھرائن بھی موجود تھی۔

"یہ میری بیٹی کیتھرائن ہے۔" اس نے تعارف کرایا۔ "اور کیتھرائن... یہ مسٹر پیری میسن وکیل ہے جو کہ فیرن ڈرسکل کی نمائندگی کررہا ہے۔"

کیتھرائن نے بڑے پُرجوش انداز میں میسن سے ہاتھ ملایا۔ میسن نے کہا کہ اس کی موکلہ اس سے کیتھرائن کا ذکر کرچکی ہے۔

"بیٹھ جاؤ میسن!" بیلر نے کہا۔ "بہتر ہوگا کہ ہم اپنے

کچھ کارڈز میز پر ڈال دیں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ ہیرڈ کی موت کیسے واقع ہوئی۔''

''کہا جا رہا ہے کہ اس پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''پہلے ہیرڈ کا بیان تھا کہ اس کے سینے میں برف کا سوا اتارنے والی فیرن تھی۔ لیکن بعد میں یہ امکان بھی سامنے آیا کہ ممکن ہے حملہ تمہاری بیٹی کیتھرائن نے کیا ہو۔''

''کیا؟'' کیتھرائن چونکی۔ ''یہ قطعی احمقانہ بات ہے۔ میں نے اسے تھپڑ ضرور مارا تھا مگر...''

''بہتر ہوگا کہ تم مجھے اور میسن کو بات کرنے دو۔'' ہیری مین بیلر نے اسے خاموش کراتے ہوئے کہا۔ ''میں اس کیس میں مسٹر میسن کی پوزیشن کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنا چاہتا ہوں اور یہ کہ حقیقت میں یہ کیا چاہتا ہے۔''

''میں حقائق جاننا چاہتا ہوں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہیرڈ سے تمہارا تعلق کیا اور کس نوعیت کا تھا۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم یہاں کیوں آئے اور کیوں سب سے ملنے سے انکار کر دیا... سوائے ہیرڈ کے جسے ہاؤلے کے فرضی نام سے تمہیں فون کرنا تھا۔''

''اور میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟''

''مجھے افسوس ہے مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔'' میسن مسکرایا۔

''بتا نہیں سکتے یا بتانا نہیں چاہتے؟''

''بتانا نہیں چاہتا۔''

''یہ باہمی اعتماد حاصل کرنے کا کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔'' بیلر نے تیزی سے کہا۔ ''میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ دوسرے لوگ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔''

''ممکن ہے ایسا ہی ہو لیکن ہمارے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔''

''وہ کیا؟''

''مجھے اس کی قطعی پروا نہیں ہوتی کہ اخبار کتنی مرتبہ اور کس انداز میں میرا نام شائع کرتے ہیں۔''

ہیری مین بیلر جیسے اپنے وجود میں سمٹ کر رہ گیا۔ اس کا غصہ تیزی سے غائب ہو گیا۔

''آخر تم کیا چاہتے ہو میسن؟'' اس نے پوچھا۔

''پہلے میں فیرن ڈرسکل کے بارے میں سب کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔''

''جہاں تک میں جانتا ہوں، مس ڈرسکل میرے بیٹے کی سیکریٹری کی حیثیت سے ملازم ہوئی تھی۔ ممکن ہے ان دونوں کے درمیان کوئی رومانی تعلق پیدا ہو گیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ڈرسکل اتنی احمق ہو کہ اس نے یہ امید کر لی کہ میرے بیٹے جیسی پوزیشن رکھنے والا نوجوان اس سے شادی کر لے گا اور شاید یہ سوچنے کا حوصلہ بھی کر لیا ہو کہ یہ شادی ہو سکتی ہے۔''

میسن نے ہیری مین بیلر کو غور سے دیکھا۔

''تم نے کہا اس نے یہ سوچنے کا حوصلہ کر لیا ہو۔'' اس نے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ تم ایسی بات کو ناممکن سمجھتے ہو؟''

''یقیناً!''

''میں پوچھ سکتا ہوں کیوں؟''

''کچھ وجوہات سے میں سرِدست اس مسئلے کو زیرِ گفتگو لانا نہیں چاہتا۔ ویسے یہ تو ظاہر ہے کہ دونوں کے معاشرتی معیار میں زمین آسمان کا فرق ہے۔''

''اور یہ بات تمہارے نزدیک بہت اہم ہے؟''

''بہت زیادہ!'' بیلر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ کیتھرائن نے اٹھنا چاہا لیکن ہیری مین بیلر نے خود اٹھ کر ریسیور اٹھا لیا۔ وہ کچھ سنتا رہا پھر بولا۔ ''اچھا اس سے بات کرا دو۔'' اور چند لمحے بعد کہا۔ ''ہیلو سارجنٹ! میں ہیری مین بیلر بات کر رہا ہوں۔'' پھر کچھ دیر تک سنتا رہا۔

''ہاں، وہ یہاں میرے پاس ہے۔ ہم ہر طرح پولیس سے تعاون کے لیے تیار ہیں۔ لیکن تم جو الزام لگا رہے ہو وہ قطعی واہیات ہے۔ میں چند باتوں کا یقین کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو، وہ آدمی مر چکا ہے؟'' وہ چند لمحے سنتا رہا، پھر بولا۔ ''میں سرِدست بہت مصروف ہوں۔ اگر تم بعد میں... گھنٹا آدھ گھنٹے بعد... اچھا تو پھر بیس منٹ بعد سہی۔ نہیں سارجنٹ! پندرہ منٹ سے پہلے تم سے ملنا قطعی ناممکن ہے۔ مجھے افسوس ہے مگر یہ فائنل ہے... مجھے پروا نہیں... اگر تم مجھے ایک ہزار گرانڈ جیوریوں کے سامنے کھڑا کر دو... لیکن میں پندرہ منٹ سے پہلے نہیں مل سکتا۔ گڈ بائی!''

بیلر نے غصے سے ریسیور پٹخ دیا اور واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالی۔

''میسن! اب ہمارے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔'' وہ بولا۔ ''میرا بیٹا فیرن ڈرسکل سے محبت کرنے لگا۔ ممکن ہے وہ بہت شریف اور اچھی لڑکی ہو۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میرا بیٹا ایک اور نوجوان عورت میں بھی دلچسپی رکھتا ہے

جو معاشرتی اعتبار سے اس کے قابل ہے۔ ایک ایسی عورت جو اسے خوش رکھ سکتی ہے اور جو ہمارے سوشل سرکل میں بلا تامل قبول کی جا سکتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو فیرن کے لیے بہت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ یہ افواہیں پھیل گئیں کہ ان کے تعلق میں غیر اخلاقی باتیں شامل ہو گئیں۔ فیرن کو حمل ٹھہر گیا اور میں نے اسے کچھ رقم دے کر شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ یہ افواہیں سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہیں۔"

"تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟"

"اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ خبر بالکل جھوٹی ہے۔" بیلر نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن میں جانتی ہوں کہ..." کٹی نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

"تم اس معاملے سے الگ رہو کیتھرائن۔ یہ بہت نازک صورتِ حال ہے۔"

"میں جو کچھ کہنا چاہتی ہوں ممکن ہے اس سے کچھ مدد مل سکے۔"

"پلیز! میں نے کہا نا کہ تم خاموش رہو۔" بیلر نے بیٹی کو گھورا اور اپنی بات جاری رکھی۔ "اس آدمی ہیرڈ کی وجہ سے صورتِ حال ایک دم الجھ گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ فیرن ڈرسکل کسی نہ کسی طرح ایک کار کے حادثے میں ملوث ہو گئی۔ ہیرڈ انشورنس کمپنی کا انویسٹی گیٹر تھا۔ اس نے تحقیقات کی اور کسی نہ کسی طرح کچھ نامناسب حقائق معلوم کر لیے۔ کسی نے اسے بہت ہی غلط معلومات فراہم کیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایک اسکینڈل میگزین کا کالم نگار بھی تھا۔ اور اس کا کہنا تھا کہ وہ میگزین اس کہانی کے لیے دس ہزار ڈالرز دینے پر آمادہ ہو جائے گا۔"

"تم نے اس سے بات کی تھی؟"

بیلر نے کچھ دیر سوچا پھر بولا۔

"ہاں، میں نے اس سے بات کی تھی۔ ہیرڈ کا خیال تھا کہ شاید میں اسے اتنی ہی رقم دینے پر آمادہ ہو جاؤں گا جو اسے میگزین سے مل سکتی تھی لیکن وہ خود بھی جانتا تھا کہ معاملے کی قانونی صورتِ حال ایسی ہے کہ وہ جو کچھ چاہتا ہے، واضح طور پر اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتا۔ اس کے علاوہ میں خود بھی ایسا آدمی نہیں جو بلیک میل ہونا منظور کر لے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ ہیرڈ کے بہ قول فیرن کے پاس کچھ عشقیہ خطوط ہیں جو میرے لڑکے نے اسے لکھے تھے اور میرے بیٹے نے اعتراف کیا کہ فیرن نے ممکن ہے، ان خطوط کو سنبھال کر رکھا ہو۔ اگرچہ اسے یاد نہیں کہ اس نے ان خطوط میں کیا کچھ لکھا تھا۔ میرے نام اور پوزیشن کے پیشِ نظر ایک اسکینڈل میگزین ایسی داستان شائع کر سکتا ہے جس میں میرے خاندان پر کیچڑ اچھالی گئی ہو۔ اور ظاہر ہے ایسی کہانی میری اور میرے خاندان کی رسوائی کا سبب بن سکتی ہے۔"

بیلر نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور اس کی باتوں میں تیزی آ گئی۔

"دو تین منٹ رہ گئے ہیں مسٹر میسن... میں نہیں چاہتا کہ پولیس تمہاری یہاں موجودگی سے واقف ہو۔ کوئی سارجنٹ ہال کومب میری بیٹی سے سوالات کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سوالات کا تعلق اس آدمی ہیرڈ کی موت سے ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اس بارے میں ضرور کچھ جانتے ہو۔"

"ہاں۔ جانتا ہوں۔" میسن نے جواب دیا۔

"کیا تم سارجنٹ ہال کومب سے بھی واقف ہو؟"

"بلاشبہ۔"

"میں نہیں چاہتا کہ سارجنٹ تمہیں یہاں دیکھے۔ اور نہ ہی میں اسے تمہاری آمد کے بارے میں کچھ بتانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں نے یہ سب کچھ بڑی بے تکلفی سے کہا ہے۔ میں بلیک میل ہونے کے لیے تیار نہیں۔ لیکن کچھ حالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے میں ایک خجالت آمیز پوزیشن میں پھنس گیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ فیرن کو بہت ہی معیاری قانونی مدد کی ضرورت ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کے پاس میرے بیٹے کے لکھے ہوئے خطوط ہیں۔ مجھے ان خطوط کی ضرورت ہے۔ جب وہ خطوط مجھے مل جائیں گے تو فیرن کی پیروی کرنے کے لیے تمہاری جو بھی فیس ہو گی، میں ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"میں بلیک میلر نہیں ہوں۔" میسن نے جواب دیا۔

"میں چاہتا بھی نہیں کہ تم بلیک میلر بنو۔ تم فیرن ڈرسکل کی پیروی کر رہے ہو۔ تمہیں اس کے لیے ایک بڑی قانونی لڑائی لڑنا پڑے گی اور وہ اس پوزیشن میں نہیں کہ تمہاری فیس ادا کر سکے۔ میں تمہاری شہرت سے واقف ہوں۔ تمہاری فیس معمولی نہیں۔ دوسری جانب فیرن بھی بلیک میلر نہیں ہے اور نہ ہی تم ہو۔ تم ان خطوط کو کسی غلط انداز سے استعمال کرنے کے بارے میں نہیں سوچو گے۔ ساتھ ہی صورتِ حال کے خطرناک ہونے کا احساس بھی کرو۔ اگر پولیس فیرن کے اپارٹمنٹ کی تلاشی لے اور وہ خطوط برآمد کر لے تو یقینی بات ہے کہ اگر ان خطوط کی اشاعت نہ بھی کی جائے، تب بھی ان کا وجود بہرحال ثابت ہو جائے گا...

اور یہ بات اس اسکینڈل میگزین کو وہ تصدیق فراہم کردے گی جس کے بعد اسے وہ داستان شائع کرنے سے روکنا ناممکن ہوگا۔ اس لیے کوئی بھی قانونی یا غیر قانونی پہلو زیرِ غور لائے بغیر تم اپنی مؤکلہ کو یقین دلا سکتے ہو کہ اگر وہ خطوط تمہارے سپرد کردے اور تم وہ خطوط مجھے دے دو تو تمہاری مؤکلہ کو تمہاری خدمات سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسی مالی پریشانی سے واسطہ نہیں پڑے گا۔''

''لیکن ڈیڈی!'' کیتھرائن پھر بولی۔ ''وہ فیرن ڈرسکل نہیں ہے۔''

''میں نے تم سے خاموش رہنے کو کہا تھا'' بیلر نے بڑے غصے سے کہا۔

''ٹھیک ہے، فرض کرلو وہ فیرن نہیں ہے۔'' بیلر نے میسن کی طرف دیکھا۔ ''فرض کرلو تمہاری مؤکلہ کوئی دھوکے باز ہے۔ تب صورتِ حال اور بھی نازک ہوجاتی ہے۔ اگر یہ ظاہر ہوجائے کہ جو عورت حادثے میں مری، وہ فیرن تھی اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق وہ دو ماہ کی حاملہ تھی اور اس کے پاس میرے بیٹے کے لکھے ہوئے خطوط بھی تھے... لعنت ہو مسٹر میسن۔ مجھے سارا نقشہ بنا کر دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح تو حالات اور بھی زیادہ نازک اور خطرناک ہوجائیں گے۔ مجھے ہر صورت میں ان خطوط کی ضرورت ہے۔''

''اور اس کی وجہ سے تم ہیرڈ کے علاوہ کسی سے ملنے کے لیے تیار نہیں تھے... وجہ یہ تھی کہ ہیرڈ نے تمہیں یقین دلایا تھا کہ وہ ہر صورت میں تمہیں خطوط لا کر دے دے گا جس کے جواب میں تم اسے ایک بڑی رقم دو گے۔ کیا یہ سچ ہے؟''

''میں تمہیں یا کسی کو بھی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ مجھ پر جرح کرے۔'' بیلر نے غصے سے کہا۔ ''اور میں چاہتا ہوں کہ تم پولیس کے آنے سے قبل یہاں سے نکل جاؤ۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہہ چکا۔'' بیلر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

''امید ہے تم میری پیشکش پر غور کرو گے۔'' اس نے کہا۔

''میں اپنی مؤکلہ کے بہترین مفاد کے لیے جو بھی ضروری ہوگا ضرور کروں گا۔'' میسن نے جواب دیا۔

''تم سمجھ تو گئے کہ میں تمہیں کیا بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''بہت اچھی طرح۔''

''اس میگزین کو اپنی کہانی کی تائید میں کوئی ثبوت نہیں ملا تو وہ ہرگز اسے شائع کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔'' بیلر دروازے تک میسن کے ساتھ آیا۔ ''اور تمہیں اپنی مؤکلہ کی پیروی کے لیے فیس کی ضرورت ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ تم ایک انتہائی معقول فیس کس طرح حاصل کرسکتے ہو۔''

''میں تمہیں اور تمہاری تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔'' میسن نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں وہ سب کچھ کروں گا جو میری مؤکلہ کے بہترین مفاد میں ہوگا۔''

اور اتنا کہہ کر میسن دروازے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

آفس واپس جا کر میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کو ہیری مین بیلر سے ملنے کی کوشش اور پھر اس سے ملاقات میں ہونے والی گفتگو کی تمام تفصیل سنائی۔

''لیکن ان تمام باتوں کا مطلب کیا ہوا؟'' ڈیلا نے پوچھا۔

''میں بھی یہی سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ بیلر نے بہ ظاہر ایک بڑا دلیرانہ رویّہ اپنایا۔ ایک ایسے آدمی کا رویّہ جو آخری دم تک لڑتا ہے جو کبھی کسی بلیک میلر کے سامنے نہیں جھکتا۔ اس کے باوجود وہ مچی گان سے یہاں آتا ہے اور تمام دلیرانہ احتجاج کے باوجود ایک بلیک میلر سے ملنے کا خصوصی انتظام کرتا ہے... آخر کیوں؟''

میسن اِدھر سے اُدھر ٹہلنے لگا۔ پھر رک کر بولا۔

''اگر یہ فیرن ڈرسکل کی کہانی کا کوئی حصہ تھا تو ہیرڈ نے ضرور کوئی نئی بات معلوم کرلی ہوگی۔ وہ مچی گان میں بیلر کے پاس گیا اور اسے یہ عندیہ دیا کہ جو رقم اسے میگزین سے ملے گی اتنی ہی رقم بیلر اسے دے دے تو معاملہ طے ہوسکتا ہے۔ مگر بیلر نے اسے ڈانٹ کر بھگا دیا۔''

''تمہارے لہجے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمہیں کچھ نہ کچھ اندازہ ہے کہ اس کا جواب کیا ہوسکتا ہے۔''

''ممکن ہے اس کا جواب یہ ہو کہ کیتھرائن کسی نہ کسی طرح اس معاملے میں ملوث ہوچکی ہے۔''

''مگر کس طرح؟''

''یہ اس کیس کا ایک اہم راز ہوسکتا ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''اور یہاں ہمارا واسطہ پھر ایک غیر معمولی طرزِ عمل سے پڑتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری مؤکلہ حقیقت میں ملڈرڈ کریسٹ ہے۔ فیرن ڈرسکل، ملڈرڈ کے ساتھ کار میں موجود تھی۔ پھر ایک ایکسیڈنٹ ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ اس حادثے کے بارے میں بھی کوئی بات ایسی ہے جو کہ حقیقت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فیرن ڈرسکل ہلاک ہوگئی اور ملڈرڈ نے اس کی شخصیت اپنالی۔ اس کے باوجود فیرن کا رویّہ وہ نہیں جو ہونا

چاہیے تھا۔"

"وہ کس طرح؟"

"فیرن ڈرسکل خوب صورت اور متوازن سوچ کی مالک تھی۔ وہ ایک بڑی فرم کے عہدے دار کی سیکریٹری تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر ایک اہم اور ذمے دارانہ پوسٹ کو سنبھالنے کی صلاحیت تھی۔ مگر اچانک وہ ایسی حرکتیں کرنے لگتی ہے جن کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔"

"ایک کنواری لڑکی جب حاملہ ہو جائے تو اس سے ایسی بدحواسیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ ذرا اس صورتِ حال کا تصور کریں جس میں اچانک فیرن نے خود کو گھرا ہوا محسوس کیا تھا۔"

"لیکن اس کے باوجود اس کے طرزِ عمل کی کوئی قابلِ فہم توجیہہ کرنا مشکل ہے۔ پال ڈریک کو فون کرو۔ دیکھیں، اس کے پاس ہمیں بتانے کے لیے کوئی نئی بات ہے یا نہیں۔"

ڈیلا نے پال ڈریک کو فون کیا اور پھر میسن کو بتایا کہ ڈریک کے بہ قول اس کے پاس کچھ اہم خبریں ہیں جنھیں بتانے وہ خود آ رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد پال ڈریک آفس میں داخل ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہاری مؤکلہ حد سے زیادہ پریشانیوں میں گھر چکی ہے۔" اس نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ۔"

"ہیرڈ کی بیوہ کا کہنا ہے کہ تمہارے جانے کے بعد ہیرڈ نے ایک بیان اور دیا تھا اور یہ اس وقت دیا تھا جب اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کی موت یقینی ہے۔"

"کیسا بیان؟"

"اس کا دوسرا بیان یہ ہے کہ تمہاری مؤکلہ مکمل طور پر دھوکے باز ہے۔ وہ فیرن ڈرسکل نہیں بلکہ اوشن سائڈ کی رہنے والی ملڈرڈ کریسٹ ہے۔ ملڈرڈ کے بوائے فرینڈ نے اپنی کمپنی میں غبن کیا اور فرار ہو گیا۔ ملڈرڈ نے فیرن کو اپنی کار میں لفٹ دی۔ اس کے بعد یا تو واقعی کوئی حادثہ ہوا جس میں فیرن ہلاک ہو گئی اور ملڈرڈ نے اس کی شخصیت اختیار کر لی یا پھر ملڈرڈ نے اس کی شخصیت اختیار کرنے کے لیے اسے قتل کر دیا۔"

"کوئی اور بات؟"

"فیرن، فورسٹر بیلر کی محبت بلکہ عشق میں مبتلا تھی۔ فورسٹر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسی سے شادی کرے گا۔ لیکن جب فیرن حاملہ ہو چکی تھی، تب اسے معلوم ہوا کہ فورسٹر تو مکمل طور پر اپنے باپ کی مٹھی میں دبا ہوا ہے۔ چنانچہ بیلر درمیان میں دیوار بن کر حائل ہو گیا۔ فیرن کو دوٹوک الفاظ میں بتا دیا کہ وہ کبھی بیلر خاندان کی فرد نہیں بن سکتی۔ اسے ایک بڑی رقم دی اور اسے شہر سے نکل جانے کا حکم سنا دیا۔ فیرن چلی گئی۔ لیکن اس کے پاس فورسٹر کے لکھے ہوئے عشقیہ خطوط تھے۔ اس کا ارادہ ان خطوط کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنے کا نہیں تھا۔ لیکن جب ہیرڈ نے ملڈرڈ کی کار کے ایکسیڈنٹ کی تحقیقات شروع کی تو اس لڑکی کی شخصیت کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہا جسے ملڈرڈ نے لفٹ دی تھی۔ یہ تحقیقات بڑی کامیاب رہی اور اس نے کچھ ایسے حقائق معلوم کر لیے جن کی بنیاد پر ایک بڑا اسکینڈل بن سکتا تھا۔ لیکن ایک انشورنس کمپنی کے انوسٹی گیٹر کی حیثیت سے ہیرڈ ان معلومات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اس لیے اس نے یہ معلومات ایک اسکینڈل میگزین کو فروخت کر کے رقم حاصل کرنا چاہی۔ میگزین کا ایڈیٹر سب کچھ سن کر اس قدر جوش میں آیا کہ ہیرڈ کو دس ہزار ڈالرز دینے کا وعدہ کر لیا۔ لیکن کہانی کے ساتھ کوئی ٹھوس ثبوت ہونا ضروری تھا۔ ظاہر ہے کہ ان خطوط سے زیادہ ٹھوس ثبوت کیا ہو سکتا تھا جو فورسٹر نے فیرن کو لکھے تھے۔ ہیرڈ نے ملڈرڈ سے معاملہ طے کرنے کی کوشش کی جو کہ اپنے آپ کو فیرن ڈرسکل بنا کر پیش کر رہی تھی۔ ہیرڈ اس سے ملنے گیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ فیرن ڈرسکل نہیں ہے۔ جب وہ دوسری مرتبہ اس کے اپارٹمنٹ گیا تو کیتھرائن بیلر سے ٹکرا گیا۔ اس نے کیتھرائن کے واپس جانے کا انتظار کیا اور پھر تیسری مرتبہ ملنے گیا اور یہی وہ موقع تھا جب کسی نے برف کا سوا اس کے سینے میں اتار دیا۔

جب ہیرڈ اپنے گھر آیا تو وہ خوشی سے کھلا پڑ رہا تھا۔ اس نے بیلر کو فون کیا۔ اس سے کچھ پُراسرار باتیں کیں اور پھر تمہیں فون کیا۔ اب یہاں ایک عجیب بات ہوتی ہے۔ جب وہ پہلی مرتبہ گھر آیا تھا تو اس نے پہلے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ اس پر کیتھرائن بیلر نے حملہ کیا تھا۔ لیکن جب اس نے فون پر بیلر سے گفتگو کی، تب اپنی بیوی کو بتایا کہ حملہ کرنے والی ملڈرڈ کریسٹ تھی۔ اس نے بیوی سے کہا کہ وہ تمہیں فون کرے، وہ تمہیں اور ملڈرڈ کو مزہ چکھانا چاہتا ہے... پھر تم سے بات کرنے کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ ڈرامے بازی کر کے تم پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے جیسے اسے بہت گہرا اور خطرناک زخم آیا ہے۔ اس نے تمہیں دکھانے کے لیے کمبل بھی اوڑھ لیا۔ تمہاری آمد تک وہ جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔ لیکن پھر اس نے سردی لگنے کی شکایت کی۔ تمہارے سامنے بھی اس نے سردی لگنے اور کپکپی طاری ہونے کا ذکر کیا۔ اس

کی بیوی کجی کہ وہ یہ بھی ڈراما کر رہا ہے۔ لیکن تمہارے رخصت ہونے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ ہیرڈ کی حالت واقعی خطرناک ہے۔ اس نے تجویز کیا کہ ہیرڈ گرم پانی سے نہا لے۔ وہ اسی ارادے سے اٹھ رہا تھا کہ شدید درد کی وجہ سے چیخا اور کرسی پر گر پڑا اور پانچ منٹ میں مر گیا۔ اب ایک بات ایسی ہے جو تمہیں پریشان کرنے والی ہو سکتی ہے۔ پولیس نے تمہاری مؤکلہ کے اپارٹمنٹ کی تلاشی لی اور وہاں اسے چار ہزار ڈالرز کے بالکل نئے کرنسی نوٹ ملے۔ پولیس کے دلائل کے مطابق یہ وہ رقم ہے جو فیرن ڈرسکل کو یا تو ہیری مین بیلر نے یا اس کے بیٹے فورسٹر بیلر نے دی تھی تاکہ وہ دور جا کر بچے کی پیدائش اور اس کے اخراجات ادا کر سکے۔ کسی بھی صورت میں یہ ایسی رقم نہیں جو ملڈرڈ کریسٹ جائز اور قانونی طریقے سے حاصل کر سکتی۔ چنانچہ لازمی طور پر یہ وہی رقم ہو سکتی ہے جو لفٹ لینے والی لڑکی فیرن کے بیگ سے نکالی گئی تھی... اور اسے بیگ سے نکالنا چوری کے ذیل میں آتا ہے۔ پولیس اس نظریے پر اپنے کیس کی بنیاد رکھے گی کہ ملڈرڈ کریسٹ نے یا تو فیرن ڈرسکل کی شخصیت اختیار کرنے کے لیے اسے قتل کر دیا یا اس کی شخصیت اور اس کی رقم دونوں ہی چرانے کی سازش کی تھی۔ اور جب کارل ہیرڈ کو اپنی تحقیقات کے نتیجے میں حقیقت کا پتا چل گیا تو اس نے ہیرڈ کے سینے میں برف کا سوا اتار کر اسے بھی خاموش کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس طرح یہ بالکل صاف صاف قتلِ عمد کا کیس بنتا ہے۔''

''کیا پولیس نے میری مؤکلہ کو حراست میں لے لیا ہے؟'' میسن نے پوچھا۔

''وہ پولیس کی حراست میں ہے۔'' پال ڈریک نے جواب دیا۔ ''اور میرا خیال ہے کہ اس نے ڈرائیونگ لائسنس پر انگوٹھے کے نشان کی بنیاد پر اسے ملڈرڈ کریسٹ کی حیثیت سے شناخت کر لیا ہے۔ یہ ایک سنسنی خیز کہانی بنے گی جس میں تم بری طرح الجھے ہوئے ہو گے۔''

''بہت خوب! پولیس کے پاس ملڈرڈ کے خلاف جو کچھ بھی تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا ہے۔ اس لیے سردست ہم گھر جا کر آرام کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کر سکتے۔''

''کیا وہ تمہیں اس سے ملنے کا موقع دیں گے؟''

''انہیں دینا ہی پڑے گا... اسے قتل کے الزام میں گرفتار کرنے کے بعد۔ ملڈرڈ قانونی طور پر قانونی مشورہ حاصل کرنے کی حق دار ہے۔ وہ مجھے روکنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتے۔ وہ گرفتار کر لی گئی ہے اور پولیس پورا پورا خیال رکھے گی کہ اسے اس کے کسی بھی قانونی حق سے محروم نہ کیا جائے۔''

''اور اگر صبح تک اس پر قتل کا الزام عائد نہ کیا جائے تب؟''

''تب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کا آفس اس کے خلاف ٹھوس ثبوت حاصل نہیں کر سکا ہے۔ جس کے لیے وہ تمام تفصیلی واقعات جاننے کی کوشش کر رہا ہے۔''

''جب ہیری مین جیسا کروڑ پتی دولت مند اپنی بیٹی کا نام اس کیس سے الگ رکھنے کی کوشش کر رہا ہو تو تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ پولیس کے پاس ملڈرڈ کے خلاف بڑا مضبوط کیس ہے۔''

''یہ بات ہمیں کل صبح دس بجے تک معلوم ہو جائے گی۔'' میسن نے کہا۔ ''اس لیے اب تم گھر جا کر کچھ نیند لینے کی کوشش کرو۔''

☆☆☆

فولے کلورٹ... ڈسٹرکٹ اٹارنی ہملٹن برجر کا بڑا باصلاحیت نائب... جج مارون سی بولٹن کو مخاطب کرنے کے لیے اٹھا۔

''یور آنر'' وہ بولا۔ ''یہ کیس عوام بہ خلاف ملڈرڈ کریسٹ ہے جس کی عرفیت فیرن ڈرسکل بھی ہے۔ اس پر قتلِ عمد کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے اور اس وقت اس کے خلاف ابتدائی سماعت ہونا ہے۔ میں بہت ہی مختصر سا بیان استغاثہ کی پوزیشن کی وضاحت میں دینے کے علاوہ چند خاص اقدامات کی وجوہات بھی پیش کروں گا جو استغاثہ نے کیے ہیں۔ اور یہ بیان صرف اس مقصد کے لیے اس معزز عدالت کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے کہ استغاثہ ملزمہ کے خلاف اپنے ثبوت کس ترتیب و انداز سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔''

''بہت خوب!'' جج بولٹن نے کہا۔ ''تم اپنا بیان دے سکتے ہو اور وکیلِ صفائی کو بھی یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ چاہیں تو تمہارے بیان کا جواب دے سکیں۔''

''شکریہ یور آنر'' کلورٹ نے کہا۔ ''استغاثہ کا یہ نظریہ ہے کہ ملڈرڈ کریسٹ نے... جسے اوشن سائڈ شہر میں معاشرتی رسوائی کا سامنا تھا، غائب ہونے کا فیصلہ کیا... اور یہ کہ اپنے غائب ہونے کی اسکیم کے ایک حصے کے طور پر... اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنی جیسی قد و قامت کی ایک نوجوان لڑکی تلاش کرے۔ اپنی شخصیت اس عورت کی شخصیت سے تبدیل کر لے۔ اس عورت کو ہلاک کر کے اس کی لاش ایسے حالات میں دریافت ہونے کے لیے چھوڑ دے جس سے ظاہر ہو کہ ملڈرڈ کریسٹ ایک کار کے حادثے میں مر گئی ہے۔''

"ایک منٹ!" جج بولٹن نے مداخلت کی۔ "کیا تم اس کیس کی مقررہ حدود سے باہر نہیں جا رہے ہو؟ میں جانتا ہوں کہ یہ بیان صرف عدالت کو دیا جا رہا ہے۔ پھر بھی اگر تم اپنا یہ کیس پیش کرنے میں اس نظریے پر انحصار کرو گے تو جب یہ کیس ایک جیوری کے سامنے سماعت کے لیے آئے گا تو کیا یہ سوال پیدا نہ ہوگا کہ تم اپنا کیس پیش کرنے کے لیے ایک دوسرے جرم پر انحصار کر رہے ہو جس کی بنیاد حقائق کے بجائے استغاثہ کی ذہنی سوچ پر رکھی گئی ہے۔"

"نہیں یور آنر!" کلورٹ نے جواب دیا۔ "ہم اس نکتے پر بحث کے لیے تیار ہیں لیکن اگر معزز عدالت میری پوری بات سن لے تو معلوم ہو جائے گا۔ تو یہ فیرن ڈرسکل کا قتل نہیں تھا... جسے ملزمہ نے اپنا شکار بنانے کے لیے چنا تھا... جو موجودہ کیس میں مقصدِ جرم بنا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مقتول کارل ہیرڈ ایک انشورنس کمپنی کا انوسٹی گیٹر تھا اور اس کی تحقیقات نے ان حقائق کو ظاہر کر دیا تھا جنہیں ملزمہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس لیے ملزمہ کے لیے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ اپنی اسکیم پر عمل درآمد کرنے کے لیے کارل ہیرڈ کو قتل کر دے اور اپنے آپ کو مکمل تباہی سے بچائے۔ یہی بات موجودہ کیس میں باقاعدہ ثبوت اور شواہد کے ساتھ استغاثہ مقصدِ جرم کی حیثیت سے اجاگر کرنا چاہتا ہے۔"

"لیکن ملزمہ پر فیرن ڈرسکل کے قتل کا الزام تو عائد نہیں کیا گیا ہے۔" جج صاحب نے کہا۔

"نہیں یور آنر!"

"تب کیا اس کا مطلب عدالت یہ سمجھے کہ اگر استغاثہ ملزمہ کے خلاف موجودہ الزام ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے خلاف اس لڑکی کے قتل کے الزام میں مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔"

"ملزمہ پر بعد میں اس قتل کے الزام میں بھی مقدمہ چلایا جا سکتا ہے یور آنر... جبکہ میں یہ بھی بتا دوں کہ اس کیس میں ملزمہ پر پہلے ہی فیرن ڈرسکل کے بیگ سے چار ہزار ڈالرز چرانے کا الزام عائد کیا جا چکا ہے۔"

"چار ہزار ڈالرز۔" جج بولٹن نے کچھ حیرت سے دہرایا۔

"جی ہاں یور آنر!"

"لیکن تم نے اپنے اصلی بیان میں اس پوائنٹ کی کوئی وضاحت نہیں کی ہے۔"

"شاید یہ نکتہ سہواً بیان کرنے سے رہ گیا ہو یور آنر... مگر استغاثہ کے ذہن میں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس ملزمہ نے فیرن ڈرسکل کی موت کے بعد اس کے بیگ سے چار ہزار ڈالرز نکالے تھے۔"

جج بولٹن نے قطعی طور پر رحم و ہمدردی سے خالی نظروں سے ملڈرڈ کی طرف دیکھا۔

"اور ان باتوں کو ثابت کرنے کے لیے اس سماعت کے دوران ثبوت و گواہ پیش کیے جائیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں یور آنر۔"

"کیا وکیلِ صفائی کوئی بیان دینا چاہتے ہیں؟" جج صاحب نے پیری میسن کی طرف دیکھا۔

"نہیں یور آنر۔ اس وقت کوئی بیان نہیں دیا جائے گا۔" میسن نے جواب دیا۔

"بہت خوب! اپنا پہلا گواہ پیش کرو۔" جج نے کلورٹ سے کہا، اس کے لہجے سے ایک قطعیت ظاہر تھی۔

کلورٹ نے متعدد عام گواہ پیش کیے۔ ایسے افراد جنہوں نے اوشن سائڈ میں ملڈرڈ کے ساتھ کام کیا تھا اور جنہوں نے اسے ملڈرڈ کریسٹ کی حیثیت سے شناخت کیا۔ اوشن سائڈ کے پولیس چیف نے گواہی دی کہ رابرٹ جونیئر اس ماہ کی بائیس تاریخ سے قانون و انصاف سے بھاگا ہوا ایک مفرور ملزم ہے۔ اور بائیس تاریخ وہی تاریخ تھی جس دن ملڈرڈ بھی غائب ہو گئی تھی۔ بینک منیجر نے شہادت دی کہ ملڈرڈ کریسٹ نے اپنے غائب ہونے والے دن بینک سے اپنی تمام رقم نکال لی تھی اور یہ کہ وہ رقم کتنی تھی۔ ملڈرڈ کے سابقہ باس نے گواہی دی کہ اسے کتنی تنخواہ دی جا رہی تھی اور یہ کہ اسے جو آخری چیک جاری کیا گیا وہ کتنی رقم کا تھا۔ اس نے یہ بھی بیان دیا کہ ملڈرڈ نے رابرٹ سے اپنی منگنی کا اعلان کیا تھا اور یہ کہ رابرٹ کے غائب ہونے والے دن وہ تقریباً ڈھائی بجے دن اس کے پاس آئی تو اس کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا اور وہ بیمار نظر آ رہی تھی۔ اس نے کہا بھی کہ اس کی طبیعت کچھ خراب ہے جس پر اسے چھٹی دے کر گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اگلے گواہ نے بتایا کہ وہ ہائی وے گشتی پولیس کا ایک آفیسر ہے اور اس نے کار کے ایکسیڈنٹ کی گواہی دی۔ اس گواہ نے متعدد تصاویر میں لاش کی دکھائی گئی پوزیشن کی بھی تصدیق کی اور ان نشانات کی بھی تصدیق کی جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ حادثے کے بعد کوئی فرد الٹی ہوئی کار سے باہر نکل گیا ہے۔

(جاری ہے)

حادثہ

اثر نعمانی

ارل اسٹینلے گارڈنر کا شمار صف اوّل کے ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ اسرار رموز میں الجھی ہوئی گتھیوں اور کرداروں سے خوب صورت انداز میں کھیلنا ان کا فن ہے۔ منظر نگاری ایسی کہ قاری خود کو اس ماحول میں کرداروں کے ساتھ چلتا پھرتا محسوس کرتا ہے۔ اس پر مستزاد اثر نعمانی (مرحوم) کی خوب صورت نثر نگاری...... زیرِ نظر ناول حادثہ بھی ان کے کمالِ فن کا نمونہ ہے...... ایک حادثے سے شروع ہونے والی داستان ...... جس کا ہر کردار لمحہ بہ لمحہ ایک نئے رنگ روپ میں سامنے آرہا تھا۔

سطر سطر تجسس، تحیر میں ڈوبی ایک چونکا دینے والے انجام کی داستان

''تم جرح کرسکتے ہو۔'' کلورٹ نے میسن سے کہا۔

''کار میں آگ لگ گئی تھی؟'' میسن نے سوال کیا۔

''کسی نے کار کو آگ لگائی تھی۔'' گواہ نے جواب دیا۔

''تم نے کیسے جانا کہ آگ لگائی گئی تھی؟''

''یہ آگ لگنے کی نوعیت سے۔''

''اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

''جب کار سڑک سے گری تو پیٹرول کی ٹنکی ایک چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی اور کافی پیٹرول بہہ نکلا۔ پھر جب کار کھائی کی تہ میں جا کر رکی تو کچھ پیٹرول کار کے عقبی حصے میں جذب ہو گیا۔ وہ کار کے اگلے حصے تک نہیں پہنچا تھا۔ کار کے انجن کا سوئچ بند کر دیا گیا تھا۔ ہیڈ لائٹس بھی بجھا دی گئی تھیں۔ تب کوئی زندہ تھا اور کار میں تھا۔ سوئچ اور لائٹس خود سے بند نہیں ہو سکتے تھے اور چونکہ وہ بند تھے اس لیے آگ لگنے کی کوئی وجہ نہیں تھی... سوائے اس کے کہ ماچس کی ایک تیلی سے آگ لگائی جائے۔''

''کیا لوہے کا چٹانوں سے ٹکرانا اور رگڑ کھانا چنگاریاں پیدا نہیں کرسکتا؟''

''میرے خیال سے کرسکتا ہے۔''

''اور کیا ان چنگاریوں میں سے کوئی چنگاری پیٹرول کو آگ نہیں لگا سکتی تھی؟''

''شاید لگا سکتی تھی۔'' گواہ نے جواب دیا۔ ''مگر اس کیس میں ہم جانتے ہیں کہ آگ ماچس کی تیلی سے لگی اور وہ بھی پہلی تیلی سے نہیں دوسری تیلی سے... کیونکہ ہمیں ایک تیلی جائے حادثہ پر ملی۔ شاید ماچس کی تیلی روشنی کی خاطر جلائی گئی تھی۔''

''تو تمہیں ایک گتے کی ماچس ملی؟''

''جی ہاں۔''

''تمہیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ ماچس کب حادثے کی جگہ گری تھی؟''

''جی نہیں بلکہ ہم نے فرض کیا کہ...''

''اپنے فرض کیے ہوئے خیال کی بات مت کرو۔'' میسن نے مداخلت کی۔ ''یہ بتاؤ کہ تم کیا جانتے ہو... کیا تم جانتے ہو کہ ماچس کی تیلی حادثے کے وقت یا حادثے کے فوراً بعد جلائی گئی تھی؟''

''جی نہیں۔ میں اپنے ذاتی علم کی بنیاد پر ایسی کوئی بات نہیں جانتا۔''

''وہ تیلی حادثے سے پہلے کسی دن بھی وہاں گر سکتی تھی۔ جلائی جا سکتی تھی۔''

''لیکن کسی نے خاص اس مقام پر... کھائی کی تہ میں ماچس کی تیلی... کیوں جلائی ہوگی؟''

''مجھ سے سوالات مت کرو۔'' میسن نے کہا۔ ''بلکہ میرے سوال کا جواب دو۔ جہاں تک تمہاری اپنی ذاتی معلومات کا تعلق ہے، وہ ماچس کی تیلی وہاں حادثے سے قبل کسی بھی دن جلائی اور گرائی جا سکتی تھی۔''

آفیسر نے چند لمحے سوچا پھر ہچکچاتے ہوئے متذبذب لہجے میں اعتراف کیا۔

''جی ہاں ایسا ہو سکتا تھا۔''

''تم نے اپنے بیان میں بتایا کہ آگ وہاں سے

گزرتے ہوئے ایک کاروالے نے بجھادی تھی۔''

''جی ہاں۔کار کی آگ پر کنٹرول کرلیا گیا تھا۔''

''کیا تم دوبارہ بتاؤ گے کہ ایسا کس طرح ممکن ہوا؟''

''ایک کاروالے نے جو سڑک سے گزر رہا تھا، اس نے آگ کے شعلے دیکھے۔اس کے پاس آگ بجھانے والا آلہ تھا۔ پیٹرول کا زیادہ حصہ سڑک اور کھائی کی تہ کے درمیان بہہ گیا تھا۔کاروالے نے کھائی کی تہ میں کار کو جلتے دیکھا وہ پھرتی سے نیچے اترا اور اس سے پہلے کہ کار میں آگ لگ جاتی اور وہ مکمل طور پر تباہ ہوجاتی اس نے آلے کی مدد سے آگ بجھادی۔''

''تم نے اپنی گواہی میں یہ بھی بتایا کہ ایک سوٹ کیس ملا تھا جو کہ فیرن ڈرسکل کی ملکیت تھا؟''

''میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ فیرن ڈرسکل کی ملکیت تھا۔'' گواہ نے جواب دیا۔''میں نے یہ کہا تھا کہ اس پر ایف اور ڈی لکھا ہوا تھا اور تحقیقات کے نتیجے میں ہمیں اس اسٹور کا پتا چل گیا تھا جس نے وہ سوٹ کیس فیرن ڈرسکل کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔وہ اسٹور لانسنگ مچی گان میں واقع ہے۔''

''میں عدالت کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔'' نائب ڈسٹرکٹ اٹارنی کلورٹ نے کہا۔''جہاں تک اس سوٹ کیس کے بارے میں گواہ کے بیان کا تعلق ہے، وہ ایک سنی ہوئی بات کی بنیاد پر گواہی دے رہا ہے۔اس لیے اس بیان کو عدالتی کارروائی سے خارج کیا جاسکتا ہے۔''

''لیکن میں کوئی اعتراض نہیں کررہا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔''میرا خیال ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کے بارے میں حکام نے اپنا پورا اطمینان کرلیا ہوگا اور میں اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ سرکاری وکیل کو یہ بات گواہوں کے ذریعے ثابت کرنے کی زحمت دوں۔ گواہ کم یا زیادہ جانب دار ہوسکتا ہے لیکن جہاں تک اس سوٹ کیس کی خریداری اور اس بارے میں دوسری متعلقہ تحقیقات کا تعلق ہے، میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کررہا ہوں۔''

''ہم اس کلرک کو پیش کرسکتے ہیں جس نے وہ سوٹ کیس فیرن کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔'' کلورٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔اگر تم چاہو تو اسے بعد میں بلالینا۔'' جج بولٹن نے کہا۔''جبکہ وکیل صفائی کو اس گواہ کے بیان پر کوئی اعتراض نہیں تو عدالت بھی اس گواہی کو قبول کرتی ہے۔ کارروائی جاری رکھی جائے۔''

''اگر وکیل صفائی اپنی جرح ختم کرچکے ہوں تو ہمیں اس گواہ سے کوئی مزید بیان نہیں دلوانا ہے۔'' کلورٹ نے کہا۔

میسن نے جرح ختم کردی۔کلورٹ کا اگلا گواہ ایک ڈاکٹر تھا جس نے لاش کا پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ پہلے اس نے ظاہر ہے... لاش کو ملڈرڈ کی لاش خیال کیا تھا... اس نے زخموں کی نوعیت بیان کی۔ خاص طور سے وہ زخم جو لاش کے سر کے پچھلے حصے پر موجود تھا اور جس سے کھوپڑی میں فریکچر ہوگیا تھا۔ ڈاکٹر نے خیال ظاہر کیا کہ ایسا زخم کسی کند اور وزنی چیز سے لگایا جاسکتا تھا۔

''کیا یہ زخم کار کے حادثے سے پہلے لگایا گیا تھا؟'' کلورٹ نے سوال کیا۔

''جی ہاں۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ حادثے سے فوراً قبل۔''

''جی ہاں۔''

''کیا تم نے اس عورت کی موت واقع ہونے سے فوراً قبل... جسے تم نے پہلے غلطی سے ملڈرڈ کی لاش سمجھا تھا... ہونے والے واقعات کے بارے میں کوئی نتیجہ اخذ کیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''تو تمہارے نزدیک وہ واقعات کیا تھے؟''

''مجھے یقین ہے کہ لاش کے سر کے پچھلے حصے کا زخم ان تمام زخموں اور خراشوں سے پہلے لگا تھا جنہوں نے لاش کے چہرے کو ناقابلِ شناخت بنادیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ لاش پر جلنے کے نشانات آنے سے پہلے اس کی موت واقع ہوچکی تھی۔'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔

''تم جرح کرسکتے ہو۔'' کلورٹ نے پیری میسن کو مخاطب کیا۔

میسن نے چند لمحے گواہ کو غور سے دیکھا پھر پوچھا۔

''تو بعد میں تمہیں معلوم ہوگیا تھا کہ وہ لاش ملڈرڈ کریسٹ کی نہیں بلکہ فیرن ڈرسکل کی ہے؟''

''جی ہاں۔''

''سر کے پچھلے حصے کے زخم کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ وہ حادثے سے قبل لگایا گیا تھا۔کیا میں اس سے تمہارا یہ مطلب سمجھوں کہ وہ زخم کسی ہتھیار سے لگایا گیا تھا؟'' میسن نے سوال کیا۔

''وہ بالکل اس طرح کا زخم تھا جو لوہے کی موٹی گول سلاخ سے لگایا جاسکتا تھا۔''

''ایکسیڈنٹ والی فوٹوگراف سے ظاہر ہوتا ہے کہ لاش کار کے داہنی جانب تھی اور اس کی کیفیت یہ تھی کہ سر اور کندھے عملاً کار کے دروازے سے باہر نکلے ہوئے تھے۔''

''جی ہاں۔''

''اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس عورت نے کار کا دروازہ کھول لیا تھا اور گرتی ہوئی کار سے باہر کودنا چاہتی تھی؟''

''میں نے ایسا نہیں کہا۔''

''تب پھر لاش اس کیفیت میں اور کس وجہ سے تھی؟''

''ممکن ہے لاش کو دانستہ اس پوزیشن میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہو۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ کسی فرد نے...اور میں سمجھتا ہوں کہ فرد کا تصور تمہارے ذہن میں ملزمہ کا ہے...کار کا دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ فیرن ڈرسکل کا سر اور کندھے تھوڑے سے دروازے سے باہر نکالے... یہ سارا کام اس نے ایک ہاتھ سے کیا جبکہ وہ دوسرے ہاتھ سے کار ڈرائیو کر رہی تھی؟''

''جی ہاں۔ ایسا ہونا ممکن ہے۔''

''ایک جسم کو کار کے نیم وا دروازے سے نصف باہر، نصف اندر رکھنا اور دوسرے ہاتھ سے کار چلاتے رہنا؟''

''جیسا کہ میں نے کہا، ایسا ہونا ممکن ہے۔''

''تب تو اس کے لیے غیر معمولی جسمانی طاقت کی ضرورت ہوگی۔''

''ممکن ہے اس میں اتنی طاقت ہو۔''

''اتنی طاقت کہ وہ گرتی ہوئی کار کو سڑک پر روکنے کی کوشش بھی کرتی رہے؟''

''جی ہاں۔''

''تب پھر ڈرائیور کے پاس اس بات کی کیا ضمانت رہ جاتی ہے کہ وہ خود بھی حادثے میں نہ ماری جائے؟'' میسن نے پوچھا۔ ڈاکٹر قدرے ہچکچایا۔

''ظاہر ہے، قدرتی طور پر اس کے پاس ایسی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی تھی۔''

''اور کھائی کی ڈھلان اتنی زیادہ تھی کہ ڈرائیور کا نیچے گر کر بچنا یا کم سے کم خطرناک طور پر زخمی نہ ہو جانا تقریباً ناممکن تھا۔''

''جی ہاں، ناممکن... بلکہ اس کا بچنا بھی معجزہ کہا جا سکتا تھا۔''

''تب پھر ملزمہ کا کیا مقصد تھا کہ وہ فیرن ڈرسکل کو قتل کرے؟ دروازے کے کچھ اندر کچھ باہر اس کا جسم پکڑے رکھے جبکہ تقریباً یقینی بات تھی کہ وہ خود بھی حادثے میں ہلاک ہو جائے۔''

''عدالت توجہ فرمائے۔'' کلورٹ جلدی سے کھڑا ہوا۔ ''وکیلِ صفائی گواہ سے جرح نہیں بحث کر رہے ہیں۔ دلائل دے رہے ہیں۔''

''بے شک، یہ سوال دلیل کا انداز رکھتا ہے۔'' جج بولٹن مسکرائے۔ ''مگر یہ گواہ ایک ایکسپرٹ ہے، ماہر ہے اور اس نے

اپنے اخذ کیے ہوئے نتائج کے لیے دلائل دیے ہیں۔ اس بات نے وکیلِ صفائی کو یہ حق دیا کہ وہ اس کے اخذ کیے ہوئے نتائج پر خود بھی دلائل دیں اور اس کے نتائج کی وجہ معلوم کریں۔ اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر! سوال کا جواب دو۔''

گواہ نے اپنے ہونٹ بھینچے اور اضطراب کے انداز میں پہلو بدلا۔ ''بے شک، میں وکیلِ صفائی کی دلیل کی نفی نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے ملزمہ نے خودکشی کا ارادہ ہی کر لیا ہو۔''

''تب پھر فیرن ڈرسکل کو ہلاک کر کے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔''

گواہ نے پھر بے چینی سے پہلو بدلا۔

''جی ہاں۔ یہ تو ظاہر ہے۔'' اسے کہنا پڑا۔

''اچھا، اب یہ فرض کرتے ہوئے کہ جس عورت کی لاش کا تم نے پوسٹ مارٹم کیا، وہ کار کو کھائی میں گرتے دیکھ کر بری طرح خوف زدہ ہو گئی۔ اسی خوف اور گھبراہٹ میں اس نے داہنی طرف والا دروازہ کھولا اور باہر نکلنے کی کوشش کی۔ کیا ان حالات میں لاش کی وہی پوزیشن نہ ہوتی جو ایکسیڈنٹ کی فوٹوگراف میں دکھائی گئی ہے؟''

''جی... جی ہاں... ہو سکتی تھی۔''

''اور اگر مرحومہ عورت نے یہی کیا تھا تو کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ کار کا دروازہ کسی چٹان سے ٹکرانے پر وہ اس کے سر کے پچھلے حصے میں پوری قوت سے لگتا اور بالکل اسی طرح کا زخم چھوڑتا جیسا کہ تم نے لاش کے سر کے پیچھے دیکھا؟''

''جی... شاید... ممکن...''

''ہاں یا نہیں میں جواب دو ڈاکٹر!'' میسن نے تیزی سے کہا۔

''جی ہاں۔'' گھبرائے ہوئے شرمندہ گواہ نے جواب دیا۔

''شکریہ... مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔''

اس کے بعد کلورٹ نے کنسولی ڈیٹڈ سیلز کمپنی کے منیجر کو گواہی کے لیے طلب کیا جس نے بیان دیا کہ ملزمہ نے اس کی کمپنی میں ملازمت کے لیے درخواست دی اور اپنا نام فیرن ڈرسکل بتایا۔ اسی نام کا سوشل سیکیورٹی نمبر دکھایا اور اپنی

جائے رہائش لانسنگ مچی گان بتائی اور یہ بھی کہا کہ وہ حال ہی میں یہاں آئی ہے اور سروس کی تلاش میں ہے۔ میسن نے اس گواہ سے کوئی جرح نہیں کی۔ اپارٹمنٹ ہاؤس کے منیجر نے گواہی دی کہ ملزمہ نے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لیا۔ اپنا نام فیرن ڈرسکل بتایا اور اسی نام سے بنا ہوا ڈرائیونگ لائسنس اور سوشل سیکیورٹی نمبر بھی دکھایا۔ اس گواہ پر بھی میسن نے کوئی جرح نہیں کی۔

''جارج کنی کو بلایا جائے۔'' کلورٹ نے کہا۔

جارج کنی نے سیدھا ہاتھ اٹھایا کر سچ بولنے کا حلف لیا۔ اپنی رہائش لانسنگ مچی گان بتائی اور کہا کہ وہ بیلر مینوفیکچرنگ کمپنی میں کیشیر کی حیثیت سے ملازم ہے۔ جارج کنی بہت ہوشیار آدمی تھا۔ سوال کو بڑی توجہ سے سنتا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کسی چالاک وکیل نے اسے بڑی ہوشیاری سے مشق کرائی ہے کہ اسے کیا کہنا ہے اور کیا کہنے سے بچنا ہے۔

''کیا تم بیلر مینوفیکچرنگ کمپنی میں کام کرنے والی ایک لڑکی فیرن ڈرسکل کو جانتے تھے؟'' کلورٹ نے پوچھا۔

''جی ہاں، اچھی طرح جانتا تھا۔''

''وہ کب سے کمپنی میں کام کر رہی تھی؟''

''تقریباً دو سال سے۔''

''اور کب اس نے کمپنی سے علیحدگی اختیار کر لی؟''

''گزشتہ ماہ کی نو تاریخ کو۔''

''جب اس نے ملازمت چھوڑی تو کیا تم نے اسے کوئی رقم دی تھی؟''

''جی ہاں۔''

''کتنی رقم دی تھی؟''

''میں نے اسے ایک چیک دیا تھا جو اس کی تنخواہ اور دوسرے واجبات پر مشتمل تھا۔''

''کچھ اور بھی دیا تھا؟''

''جی نہیں۔''

''جس وقت اس نے ملازمت ترک کی تو کیا تم نے اس سے اچانک ملازمت چھوڑنے کی وجہ پوچھی تھی... اور کیا اس نے بتایا تھا کہ وہ کس وجہ سے ایسا کر رہی ہے؟''

''میں اعتراض کرتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''سوال غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔''

''اعتراض درست ہے۔'' جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔

''کیا تم نے اس وقت اس کی ظاہری حالت کو نوٹ کیا تھا؟''

''جی ہاں... کیا تھا۔''

''کیا اس کے رویّے میں یا ظاہری کیفیت میں کوئی غیر معمولی بات تھی؟''

''میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر معقول، غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔'' میسن نے کہا۔

''عدالت اس کا جواب سننا چاہتی ہے۔'' جج بولٹن نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس کا جواب اہم ہو سکتا ہے۔ اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔''

''وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔'' کنی نے جواب دیا۔ ''اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اور بلاشبہ وہ روتی بھی رہی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔''

''مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔'' کلورٹ نے کہا۔

''تم نے کہا کہ تم اسے اچھی طرح جانتے تھے؟'' میسن نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں، میں اسے ذاتی طور پر جانتا تھا۔''

''کیا اس کے پاس کوئی کار بھی تھی؟''

''جی ہاں... تھی۔''

''کس قسم کی کار تھی؟''

''میرا خیال ہے کہ فورڈ کار تھی۔ غالباً تین سال پرانی۔ اس نے کچھ ہی دن قبل اسے خریدا تھا۔''

''وہ کار مچی گان میں رجسٹر کی گئی تھی اور اس کی نمبر پلیٹ پر بھی وہیں کا نمبر تھا؟''

''وہ مچی گان میں رہتی تھی۔ مچی گان میں ہی کار خریدی تھی اور مچی گان میں ہی چلاتی تھی۔ اس لیے ظاہر ہے، نمبر پلیٹ بھی وہیں کی ہونا چاہیے تھی۔''

''شکریہ۔ مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔'' میسن نے کہا۔

''مجھے ایک سوال اور پوچھنا ہے۔'' کلورٹ جلدی سے کھڑا ہوا۔ ''جسے میں پوچھنا بھول گیا تھا۔''

''ٹھیک ہے... پوچھ لو۔'' جج صاحب نے اجازت دے دی۔

''فیرن ڈرسکل کے کمپنی کی ملازمت چھوڑنے سے کچھ قبل کیا مسٹر فورسٹر بیلر نے بینک سے کوئی بڑی رقم نکلوائی تھی... اور کیا تم نے یہ رقم بینک سے لا کر مسٹر فورسٹر کو دی تھی؟''

''میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر اہم، غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔'' میسن نے کہا۔

''عدالت توجہ فرمائے۔'' کلورٹ نے کہا۔ ''میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ مچی گان سے رخصت ہوتے وقت فیرن کے بیگ میں ایک بڑی رقم تھی اور میں پہلے ہی یہ دکھا چکا ہوں کہ خود ملزمہ کے پاس چار ہزار ڈالرز کی رقم اس کی تنخواہ اور بینک بیلنس کے علاوہ نہیں ہو سکتی تھی۔ کم سے کم قانونی

طور پر۔ چنانچہ میں یہ اجازت چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ دکھا سکوں کہ فیرن ڈرسکل کو فورسٹر بیلر نے ایک بڑی رقم دی تھی۔''

''اور یہ بات تم ایک اور بات کے حوالے سے دکھانا چاہتے ہو؟'' جج بولٹن نے پوچھا۔

''میرے پاس، یہ دکھانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے یور آنر۔'' کلورٹ نے جواب دیا۔

''تب تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' جج صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اعتراض منظور کیا جاتا ہے۔''

''عدالت غور کرے۔'' کلورٹ نے اصرار کیا۔ ''میں محسوس کرتا ہوں کہ استغاثہ اس بات کا حق دار ہے کہ وہ فیرن ڈرسکل کی موت کا مقصد ثابت کرنے کے لیے واقعاتی شہادت سے فائدہ اٹھائے۔ خاص طور سے اس لیے کہ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ کارل ہیرڈ کو یہ تمام معلومات حاصل ہوگئی تھیں۔''

''تم واقعاتی شہادت سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔'' جج بولٹن نے جواب دیا۔ ''اور اس شہادت سے مدلل حوالے حاصل کر سکتے ہو لیکن تم کسی اور حوالے سے واقعاتی شہادت نہ پیش کر سکتے ہو نہ ثابت کر سکتے ہو۔''

''بہت بہتر۔'' کلورٹ نے مجبوراً کہا۔ ''مجھے اس گواہ سے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔''

''میں اس گواہ سے کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا۔'' میسن نے کہا۔

''تب استغاثہ اپنا اگلا گواہ طلب کرے۔'' جج صاحب نے حکم دیا۔

''سارجنٹ ہال کومب کو بلایا جائے۔'' کلورٹ نے کہا۔

ہال کومب گواہوں کے کٹہرے میں آیا۔ بیان کیا کہ وہ ہومی سائڈ اسکواڈ کا ایک رکن ہے اور یہ کہ اس ماہ کی دوسری تاریخ کو بھی اس کی یہی حیثیت تھی... اس تاریخ کو اسے ایک اپارٹمنٹ سے فون کیا گیا جہاں کارل ہیرڈ رہائش پذیر تھا اور یہ کہ جس نے اسے فون کیا تھا، اس نے اپنا نام نیلی ہیرڈ بتایا تھا اور کہا تھا کہ وہ کارل ہیرڈ کی بیوی ہے۔ مگر یہ کہ جب وہ اپارٹمنٹ پہنچا تو کارل ہیرڈ مر چکا تھا۔

''کیا تم نے اس اپارٹمنٹ کی تلاشی لی تھی جسے ملزمہ نے فیرن ڈرسکل کے نام سے کرائے پر لیا تھا؟'' کلورٹ نے سوال کیا۔

''جی ہاں... لی تھی۔''

''پھر تمھیں تلاشی میں کوئی چیز ملی؟''

''جی ہاں۔ مجھے چار سو چھتیس ڈالرز... مختلف قیمت کے نوٹوں کی صورت میں ملے اور اس کے بعد چار ہزار

ڈالرز اور ملے جو ایک ایک سو ڈالر کے بالکل نئے نوٹوں کی صورت میں تھے۔''

''کوئی اور رقم نہیں ملی؟''

''جی نہیں۔''

''میں سارجنٹ ہال کومب کو بعد میں کیس کے ایک دوسرے پہلو کے بارے میں بیان دینے کے لیے بھی طلب کروں گا۔'' کلورٹ نے کہا۔ ''لیکن موجودہ معاملے کے بارے میں مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔ مسٹر میسن جرح کر سکتے ہیں۔''

''مجھے کوئی جرح نہیں کرنا ہے۔'' میسن نے کہا۔ سارجنٹ ہال کومب گواہوں کے کٹہرے سے چلا گیا۔

''دوپہر کے لیے کارروائی ختم ہونے سے پہلے میں ایک گواہ اور بلانا چاہتا ہوں۔'' کلورٹ نے کہا۔ ''یہ گواہ بہت مختصر بیان دے گا۔''

''ٹھیک ہے۔ تم اسے بلا سکتے ہو۔'' جج صاحب نے اجازت دی۔

''مس ارما کارنس کو بلایا جائے۔''

ارما کارنس ایک دبلی پتلی نوجوان عورت تھی جس کے چہرے کی نمایاں خصوصیت اس کے باریک ہونٹ اور نکیلی ناک تھی۔ اس نے موٹے شیشوں کا چشمہ لگا رکھا تھا۔ وہ آئی، حلف اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تمہارا نام ارما کارنس ہے اور تم اسی شہر میں رہتی ہو؟'' کلورٹ نے پوچھا۔

''جی ہاں۔''

''اس ماہ کی دوسری تاریخ کو تم کس پیشے سے متعلق تھیں؟''

''میں آرکیڈ ناولٹی کمپنی میں ملازمت کرتی ہوں۔''

''اور یہ آرکیڈ ناولٹی کمپنی کہاں ہے؟'' کلورٹ نے پوچھا۔ ''اس کا جواب اس اپارٹمنٹ کے حوالے سے دو جہاں ملزمہ رہتی تھی۔''

''کمپنی کا اسٹور اس اپارٹمنٹ سے تقریباً ساڑھے تین بلاک کے فاصلے پر ہے۔''

''کیا اسٹور شام کو کھلا ہوتا ہے؟''

''جی ہاں۔ ساڑھے گیارہ بجے تک کھلا رہتا ہے۔''

''کیا تم اسٹور کے کاروبار کی نوعیت بتا سکتی ہو؟''

''ہم مختلف قسم کی اشیا فروخت کرتے ہیں۔ معمولی سے معمولی... بڑی سے بڑی! الیکٹرک گن، مشین گن، بوتل کے کارک کھولنے والے پیچ کش، برف کے سوئے، برف رکھنے والے برتن، بالٹیاں، شیو کا سامان، ریزر بلیڈ وغیرہ وغیرہ۔''

''تم نے برف کے سوئے کا ذکر کیا؟''

''جی ہاں۔''

''اس ماہ کی دو تاریخ کو تم نے کوئی برف کا سوا فروخت کیا تھا؟''

''جی ہاں... ایک نہیں کئی۔ ایک نوجوان عورت آئی، اس نے تین سوئے خریدے۔'' گواہ نے جواب دیا۔ ''الماری میں اس وقت تین سوئے ہی رکھے تھے۔ اس کے جانے کے بعد میں اسٹاک سے اور سوئے نکال کر الماری میں رکھنے لگی تو معلوم ہوا کہ اسٹاک میں صرف چھ سوئے باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے وہ چھ سوئے الماری میں رکھ دیے۔ پھر میں نے سوئے بنانے والی کمپنی کو مزید بارہ درجن سوؤں کا آرڈر دیا، تب معلوم ہوا کہ ان کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پہلے جو سوئے فروخت کیے جا رہے تھے، وہ اڑتیس سینٹ کا ایک اور ایک ڈالر کے تین تھے مگر کمپنی نے اب ایک سوئے کی قیمت جو رکھی تھی، اس کے پیشِ نظر ہمیں ایک سوا اکتالیس سینٹ میں فروخت کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے کمپنی کو سوؤں کا آرڈر دیا اور جو باقی چھ سوئے ہمارے پاس تھے ان پر سے پرانی قیمت کی چٹ نکال کر نئی قیمت یعنی اکتالیس سینٹ کی چٹ لگا دی۔''

''اور کیا اس شام اس نئی قیمت پر بھی سوئے فروخت کیے؟'' کلورٹ نے سوال کیا۔

''جی ہاں۔''

''انہیں کس نے خریدا تھا؟'' کلورٹ نے پوچھا تو گواہ عورت نے ملڈرڈ کی طرف اشارہ کیا۔

''اسی شام ملزمہ نے تین سوئے خریدے تھے۔''

''نئی قیمت پر... جس کی چٹ سوئے پر لگی تھی۔''

''جی ہاں۔''

''بس مجھے یہی پوچھنا تھا۔'' کلورٹ بولا اور پیری میسن کی طرف دیکھا۔ ''تم جرح کر سکتے ہو۔''

مگر تب تک دوپہر کی کارروائی ختم ہونے کا وقت ہو گیا تھا۔ چنانچہ جج بولٹن نے دوپہر کے دو بجے تک کے لیے کارروائی ملتوی کر دی۔

☆☆☆

پیری میسن، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک اس ریسٹورنٹ کے ایک پرائیویٹ کیبن میں بیٹھے تھے جس میں مقدمے کی سماعت کے دوران اکثر جاتے رہتے تھے۔ کھانا ان کے سامنے پلیٹوں میں رکھا تھا مگر کوئی بھی شوق سے نہیں کھا رہا تھا۔

''استغاثہ نے اب ہر چیز کو الجھا دیا ہے۔'' میسن نے کہا۔

''تمہارا مطلب برف کے سوؤں سے ہے؟'' پال ڈریک

نے پوچھا۔
''ہاں۔ انہوں نے ملڈرڈ کو اس عورت کی حیثیت سے شناخت کرانے کے لیے جس نے سوئے خریدے تھے، اتنی بے تابی اور زبردستی سے کام لیا کہ اسٹور کی سیلز گرل نے اسے بالکل غلط طور پر شناخت کرلیا۔ اور اگر استغاثہ نے ایسا کیا ہے تو اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ اس کے پاس غلط برف کا سوا ہے۔ وہ سوا نہیں ہے جس سے واقعی حملہ کیا گیا تھا... جس سے واقعی ہیرڈ مارا گیا ہے۔''
''اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ مجھ میں اور ملڈرڈ میں معمولی سی مشابہت ہے۔''
''ہاں... شاید۔''
''مگر یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ استغاثہ کے پاس غلط برف کا سوا ہے؟'' پال ڈریک نے پوچھا۔
''میں نے برف کا ایک سوا ہیرڈ کے اپارٹمنٹ میں پوشیدہ طور پر رکھوا دیا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ بلیک میل کرنے کے لیے بنیاد تیار کررہا ہے۔ مجھے امید تھی کہ ہیرڈ سوا پہچاننے میں دھوکا کھا جائے گا۔ ظاہر ہے، تب میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خطرناک طور پر زخمی ہوا ہے۔''
''اور اب تم سمجھتے ہو کہ ہیرڈ کے بجائے نیلی نے پہچاننے میں دھوکا کھایا؟''
''نیلی نے نہیں... یہ پولیس تھی جو اس جال میں آگئی۔''
''تمہارے خیال میں کیا ہوا تھا؟''
''پولیس کو معلوم ہوا کہ کسی عورت نے... جسے وہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں کہ وہ کیتھرائن بیلر تھی... تین برف کے سوئے خریدے۔ اور پھر کچھ دیر بعد کوئی اور عورت اسٹور آئی اور مزید تین سوئے خریدے۔ اور یہ دوسری خریداری پہلی خریداری سے اس وجہ سے الگ پہچانی جاسکتی ہے کہ دونوں کی قیمتوں میں فرق تھا۔''
''تو پھر کیا ہوا ہوگا؟''
''انہوں نے سیلز گرل سے پوچھ گچھ کی۔ اسے دونوں خریداریاں یاد تھیں۔ فطری طور پر پولیس نے سوچا کہ اگر وہ یہ ثابت کردیں کہ دوسری خریداری کرنے والی ملڈرڈ کریسٹ تھی... اور یہ کہ دونوں مرتبہ خریدے ہوئے سوؤں کو قیمت کے فرق کی وجہ سے الگ الگ پہچانا جاسکتا ہے تو ملڈرڈ کے خلاف ایک مضبوط کیس بن جائے گا۔''
''چنانچہ انہوں نے سیلز گرل کو زبردستی ملڈرڈ کو شناخت کرنے پر مجبور کردیا۔'' پال ڈریک نے کہا۔
''انہوں نے غالباً سیلز گرل ارما کارنس کو موقع دیا ہوگا کہ وہ ملڈرڈ کو ایسے وقت دیکھے جبکہ ملڈرڈ کو خود پتا نہ ہو کہ اسے دیکھا جارہا ہے۔ انہوں نے شناخت کے قانونی طریقے پر عمل نہیں کیا کہ ملڈرڈ کو کئی عورتوں کے درمیان کھڑا کرکے سیلز گرل سے شناخت کرائی کہ کس عورت نے دوسری مرتبہ سوئے خریدے تھے۔ انہوں نے سیلز گرل کو صرف ملڈرڈ کو پوشیدہ طور سے دیکھنے کا موقع دیا اور ہر طرح اس کو یقین دلایا کہ جو عورت ان کی حراست میں ہے، وہ جانتے ہیں کہ اسی نے سوئے خریدے تھے۔''
''چنانچہ اس نے شناخت کرلیا۔'' ڈیلا نے کہا۔ میسن نے اثبات میں سرہلایا۔
''ذرا مجھے اس عورت کے سامنے آنے دو پھر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنا۔''
''اصل سوال بھی یہی ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''یہ کیس غلط شناخت کے دوسرے ہزاروں کیسوں کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کیس میں ہم حقیقت جانتے ہیں۔ ہم اصل خریدار کو جانتے ہیں اور پولیس نہیں جانتی۔ چنانچہ جب میں اس گواہ کے سامنے ڈیلا اسٹریٹ کو کھڑا کروں گا اور گواہ ڈیلا کو دیکھ کر پہچانے گی کہ جس عورت نے سوئے خریدے تھے، وہ یہ ہے تو عدالت میں ہنگامہ مچ جائے گا۔''
''لیکن فرض کرو اسے یاد نہ آئے کہ وہ عورت ڈیلا تھی... تب؟'' پال ڈریک نے پوچھا۔
''تب میری مؤکلہ سخت مشکل میں پھنس سکتی ہے۔'' میسن نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ ''بے شک، ڈیلا جب چاہے حلف اٹھا کر کہہ سکتی ہے کہ اسی نے برف کے سوئے خریدے تھے... لیکن اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ یہ میرے لیے کام کرتی ہے، اس کی گواہی مشکوک خیال کی جائے گی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جج بولٹن اس کے بیان پر یقین کرلے گا۔''
''جج تو یقین کرلے گا لیکن کیا جیوری بھی اس کے بیان کو سچ سمجھے گی؟'' پال ڈریک نے کہا۔
''دشواری یہی ہے۔ جج بولٹن مجھے اس حد تک ضرور جانتا ہے کہ اگر میں ڈیلا کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کررہا ہوں تو یہ اس لیے ہے کہ مجھے اس کے بیان کی سچائی پر مکمل اعتبار ہے اور وہ ڈیلا پر بھی یقین کرلے گا۔'' میسن نے کہا۔ ''لیکن جب ارما کارنس ڈیلا کو دیکھے گی تو اسے احساس ہوگا کہ اس نے شناخت میں غلطی کی ہے، تب شاید وہ اپنا بیان بدل دے۔''

’’تو پھر تم کیا کرو گے؟‘‘ پال ڈریک نے پوچھا۔
’’تو میں اس پر جرح کر کے اسے یقین دلا دوں گا کہ اس نے پہچاننے میں غلطی کی ہے اور اسے چاروناچار اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑے گی۔‘‘
’’پھر کیا ہوگا؟‘‘
’’تب جج بولٹن چاہے ملڈرڈ پر لگائے گئے الزام کو درست قرار دیتے ہوئے مقدمہ جیوری کے سامنے لے جانے کا فیصلہ بھی دے دے لیکن عدالتی کارروائی کے ریکارڈ میں ارما کارنس کی غلط شناخت بھی موجود ہوگی اور میں اسے جیوری کے سامنے مدافعانہ طرزِعمل اختیار کرنے پر مجبور کر دوں گا۔‘‘
’’کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم کیس جیوری کے سامنے جانے کا انتظار کرو؟‘‘
’’کئی اعتبار سے بہتر ہوگا لیکن ایک دشواری بھی ہے۔ جتنا جتنا وقت گزرتا جائے گا، اتنا ہی یہ امکان کم ہوتا جائے گا کہ ارما کارنس اپنا بیان بدلنے پر آمادہ ہو جائے۔ جب تک مقدمہ اعلیٰ عدالت میں جائے گا، تب تک اپنی شناخت پر اس کا یقین اتنا پختہ ہو جائے گا کہ شاید وہ یہاں تک کہہ دے کہ اس نے اپنی زندگی میں ڈیلا اسٹریٹ کو کبھی دیکھا تک نہیں۔ نہیں... اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے مجھے یہ کام ابھی کرنا پڑے گا۔ پھر خواہ وہ اپنا بیان نہ بھی بدلے، تب بھی وکیلِ استغاثہ یہ جان لے گا کہ میں ایسا قدم اس وقت تک نہیں اٹھا سکتا تھا جب تک مجھے اس کی سچائی کا یقین نہ ہوتا۔ وہ اعلیٰ عدالت میں جانے تک ارما کارنس پر اتنی جرح کرے گا کہ جیوری کے سامنے کھڑے ہونے تک اس کا رویہ بالکل بدل جائے گا۔ وہ مدافعانہ روش اختیار کرے گی۔ لیکن اہم نکتہ یہ ہے کہ شناخت میں اس غلطی کے باعث استغاثہ کے پاس لازماً وہ برف کا سوا نہیں ہوگا جس سے قتل کیا گیا تھا اور اگر کیس اس نکتے تک پہنچ جائے تو ہمارے حق میں بے شمار امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔‘‘
’’تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟‘‘ ڈیلا اسٹریٹ نے میسن سے پوچھا۔
’’نظروں سے بچی رہو۔ ارما نے ممکن ہے تمہیں صبح کی کارروائی میں دیکھا ہو لیکن میں نہیں چاہتا کہ گواہی دینے تک تم مزید اس کے سامنے آؤ۔ آس پاس رہنا اور میرے بلانے پر ہی آنا۔‘‘
’’لیکن ممکن ہے، وہ اس بات پر اعتراض کریں کہ ہیرڈ کے اپارٹمنٹ میں برف کا سوا چھپانا پیشہ ورانہ وقار کے منافی تھا۔‘‘
’’لیکن وہ کہہ ہی کیا سکتے ہیں۔ ہم تو ایک برف کا سوا اس لیے ہیرڈ کے اپارٹمنٹ لے گئے تھے تاکہ میں ہیرڈ سے سوال کر سکوں کہ جس برف کے سوئے سے اس پر حملہ کیا گیا تھا، کیا وہ بالکل اسی طرح کا تھا یا اس سے مختلف تھا۔ بس... سوئے اتفاق سے ہم وہ سوا وہاں بھول آئے۔‘‘
’’لیکن میں یہ بات حلفیہ نہیں کہہ سکتی۔‘‘
’’خدا تمہیں خوش رکھے۔ ہم کوئی بات سوائے حقیقت کے حلفیہ کہنا بھی نہیں چاہتے۔ تمہاری گواہی صرف اتنی ہوگی کہ تم نے تین برف کے سوئے خریدے تھے اور تم ان میں سے ایک ہیرڈ کے اپارٹمنٹ لے گئی تھیں اور اسے وہاں چھوڑ آئیں۔ نیز یہ کہ تم اول تا آخر میری ہدایات پر عمل کر رہی تھیں۔‘‘
’’پھر کیا تم بھی گواہی دو گے؟‘‘ ڈیلا نے سوال کیا۔
’’نہیں۔‘‘ میسن نے نفی میں سر ہلایا۔ ’’میں عدالت سے کہوں گا کہ یہ کام استغاثہ کا ہے کہ وہ اپنے کیس کے ہر پہلو اور ہر اقدام کو ثابت کرے۔ پھر عدالت میں موجود ہر شخص جان لے گا کہ میں نے جو جال ہیرڈ کے لیے پھیلایا تھا، اپنی حماقت سے پولیس اس جال میں پھنس گئی۔
’’اور جال بچھانے کی ضرورت کے لیے میری دلیل یہ ہوگی کہ اس وقت میرا خیال تھا کہ میرا واسطہ نقصان کے ایک سول کیس سے ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں کسی قتل کے کیس میں ثبوت و شواہد کو الجھا دوں۔ اب اہم نکتہ یہ ہے کہ اس کے بعد ظاہر ہو جائے گا کہ استغاثہ کے پورے کیس کی بنیاد غلط ثبوت و شواہد پر رکھی گئی ہے۔ یعنی نہ صرف ملزمہ کو غلط شناخت کیا گیا ہے بلکہ ایک غلط برف کے سوئے کو آلۂ قتل بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پولیس اور نائب ڈسٹرکٹ اٹارنی کے شرم سے سرخ چہرے دیکھنے کے قابل ہوں گے۔‘‘
’’جس طرح تم نے بیان کیا ہے اس سے تو سب کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔‘‘ پال ڈریک نے کہا۔ ’’لیکن نامعلوم کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم ایک گہری کھائی پر تنی ہوئی رسّی پر چلتے جا رہے ہو۔‘‘
’’تمہارا خیال بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔‘‘ پیری میسن نے سنجیدگی سے جواب دیا۔
وہ ریسٹورنٹ سے نکل کر عدالت کی طرف چلے تو میسن نے کہا۔
’’یہ وہ موقع ہے کہ مجھے بالکل درست سوال، درست

انداز میں پوچھنا ہیں۔ ساتھ ہی یہ ایک شخصی شناخت کی گواہی کی قدر و قیمت کے سلسلے میں ایک مفید سبق بھی ہوگا۔ یہ ایک ایسا کیس ہے جو ہمیں اپنے مقصد تک لے جا سکتا ہے اور اس کا مضر پہلو یہ ہے ڈیلا کہ یہ غلط شناخت تمہیں... اگر حالات مختلف ہوتے تو... ایک قتل کے کیس میں بھی ملوث کر سکتی تھی۔"

"تم کیسے جانتے ہو کہ حالات جیسے کچھ بھی ہیں، ان میں ڈیلا قتل کے کیس میں ملوث نہیں ہو سکتی؟" پال ڈریک نے کہا مگر میسن نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔

"اور پال! تمہارے لیے اس دوران ایک کام یہ ہے۔" میسن نے کہا۔ "کہ تم معلوم کرو کہ فیرن ڈرسکل کی اپنی کار کہاں ہے۔ اس نے ملڈرڈ سے لفٹ لی تھی تو کیوں لی تھی؟ تب اس کی کار کو کیا حادثہ پیش آ گیا تھا؟"

"یہ کیوں جاننا چاہتے ہو؟"

"کیونکہ میں اس کار میں ثبوت تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً اپنے آفس کو فون کرو اور فیرن کی کار کی تلاش شروع کر دو۔"

☆☆☆

دوپہر کے وقفے کے بعد عدالت کی کارروائی شروع ہوئی تو ارما کارنس کو پھر گواہوں کے کٹہرے میں بلایا گیا۔ استغاثہ اس کی گواہی دلوا چکا تھا۔ اب پیری میسن کو جرح کرنا تھی۔ ارما گواہوں کی کرسی پر آ کر بیٹھی اور اپنے موٹے شیشوں کے چشمے کے پیچھے سے پیری میسن کو دیکھ کر پلکیں جھپکائیں۔

"میرا اندازہ ہے کہ تم اپنا یہ چشمہ ہمیشہ پہنے رہتی ہو؟" میسن نے سرسری لہجے میں پوچھا۔

"جی نہیں۔"

"تو اسے کب اتارتی ہو؟"

"جب میں سو رہی ہوتی ہوں۔" ارما نے جواب دیا۔

عدالت میں ہلکے قہقہے ابھرے مگر ارما کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جس سے یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اس نے یہ جواب دانستہ مزاحیہ انداز میں دیا تھا یا وہ سنجیدگی سے میسن کے سوال کا درست جواب دینا چاہتی تھی۔

"کیا تم جانتی ہو کہ پہلی مرتبہ تم سے تین برف کے سوئے خریدنے والی نوجوان عورت کون تھی؟"

"اب جانتی ہوں... پہلے معلوم نہیں تھا۔"

"تو اب معلوم ہے؟"

"جی ہاں۔"

"وہ کون تھی؟"

"مس کیتھرائن بیلر۔"

"اور یہ بات تمہیں کب معلوم ہوئی کہ وہ مس کیتھرائن بیلر تھی؟"

"ایک منٹ۔" کلورٹ جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ "یور آنر! میں اعتراض کرتا ہوں۔ یہ معقول جرح نہیں ہے۔ یہ سوال غیر ضروری ہے۔ غیر اہم اور غیر متعلق ہے۔"

"گواہ نے پہلی خریداری کا ذکر کیا تھا۔" جج بولٹن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "بلکہ گواہ نے اسے اپنے بیان کے ایک اہم حصے کی حیثیت دی اس لیے وکیلِ صفائی کو اس کی تفصیل میں جانے کا پورا حق ہے۔ گواہ سوال کا جواب دے۔"

"مجھے ٹھیک سے یاد نہیں مگر حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔"

"تمہیں کس نے بتایا کہ وہ کیتھرائن بیلر تھی؟"

"پولیس نے۔"

"گویا پولیس نے تمہیں بتایا کہ جو پہلی عورت تین سوئے خریدنے آئی تھی، وہ کیتھرائن بیلر تھی؟"

"جی ہاں۔"

"اس کا مطلب ہے اس سلسلے میں تمہاری واقفیت صرف اس بنیاد پر ہے کہ پولیس نے تمہیں کیا بتایا ہے؟"

"جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر درست کیا ہے؟"

"پولیس نے مجھے بتایا کہ وہ کون ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ چاہتے ہیں، میں اسے دیکھ بھی لوں تاکہ مجھے بھی یقین آ جائے۔"

"دوسرے الفاظ میں پہلے انہوں نے تمہیں بتایا کہ وہ کون ہے پھر تمہیں اسے دکھایا تاکہ تم اسے شناخت کر سکو۔"

"جی... جی ہاں۔"

"اوہ، یور آنر!" کلورٹ نے احتجاج کیا۔ "اس عدالت کا قیمتی وقت ایک رائی کو پہاڑ بنانے میں ضائع کیا جا رہا ہے۔ اگر وکیلِ صفائی اس معاملے سے اتنی ہی دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بتاتا ہوں کہ کیتھرائن بیلر نے نہ صرف وہ پہلے تین برف کے سوئے خریدنے سے انکار نہیں کیا بلکہ خود ابھی اسے بہ طور گواہ پیش کروں گا اور وہ اس امر کی تصدیق کرے گی۔"

"اس کے باوجود یہ حقیقت برقرار رہتی ہے۔" میسن نے کہا۔ "کہ میں اس گواہ سے اپنے انداز میں جرح کرنے کا حق رکھتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ میں اس نکتے کو سمجھ رہا ہوں۔" جج بولٹن نے اثبات میں سر ہلایا۔ "جس کی وکیلِ صفائی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی جرح جاری رکھیں۔"

"کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔" میسن نے گواہ سے پوچھا۔ "کہ تمہیں احساس تھا کہ تمہیں مس کیتھرائن کو دیکھتے ہی اس کی شناخت کرنا ہے؟"

"میں نہیں جانتی تھی کہ پولیس مجھ سے کیا توقع رکھتی ہے۔ میں خیالات نہیں پڑھ سکتی۔" گواہ نے جواب دیا۔

"میں تم سے یہ نہیں پوچھ رہا ہوں کہ پولیس تم سے کیا کرنے کی توقع رکھتی تھی۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا تمہیں اندازہ تھا کہ تم سے کیا توقع کی جارہی ہے؟"

"میں ایسا نہیں کہہ سکتی۔"

"پولیس نے تم سے کہا تھا کہ تم مس کیتھرائن کو دیکھنے والی ہو؟"

"جی ہاں۔"

"اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ وہی نوجوان عورت ہے جس نے پہلی مرتبہ تین سوئے خریدے تھے؟"

"جی ہاں۔"

"چنانچہ جب تم نے اسے دیکھا تو تمہیں اندازہ تھا کہ پولیس تم سے اس کو شناخت کرنے کی توقع رکھتی ہے؟"

"میں اعتراض کرتا ہوں۔" کلورٹ نے کہا۔ "گواہ سے اس کے اخذ کردہ نتیجے کے بارے میں پوچھا جارہا ہے۔ گواہ یہ گواہی نہیں دے سکتی کہ پولیس اس سے کیا توقع رکھتی ہے۔"

"اعتراض درست ہے۔" جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔

"کیا پولیس نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ انہیں توقع ہے، تم اسے شناخت کرلوگی؟"

"پولیس نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے۔"

"لیکن اپنے عمل سے اور اپنے قول سے یہ تاثر ضرور دیا تھا؟"

"جی... جی ہاں۔"

"اب یہ بتاؤ کہ تمہیں پہلی مرتبہ کب معلوم ہوا کہ وہ ملڈرڈ کریسٹ تھی جس نے اس رات دوسری مرتبہ سوئے خریدے تھے؟"

"اس کی گرفتاری سے کچھ وقت گزرنے کے بعد۔"

"کچھ وقت سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

"میرا مطلب ہے جلد ہی۔"

"دو یا تین دن بعد؟"

"نہیں، اس سے قبل!"

"اور کیا پولیس نے اس بار بھی وہی طرزِ عمل اختیار کیا تھا؟ کیا اس نے بتایا تھا کہ ملڈرڈ وہ عورت ہے جس نے تین سوؤں کی دوسری خریداری کی تھی؟"

"میرا خیال یہی ہے کہ اس نے ایسا کیا تھا۔"

"اور کیا پولیس نے کہا تھا کہ وہ تم سے اسے بھی شناخت کرنے کی امید کرتی ہے؟"

"میں جانتی تھی کہ پولیس کو یقین ہے کہ دوسری خریداری اسی نے کی تھی۔ چنانچہ جب میں نے اسے دیکھا تو میں جانتی تھی کہ اسی نے دوسری مرتبہ سوئے خریدے تھے۔"

"اور تم نے اسے پولیس کے سامنے شناخت کرلیا؟"

"جی ہاں۔"

"کیا تم اور ملڈرڈ آمنے سامنے کھڑی تھیں؟"

"میں اسے واضح طور پر دیکھ سکتی تھی۔"

"کیا تم نے اس سے بات کی؟"

"جی نہیں۔"

"کیا تم نے اس کی آواز سنی؟"

"جی ہاں۔"

"یہ شناختی کارروائی کہاں عمل میں لائی گئی؟" میسن نے سوال کیا۔

"وہ ایک کمرا تھا... سوالات کرنے کا کمرا۔ کمرے کے ایک طرف کنارے پر بہت بڑا آئینہ لگا تھا۔ وہ ایک ایسا آئینہ تھا جس میں سے دوسری جانب بیٹھا فرد نظر آسکتا تھا مگر اس جانب سے دیکھنے والا فرد کمرے میں بیٹھے فرد کو نظر نہیں آسکتا تھا۔"

"گویا تم نے اسے ایک دوسرے کمرے سے یک طرفہ نظر آنے والے آئینے کی مدد سے دیکھا؟"

"جی ہاں۔"

"کیا اس وقت تمہارے ساتھ کوئی پولیس آفیسر بھی تھا؟" میسن نے سوال کیا۔

"جی ہاں۔"

"آفیسر ایک سے زیادہ تھے؟"

"جی ہاں۔"

"کتنے؟"

"تین!"

"اور کیا یہ آفیسر آپس میں باتیں کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں مصروف تھے؟"

"ہاں، وہ باتیں کررہے تھے۔"

’’تم سے؟‘‘

’’مجھ سے بھی اور آپس میں بھی۔‘‘

’’اور ان کی گفتگو کا ماحصل یہ تھا کہ ملزمہ... ملڈرڈ کریسٹ ہی وہ لڑکی ہے جس نے سوئے خریدے تھے؟‘‘

’’وہ کچھ ایسی باتیں بھی کر رہے تھے اور دوسری باتوں پر بھی بحث کر رہے تھے۔‘‘

’’کچھ ایسی باتیں جن سے تمہاری رائے ملزمہ کے خلاف ہو جائے... مثلاً یہ کہ اس نے فیرن ڈرسکل کو قتل کیا ہے؟‘‘

’’انہوں نے کچھ اس طرح کی بات بھی کہی تھی۔‘‘

’’انہوں نے کیا کہا تھا؟‘‘ میسن نے سوال کیا۔

’’مجھے ان کے اصل الفاظ تو یاد نہیں لیکن انہوں نے کہا تھا کہ ملزمہ نے فیرن ڈرسکل کو قتل کیا ہے۔ اسے قتل کر کے اس کے بیگ سے رقم چرا لی اور جب ہیرڈ نے یہ بات معلوم کر لی تو اس نے ہیرڈ پر بھی اس برف کے سوئے سے حملہ کر دیا جو اس نے میرے اسٹور سے خریدا تھا۔‘‘

’’اور جب وہ یہ تمام باتیں کر چکے تو تم نے ملزمہ کو شناخت کر لیا؟‘‘

’’جب میں نے ملزمہ کو دیکھا تو جان گئی کہ اسی نے سوئے خریدے تھے۔‘‘

’’اور تم نے اسے دیکھتے ہی فوراً شناخت کر لیا؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’تم جس کمرے سے دیکھ رہی تھیں، اس میں کتنی دیر رہیں؟‘‘

’’تقریباً دس منٹ۔‘‘

’’اور ملزمہ کے سوالات کے کمرے میں لائے جانے کے بعد تم کتنی دیر تک اس کمرے میں رہیں؟‘‘

’’جب میں دیکھنے والے کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے چند سیکنڈ کے بعد ہی ملزمہ کو سوالات والے کمرے میں لے آیا گیا تھا۔‘‘

’’اور وہ اس تمام وقت سوالات کے کمرے میں رہی جب تک تم دیکھنے والے کمرے میں تھیں؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’اور یہ وقت تقریباً دس منٹ تھا؟‘‘

’’میرا اندازہ یہی ہے۔‘‘

’’وہ وقت زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔‘‘

’’شاید!‘‘

’’لیکن دس منٹ سے کم نہیں تھا؟‘‘

’’میرے خیال میں کم سے کم دس منٹ ضرور تھا۔‘‘

’’اور اس تمام وقت آفیسر تم سے کہتے رہے کہ ملزمہ کو بہت غور اور احتیاط سے دیکھو؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’تو تم نے اگر ملزمہ کو سوالات کے کمرے میں آتے ہی شناخت کر لیا تھا تو کیا وجہ تھی کہ آفیسر دس منٹ تک تم سے اسے دیکھنے کو کہتے رہے؟‘‘

’’انہوں نے کہا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ مجھے پورا یقین ہو جائے۔‘‘

’’تو کیا تمہیں پورا یقین نہیں تھا؟‘‘

’’مجھے پورا یقین تھا۔‘‘

’’جب تم اس کمرے سے باہر گئیں، تب بھی مکمل یقین تھا؟‘‘

’’ہاں۔‘‘

’’تمہیں اس سے قبل پورا یقین نہیں تھا؟‘‘

’’میرا خیال ہے کہ تھا۔‘‘

’’اس کے باوجود تم پورے دس منٹ تک ملزمہ کو غور سے دیکھتی رہیں؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’اس کے خدوخال پر غور کرتی رہیں؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’مگر کیوں؟‘‘

’’کیونکہ آفیسرز نے مشورہ دیا تھا کہ... کیا میں وہ بھی بتا سکتی ہوں جو انہوں نے کہا تھا؟‘‘

’’ضرور!‘‘ کلورٹ مسکرایا۔ ’’بتا دو کہ ان آفیسرز نے کیا کہا تھا۔‘‘

’’انہوں نے کہا تھا کہ مسٹر پیری میسن ملزمہ کی پیروی کر رہے ہیں اور ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بہت چالاک ہیں اور ممکن ہے وہ کسی اور عورت کو سامنے لا کر مجھے بہکانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا تھا کہ مجھے لازماً ملزمہ کے خدوخال کو غور سے دیکھ کر یاد کر لینا چاہیے تاکہ مسٹر میسن... ان کے الفاظ تھے کہ... کسی فرضی عورت کے ذریعے مجھے فریب نہ دے سکیں۔‘‘

’’اور یہی وجہ تھی کہ تم نے اتنے غور اور احتیاط سے ملزمہ کے خدوخال اپنے دماغ میں نقش کر لیے؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’مسلسل دس منٹ تک دیکھ کر؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’اب ذرا دوسری تاریخ کی رات کی طرف آؤ۔‘‘

میسن نے کہا۔ ”آرکیڈ ناولٹی اسٹور میں تمہارے فرائض کیا ہیں؟“

”میں کیشئر بھی ہوں۔“

”اور کیشئر کی حیثیت سے تمہیں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے؟“

”گاہک سے رقم وصول کروں اور ریزگاری مثلاً نکلز، پینیز، ڈیمز... جیسی بھی ضرورت ہو واپس دوں۔“

”کوئی اور کام؟“

”اسٹور میں دوسرے گاہکوں پر نظر رکھنا کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور یہ کہ ہر بات ٹھیک ہو رہی ہے۔“

”کوئی اور کام؟“

”نہیں۔ بس یہی سب کچھ کرتی ہوں۔“

”لیکن تم سیلزگرل کا کام بھی کرتی ہو۔“

”اوہ، ہاں۔ جی ہاں جب گاہک کوئی چیز مانگتا ہے تو وہ فروخت بھی کرتی ہوں۔“

”اور خریدی ہوئی چیز کو پیک بھی کرتی ہو؟“

”عام طور پر میں اسے ایک تھیلے میں ڈال کر گاہک کو دے دیتی ہوں۔“

”ان تمام کاموں میں تو تمہارا کافی وقت لگتا ہوگا؟“

”نہیں، کچھ ایسا زیادہ نہیں لگتا۔“

”تو کیا اسٹور میں زیادہ گاہک نہیں آتے؟“

”وہ ایک طرح سے سیلف سروس اسٹور ہے۔ مطلب یہ کہ لوگوں کو جو چیز درکار ہوتی ہے، وہ اسے خود اٹھا کر کیشئر کے پاس لاتے ہیں تاکہ اس کی قیمت ادا کردیں۔ مجھے صرف اتنا کرنا ہوتا ہے کہ ان کی دی ہوئی رقم کیش مشین میں ڈالتی ہوں۔ ریزگاری واپس کرتی ہوں اور خریدی ہوئی چیز تھیلے میں ڈال کر انہیں دے دیتی ہوں۔ ہمارے یہاں چھوٹی بڑی چیزوں کے لیے مختلف سائز کے کاغذی تھیلے ہوتے ہیں جو کیش مشین کے قریب ہی رکھے ہوتے ہیں۔“

”تب تناسب کے اعتبار سے تمہارا زیادہ وقت کیش رجسٹر مشین میں رقم ڈالنے، ریزگاری واپس کرنے، چیزوں کو تھیلے میں رکھنے اور اسٹور میں گاہکوں پر نگاہ رکھنے میں صرف ہوتا ہے؟“ میسن نے کہا۔

”ہاں۔ زیادہ تر مختلف باتوں پر نگاہ رکھنے میں۔“

”کافی گاہک آتے ہوں گے؟“

”ہاں، کافی آتے ہیں۔“

”اور تم نظر رکھتی ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟“

”ہاں، مجھے یہ بات یقینی بنانا پڑتی ہے کہ سب کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ مثلاً نوجوان مرد ایسی لڑکیوں، عورتوں کو تنگ تو نہیں کر رہے ہیں جو تنگ ہونا پسند نہیں کرتیں۔“

”اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟“

”یہ کہ نوجوان لڑکیاں اور عورتیں اگر سوشل مزاج رکھتی ہیں اور مردوں کی توجہ کا بُرا نہیں مانتیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر نوجوان مرد اپنی توجہ زبردستی مسلط کرنا چاہیں تو ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑتا ہے۔“

”تو تم خاص خیال رکھتی ہو کہ اسٹور میں کوئی غلط حرکت تو نہیں ہو رہی ہے؟“

”جی ہاں۔“

”اس کا مطلب یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ تمہیں ایسی باتوں کو نوٹ کرنے کی تربیت دی جاتی ہے؟“

”بلاشبہ مسٹر میسن! ایک ایسا اسٹور چلانے کے لیے عقاب کی نگاہ ہونا چاہیے اور ہوتے ہوتے اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ کوئی بھی غلط حرکت فوراً نگاہ میں آ جاتی ہے۔“

”گویا تم جانتی ہو کہ تمہیں کن باتوں پر نگاہ رکھنا ہے؟“

”جی ہاں۔“

”اور تم مسلسل نگاہ رکھتی ہو؟“

”جی ہاں۔“

”تمہارے چشمے کے شیشے کافی طاقت کے لگتے ہیں؟“

”چشمے کے بغیر میں کسی چمگادڑ کی طرح اندھی ہو جاتی ہوں مگر چشمہ لگا کر بہت اچھی طرح دیکھ سکتی ہوں۔“

”مطلب... جو چیز براہِ راست تمہارے سامنے ہو؟“

”جی ہاں۔“

”لیکن اطراف کی چیزیں دیکھنے کے لیے تمہاری نظر زیادہ اچھی نہیں؟“

”جی ہاں۔ لیکن اس کے باوجود میں بہ خوبی دیکھ لیتی ہوں۔ میرا کام ہی یہ ہے کہ ہونے والی باتوں پر نگاہ رکھوں۔“

”مزید یہ کہ تم کیش مشین میں رقم ڈالتی اور ریزگاری بھی نکالتی ہو؟“

”یہ میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔“

”فرض کرو، کیش رجسٹر مشین میں کیش کچھ کم ہو؟“

”جب میں ڈیوٹی پر ہوں، ایسا کبھی نہیں ہوتا۔“

”گویا تم سے کوئی غلطی نہیں ہوتی؟“

”بالکل نہیں۔“

”یہ کیسے ممکن ہوا کہ تمہارا ریکارڈ مکمل بے داغ ہو؟“

”زیادہ تر ارتکاز توجہ کی وجہ سے۔“

”کیا اس سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ جب تم کیش رجسٹر مشین میں رقم ڈال یا نکال رہی ہو تو تمہاری توجہ صرف اسی

جانب ہوتی ہے؟"

"جی ہاں، بالکل یہی بات ہے۔"

"اور تم غلطی بھی نہیں کرتیں؟"

"اب تک ایسا کبھی نہیں ہوا؟"

"اس مدت میں تمہاری نظریں لازمی طور پر اسٹور سے ہٹ جاتی ہوں گی؟"

"یہ سچ ہے۔ مگر مسٹر میسن! آدمی تجربے کار ہو جائے تو نگاہ ہٹنا چند ثانیوں کے لیے ہی ہوتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"تب کیا میں یہ سمجھوں کہ جب تم گاہک سے مسکرا کر بات کر رہی ہوتی ہو تو حقیقت میں گاہک کے کندھے کے اوپر سے اسٹور کا جائزہ بھی لے رہی ہوتی ہو کہ سب ٹھیک ہے یا نہیں؟"

"جی ہاں، یہی بات ہے۔"

"اب یہ بتاؤ کہ تمہیں اس خریداری کا معاملہ... جبکہ تمہارا کہنا ہے کہ ملزمہ نے تین سوئے خریدے... کس حد تک واضح طور پر یاد ہے؟"

"وہ مجھے قطعی واضح طور پر یاد ہے۔"

"کیا تمہیں یاد ہے کہ اس نے جتنی رقم بنتی تھی، اتنی ہی دی تھی یا..."

"یقیناً یاد ہے۔ اس نے پانچ ڈالر کا نوٹ دیا تھا۔ میں نے اسے باقی چینج واپس کیا۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ کچھ دیر پہلے تک یہ سوئے ایک ڈالر میں تین مل رہے تھے مگر اب ان کی قیمت زیادہ ہو گئی ہے اسی لیے نئی قیمت کی چٹ بھی لگا دی گئی ہے۔"

"تمہارے خیال میں وہ عورت جسے تم کہتی ہو کہ ملزمہ تھی، کتنی دیر تک تمہارے سامنے کھڑی رہی تھی؟ میرا مطلب ہے اس خرید و فروخت میں کتنا وقت لگا تھا؟"

"دس گیارہ سیکنڈ۔"

"گاہک نے تمہیں پانچ ڈالر کا نوٹ دیا۔ تم نے کیش مشین میں نوٹ رکھا۔ باقی چینج واپس کیا۔ سوئے تھیلے میں ڈالے۔ گاہک کو نئی قیمت کے بارے میں بھی بتایا اور یہ سب کچھ تمہارے بقول دس سیکنڈ میں ہو گیا؟"

"ذرا مجھے سوچنے دیں۔" گواہ ارما کارنس نے آنکھیں بند کر کے سوچنے کا مظاہرہ کیا پھر آنکھیں کھول کر بولی۔ "جی ہاں، میرے خیال سے دس سیکنڈ کے لگ بھگ ہی لگے تھے۔"

"اور ان دس سیکنڈ کے دوران تم کیش مشین میں پانچ ڈالر کا نوٹ رکھ کر باقی رقم واپس کرنے کے لیے نکال رہی تھیں... اور چونکہ تم کبھی کوئی غلطی نہیں کرتیں، اس لیے سارا عمل بڑی توجہ سے انجام دے رہی تھیں اور اسی کے ساتھ ساتھ گاہک سے مسکرا کر باتیں بھی کر رہی تھیں اور اپنے معمول کے مطابق اسٹور پر بھی نگاہ رکھے ہوئے تھیں؟"

"جی ہاں۔"

"چنانچہ اس دس سیکنڈ کے وقت میں تم نے اس عورت کی طرف جسے تم کہتی ہو کہ ملزمہ تھی، دو تین سیکنڈ سے زیادہ نہیں دیکھا ہوگا؟"

"میں نے اسے اس حد تک دیکھا تھا کہ شناخت کر سکوں۔"

"لیکن عملاً ان دس سیکنڈ کے دوران تم نے اس عورت کو دو تین سیکنڈ سے زیادہ نہیں دیکھا ہوگا؟"

"شاید ایسا ہی ہوا ہو۔" گواہ نے جواب دیا۔

"کیا اس سے زیادہ وقت دیکھا تھا؟"

"ہاں، میرا خیال ہے کہ میں نے پانچ سیکنڈ تک دیکھا تھا۔"

"لیکن جب تم اس کی طرف دیکھ رہی تھیں تو ساتھ ہی اس کے کندھے کے اوپر سے دیکھتے ہوئے اسٹور کا جائزہ بھی لے رہی تھیں؟"

"جی... جی ہاں۔"

"اس طرح پانچ سیکنڈ کا وقت کم رہ گیا ہوگا؟"

"جی ہاں۔"

"اس کے باوجود جب تم نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں ملزمہ کو دیکھا تا کہ میں تمہاری آنکھوں پر کوئی فریب کی پٹی نہ چڑھا سکوں تو تمہیں پورے دس منٹ تک غور سے دیکھنے کی ضرورت پڑی۔ اور ان دس منٹ کے دوران تمہاری تمام تر توجہ ملزمہ کے خدوخال اور اس کے چہرے پر مرکوز تھی۔ اس کے بعد ہی تمہیں یقین ہو سکا کہ جب تم اسے دوبارہ دیکھو گی تو اسے پہچان لو گی اور کوئی تمہیں کسی جال میں نہیں پھانس سکے گا۔"

"مم... میرے لیے ضروری نہیں تھا کہ تمام وقت اسے دیکھتی رہوں۔"

"تب تم نے کیوں دیکھا؟"

"میں قطعی طور پر یقین حاصل کرنا چاہتی تھی۔"

"گویا قطعی طور پر یقین حاصل کرنے کے لیے تمہیں دس منٹ درکار ہوئے؟" پیری میسن نے پوچھا۔

"اگر تم اصرار کرتے ہو تو ایسا ہی ہوا ہوگا۔"

''پورے دس منٹ کی گہری توجہ۔'' میسن نے کہا۔
''جبکہ اسٹور میں تم نے اسے صرف ڈھائی تین سیکنڈ دیکھا تھا؟''
''بات یہ ہے کہ خریداری کے وقت...''
''ہاں، بالکل یہی بات ہے۔'' میسن نے جلدی سے کہا۔ ''تب کوئی خاص وجہ نہیں تھی کہ تم اپنی گاہک کی شکل و صورت کو غور سے دیکھو جبکہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں جب تم ملزمہ کو دیکھ رہی تھیں تو تم جانتی تھیں کہ تمہیں شناخت کرنے کے لیے بطور گواہ طلب کیا جائے گا اس لیے تمہیں قطعی طور پر یقین ہونا چاہیے تاکہ کوئی تمہیں کسی ترکیب سے دھوکا نہ دے سکے؟''
''جی ہاں۔''
''شکریہ۔ مجھے اب کوئی سوال نہیں کرنا ہے۔'' میسن نے کہا۔
''اپنا اگلا گواہ بلاؤ۔'' جج بولٹن نے کورٹ سے کہا اور اس نے کیتھرائن بیلر کو بلایا۔
''تم ملزمہ ملڈرڈ کریسٹ سے واقف ہو؟'' کلورٹ نے پہلا سوال کیا۔
''جی ہاں۔''
''تم پہلی مرتبہ اس سے کب ملی تھیں اور کہاں ملی تھیں؟''
''اس ماہ کی دوسری تاریخ کو... اس کے اپنے اپارٹمنٹ میں۔''
''وہ وہاں کس نام سے رہائش پذیر تھی؟''
''اس نے مجھ سے اعتراف کیا کہ...''
''براہِ مہربانی سوال کو غور سے سنو۔'' کلورٹ نے بات پوری نہیں کرنے دی۔ ''جب تم اس سے پہلی مرتبہ ملیں تو وہ کس نام سے رہ رہی تھی؟''
''فیرن ڈرسکل کے نام سے۔''
''کیا تم نے دوسری تاریخ کی شام کو آرکیڈ ناولٹی اسٹور سے برف کے سوئے خریدے تھے؟''
''خریدے تھے۔''
''کتنے سوئے خریدے تھے اور ان کی کیا قیمت ادا کی تھی؟''
''تین خریدے تھے اور ان کی قیمت ایک ساتھ خریدنے پر ایک ڈالر تھی۔''
''کیا تمہیں یاد ہے کہ برف کے سوؤں پر کس قیمت کی چٹ لگی تھی؟''
''اڑتیس سینٹ۔''
''تم نے ان برف کے سوؤں کا کیا کیا؟''
''میں انہیں اپنے ساتھ اپارٹمنٹ لے گئی۔''
''تمہارا مطلب ہے کہ اس اپارٹمنٹ میں جہاں ملزمہ فیرن ڈرسکل کے نام سے رہ رہی تھی؟''
''جی ہاں۔''
''پھر تم نے ان کا کیا کیا؟''
''میں نے ان میں سے ایک اپنے بیگ میں رکھ لیا اور باقی دو راہ داری میں ایک میز پر رکھ دیے۔''
''اور کیا تم نے ملزمہ سے ان سوؤں کے بارے میں کوئی بات کی تھی؟'' کلورٹ نے کہا۔ ''میرا مطلب ہے، ان کے استعمال کے بارے میں؟''
''جی ہاں۔ میں نے کہا تھا کہ وہ انہیں بہ طور ہتھیار استعمال کرسکتی ہے۔ میں نے کہا کہ برف کا سوا بہترین ہتھیار ثابت ہوتا ہے۔ اگر تمہیں کسی آدمی کو اس کی حد میں رکھنا ہے تو برف کا سوا یہ کام بہت اچھی طرح انجام دے سکتا ہے۔''
''کیا کچھ اور بھی کہا تھا؟''
''میں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ اس کی نوک پر ایک کارک لگا کر اسے بیگ میں رکھا جاسکتا ہے۔''
''اور تم نے ان میں سے ایک اپنے بیگ میں رکھ لیا؟''
''جی ہاں۔''
''مس کیتھرائن بیلر! تم نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔'' کلورٹ نے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ جواب دینے سے پہلے اچھی طرح سوچو۔ کیا تمہاری ملزمہ سے اس سلسلے میں کوئی گفتگو ہوئی تھی جس میں اس نے تمہیں بتایا ہو کہ وہ برف کے ان سوؤں کو کارل ہیرڈ کے خلاف بہ طور ہتھیار استعمال کرنا چاہتی ہے؟''
''جی نہیں۔''
''اس نے تمہیں ایسی کوئی بات بتائی یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے ہوں؟''
''نہیں۔''
''تم نے اسے برف کے سوئے بہ طور ہتھیار استعمال کرنے کے لیے دیے تھے؟''
''جی ہاں۔''
''کیا تم نے مشورہ دیا تھا کہ وہ انہیں یا ان میں سے کوئی ایک کارل ہیرڈ کو دھمکانے کے لیے استعمال کرے؟''
''میں نے اس سے کہا تھا۔'' گواہ قدرے ہچکچاتے ہوئے بولی۔ ''کہ اگر کارل ہیرڈ اسے پھر بلیک میل کرنے کی کوشش کرے تو وہ اسے برف کا سوا ہاتھ میں لے کر دھمکائے۔ اسے

اپنی سلامتی اور مدافعت کے لیے استعمال کرے۔''

''اور اس گفتگو کے بعد اس نے تم سے سوئے لے لیے؟''

''اس نے نہیں لے لیے، میں خود انہیں اس کے اپارٹمنٹ میں چھوڑ آئی تھی۔''

''شکریہ۔ مجھے مزید کوئی سوال نہیں کرنا ہے۔ وکیلِ صفائی جرح کرسکتے ہیں۔''

''کیا تم کبھی کارل ہیرڈ سے اس کی زندگی میں ملی تھیں؟'' میسن نے سوال کیا۔

''جی ہاں۔ میں اس سے ملی تھی۔''

''یہ ملاقات کس طرح ہوئی؟''

''جب وہ ملزمہ سے ملنے آیا تو میں بھی اپارٹمنٹ میں تھی۔''

''پھر تم نے کیا کیا؟''

''میں نے دروازہ کھولا۔''

''تم اسے پہچانتی تھیں؟''

''نہیں۔ اس نے خود ہی بتایا کہ وہ کون ہے۔''

''تب تم نے کیا کیا؟''

''میں نے اسے بتایا کہ میں بلیک میلروں کے متعلق کیا جذبات رکھتی ہوں اور اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔''

''کیا تم نے اس موقعے پر اس پر برف کے سوئے سے حملہ بھی کیا تھا؟''

''ہرگز نہیں۔''

''تم نے بتایا کہ ان میں سے ایک سوا تم نے اپنے بیگ میں رکھ لیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''وہ کس لیے؟''

''کیونکہ میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی۔''

''کیوں رکھنا چاہتی تھیں؟''

''اپنے تحفظ کے لیے۔''

''کس سے تحفظ کے لیے؟''

''ہر اس شخص سے جو ممکن ہے مجھ پر حملہ کرے۔''

''تو کیا تمہارا خیال تھا کہ کوئی تم پر حملہ کرسکتا ہے؟''

''ہاں۔ میں بتا چکی ہوں مسٹر میسن کہ میں نے کارل ہیرڈ کے منہ پر تھپڑ مارا تھا اور مجھے اس جیسے کردار کے آدمی کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں تھی۔ وہ ایک بلیک میلر تھا جو...''

''ایک منٹ۔'' کلورٹ جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ ''عدالت توجہ فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گواہ کو صرف سوال کے جواب کی حد تک رہنا چاہیے۔ پوچھے بغیر مقتول کے کردار کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہ کرے۔''

''میرا خیال ہے جناب وکیل استغاثہ کہ صورت حال خود اپنے منہ سے بول رہی ہے۔'' جج بولٹن نے جواب دیا۔ ''یہ عدالت کل وجود میں نہیں آئی ہے۔ مگر بہرحال قانون، قانون ہے اور اس کیس میں مقتول کا کردار زیر بحث نہیں۔ اس لیے گواہ مقتول کے کردار کے بارے میں اپنے تاثرات ظاہر کرنے سے گریز کرے۔''

''تو تم کارل ہیرڈ کی جانب سے کسی پریشانی کا اندیشہ محسوس کرتی تھیں؟'' میسن نے پوچھا۔

''جی ہاں۔''

''اور اسی وجہ سے تم نے برف کا ایک سوا اپنے بیگ میں رکھا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''وہ سوا اب کہاں ہے؟''

''میں نہیں جانتی۔''

''تو آخری مرتبہ جب تم نے اسے دیکھا تو وہ کہاں تھا؟''

''میں نے... میں نے اسے پھینک دیا۔''

''وہ کیوں؟''

''کسی نے مشورہ دیا تھا کہ مجھے ایسا کرنا چاہیے۔''

''کیا تمہارے والد نے؟''

''جی ہاں۔''

''تمہارے والد نے یہ مشورہ کیوں دیا؟''

''ہم جانتے تھے کہ کارل ہیرڈ پر سوئے سے حملہ کیا گیا ہے۔ میرے والد کو معلوم تھا کہ میں نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ میں نے انہیں برف کے سوؤں کی خریداری کے بارے میں بتا دیا اور انہوں نے مشورہ دیا کہ بہتر ہوگا جو سوا میرے پاس ہے، میں اس سے چھٹکارا حاصل کرلوں۔''

''یہ گفتگو کب ہوئی تھی؟''

''اس ماہ کی دوسری تاریخ کو... اسی روز جب کارل ہیرڈ کی موت واقع ہوئی۔''

''کیا تمہیں یاد ہے کہ اس تاریخ کو میں تمہارے والد سے ملنے آیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''اور جب میں وہاں تھا تو سارجنٹ ہال کومب نے فون کیا تھا؟''

''جی ہاں۔ مجھے یقین ہے وہ فون سارجنٹ کا ہی تھا۔''

''تو اب میری آمد کے حوالے سے بتاؤ کہ تم نے برف کا سوا کب پھینکا تھا؟''

''تمہارے جانے کے فوراً بعد... اور سارجنٹ ہال

کومب کے آنے سے پہلے۔''
''اور یہ کام تم نے کس طرح کیا؟''
''میں لفٹ سے سامان لانے لے جانے والے دروازے تک گئی۔ دروازے کے باہر ایک گلی ہے جس میں کوڑے کرکٹ کے ڈرم رکھے رہتے ہیں۔ میں نے برف کا سوا ان میں سے ایک ڈرم میں ڈال دیا اور کمرے میں واپس آ گئی۔''
''سارجنٹ ہال کومب کے آنے سے پہلے تم کمرے میں پہنچ گئی تھیں؟''
''جی ہاں۔''
''کیا تم نے اسے بتایا تھا کہ تم نے سوئے کا کیا کیا؟''
''جی نہیں۔''
''کسی اور کو بتایا تھا؟''
''جی نہیں۔ میں نے اپنی گواہی کے بارے میں ہر فرد سے بات کرنے سے انکار کر دیا اور ہر پوچھنے والے کو یہی جواب دیا کہ مجھے جو کچھ کہنا ہے، عدالت کے سامنے کہوں گی۔''
''لیکن اس کے باوجود تم نے برف کے سوؤں کی خریداری کا اعتراف کیا؟''
''وہ میں نے نہیں میرے والد نے کہا تھا۔ جب سارجنٹ ہال کومب نے انہیں بتایا کہ کارل ہیرڈ نے اپنی بیوی سے کہا ہے کہ میں نے اسے تھپڑ...''
''ذرا ٹھہرو۔'' کلورٹ نے کھڑے ہو کر کہا۔ ''میں یہاں ہر اس بات کو دُہرانے پر اعتراض کرتا ہوں جو گواہ کے اور سارجنٹ ہال کومب کے درمیان ہوئی ہو۔ یہ سنی سنائی بات ہوگی۔''
''اس کے برخلاف... یور آنر... یہ اس کیس کی ایک حقیقت ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''بشرطیکہ اس کا تعلق جرم کے مقصد اور گواہ کی جانب داری یا غیر جانب داری سے ہو۔ مجھے یہ حق ہے کہ میں اس گواہ کے خیالات اور سوچ کا جائزہ لوں کہ وہ میری مؤکلہ کے بارے میں کسی عصبیت کا شکار تو نہیں ہے۔''
''اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔'' جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔ ''مس کیتھرائن بیلر! اپنی گواہی جاری رکھو۔''
''سارجنٹ ہال کومب نے کہا کہ مسز ہیرڈ نے... یا اس عورت نے جسے ہیرڈ کی بیوی سمجھا جا رہا تھا... پولیس کو بتایا ہے کہ میں نے کارل ہیرڈ کے منہ پر تھپڑ مارا اور جب مسٹر میسن ہیرڈ کا بیان لینے آئے تھے تو اس نے شبہ ظاہر کیا تھا کہ اس پر برف کے سوئے سے حملہ میں نے کیا تھا، اس لیے ان حالات میں... سارجنٹ ہال کومب نے مشورہ دیا کہ کوئی چالاک وکیلِ صفائی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر سکتا ہے کہ حملہ حقیقت میں، میں نے ہی کیا تھا... اور وہ نہیں چاہتا کہ ایسی کوئی بات ہو۔''
''تو کیا تم نے اسے سوئے خریدنے کے بارے میں بتا دیا تھا؟''
''نہیں۔ اسے میں نے نہیں بتایا، میرے والد نے بتایا تھا۔ میں نے اس کی موجودگی میں کوئی بات نہیں کی، بس خاموش بیٹھی رہی۔''
''اور نہ ہی سارجنٹ ہال کومب نے تم سے کوئی سوال پوچھا؟''
''جی نہیں۔''
''بس تمہارے والد سے باتیں کرتا رہا؟''
''جی ہاں۔'' گواہ کیتھرائن نے جواب دیا۔ میسن کے چہرے پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی۔
''کیا سارجنٹ ہال کومب نے تمہارے والد سے کہا تھا کہ بہتر ہوگا کہ وہ تم سے کوئی سوال ہی نہ کرے جب تک اسے کیس کے حقائق کا مزید علم نہ ہو جائے... تاکہ اگر تمہیں گواہی دینا پڑے تو میں اپنی جرح میں تم سے ایسے سوالات نہ کر سکوں جن سے تمہیں نقصان پہنچے؟''
''جی ہاں، کچھ اسی طرح کی بات کہی تھی۔''
''اور تمہارے والد نے سارجنٹ ہال کومب کو بتایا تھا کہ تم نے تین برف کے سوئے خریدے تھے اور دو ملزمہ کو دے دیے تھے؟''
''جی ہاں۔''
''اور کیا سارجنٹ ہال کومب نے تمہارے والد سے یا تم سے پوچھا تھا کہ جو سوا کم ہے اس کا کیا بنا؟''
''جی نہیں۔'' کیتھرائن نے جواب دیا۔ ''اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کوئی سوا کم ہے۔ تینوں سوئے اپارٹمنٹ میں تھے اور یہی بات میں سمجھنے سے قاصر تھی لیکن میں نے بھی کچھ نہیں کہا اور والد نے بھی کچھ نہیں بتایا۔ میرا خیال ہے کہ پولیس کو کسی اور برف کے سوئے کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔''
''اچھا، تم نے ملزمہ کو برف کے دو سوئے دیے تھے؟''
''جی ہاں۔''
''کہ انہیں ضرورت کے وقت بہ طور ہتھیار استعمال کیا جائے؟''

”جی ہاں۔“

”کیا تم کوئی وجہ بتا سکتی ہو کہ ملزمہ جس کے پاس تمہارے دیے ہوئے دو سوئے ضرورت کے وقت استعمال کرنے کے لیے موجود تھے... وہ آرکیڈ ناولٹی اسٹور جائے اور مزید تین برف کے سوئے خریدے؟“

”جی نہیں، ایسی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میں نے اس مسئلے پر اپنے والد سے بات کی تھی اور ہم نے طے کیا...“

”میں اعتراض کرتا ہوں کہ کوئی بھی گواہی اس بارے میں دی جائے کہ گواہ نے اپنے والد سے یا اس کے والد نے اس سے کیا کہا تھا۔“

”اعتراض درست ہے۔“ جج بولٹن نے کہا۔ ”حقیقت میں پورا سوال ہی جو وکیلِ صفائی نے گواہ سے کیا، دلیل اور بحث کے ضمن میں آتا ہے۔“

”مجھے اس بنیاد پر کیے گئے سوال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ کلورٹ نے کہا۔ ”اس معاملے میں استغاثہ کا اپنا نظریہ ہے۔ اگر مسٹر میسن گواہ سے ملزمہ کے مزید تین سوئے خریدنے کی وجہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو میں اس پہلو سے اس گواہ سے مزید گواہی دلواؤں گا۔“

”ان سوالات کی یہی نوعیت ہے جو ضرورت سے زیادہ پھیلتی جارہی ہے۔“ جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔ ”عدالت اپنے طور پر ایسی جرح کو ختم کررہی ہے۔ یہ سوال دلیل اور بحث کو دعوت دیتا ہے۔ گواہ کو اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔“

”استغاثہ محسوس کرتا ہے کہ یہ امر واضح ہے۔“ کلورٹ نے جواب دیا۔ ”کہ وکیلِ صفائی چاہتے ہیں کہ الزام کیتھرائن بیلر پر منتقل کردیا جائے، یہ جانتے ہوئے کہ کیتھرائن ایک سوا اپنے بیگ میں لے گئی تھی۔ ملزمہ نے مزید برف کے سوئے اس لیے خریدے تھے کہ پولیس کو یقین دلایا جائے کہ جو دو سوئے کیتھرائن نے ملزمہ کو دیے تھے، وہ بہ دستور ملزمہ کے اپارٹمنٹ میں موجود ہیں اس لیے مقتول کو وہ خطرناک زخم لگانے میں استعمال نہیں کیے گئے۔ عدالت توجہ فرمائے کہ ہمارے کیس میں یہ مضبوط ترین نکتہ ہے کیونکہ اس سے ملزمہ کا باقاعدہ قتل کی تیاری کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اگر حسنِ تقدیر سے برف کے سوؤں پر مختلف قیمتوں کی چٹ نہ لگی ہوتی تو ملزمہ کی یہ حرکت کبھی علم میں نہیں آسکتی تھی۔“

”تم اپنے کیس کے بارے میں دلائل تمام ثبوت وشواہد ریکارڈ کیے جانے کے بعد دے سکتے ہو۔“ جج بولٹن نے کہا۔ ”جہاں تک اس گواہ کا تعلق ہے تو عدالت نہیں چاہتی کہ اس سے ملزمہ کے ممکنہ مقصد کے بارے میں سوالات کیے جائیں۔ بہرحال، عدالت کے نزدیک یہ نکتہ واضح طور پر توجہ طلب ہے کہ اس گواہ نے اس طریقے پر جس کا اظہار اس نے کیا، برف کے ایک سوئے کو ضائع کردیا۔“

”یور آنر! گواہ اپنے والد کی ہدایت کی پابندی کررہی تھی اور اس کے والد پیری میسن کی شہرت سے واقف ہیں۔ اور جانتے تھے کہ مسٹر میسن اگر ان کے لیے ممکن ہوا تو مقدمے کے حالات کو الجھانے کی کوشش کریں گے۔“

”حالات پہلے ہی الجھ چکے ہیں۔“ میسن نے کہا۔

”استغاثہ کے نزدیک وہ قطعی نہیں الجھے بلکہ بالکل واضح ہیں۔“ کلورٹ نے غصے سے جواب دیا۔

”بس بہت ہوچکا۔“ جج بولٹن نے تیزی سے کہا۔ ”کیا گواہ سے مزید جرح کرنا ہے؟“

”جی نہیں یور آنر!“

”اپنا اگلا گواہ طلب کرو۔“ جج صاحب نے کلورٹ سے کہا۔

استغاثہ کا اگلا گواہ نیلی السٹن تھی۔ یعنی وہ عورت جو خود کو کارل ہیرڈ کی بیوی کہہ رہی تھی۔ گواہ نے صاف ستھرے اور جاذبِ نظر کپڑے پہن رکھے تھے اور ظاہر ہورہا تھا کہ عدالت میں آنے سے قبل کسی بیوٹی پارلر سے بن سنور کر آئی ہے۔

”تمہارا نام نیلی السٹن ہے؟“ کلورٹ نے پہلا سوال کیا۔

”جی ہاں۔“

”کیا تم کوئی دوسرا نام بھی استعمال کرتی تھیں... اور کرتی تھیں تو وہ کیا تھا؟“

”مسز کارل ہیرڈ۔“

”کیا تم نے ہیرڈ سے شادی کی تھی؟“

”جی نہیں۔“

”لیکن بہرحال تم اس کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہ رہی تھیں؟“

”جی ہاں۔“

”ڈکسی کریٹ اپارٹمنٹ بلڈنگ کے اپارٹمنٹ نمبر 218 میں؟“

”جی ہاں۔“

”تم ہیرڈ کو کب سے جانتی تھیں؟“

”تقریباً دو سال سے۔ میری اس سے پہلی ملاقات ایک بار میں ہوئی تھی۔“

”اور اس ملاقات کے کتنے دن بعد تم اس کے ساتھ

رہنے لگیں؟''

''ایک ہفتے بعد۔''

''کیا اس ماہ کی دو تاریخ کو تم کارل ہیرڈ کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ میں اس کی بیوی کی حیثیت سے رہ رہی تھیں؟''

''ہماری عنقریب شادی ہونے والی تھی جس میں کچھ قانونی الجھنیں تھیں۔''

''اپنی نیک نامی کو خطرے میں ڈالتے ہوئے اس بے تکلفی سے جواب دینے کا شکریہ۔'' کلورٹ نے اظہارِ پسندیدگی کیا۔ ''مجھے امید ہے کہ عدالت بھی اس کا اعتراف کرے گی۔ اب کیا تم بتا سکتی ہو کہ دوسری تاریخ کو کیا واقعات پیش آئے؟''

''کارل باہر گیا ہوا تھا... وہ ساڑھے آٹھ یا نو بجے واپس آیا... اس کی ناک سے خون بہا تھا۔ اس نے اپنی قمیص تبدیل کی اور دوسرا رومال نکالا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا ہوا تو اس نے بتایا کہ ایک لڑکی نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اور چونکہ بات اچانک ہوئی، اس لیے وہ مار کھا گیا پھر بھی اگر لڑکی نے فوراً ہی دروازہ بند نہ کرلیا ہوتا تو وہ اسے مزہ چکھا دیتا۔''

''اس کے بعد کیا ہوا؟''

''وہ دوبارہ باہر چلا گیا اور میرا خیال ہے کہ وہ واپس...''

''اپنے خیال کی بات رہنے دو۔'' کلورٹ نے بات کاٹی۔ ''بس سوال کا جواب دو اور حقائق بیان کرو۔ تو وہ دوبارہ چلا گیا پھر کیا ہوا... تم نے اسے دوبارہ کب دیکھا؟''

''وہ گھنٹے یا ڈیڑھ گھنٹے کے بعد واپس آیا۔ مجھے وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہوا نہ ہی میں نے گھڑی دیکھی تھی۔''

''تب اس کی حالت کیسی تھی؟''

''وہ کھانس رہا تھا اور ایک دو بار کھانسی میں خون بھی آیا۔ پہلے میں نے یہ سمجھا کہ...''

''اپنے خیالات مت بتاؤ۔ یہ کہو تم اپنے طور پر کیا جانتی ہو؟''

''وہ واپس آیا تو مجھے بتایا...''

''ایک منٹ۔'' کلورٹ نے پھر اس کی بات کاٹ دی۔ ''کیا تب اس نے کوئی ایسی بات کہی تھی کہ وہ مرنے والا ہے؟''

''نہیں۔''

''کیا تمہیں اپنے طور پر اس کی کسی بات سے ایسا لگا کہ وہ خطرناک طور پر زخمی ہوگیا ہے اور اس کا بچنا مشکل ہوگا؟''

''اس کا خیال تھا کہ زخم خطرناک نہیں ہے اور اس وقت وہ صرف رقم وصول کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ زخمی ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ رقم ملے گی جس کے بعد شادی میں قانونی رکاوٹوں کو دور کر کے ہم شادی کرلیں گے اور کسی باہر کے ملک میں ہنی مون منانے جائیں گے۔''

''تب میرے خیال میں اس نے اس وقت جو کچھ کہا، وہ عدالت کے علم میں لانے کی ضرورت نہیں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ پھر کیا ہوا؟''

''اس نے ڈریک ڈیٹکٹیو ایجنسی کو فون کر کے بتایا کہ وہ مسٹر پیری میسن سے بات کرنا چاہتا ہے اور جب مسٹر میسن لائن پر آگئے...''

''میرے خیال سے یہ بھی غیر ضروری ہے۔'' کلورٹ نے پھر بات کاٹی۔ ''اس کے علاوہ تمہیں ذاتی طور پر یہ علم بھی نہیں کہ فون پر دوسری طرف مسٹر میسن تھے۔ یوں بھی تم نے یک طرفہ گفتگو ہی سنی ہوگی؟''

''جی ہاں۔''

''پھر کیا ہوا؟''

''تب مسٹر میسن اور اس کی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ آئے۔ کارل نے مسٹر میسن کو بتایا کہ اس پر حملہ کیا گیا ہے۔''

''کیا اس وقت اسے یقین تھا کہ اسے پہنچنے والے زخم کے نتیجے میں وہ مر جائے گا؟''

''جی نہیں۔ وہ تو اداکاری کرتے ہوئے ایسا جال بچھانے کی کوشش کررہا تھا کہ اسے زخمی ہونے کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ رقم مل جائے۔''

''تب اس کا بیان ایک مرتے ہوئے آدمی کا بیان نہیں تھا اور اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کے بعد بتاؤ کیا ہوا؟''

''مسٹر میسن اور ڈیلا اسٹریٹ چلے گئے۔ وہ مسٹر میسن کو متاثر کرنے کے لیے اداکاری کررہا تھا۔ اس نے اس سلسلے میں سردی لگنے کی شکایت بھی کی۔ لیکن جب وہ چلے گئے تو نہ جانے کیوں اسے زیادہ سردی لگنے لگی۔ میں نے اسے گرم پانی سے غسل کرنے کا مشورہ دیا اور جب پانی گرم ہوگیا تو اسے بتایا۔ کارل نے آرام کرسی سے اٹھنا چاہا اور دفعتاً اس کی حالت بگڑ گئی۔ وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں گرا، چہرہ پیلا پڑ گیا اور اس پر شدید حیرت کا تاثر ابھرا۔ تب اس نے مجھے پکار کر کہا، نیلی میں مر رہا ہوں۔''

''تب کیا اس موقعے پر اس نے کچھ اور بھی کہا؟ کیا اس نے بتایا کہ جب اسے وہ زخم آیا تھا تب کیا ہوا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''اور میرے خیال میں اس کی اس وقت کی باتوں کو

قانونی طور پر ایک مرتے ہوئے آدمی کا آخری بیان کہہ سکتے ہیں۔ہمیں بتاؤ اس نے کیا کہا تھا؟‘‘

’’وکیلِ صفائی کی جانب سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟‘‘ جج بولٹن نے پیری میسن کی طرف دیکھا۔

’’جی نہیں۔لیکن میں اس وقت ہیرڈ کے بیان کو ایک مرتے ہوئے آدمی کا بیان خیال کرنے کے بارے میں گواہ پر جرح کروں گا۔‘‘

’’کر سکتے ہو۔‘‘ جج بولٹن نے اجازت دی۔

’’کیا اس نے کہا تھا کہ وہ مر رہا ہے؟‘‘ میسن نے سوال کیا۔

’’ہاں...اس وقت کہا تھا۔‘‘

’’اور یہ اس کے مرنے سے کتنی دیر پہلے کی بات ہے؟‘‘

’’صرف چند منٹ پہلے کی۔ مجھے یقین ہے کہ دس منٹ سے زیادہ نہیں ہوئے ہوں گے۔‘‘

’’کیا اس کی حالت میں...اس وقت کے مقابلے میں جب میں وہاں موجود تھا...ایک دم سے تبدیلی پیدا ہوئی تھی؟‘‘

’’جی ہاں۔ یہ کیفیت اس وقت شروع ہوئی جب اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ وہ تھوڑا سا ہی اٹھا تھا کہ پھر کرسی پر گر پڑا۔تب اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کا تاثر ابھرا۔‘‘

’’اور اس نے کہا کہ وہ مر رہا ہے؟‘‘

’’اس نے کہا نیلی، وہ لعنتی زخم شاید زیادہ گہرا تھا۔شاید سوا میرے دل میں اتر گیا تھا۔ میں...میں مر رہا ہوں۔‘‘

’’پھر کیا ہوا؟‘‘

’’اس نے اپنا سینہ پکڑ لیا اور بولا نیلی، میں مرنا نہیں چاہتا اور تب اس نے وہ باتیں کہیں۔‘‘

’’یہ ایک مرتے ہوئے آدمی کا بیان ہی معلوم ہوتا ہے۔‘‘ میسن نے جج صاحب کی طرف دیکھا۔’’مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔گواہ بتائے کہ اس کے بعد کیا ہوا؟‘‘

’’ہاں تو مس نیلی...بتاؤ پھر کیا ہوا؟اس وقت تم سے کارل نے جو کچھ کہا اسے دہرا سکتی ہو؟ جہاں تک ممکن ہو یاد کر کے اس کے اپنے الفاظ دہرانے کی کوشش کرو۔ یہ مشکل ہو تو اس کی باتوں کا مطلب اپنے الفاظ میں بھی کہہ سکتی ہو۔‘‘

’’اس نے بتایا کہ وہ ملزمہ کے اپارٹمنٹ واپس گیا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ اسے بتا دے کہ اب باس کون ہے۔ اور یہ کہ اگر وہ خطوط دے دے گی جو اس کے پاس ہیں تو وہ اس کا بھانڈا نہیں پھوڑے گا۔ اس نے بتایا کہ اگرچہ وہ فیرن ڈرسکل کا نام استعمال کر رہی ہے مگر حقیقت میں وہ ملڈرڈ کریسٹ ہے۔اس نے بتایا کہ ملڈرڈ نے فیرن کو قتل کر دیا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ اپنی یہ بات ثابت بھی کر سکتا ہے۔‘‘

’’کیا اس نے ملزمہ پر اپنے قتل کا الزام بھی عائد کیا تھا؟‘‘ کلورٹ نے سوال کیا۔

’’جی ہاں۔اس نے کہا کہ ملڈرڈ دروازے پر آئی۔ اسے اندر لے گئی۔ پھر اس نے اپنی تجویز اس کے سامنے رکھی جسے سن کر ملزمہ ہنسنے لگی اور کہا کہ وہ بلیک میلر ہے اور شاید اس کا پولیس ریکارڈ بھی ہو۔اور اگر وہ فوراً ہی نہیں چلا گیا یا آئندہ سے اسے تنگ کیا تو وہ اسے شوٹ کر دے گی اور پولیس کو بیان دے گی کہ وہ اس کے اپارٹمنٹ میں چوری کرنے گھسا تھا اور اس نے اسے چور خیال کرتے ہوئے گولی ماردی۔کارل نے بتایا کہ ان کے درمیان تکرار ہوئی۔ملزمہ دروازہ کھول کر کھڑی ہوگئی اور اسے باہر جانے کو کہا۔تب اچانک جب وہ جانے والا تھا، اس نے اپنی مٹھی اس کے سینہ پر ماری اور دروازہ بند کر دیا۔ اس نے بتایا کہ اسے اندازہ نہیں ہوا کہ ملزمہ کے ہاتھ میں برف کا سوا دبا ہوا تھا لیکن جب وہ لفٹ کے قریب پہنچا تو اس نے سینے میں سوا چبھا ہوا دیکھا۔اس نے سوچا کہ وہ زیادہ زخمی نہیں ہوا ہے لیکن وہ ملزمہ کی اس حرکت کی وجہ سے اس کے وکیل پیری میسن کو مجبور کر دے گا کہ جو خطوط ملزمہ کے پاس ہیں، وہ اس کے حوالے کر دیے جائیں۔ اور تب وہ ان خطوط کو ایک بڑی رقم کے بدلے یا تو میگزین کو یا مسٹر بیلر کو دے دے گا۔‘‘

’’برف کے سوئے کا کیا ہوا؟‘‘ کلورٹ نے پوچھا۔

’’کارل اسے اپنے ساتھ گھر لے آیا۔‘‘

’’اور اس نے تمہیں بتایا کہ اسی سوئے سے اس پر حملہ کیا گیا تھا؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’اب وہ برف کا سوا کہاں ہے؟‘‘

’’میں نے وہ پولیس کو دے دیا۔‘‘

’’کیا تم نے اس پر کوئی ایسا نشان بنایا تھا کہ اسے دوبارہ دیکھو تو پہچان سکو؟‘‘

’’جی ہاں۔ میں نے اس کے لکڑی کے ہینڈل پر اپنے دستخط کر دیے تھے۔‘‘

’’میں تمہیں برف کا ایک سوا دکھاتا ہوں اور تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ وہی سوا ہے جس کا ذکر تم کر رہی ہو؟‘‘ کلورٹ نے سوا دکھایا۔

’’جی ہاں، یہ وہی ہے۔‘‘

’’میں وکیلِ صفائی سے کہتا ہوں کہ وہ اسے دیکھ لیں پھر

عدالت سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے ثبوت کے طور پر مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کرلے۔''

کلورٹ نے سوا پیری میسن کو دیا جس نے اسے غور سے دیکھا اور پھر عدالت کو مخاطب کیا۔

''یور آنر! کیا میں اس ثبوت کے بارے میں گواہ سے چند سوالات کرسکتا ہوں؟''

''ضرور کرسکتے ہو۔'' جج بولٹن نے کہا۔ میسن گواہ کی طرف گھوما۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ اس سوئے پر قیمت کی چٹ لگی ہے۔ چٹ پر آرکیڈ ناولٹی اسٹور کا نام بھی درج ہے اور قیمت اکتالیس سینٹ لکھی ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''کیا جب کارل نے تمہیں سوا دیا تو قیمت کی یہی چٹ لگی تھی؟''

''جی ہاں۔''

''اور تمہیں پورا یقین ہے کہ کارل ہیرڈ نے تمہیں یہی سوا دیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''اور کیا یہ وہی سوا ہے جس کے بارے میں ہیرڈ نے کہا تھا کہ اسے اس کے سینے پر مارا گیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''تم نے اس کے ہینڈل پر اپنے دستخط کیے تھے؟''

''جی ہاں۔''

''یہ دستخط کب کیے تھے؟''

''جب پولیس آئی تھی اور ایک آفیسر نے ایسا کرنے کو کہا تھا۔''

''تاکہ جب تمہیں گواہی دینے کے لیے بلایا جائے تو تم الجھ نہ جاؤ؟''

''تاکہ میں اسے پہچان سکوں۔''

''کیا تمہارے اپارٹمنٹ میں برف کا کوئی اور سوا بھی تھا؟''

''جی ہاں، ایک اور تھا۔''

''کہاں؟''

''کچن کی دراز میں۔''

''اور اس دراز میں دونوں سوئے تھے؟''

''جی ہاں۔''

''گویا جو سوا کارل ہیرڈ نے تمہیں دیا تھا اور جس سے اس پر حملہ کیا گیا تھا، وہ بھی تم نے اسی دراز میں رکھ دیا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''تم نے یہ نہیں سوچا کہ...''

''کارل گھر واپس آیا تو وہ ہیروئن کے نشے میں تھا اور بہت خوش تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس کی لاٹری نکل آئی ہے۔ بولا کہ وہ میرے لیے برف کا ایک سوا لایا ہے اور یہ کہہ کر سوا واش بیسن میں ڈال دیا۔ میں نے کہا کہ ہمیں برف کے سوئے کی کیا ضرورت ہے، ہم تو فریج میں برف بنا لیتے ہیں۔ وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد میں نے واش بیسن میں دیکھا کہ پانی میں کچھ سرخی آگئی ہے مگر میں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا اور سوئے کو دھو کر کچن کی دراز میں رکھ دیا۔''

''کیا تمہیں اس وقت معلوم تھا کہ دراز میں ایک سوا پہلے سے رکھا ہے؟''

''سچی بات یہ ہے کہ مجھے بالکل معلوم نہیں تھا اور جب پولیس نے برف کے سوئے کے بارے میں سوال کیا تو میں نے دراز کھولی تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہاں دو سوئے رکھے تھے۔''

''ذرا سوچ کر جواب دو کہ کیا اس بات کا کوئی امکان تھا کہ برف کے دو سوئے دیکھ کر تم کچھ الجھ گئی ہو؟'' میسن نے سوال کیا۔

''بالکل نہیں۔''

''یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ دو سوئے دیکھ کر تمہیں کوئی الجھن نہیں ہوئی؟''

''کیونکہ میں نے جو سوا دراز میں رکھا تھا، وہ ایک خاص جگہ رکھا تھا اور جو دوسرا سوا تھا وہ دراز میں بالکل پیچھے پڑا ہوا تھا۔ مزید یہ کہ اس پر قیمت کی چٹ بھی نہیں لگی تھی اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کارل جو سوا لایا تھا، اس پر قیمت کی چٹ لگی تھی۔''

''تمہیں قطعی طور پر یاد ہے کہ اس پر قیمت کی چٹ لگی تھی؟''

''بالکل... اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔''

میسن نے کلورٹ کی طرف دیکھا اور بولا۔

''ان حالات میں مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے اور نہ ہی اس سوئے کو بہ طور ثبوت وصول کرنے پر کوئی اعتراض ہے۔''

''تب اس سوئے کو بہ طور ثبوت قبول کیا جاتا ہے۔'' جج صاحب نے کہا۔

''اب مجھے اس گواہ سے مزید کوئی بیان نہیں دلوانا ہے۔'' کلورٹ نے کہا۔

''تم گواہ سے جرح کرنا چاہو تو کرسکتے ہو۔'' جج بولٹن نے پیری میسن سے کہا۔ میسن نے گواہ کو چند لمحے غور سے دیکھا پھر پوچھا۔

''جب میں کارل ہیرڈ سے بات کررہا تھا تو کیا اس نے

اعتراف نہیں کیا تھا کہ اپارٹمنٹ میں روشنی بہت کم تھی اور وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ملزمہ نے ہی اس پر حملہ کیا تھا۔ کیا اس نے تسلیم نہیں کیا تھا کہ اس کا امکان ہے کہ دروازہ کیتھرائن نے کھولا ہو اور اسی نے اس پر حملہ کیا ہو؟''

''ایک منٹ۔'' کلورٹ نے تیزی سے کہا۔ ''اس سوال کا جواب مت دینا مس نیلی۔ یور آنر! میں اعتراض کرتا ہوں کہ یہ سوال غیر ضروری، غیر متعلق اور غیر اہم ہے۔ یہ مناسب جرح نہیں ہے۔ یہ یقینی طور پر واضح ہو چکا ہے کہ جب مسٹر میسن، ہیرڈ سے بات کر رہے تھے تو ہیرڈ اداکاری کر رہا تھا۔ وہ اپنے زخمی ہونے کا معاوضہ طلب کرنے کی کوشش میں تھا۔ اسے کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ مرنے والا ہے۔ وہ ایک مرتے ہوئے آدمی کے الفاظ نہیں تھے اس لیے ہیرڈ نے کیا کہا یا کیا نہیں، اس کی کوئی اہمیت نہیں۔''

''عدالت یہ خوبی جانتی ہے کہ قانون کے نزدیک مرتے ہوئے آدمی کا بیان کسے کہتے ہیں اور کسے نہیں۔'' جج بولٹن نے ناگواری سے کہا۔ ''اس کے باوجود مجھے گواہ کے جواب سے دلچسپی ہے کہ وہ اس سوال کا کیا جواب دیتی ہے۔ اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔ گواہ جواب دے۔''

کلورٹ شرمندہ ہو کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

''یور آنر! مسٹر میسن کارل کو الجھانے...'' گواہ نے کہنا شروع کیا مگر جج بولٹن نے اسے بات پوری نہیں کرنے دی۔

''تم اس کی پروا مت کرو کہ مسٹر میسن کیا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔'' انہوں نے ڈانٹنے والے لہجے میں کہا۔ ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ کارل ہیرڈ نے کیا کہا تھا۔''

''مسٹر میسن نے روشنی کم ہونے کا ذکر کیا اور پوچھا کہ کارل کو کیسے معلوم کہ حملہ کرنے والی کیتھرائن نہیں تھی۔''

''تو ہیرڈ نے کیا کہا؟''

''اس نے کہا کہ وہ نہیں چاہتا کہ مسٹر میسن اس سے جرح کریں۔''

''اپنی جرح جاری رکھو مسٹر میسن۔'' جج بولٹن نے پیری میسن سے کہا۔

''میرے جانے کے بعد کیا کارل ہیرڈ نے میرے مشورے کے مطابق مسٹر بیلر کو فون کیا تھا؟'' میسن نے سوال کیا۔

''یور آنر!'' کلورٹ جلدی سے کھڑا ہوا۔ ''میں اس سوال پر اعتراض کرتا ہوں کہ یہ غیر اہم، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔ سنی سنائی بات کے بارے میں ہے۔ گواہ سے ایسی بات پوچھی جا رہی ہے جس کا گواہ کے بیان سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے گواہ سے ایسے کسی معاملے کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔ میرے سوالات ایک مرتے ہوئے آدمی کے آخری الفاظ کے بارے میں تھے۔ اس کے علاوہ یہ گواہ سے اس کے خیال کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ گواہ کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ فون پر دوسری جانب کون ہے۔''

''کیا تم جانتی ہو کہ مسٹر میسن کے جانے کے بعد ہیرڈ نے مسٹر ہیری مین بیلر کو فون کیا تھا؟'' جج بولٹن نے پوچھا۔

''جی نہیں۔'' گواہ نے جواب دیا۔

''اپنی جرح جاری رکھو مسٹر میسن۔'' جج صاحب نے کہا۔

''کیا ہیرڈ نے کسی کو فون کیا تھا؟'' میسن نے سوال کیا۔

''اس نے فون استعمال کیا تھا۔''

''کیا تم نے وہ نمبر دیکھا تھا جسے ہیرڈ نے ڈائل کیا؟''

''جی نہیں۔''

''کیا تم نے سنا تھا کہ وہ کس شخص سے بات کرنا چاہتا تھا؟''

''جی نہیں۔'' گواہ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا تم نے ہیرڈ کو فون پر دوسرے شخص کو نام سے پکارتے سنا تھا؟''

''میں اعتراض کرتا ہوں یور آنر!'' کلورٹ نے پھر مخالفت کی۔ ''ہیرڈ نے کسی کا بھی نام لیا ہو، وہ استغاثہ کو پابند نہیں کر سکتا۔ میں یور آنر کو فون کر کے آپ کو مسٹر پریذیڈنٹ کہہ سکتا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ میں امریکا کے صدر سے بات کر رہا ہوں۔''

''عدالت یہ بات اچھی طرح سمجھتی ہے۔'' جج بولٹن نے کہا۔ ''پھر بھی میں اس سوال کا جواب سننا چاہتا ہوں۔ کیا ہیرڈ نے کسی ایسے آدمی کو فون کیا تھا جسے وہ مسٹر بیلر کے نام سے مخاطب کر رہا ہو؟''

''جی ہاں یور آنر۔'' گواہ نیلی کو مجبوراً کہنا پڑا۔

''شکریہ۔'' میسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بس مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔''

''ایک منٹ۔'' کلورٹ پھر کھڑا ہو گیا۔ ''میں گواہ سے مزید سوال کرنا چاہتا ہوں۔ تم نے اسے بیلر کا نام لیتے سنا لیکن تم نہیں جانتیں کہ وہ مسٹر بیلر سے بات کر رہا تھا یا مس بیلر سے۔''

''میرا خیال ہے اس نے مسٹر کہا تھا۔'' گواہ نے جواب دیا۔

''پھر بھی تمہیں معلوم نہیں کہ وہ ہیری مین بیلر سے بات کر رہا تھا یا اس کے بیٹے فورسٹر بیلر سے۔''

''جی نہیں، یہ مجھے نہیں معلوم۔''

''اور تم یہ بھی نہیں جانتیں کہ وہ شخص کوئی دوسرا ہی مسٹر بیلر تھا یا نہیں؟''

’’درست ہے۔ میں یہ بھی نہیں جانتی۔‘‘
’’تم نے اسے اس آدمی کا پہلا نام استعمال کرتے نہیں سنا؟‘‘
’’تمہارا مطلب اس گفتگو سے ہے جو مسٹر میسن کے جانے کے بعد ہوئی تھی؟‘‘ گواہ نے وضاحت چاہی۔
’’ہاں۔‘‘
’’تب میں نے اسے اس آدمی کا پہلا نام لیتے نہیں سنا۔‘‘
’’بس، مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔‘‘ کلورٹ نے کہا۔
’’ایک منٹ۔‘‘ اس بار میسن کھڑا ہوا۔ ’’تم نے ابھی خاص طور سے اس گفتگو کے بارے میں پوچھا جو میرے جانے کے بعد ہوئی تھی۔ کیا اس سے تمہارا مطلب ہے کہ ہیرڈ نے دو مرتبہ بات کی تھی؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’تب پہلی گفتگو کب ہوئی تھی؟‘‘
’’کارل کے گھر واپس آنے کے فوراً بعد۔‘‘
’’اور اس وقت اس نے کسے فون کیا تھا؟‘‘
’’میں نہیں جانتی۔‘‘
’’فون پر اس نے کسی شخص کو بلانے کے لیے کہا تھا؟‘‘
’’اس نے مسٹر بیلر سے بات کرنے کے لیے کہا تھا۔‘‘
’’اور دونوں مرتبہ اس نے فون پر مسٹر بیلر سے ہی بات کرنا چاہی تھی؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’اور اس نے مسٹر بیلر ہی کہا تھا؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’تب اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے ایک کال اپنے گھر لوٹنے کے فوراً بعد کی تھی اور تب تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اس پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا ہے... اور دوسری کال میرے جانے کے بعد کی تھی؟‘‘
’’جی ہاں۔‘‘
’’شکریہ۔ میری جرح ختم ہوئی۔‘‘ میسن نے کہا۔ ’’لیکن اس گواہ کے بیان کے پیشِ نظر میں گواہ ارما کارنس سے مزید سوالات کرنا چاہتا ہوں۔‘‘
’’اور مجھے وکیلِ صفائی کے اس رویے پر اعتراض ہے کہ وہ اپنی جرح بار بار کریں۔‘‘ کلورٹ نے کہا۔ ’’انہیں ارما کارنس پر جرح کرنے کا پورا موقع ملا تھا اور یہ استغاثہ کے ساتھ کوئی مناسب رویہ نہیں کہ اس کے گواہ بار بار طلب کیے جائیں۔‘‘
’’گواہی لینے اور ریکارڈ کرنے کا طریقہ قطعی طور پر عدالت کی صوابدید پر منحصر ہے۔‘‘ جج بولٹن نے جواب دیا۔ ’’آخری گواہ کے بیان کے پیشِ نظر جو حالات سامنے آئے ہیں، ان کا تقاضا ہے کہ ہمیں اس کیس کی حقیقی سچائی تک پہنچنا ضروری ہے۔ مس ارما کارنس کو بلایا جائے۔‘‘
کچھ دیر کے بعد ارما کارنس گواہوں کے کٹہرے میں موجود تھی۔ میسن نے عدالت کے بیلف سے کہا۔ ’’میں چاہتا ہوں کہ گواہوں کے کمرے سے میری سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ کو بلا لاؤ۔‘‘
چند منٹ بعد ڈیلا اسٹریٹ عدالت میں داخل ہوئی۔ میسن نے گواہ ارما سے ڈیلا کا تعارف کرایا اور کہا۔ ’’جواب دینے سے پہلے اسے غور سے دیکھو اور پھر بتاؤ کیا تم نے اسے پہلے کبھی دیکھا ہے؟‘‘
’’جی نہیں... میرا یہ خیال نہیں۔‘‘ ارما نے کہا۔
’’حقیقت یہ ہے کہ مس اسٹریٹ ہی وہ نوجوان عورت ہے جس نے تم سے دوسری تاریخ کو دوسری بار سوئے خریدے تھے اور مس اسٹریٹ سے ہی تم نے قیمت بڑھ جانے کے بارے میں بات کی تھی۔‘‘
’’ہرگز نہیں۔‘‘ ارما کارنس نے بڑے زور سے نفی میں سر ہلایا۔ ’’مجھے خبردار کر دیا گیا تھا کہ تم مجھے فریب دینے کی کوشش کرو گے اور میں اس کے لیے تیار تھی۔ مسٹر میسن! جس عورت نے دوسری مرتبہ مجھ سے تین سوئے خریدے تھے، وہ ملڈرڈ کریسٹ ہے جو اس کیس میں ملزمہ ہے۔ ڈیلا اسٹریٹ نے مجھ سے سوئے نہیں خریدے بلکہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اسے کوئی چیز فروخت نہیں کی۔ میں تمہیں کسی بھی ترکیب سے اپنا ذہن اور اپنی یادداشت الجھانے کا موقع نہیں دوں گی۔‘‘
’’تمہیں قطعی طور پر یقین ہے کہ تم نے مس اسٹریٹ کے ہاتھ کبھی کوئی چیز فروخت نہیں کی؟‘‘
’’کوئی چیز فروخت کرنا تو دور، میں نے اسے آج سے پہلے کبھی دیکھا تک نہیں۔‘‘
’’کیا تمہیں یاد نہیں کہ ایک برف کا سوا کاؤنٹر سے گر گیا تھا اور مس اسٹریٹ نے اسے اٹھایا تھا؟‘‘
’’ایسا ہوا تھا مگر تب میں ملزمہ کو سوئے فروخت کر رہی تھی۔‘‘ ارما نے ناگواری سے کہا۔ ’’ملزمہ نے تمہیں یہ بات بتا دی اور تم اس کی مدد سے مجھے گڑبڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے سوئے ملزمہ کے ہاتھ فروخت کیے تھے۔ میں نے اس کے خدوخال اتنے غور سے دیکھے تھے کہ بھولنے کا سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا۔"

"تم نے اس کے خدوخال ضرور غور سے دیکھے تھے۔"
میسن نے غصے سے کہا۔"لیکن یہ گہرا مطالعہ اس وقت ممکن ہوا تھا جب پولیس نے اسے مسلسل دس منٹ تک دیکھنے کا موقع فراہم کیا۔تم نے اس کی شکل وصورت پر توجہ اس وقت نہیں دی تھی جب وہ سوئے خرید رہی تھی؟"

"جب وہ سوئے خرید رہی تھی، تب ہی میں نے اس کی شکل غور سے دیکھی تھی۔"

"وہ کس لیے؟"

"اس لیے...اس لیے کہ میں بعد میں جرح کے وقت الجھ نہ جاؤں۔"

"جب تم سوئے فروخت کر رہی تھیں تو یہ بات نہیں جانتی تھیں کہ تم سے بعد میں جرح کی جائے گی؟"

"پھر بھی مجھے مکمل یقین ہے کہ وہ ملزمہ ہی تھی جس نے سوئے خریدے تھے۔"

"اور وہ مس ڈیلا اسٹریٹ نہیں تھی؟"

"ہرگز نہیں۔" گواہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔"مجھے تمہارے بارے میں پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا۔"

"شکریہ۔مجھے مزید سوال نہیں کرنا ہے۔"

"تمہیں کوئی سوال کرنا ہے؟" جج بولٹن نے کلورٹ سے پوچھا۔

"جی نہیں۔" کلورٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تم جا سکتی ہو مس ارما کارنس...اور میں تمہیں اتنی اچھی گواہی دینے پر مبارک باد دیتا ہوں۔" وہ عدالت کی طرف متوجہ ہوا۔"اور یور آنر! میرا کیس ختم ہوا۔مجھے اس موقعے پر کوئی اور گواہ پیش نہیں کرنا ہے۔"

"اس صورت میں یور آنر!" میسن کھڑا ہوا۔"میں درخواست کرتا ہوں کہ ملزمہ کے خلاف کیس خارج کر دیا جائے اور اسے رہا کر دیا جائے۔"

"ابتدائی سماعت کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ایک جرم وقوع پذیر ہوا ہے اور اس بات کی قابلِ لحاظ وجوہات موجود ہیں کہ وہ جرم ملزمہ نے ہی کیا ہے۔میرا خیال ہے کہ استغاثہ یہ مقصد پورا کر چکا ہے۔ویسے اگر ملزمہ یہ چاہتی ہے کہ اس کا کیس اعلیٰ عدالت میں نہ بھیجا جائے تو وہ اپنا بیان دے سکتی ہے۔پھر یہ ثابت ہو جائے کہ استغاثہ کے پیش کردہ ثبوت وشواہد درست نہیں تھے تو اس کے خلاف کیس خارج کیا جا سکتا ہے۔"

"یور آنر! میں پوری صفائی سے عرض کرتا ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ اس موقعے پر ملزمہ سے بیان دلوایا جائے یا نہیں...اس لیے اگر مجھے پندرہ منٹ کا وقفہ دیا جائے تو میں یہ فیصلہ کر سکوں گا کہ ملزمہ کو اس عدالت سے رہا کرانے کی کوشش کروں یا اس کا مقدمہ جیوری کے سامنے جانے دوں۔"

"درست ہے۔ان حالات میں عدالت پندرہ منٹ کے وقفے کی اجازت دیتی ہے۔" جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔

☆☆☆

پیری میسن، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک گواہوں کے ایک خالی کمرے میں مختصری کانفرنس کے لیے جمع ہوئے۔

"تو اب صورتِ حال یہ ہے۔" میسن نے کہا۔"کہ گواہ ارما کارنس نے ڈیلا اسٹریٹ کو ذرا سی دیر کے لیے دیکھا لیکن اسے یقین دلا دیا گیا کہ جس عورت نے سوئے خریدے تھے، وہ ملڈرڈ کریسٹ ہی تھی۔اسے دس منٹ تک ملڈرڈ کو غور سے دیکھنے کا موقع دیا گیا۔اسے بہکایا گیا کہ میں اسے فریب دینے کی کوشش کروں گا چنانچہ اس کا ذہن کوئی دوسری صورتِ حال قبول کرنے کی حد تک بند ہو گیا۔"

"پھر اب تم کیا کرو گے؟" ڈریک نے پوچھا۔

"میں ڈیلا اسٹریٹ سے گواہی دلا سکتا ہوں۔وہ قسم کھا کر کہہ سکتی ہے کہ سوئے اس نے خریدے تھے۔جج بولٹن اس کی گواہی سے متاثر ہوگا لیکن اس کے تاثرات سے کوئی فائدہ اٹھانے کے لیے مجھے ملڈرڈ سے بھی بیان دلوانا ہوگا۔"

"اس کا مطلب یہ کہ تم ملڈرڈ کی آزادی یا سزایابی کو داؤ پر لگا دو گے...کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟"

"نہیں...لیکن جج بولٹن کو اب کیس سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔اگر ڈیلا سے گواہی دلواتے وقت میں نے اس کا ردعمل اپنے حق میں دیکھا تو پھر میں رکنے والا نہیں۔کبھی کبھی ایک وکیل کو سب کچھ داؤ پر لگا دینا پڑتا ہے۔"

"تو کیا تم جج بولٹن کا ردعمل پڑھ سکتے ہو؟" ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

"ہاں مگر اس کے چہرے کے تاثرات سے نہیں بلکہ اس کے سر کے زاویے سے۔اگر اسے دلچسپی ہوتی ہے تو وہ آگے کی جانب جھک جاتا ہے اور جب وہ دل میں فیصلہ کر لے کہ ملزم گناہ گار ہے تو آرام سے اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔آخری گواہی کے موقعے پر وہ قدرے آگے جھکا ہوا تھا۔میرا خیال ہے کہ اگر میں ڈیلا سے گواہی دلواؤں اور دیکھوں کہ وہ آگے جھکا ہوا ہے تو پھر رکوں گا نہیں بلکہ ملڈرڈ کو بھی گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا

کردوں گا۔ آؤ چلیں۔''

وہ عدالت کے کمرے میں واپس آئے۔ میسن نے سرگوشی میں ملڈرڈ سے کہا۔ ''اگر میں تم سے بیان نہیں دلواؤں گا تو جج اس موقعے پر پیش کی گئی شہادتوں کو کافی سمجھتے ہوئے تمہارا مقدمہ جیوری کے سامنے پیش کیے جانے کا فیصلہ دے دے گا اور تب ہمیں جیوری کے سامنے مقدمہ لڑنا ہوگا۔ لیکن میں تم سے بیان دلوادوں تو دوراز کار ہی سہی مگر امکان ہے کہ اپنے بیان سے جج کو متاثر کرسکو اور وہ یہ سمجھے کہ اس کیس میں کوئی کمزور اور الجھا ہوا پہلو ضرور ہے تو شاید وہ تمہیں رہا نہ کرے لیکن قتلِ عمد کا فیصلہ بھی نہیں دے گا اور جیوری کے سامنے تمہارا کیس سیکنڈ ڈگری کے قتل کے الزام میں پیش ہوگا۔ اور اس صورت میں ممکن ہے کہ میں اپنی جرح سے تمہاری بے گناہی کا یا کم سے کم تم پر لگائے گئے الزام کے سلسلے میں ناکافی شہادتوں پر جیوری کو قائل کر لوں اور تم رہا کردی جاؤ۔''

''تم جو کچھ میرے لیے بہتر سمجھو، وہ کرو۔ مجھے تم پر پورا اعتماد ہے۔''

☆☆☆

عدالت کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو ڈسٹرکٹ اٹارنی ہملٹن برجر خود پیروی کے لیے موجود تھا۔ جج بولٹن کو اس پر حیرت ہوئی اور انہوں نے اس کی وجہ بھی جاننا چاہی۔

''مقدمے کی سماعت کے دوران ایک ایسی صورت سامنے آئی ہے جس میں، میں سرکاری طور پر بھی اور پیشہ ورانہ اعتبار سے بھی دلچسپی لینے پر مجبور ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سرکاری گواہ ارما کارنس پر جرح کے دورانِ وکیل صفائی اپنی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ کو بھی درمیان میں گھسیٹ لائے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو سوا ہم نے عدالت میں بہ طور ثبوت پیش کیا ہے، اسے خریدنے والی ملزمہ نہیں ڈیلا اسٹریٹ تھی۔ مجھے امید ہے کہ وکیلِ صفائی اس بات پر مزید زور نہیں دیں گے۔ میں نے وقفے کے دوران گواہ ارما کارنس سے بات کی ہے اور اس صورت میں کہ ڈیلا اسٹریٹ سے بیان دلوایا جاتا ہے، میں خود ذاتی طور پر اس پر جرح کروں گا۔ اور میں، مس ڈیلا اسٹریٹ اور پیری میسن کو خبردار کررہا ہوں کہ اس کے بعد میں ان پر جھوٹی گواہی دینے اور دلوانے کے سلسلے میں کیس کروں گا۔ گواہ کو کسی چالاکی سے الجھانے کی کوشش کرنا الگ بات ہے لیکن جھوٹی گواہی سے ایک کمزور کیس کو جیتنے کی کوشش کرنا بالکل مختلف بات ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ وکیلِ صفائی کو میں اس سلسلے میں خبردار کردوں۔''

''فرض کرو۔'' پیری میسن نے برجر سے کہا۔ ''کہ یہ ثابت ہوجائے کہ ارما کارنس جھوٹی گواہی دے رہی ہے تو کیا تم اس کے خلاف بھی کیس کروگے؟''

''ارما کارنس بالکل سچ کہہ رہی ہے۔'' برجر نے پُرزور لہجے میں کہا۔ ''میں نے خود اس سے بات کی ہے۔ اس نے شناخت میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔''

''میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ قابل وکلا کے یہ سوال و جواب اس عدالت کے نزدیک کیس کی سماعت پر کوئی بھی اثر ڈال سکتے ہیں۔ مسٹر میسن! اگر تم اس موقعے پر کوئی صفائی پیش کرنا چاہتے ہو تو ضرور کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عدالت اس مقدمے کو جیوری کے سامنے لے جانے کا فیصلہ دے دے گی۔''

''میں وکیلِ استغاثہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے ڈیلا اسٹریٹ سے گواہی دلوانا چاہتا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔

ڈیلا اسٹریٹ گواہوں کے کٹہرے میں آئی۔ حلف اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

''میں تمہاری توجہ اس ماہ کی دوسری تاریخ کی جانب دلاتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔ ''اور ساتھ ہی گواہ ارما کارنس کے بیان کی طرف بھی کہ ملزمہ نے اس سے برف کے تین سوئے خریدے تھے۔ کیا تم اس کے بیان سے واقف ہو؟''

''جی ہاں۔''

''کیا تم بتاؤ گی کہ دوسری تاریخ کو تمہارے اور ارما کارنس کے درمیان کوئی خرید و فروخت ہوئی تھی؟''

''میں ملڈرڈ کریسٹ کے اپارٹمنٹ میں تمہارے ساتھ ہی تھی۔'' ڈیلا نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''تم نے مجھے ہدایت کی کہ میں آرکیڈ ناولٹی اسٹور جاؤں اور ویسے ہی تین سوئے خرید لاؤں جیسے کہ اس وقت وہاں اپارٹمنٹ میں موجود تھے۔ میں اسٹور میں گئی۔ ارما کارنس سے تین سوئے خریدے۔ اس نے مجھے بڑھی ہوئی قیمت کے بارے میں بتایا کہ پہلے سوئے ایک ڈالر میں تین مل رہے تھے مگر اب ایک سوا اکتالیس سینٹ کا ہے اور جب یہ باتیں ہو رہی تھیں ایک سوا کاؤنٹر سے نیچے گر گیا جسے میں نے اٹھایا۔ قیمت ادا کی، ارما کارنس نے مجھے ریزگاری واپس کی اور سوئے تھیلے میں ڈال کر مجھے دیے۔ میں واپس لوٹ گئی۔''

''بس مجھے تم سے یہی کچھ پوچھنا تھا۔ اب تم جاسکتی ہو۔'' میسن نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

ڈیلا اسٹریٹ کے بعد ملڈرڈ کریسٹ کو کٹہرے میں آنے کے لیے کہا گیا۔

برجر نے ملڈرڈ کریسٹ سے جرح شروع کی۔

''تمہارا نام؟''

''ملڈرڈ کریسٹ۔''

''تم نے اس کا نام اور شخصیت کس لیے اختیار کی؟''

''اس وقت میں شدید جذباتی ہیجان کا شکار تھی... اور میں اس کی شخصیت کم سے کم اس وقت تک اختیار کرنا چاہتی تھی... جب تک کہ اپنے جذبات پر قابو پا سکوں۔''

''اس کا بیگ لینے کا تمہارا صرف یہی مقصد تھا؟''

''جی ہاں۔''

''لیکن اس کے پاس چار ہزار ڈالرز بھی تھے۔ کیا تمہیں فیرن کی شخصیت اختیار کرنے کے لیے اس رقم کی ضرورت بھی تھی؟''

''نہیں۔''

''اس کے باوجود تم نے وہ رقم لے لی؟''

''یہ رقم اس کے بیگ میں تھی۔''

''تو رقم اس کے بیگ میں تھی... کیا اب بھی وہ اس کے بیگ میں ہے؟''

''نہیں۔''

''تب وہ کس کے پاس ہے؟''

''میرے پاس۔''

''بیگ سے نکالنے کے بعد تم نے اس رقم کا کیا کیا؟''

''میں نے اسے ایک لفافے میں رکھ دیا اور لفافے پر لکھ دیا کہ یہ فیرن ڈرسکل کی ملکیت ہے۔''

''کیا واقعی... اور یہ کام تم نے کب کیا؟''

''یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب پولیس میرے اپارٹمنٹ میں آئی۔''

''کتنا پہلے... دوسرے الفاظ میں اس کے بعد جب پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ تم سے ملنے آئے تھے؟''

''جی ہاں۔''

''اور کیا لفافے پر تم نے 'فیرن کی ملکیت ہے' پیری میسن کے مشورے پر لکھا تھا؟''

''جی ہاں۔''

''اور اس وقت جبکہ تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ کارل ہیرڈ کے سینے پر برف کے سوئے سے حملہ کیا گیا ہے؟''

''جی ہاں۔''

''دوسرے الفاظ میں تم نے ایسا اس وقت کیا جب پولیس کی آمد متوقع تھی؟''

''جی ہاں۔''

''اور ایسا صرف یہ فریب دینے کے لیے کیا کہ جب اپنا بیان دو تو اپنی ایمان داری کا اظہار کر سکو؟''

''مجھے اس وقت بالکل معلوم نہیں تھا کہ مجھے بیان دینا پڑے گا۔''

''تمہیں تو معلوم نہیں تھا۔'' برجر مسکرایا۔ ''مگر تمہارے وکیل کو اندازہ تھا۔ ایسا تم نے اپنے وکیل کی ہدایت پر کیا تھا؟''

''مجھے معلوم نہیں کہ میرے وکیل کی سوچ کیا ہے؟''

''بے شک، تمہیں معلوم نہیں تھا مگر تم کیا کہہ سکتی ہو کہ تمہارا وکیل کچھ ایسا ہی سوچ رہا ہو۔ تم نے بہرحال اس کی ہدایت پر عمل کیا۔''

''جی ہاں۔''

''اور اس وقت تک تم نے ایسا کوئی کام نہیں کیا تھا جس سے ظاہر ہو کہ وہ رقم فیرن کی ملکیت ہے؟''

''میں نے اسے بالکل الگ رکھ دیا تھا۔ اسی خیال سے کہ وہ اس کی ملکیت ہے۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ تم نے ابھی تک اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کیا؟''

''نہیں... اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ تھا۔''

''کیا تم نے فیرن ڈرسکل کے وارثوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی؟''

''نہیں۔''

''اور نہ ہی کسی سرکاری ادارے سے رابطہ قائم کیا تاکہ اسے بتا سکو کہ تمہارے پاس فیرن کی کوئی چیز ہے؟''

''نہیں۔''

''اور تمہارا کہنا ہے کہ تم نے وہ رقم فیرن کی ملکیت خیال کرتے ہوئے الگ رکھ دی تھی؟''

''جی ہاں۔''

''لیکن تم خود نہ صرف اس کی شخصیت پر بلکہ اس کی ملکیت پر بھی قبضہ کیے ہوئے تھیں۔''

''میں نے صرف فیرن ڈرسکل کا نام اختیار کیا تھا۔''

''اور تم نے فیرن کے ڈرائیونگ لائسنس پر اس کے دستخط دیکھ کر بالکل اسی طرح کے دستخط کرنے کی مشق کی ہے؟''

''جی ہاں۔''

''تم نے یہ دستخط ایک چیک کے پیچھے بھی کیے؟''

''چیک!'' ملڈرڈ نے حیرت سے دہرایا۔

''ہاں، وہ چیک جو تمہارے پہلے ہفتے کی تنخواہ کے طور پر

تمہیں دیا گیا تھا۔“
”لیکن وہ میری تنخواہ تھی۔ میرے کام کا معاوضہ تھا۔“
”تب تم نے اپنے لیے یہ ضروری کیوں سمجھا کہ تم چیک پر اس طرح کے دستخط کرو جو فیرن کے ڈرائیونگ لائسنس پر کیے گئے تھے؟“
”اس لیے کہ میں نے سوچا کہ کوئی ایسا موقع آسکتا ہے جب مجھے اپنی شناخت کے لیے لائسنس پیش کرنا پڑے۔“
”تم فیرن کے سابقہ حالات یا ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں؟“
”جی نہیں۔“
”تمہیں کچھ نہیں معلوم تھا کہ شاید کچھ لوگ ہوں جو اس سے محبت کرتے ہوں اور اس کی خیریت معلوم کرنے کے منتظر ہوں؟“
”میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔“
”تم نے اس کے عزیز و اقارب یا دوست احباب سے رابطہ قائم کرنے یا انہیں یہ بتانے کی کوشش نہیں کی کہ وہ مر چکی ہے؟“
”جب مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا تو رابطہ کیسے قائم کرتی؟“
”تم نے کار کو دانستہ آگ لگائی تا کہ تم جو فریب دینا چاہتی ہو اس میں مدد مل سکے؟“
”جی نہیں۔“
”لیکن آگ تمہارے ماچس کی تیلی جلانے سے لگی تھی؟“
”ہاں... لیکن وہ ایک اتفاقی حادثہ تھا۔“
”مگر تم ایک ماچس کی تیلی پہلے ہی جلا چکی تھیں؟“
”جی ہاں۔“
”مگر اس سے آگ نہیں لگی؟“
”درست ہے۔“
”چنانچہ تم نے دوبارہ کوشش کی۔ تم نے دوسری تیلی جلائی اور اس بار آگ لگ گئی۔“
”میں نے کہا نا کہ آگ اتفاقیہ لگ گئی تھی۔“
”تمہیں معلوم تھا کہ کار کی ٹنکی کا پیٹرول ہر طرف پھیلا ہوا ہے؟“
”جی ہاں۔“
”اس کے باوجود تم نے ماچس جلائی؟“
”میں کار میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ تیلی کے شعلے سے میری انگلیاں جلنے لگیں اور وہ میرے ہاتھ سے گر گئی۔“
”تم جانتی تھیں کہ دیر تک تیلی پکڑے رہو گی تو انگلیاں ضرور جلیں گی؟“
”جی ہاں۔“
”اس لیے تم انگلیاں جلنے سے پہلے اسے پھونک مار کر بجھا سکتی تھیں پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا؟“
”میرا ذہن اس وقت کئی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔“
”میں تم سے پوری طرح متفق ہوں۔“ برجر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ”اچھا، اب یہ بتاؤ کہ جب کیتھرائن تمہارے پاس برف کے سوئے چھوڑ گئی کہ تم ضرورت پڑنے پر ان سے اپنی حفاظت کر سکو، تب تم نے اس سے پوچھا کہ وہ سوئے کہاں سے خرید کر لائی ہے؟“
”جی ہاں۔“
”اور اس نے تمہیں بتا بھی دیا تھا؟“
”جی ہاں۔“
”چنانچہ تم فوراً آ گئیں اور مزید سوئے خریدے تا کہ اگر تم کارل ہیرڈ پر کوئی سوا استعمال کرو تو قانون کی نظروں میں وہ تمام سوئے دکھا کر جو کیتھرائن تمہیں دے گئی تھی، خود کو بے گناہ اور معصوم ثابت کر سکو گی۔“
”جی نہیں، میں نے سوئے نہیں خریدے۔“
”تم نے نہ صرف وہ چار ہزار ڈالرز اپنے قبضے میں کر لیے جو تمہارے نہیں تھے اور اپنے آپ کو چور بھی نہیں سمجھتیں بلکہ ارما کارنس سے تین سوئے بھی خریدے... اور اب اس کے بارے میں جھوٹ بھی بول رہی ہو اور بظاہر یہ بھی نہیں سمجھتیں کہ حلف اٹھا کر جھوٹی گواہی دے رہی ہو۔“
”وہ سوئے میں نے نہیں، ڈیلا اسٹریٹ نے خریدے تھے۔“
”تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“
”میں نے مسٹر میسن کو اس سے کہتے سنا تھا کہ وہ تین سوئے خرید لائے۔“
”تم نے ارما کارنس کو بڑے پُریقین لہجے میں یہ کہتے سنا ہے کہ اس سے سوئے تم نے خریدے تھے۔“
”اس سے شناخت میں غلطی ہو رہی ہے۔“
”تم نے اسے کہتے سنا یا نہیں کہ اسے یقین ہے کہ سوئے تم نے خریدے تھے؟“
”جی ہاں۔“
”اور اس کی گواہی اور اس حقیقت کے باوجود کہ تم نے کارل ہیرڈ کے سینے پر سوئے سے حملہ کیا جو ارما کارنس سے خریدا تھا تم اپنی بے گناہی کی جھوٹی کہانی کو سچ کہنے پر مصر ہو کہ... جب تم اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئیں تو کسی شخص نے تم پر حملہ کیا۔ اس طرح وہ خود اپنے سینے میں سوا گھس

جانے کا ذمے دار ہے؟''

''حقیقت یہی ہے۔'' ملڈرڈ نے جواب دیا۔

ہملٹن برجر نے عدالت کے کمرے میں لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا۔

''یور آنر! ملزمہ پر میری جرح تقریباً ختم ہونے والی ہے۔ لیکن کارروائی ختم ہونے کا وقت قریب آرہا ہے اس لیے میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ کارروائی کچھ پہلے ختم کردی جائے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ کل صبح میری جرح کے سوالات چند منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیں گے۔''

''ٹھیک ہے۔'' جج بولٹن نے کہا۔ ''عدالتی کارروائی کل صبح دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔ ملزمہ بہ دستور پولیس کی حراست میں رہے گی۔''

☆☆☆

پیری میسن، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک لفٹ سے باہر نکلے۔

''میں اپنے آفس جا کر دیکھتا ہوں کہ کچھ نئی خبریں ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد تمہارے دفتر آؤں گا۔''

میسن اور ڈیلا اسٹریٹ اپنے آفس میں داخل ہوئے۔

''ملڈرڈ کے بیان کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' میسن نے ڈیلا سے پوچھا۔

''ٹھیک ٹھاک بیان دیا ہے۔''

''جج بولٹن اسے کسی باز کی طرح گھور رہا تھا۔''

''ہاں اور اپنی کرسی پر کچھ آگے کی جانب جھکا ہوا بھی تھا۔''

''یہ ایک اچھی علامت ہے۔ اگر اس نے ذہن میں فیصلہ کرلیا ہوتا کہ اس کا مقدمہ جیوری کی سماعت کے لیے بھیج دے، تب وہ آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا۔ بہ ظاہر کارروائی سنتا رہتا مگر اس سے اس کے فیصلے پر اثر نہیں پڑتا۔ تم نے دیکھا کہ برف کے سوؤں کے الجھاؤ نے پورے کیس کو ایک نیا رخ دے دیا ہے۔ اس سے یہ اثر ہوسکتا ہے کہ جج بولٹن، ملڈرڈ کو ایک بے رحم سنگ دل قاتلہ خیال کرنے لگے... بشرطیکہ ملڈرڈ نے وہ تمام باتیں کی ہوں جن کا وکیلِ استغاثہ دعویٰ کررہا ہے۔''

''تمہارا مطلب برف کے سوئے خریدنے سے ہے؟'' ڈیلا نے پوچھا۔ میسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

''لیکن میرا تاثر یہ ہے کہ جج بولٹن کو میرے بیان پر یقین ہے۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' میسن نے کہا۔ ''بہرحال، میں گرٹی کو بتادوں کہ ہم لوگ آفس آگئے ہیں۔''

میسن نے ریسیور اٹھا کر ٹیلی فون آپریٹر کو اپنی آمد کی اطلاع دی اور اس کو تاکید کی کہ جب وہ آفس بند ہونے کے وقت گھر جائے تو سوئچ بورڈ کا کنکشن ڈیلا کے فون سے منسلک کردے تاکہ باہر سے آنے والی کوئی بھی کال ڈیلا کے فون پر سنی جاسکے۔ لیکن ابھی وہ اپنی بات مکمل نہیں کرسکا تھا کہ گرٹی نے اس کی بات کاٹ دی۔ وہ اس قدر جوش میں آئی ہوئی تھی کہ اس کو اپنی بات جاری رکھنا مشکل ہورہی تھی۔

''ایک منٹ پلیز... ہولڈ آن... ذرا سا انتظار کریں۔'' اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ میسن نے ڈیلا کی طرف دیکھا۔

''سمجھ میں نہیں آرہا کہ کس بات نے گرٹی کو اتنے جوش میں بھر دیا ہے؟''

گرٹی... جس کا ذہن تقریباً ہر وقت رومانی خیالات سے بھرا رہتا تھا، تیزی سے میسن کے آفس میں داخل ہوئی۔ اس کی آنکھیں پوری طرح پھیلی ہوئی تھیں۔

''مسٹر میسن! وہ یہاں آیا ہے۔'' وہ بولی۔

''کون؟'' میسن نے پوچھا۔

''وہ اپنا نام بتانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ بہت نمایاں شخصیت رکھتا ہے۔ لمبے سیاہ بال، چوڑی خوب صورت پیشانی، پُروقار خدوخال اور...''

''تم کس کی بات کررہی ہو؟'' میسن نے تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

''اس کیس میں جو ہیرو ہے... فورسٹر بیلر!''

''غضب خدا کا۔''

''مجھے پروا نہیں کہ لوگ کیا کہتے ہیں مسٹر میسن... مگر میں جانتی ہوں کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ گزشتہ کچھ دن اس نے صدیوں کی طرح گزارے ہیں۔ اس کے چہرے کے المناک تاثرات...''

''اپنے تخیل کی پرواز کو روکو۔'' میسن نے پھر اس کی بات کاٹی۔ ''اسے اندر بھیج دو اور ابھی گھر مت جانا، بورڈ پر رہنا۔ کوئی اخباری رپورٹر فون کرے تو تم اس سے ہر قسم کا جھوٹ بول سکتی ہو۔''

گرٹی تیزی سے گھومی اور آفس سے باہر نکل گئی۔

کچھ دیر بعد جو شخص میسن کے آفس میں داخل ہوا، وہ طویل قامت اور جاذبِ نظر شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی عمومی حالت سے اندازہ ہوتا تھا جیسے وہ ایک ہفتے سے نہ سویا ہو۔ اس نے میسن سے ہاتھ ملایا۔ اپنا تعارف کرایا کہ وہ فورسٹر بیلر ہے۔ میسن نے ڈیلا اسٹریٹ کا اس سے تعارف کرایا۔ میسن نے اسے بیٹھنے کے لیے کہا۔

"تمہیں کس نے میرے پاس آنے کے لیے کہا تھا؟" میسن نے پوچھا۔
"کسی نے نہیں۔"
"کوئی جانتا ہے کہ تم مجھ سے ملنے آئے ہو؟"
"کوئی نہیں جانتا۔"
"تمہارے والد بھی نہیں جانتے؟"
"نہیں۔" فورسٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ "انہوں نے تو مجھے لانسنگ چھوڑنے کو منع کر دیا تھا۔"
"اور تمہاری بہن؟"
"کٹی بہت اچھی لڑکی ہے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ کسی کو بھی میرے یہاں آنے کے بارے میں معلوم ہو۔"
"ٹھہرے کہاں ہو... کسی ہوٹل میں؟"
"ابھی میں کسی ہوٹل نہیں گیا۔" فورسٹر نے جواب دیا۔ "میں نے اپنا بیگ ائرپورٹ کے لاکر میں رکھا پھر ایک ٹیکسی پکڑ کر بس اسٹینڈ پر گیا اور وہاں سے دوسری ٹیکسی لے کر یہاں آیا ہوں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی میرا تعاقب کرے۔"
"تم اپنے اصلی نام سے سفر کر رہے تھے؟"
"نہیں، ایک دوسرے نام سے۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ لانسنگ کے اخباری رپورٹرز کو میری روانگی کا علم نہ ہو۔"
"تم کیا چاہتے ہو؟"
"میں نے جو حالات معلوم کیے ہیں وہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔"
"اور تم نے کیا حالات معلوم کیے ہیں؟" میسن نے پوچھا۔
"یہ کہ میرے والد صاحب... اپنے تمام تر نیک ارادوں اور خواہشات کے باوجود... فیرن کو شہر چھوڑنے پر مجبور کرنے کا سبب بنے ہیں۔ انہوں نے پسِ پردہ رہ کر ایسے حالات پیدا کر دیے کہ ان کی کمپنی کی ملازمت میں رہنا فیرن کے لیے ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ میں تمہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ فیرن بہت ہی شریف، ایمان دار، مہذب اور مخلص لڑکی تھی... اور وہ ہرگز حاملہ نہیں تھی۔"
"یہ تم کیسے جانتے ہو؟"
"اگر وہ حاملہ ہوتی تو مجھے ضرور بتاتی۔ اس نے مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ وہ اس طرح کی لڑکی ہی نہیں تھی۔"
"آرام سے بیٹھ کر بات کرو فورسٹر!" میسن نے کہا۔
"بدقسمتی یہ ہے کہ عورتوں کے معاملے میں آدمی آسانی سے احمق بن جاتا ہے۔"
"مگر میں فیرن کے معاملے میں کسی فریب یا حماقت میں مبتلا نہیں تھا۔ مجھے اب محسوس ہو رہا ہے کہ میں اس سے کتنی زیادہ محبت کرتا تھا۔"
"یہ احساس تمہیں بہت دیر سے ہوا؟"
"مسٹر میسن! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے والد کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ان کا بیان لو۔"
"وہ کیوں؟"
"میں چاہتا ہوں کہ کچھ اہم باتیں سامنے آئیں۔ فیرن کو لانسنگ چھوڑ کر جانے کے لیے چار ہزار ڈالرز میرے والد نے ہی دیے تھے۔"
"تمہیں کیسے معلوم؟"
"کیونکہ میں نے اسے یہ رقم نہیں دی۔ میں تو اس سے شادی کرنے کے لیے تیار تھا۔ میرے والد یہ بات جانتے تھے مگر وہ بڑی شدت سے فیرن کے مخالف تھے۔ اس کی ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ اس لیے کہ ہمارے معاشرے میں اس کی کوئی پوزیشن نہیں تھی۔ وہ ایک کام کرنے والی لڑکی تھی۔ ہماری ملازم تھی جبکہ ڈیڈی چاہتے تھے کہ میں کسی دولت مند خاندان کی لڑکی سے شادی کروں۔ میرے والد نے اپنی ذاتی محنت سے اتنی ترقی کی ہے۔ انہوں نے غربت کا مزہ چکھا ہے۔ اس کی مشکلات اور آزمائشوں سے واقف ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے بعد میں یا میری اولاد ان حالات کا شکار ہو۔ میں بھی کارلا ایڈیس سے دلچسپی رکھتا تھا۔ وہ ایک امیر لڑکی ہے۔ بہت چالاک ہے، عام امیروں کی طرح مصنوعی زندگی کی عادی ہے۔ بلاشبہ اس میں بڑی کشش ہے۔ میں ذہنی طور پر بہت الجھا ہوا تھا۔ مجھے خود اپنی پسند کا درست اندازہ نہیں تھا لیکن فیرن کے جانے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ کارلا کے مقابلے میں وہ میرے لیے کہیں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ حقیقت میں، میں کارلا سے نہیں فیرن سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے اسے تلاش کرنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود... پھر ڈیڈی نے مجھے اس کی موت کے بارے میں بتایا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد سامنے آنے والی حقیقت کے بارے میں بتایا۔ میرا دل ٹوٹ گیا۔ بہت صدمہ ہوا مگر اس بات پر یقین نہیں آیا اور نہ اب اس پر یقین کرنے کے لیے تیار ہوں۔"
"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔"
"مگر میں اسے سچ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ یہ بات فیرن

کے کردار کے منافی لگتی ہے۔ مگر اب کچھ کہنے کا فائدہ بھی کیا ہے۔ پھر بھی میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی ڈیڈی نے اسے چار ہزار ڈالرز دیے تھے؟ اور یہ کہ انہوں نے اس سے کیا کہا تھا کہ وہ شہر چھوڑنے پر مجبور ہوگئی؟''

''تم اپنے والد پر اعتماد نہیں کرتے؟'' میسن نے پوچھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم میرے والد کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے یہ اعتراف کرنے پر مجبور کرو کہ فیرن کے شہر چھوڑنے کا سبب وہ ہیں۔''

''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟''

''بہت سی باتیں ثابت ہو جائیں گی۔''

''لیکن میری مؤکلہ کو کوئی مدد نہیں ملے گی۔ بہر حال، مجھے خوشی ہے کہ تم آگئے۔ تم نے کئی دن پہلے رابطہ قائم کیا ہوتا تو اچھا تھا۔ بہر حال، جہاں تک...''

پال ڈریک کی کوڈ دستک سنائی دی۔ میسن نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد ڈیلا سے پال ڈریک کے لیے دروازہ کھولنے کو کہا۔ پال آفس میں داخل ہوا تو میسن نے اس کا تعارف فورسٹر سے کرایا تو ایک دم سے پال کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدہ ہوگیا۔ اس نے فورسٹر سے ہاتھ ملایا اور رسمی جملے جو ایسے موقعے پر کہے جاتے ہیں کہے مگر فورسٹر نے مزید وضاحت کرنا ضروری سمجھا۔

''میں ہیری مین بیلر کا بیٹا ہوں۔''

''اوہ، اچھا۔'' پال نے سرسری انداز سے کہا اور میسن کو مخاطب کیا۔ ''تمہارے لیے کچھ اطلاعات ہیں۔''

''کس بارے میں؟''

''چار ہزار ڈالرز کے بارے میں۔''

''کیا ہیں؟''

''وہ نوٹ، ارکنساس کے شہر مڈ فیلڈ کے بینک مڈ فیلڈ نیشنل بینک سے تعلق رکھتے ہیں۔ سترہ تاریخ کو ایک دبلے پتلے اور بچکانا شکل وصورت رکھنے والے نوجوان نے جو کہ لائن میں کھڑا تھا، وہ بینک لوٹا تھا۔ جب اس کی باری آئی تو اس نے کیشئر کی کھڑکی میں ایک کاغذ آگے بڑھایا جس پر لکھا تھا کہ سو سو ڈالرز کے تمام نوٹ جو تمہارے پاس موجود ہیں، میرے حوالے کر دو۔ اپنے ہاتھ سامنے رکھنا۔ کسی الارم وغیرہ کا بٹن مت دبانا ورنہ جان سے جاؤ گے۔ میرے جانے کے پانچ منٹ بعد تک خاموش رہنا پھر جو چاہو کرنا۔ ایک آدمی کے ذریعے بینک ڈکیتی کا یہ عام طریقہ ہے۔ چنانچہ کیشئر نے سو سو ڈالرز کے چالیس نوٹ چپ چاپ اسے دے دیے۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ کوئی نوجوان لڑکا ہے۔ مگر اب اس نے کچھ زیادہ غور کیا تو اسے یقین ہے کہ مردانہ لباس میں وہ کوئی عورت تھی۔ اسے اس کی آواز سننے کا موقع نہیں ملا اور اس نے جو حلیہ اور شکل وصورت کے بارے میں بتایا ہے، وہ فیرن ڈرسکل سے ملتا جلتا ہے۔''

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔'' فورسٹر چیخا اور کھڑا ہوگیا۔

میسن نے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے اسے بازو سے پکڑ لیا۔

''جوش میں مت آؤ... پرسکون رہو۔''

''یہ قطعی جھوٹ اور بہتان طرازی ہے۔'' فورسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔ ''فیرن ایسا کوئی کام ہرگز نہیں کر سکتی۔''

''بیٹھ جاؤ اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔'' میسن نے سختی سے کہا۔ ''اپنی عقل استعمال کرو۔ ہماری کچھ مدد کرو۔ میں فیرن ڈرسکل کے بارے میں معلومات چاہتا ہوں۔ اس کی کوئی تصویر ہو تو مجھے دکھاؤ۔''

فورسٹر نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا اور اپنی جیب سے وائلٹ نکال کر اس میں سے ایک تصویر میسن کو دی۔ یہ ایک لڑکی کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا جو کسی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ میسن نے تصویر لے لی۔

''ہمیں فیرن ڈرسکل کی کار بھی مل گئی ہے۔'' پال ڈریک نے بتایا۔

''کہاں ملی؟''

''پریس کوٹ اور فونکس کے درمیان ایک کھائی میں گری ہوئی تھی۔''

''کوئی اس کے اندر تھا؟''

''نہیں۔''

''کوئی سامان؟''

''بالکل نہیں۔''

''کوئی اور بات؟''

''بہ ظاہر ایسا لگتا ہے کہ کار سڑک سے کھائی میں گری ہے۔ ایسی کوئی علامت نہیں کہ اس کے گرنے سے کوئی زخمی بھی ہوا ہو۔ بہ ظاہر ڈرائیور بھاگنے میں کامیاب ہوگیا۔''

''گویا کار سڑک سے کھائی میں گری اور ڈرائیور نہ صرف بھاگ گیا بلکہ جو سامان تھا... وہ بھی لے گیا۔'' میسن نے کہا۔

''مقامی حکام کو اس بات کا خیال تک نہیں آیا۔'' پال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''مڈ فیلڈ میں بینک میں ڈکیتی کس وقت ہوئی تھی؟''

''صبح ساڑھے دس بجے۔''

میسن نے فیرن ڈرسکل کی تصویر پال ڈریک کو دے دی۔

''پال! میں چاہتا ہوں کہ تم اس تصویر کی بہت سی کاپیاں تیار کرو۔ ایک سو آدمی کام پر لگا دو۔ ہر اخبار کو اس تصویر کی ایک کاپی دے دو۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ہر اخبار میں مڈ فیلڈ بینک ڈکیتی کی خبر شائع ہو اور...''

فورسٹر نے کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر میسن نے دوبارہ اسے کرسی پر گرا دیا۔

''آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو؟'' پال نے پوچھا۔

''میں کیا کرنا چاہتا ہوں، اس کی فکر چھوڑو۔ جلدی سے یہاں سے نکلو اور اس سے پہلے کہ کوئی تمہیں روک سکے، میری ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دو۔ مڈ فیلڈ کے مشرق اور شمال میں تین گھنٹوں کے ڈرائیونگ فاصلے کے اندر واقع ہر موٹیل میں جا کر معلومات حاصل کرو۔ ہر جگہ یہ تصویر دکھاؤ اور معلوم کرو کہ یہ لڑکی وہاں آئی تھی۔ پریس کو بھی اس تلاش میں شامل کرو۔ ایف بی آئی والوں کو بھی اطلاع کر دو۔''

''اس طرح تو تم براہِ راست استغاثہ کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہو۔'' پال نے اعتراض کیا۔

''جانتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں برطرف کر دوں۔'' میسن نے فورسٹر کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

پال ڈریک آفس سے چلا گیا تو میسن نے فورسٹر کو چھوڑ دیا۔ وہ انتہائی غصے میں کھڑا ہو گیا۔

''مسٹر میسن! میں اس حرکت کے لیے تمہیں قتل کر دوں گا۔'' اس نے غصے سے کہا۔ ''چاہے اس کام کے لیے مجھے اپنی پوری زندگی صرف کرنا پڑے۔''

☆☆☆

جج بولٹن نے قدرے ناگواری کے ساتھ آخری حد تک بھرے ہوئے کمرائے عدالت کو دیکھا۔

''عدالت نے آج صبح کے اخبارات دیکھے ہیں۔'' اس نے کہا۔ ''اور اس لیے حاضرینِ عدالت کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ یہاں کسی بھی طرح کی بدنظمی یا ہنگامہ آرائی نہ کریں۔ ملزمہ عدالت میں موجود ہے۔ دونوں طرف کے وکلا بھی حاضر ہیں۔ گزشتہ شام عدالت کا اجلاس ملتوی کیا گیا تو ملزمہ کی گواہی ہو رہی تھی اور مسٹر برجر اپنی جرح کر رہے تھے۔ اب کارروائی کو آگے بڑھایا جائے۔''

''ذرا ٹھہریے۔'' برجر نے جلدی سے کھڑے ہو کر کہا۔ ''میں اب محسوس کرتا ہوں کہ مجھے ملزمہ سے مزید کوئی جرح نہیں کرنی ہے۔''

''مجھے بھی کوئی سوال نہیں کرنا ہے۔'' میسن نے کہا۔

''بہت خوب مسٹر میسن! اپنا اگلا گواہ طلب کرو۔'' جج بولٹن نے کہا۔

''میں مسٹر ہیری مین بیلر کو اپنے اگلے گواہ کی حیثیت سے طلب کرتا ہوں۔'' میسن نے کہا۔

''کیا؟'' برجر نے شدید حیرت کے ساتھ کہا۔

''مسٹر ہیری مین بیلر! گواہوں کے کٹہرے میں تشریف لاؤ۔'' میسن نے قدرے بلند آواز سے کہا۔

بیلر اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔

''میں اس کیس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔'' اس نے کہا۔ ''میری دلچسپی کی وجہ صرف یہ تھی کہ...''

''تمہیں ایک گواہ کی حیثیت سے بلایا جا رہا ہے۔'' جج بولٹن نے اس کی بات پوری نہ ہونے دی۔ ''اس لیے آگے آؤ اور حلف اٹھاؤ۔''

''یور آنر! میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے ذاتی طور پر مسٹر بیلر سے پوچھ گچھ کی ہے اور بڑی تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ میں مطمئن ہوں۔ مسٹر بیلر ایسی کوئی بات نہیں جانتے جو وکیلِ صفائی کے کچھ بھی کام آ سکے۔ اس لیے میں محسوس کرتا ہوں کہ انہیں بہ طور گواہ نہیں بلانا چاہیے۔''

''ڈسٹرکٹ اٹارنی کو یقیناً معلوم ہونا چاہیے۔'' جج بولٹن نے کہا۔ ''کہ وکیلِ صفائی جس کو چاہے گواہی کے لیے طلب کر سکتا ہے۔ یہ اس کا قانونی حق ہے۔ مسٹر بیلر! گواہوں کے کٹہرے میں آؤ۔''

مسٹر ہیری بیلر مجبوراً گواہوں کے کٹہرے میں آ کر بیٹھ گیا۔

''اپنا سیدھا ہاتھ بلند کر کے حلف اٹھاؤ۔'' جج بولٹن نے کہا۔

''یور آنر! مسٹر بیلر کندھے کے جوڑ میں درد کے مریض ہیں۔ اس لیے وہ اپنا الٹا ہاتھ ہی اٹھا سکتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ تب الٹا ہاتھ بلند کر کے حلف لو۔'' جج صاحب نے کہا۔

''ایک منٹ یور آنر!'' میسن نے جلدی سے کہا۔ ''میں اس کیس میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کے گواہی دینے پر اعتراض کرتا ہوں۔''

''مگر ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس کیس میں کوئی گواہی نہیں دی۔'' جج بولٹن نے حیرت سے کہا۔

''میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ عدالت سے اختلاف کرتا ہوں۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''ڈسٹرکٹ اٹارنی ایسے بیانات دے رہے ہیں جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔''

''ڈسٹرکٹ اٹارنی نے یہ ضرور کہا تھا کہ ڈیلا اسٹریٹ

جھوٹی گواہی دینے کی مرتکب ہورہی ہے۔'' جج بولٹن نے کہا۔

''اور اگر اس وقت کوئی اعتراض کیا جاتا تو عدالت انہیں ضرور سرزنش کرتی۔ لیکن عدالت محسوس کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی بہت سنجیدہ اور مخلص ہیں اور ان کا بیان ایک محنت کش ملازمت پیشہ عورت کو جھوٹی گواہی کے الزام میں گرفتاری سے بچانے کے لیے تھا۔''

''میں اس وقت اس کا حوالہ نہیں دے رہا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''بلکہ میرا اشارہ مسٹر برجر کے اس بیان کی طرف ہے کہ مسٹر بیلر کندھوں کے جوڑ میں درد کے مریض ہیں اور اس لیے اپنا سیدھا ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔''

''یہ کیا اعتراض ہوا؟'' برجر نے غصے سے کہا۔ ''میں کوئی گواہی نہیں دے رہا ہوں، میں صرف عدالت کے سامنے وضاحت کررہا ہوں کہ اصل معاملہ کیا ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اصل معاملہ یہ ہے؟''

''مسٹر بیلر میرے آفس آئے تھے۔ میں نے ان سے بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ انہوں نے ہی مجھے اپنی اس تکلیف کے بارے میں بتایا تھا۔''

''گویا اب یہ ظاہر ہوا یور آنر'' میسن مسکرایا۔ ''ڈسٹرکٹ اٹارنی نہ صرف عدالت کے سامنے گواہی دے رہے ہیں بلکہ ان کی گواہی کی بنیاد ایک سنی ہوئی بات پر ہے۔''

''آخر ان سب باتوں کا مقصد کیا ہے؟'' جج بولٹن نے پوچھا۔

''قانون کے مطابق ایک گواہ کو اپنا سیدھا ہاتھ اٹھا کر حلف لینا ہوتا ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اگر یہ گواہ اپنا سیدھا ہاتھ اٹھانے سے انکار کرتا ہے تو میں یہ معلوم کرنے پر اصرار کروں گا کہ وہ اپنا سیدھا ہاتھ کیوں نہیں اٹھا سکتا؟''

جج نے ہیری مین بیلر کو غور سے دیکھا۔

''کیا تم اپنا سیدھا ہاتھ اٹھانے کے قابل نہیں ہو؟ اور کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ تم کندھے کے جوڑ میں درد کی بیماری میں مبتلا ہو؟''

ایک لمحے کے لیے عدالت میں گہری خاموشی چھا گئی۔

''یا مسٹر بیلر اس وجہ سے اپنا سیدھا ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔'' میسن نے بلند آواز میں کہا۔ ''کیونکہ ان کے سیدھے بازو کا زخم پکنے لگا ہے۔ ایک ایسا زخم جو کہ برف کا سوا لگنے سے آیا ہے۔''

''برف کے سوئے کا زخم!'' جج بولٹن نے حیرت سے دہرایا۔

''جی ہاں، برف کے سوئے کا زخم!'' میسن نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔ ''اگر عدالت مسٹر بیلر کی آمد کے موقع پر اخبارات میں شائع ہونے والا ان کا فوٹو ملاحظہ فرمائے تو عدالت دیکھے گی کہ مسٹر بیلر ہوائی جہاز کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اپنے استقبال کے لیے آنے والوں کے جواب میں اپنا سیدھا ہاتھ لہرا رہے ہیں اور ان کا بریف کیس ان کے الٹے ہاتھ میں ہے۔ اس موقعے پر انہوں نے ایک پریس رپورٹر کو بتایا تھا کہ ان کے بائیں کندھے کے جوڑ میں درد کی تکلیف ہے۔ اگر یہ سچ تھا تو درد ان کے بائیں کندھے کے جوڑ میں ہوگا۔ ان کا سیدھا بازو اور کندھے کا جوڑ کسی تکلیف سے متاثر نہیں تھا۔ چنانچہ میں جاننا چاہوں گا کہ کندھے کے جوڑ کا درد بائیں کندھے سے اچانک دائیں کندھے میں کیسے پہنچ گیا؟ اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ ایک ڈاکٹر مسٹر بیلر کا معائنہ کرے اور دیکھے کہ دائیں کندھے کے جوڑ میں درد ہے یا نہیں... اور میں اس ڈاکٹر یا ڈاکٹروں کا نام بھی جاننا چاہوں گا جن سے مسٹر بیلر نے کندھے کے جوڑ میں درد کے سلسلے میں علاج کرایا ہو یا مشورہ لیا ہو تاکہ ہم ان ڈاکٹروں پر عدالت کے سمن جاری کرا کے گواہی دینے کے لیے بلاسکیں اور معلوم کریں کہ مسٹر بیلر کے کندھے میں تکلیف کہیں کسی برف کے سوئے کے زخم کے نتیجے میں تو نہیں ہے۔''

''مسٹر میسن!'' جج بولٹن نے کہا۔ ''یہ ایک بہت ہی سنگین الزام ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس اس کی تصدیق کے لیے ثبوت وحقائق ہوں گے۔''

''یہ اس سے زیادہ افسوس ناک بیان نہیں ہے جو کہ مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی نے دیا تھا کہ مسٹر بیلر اس لیے اپنا سیدھا ہاتھ اٹھانے سے معذور ہیں کہ ان کے کندھے کے جوڑ میں درد ہے۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''اگر عدالت کسی کو سرزنش کرنا چاہتی ہے تو ڈسٹرکٹ اٹارنی کو کرے۔''

جج بولٹن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔

''مسٹر میسن! تمہارا یہ ریمارک توہینِ عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔''

''میرا مقصد عدالت کی توہین کرنا نہیں تھا۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''مجھے قدرتی طور پر افسوس ہوا کہ مسٹر بیلر کی تکلیف کے بارے میں اگر کوئی بیان میں دیتا ہوں تو اس پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جاتا ہے جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے عہدے کے وقار کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے عدالت کو ایک ایسی بات کا یقین دلانے کی کوشش کریں جس کی بنیاد ایک سنی ہوئی بات پر ہے... اور انہیں کوئی سرزنش نہیں کی جاتی۔ میں نہایت احترام سے تجویز کرتا ہوں کہ عدالت خود مسٹر بیلر سے سوال کرے اور

ان ڈاکٹروں کے نام پوچھے جن سے اپنی تکلیف کے سلسلے میں مسٹر بیلر نے علاج کرایا ہے۔''

''اس کی ضرورت نہیں۔'' بیلر نے بہت ہی ہلکی آواز میں کہا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا۔ میں یہ بہانہ کئی دن سے کرتا رہا ہوں۔ میرا ضمیر مجھے ملامت کررہا ہے اور اب مجھے مکمل بربادی کا سامنا ہے۔ میں عدالت کے روبرو بیان دینا چاہتا ہوں کہ مسٹر میسن کا کہنا بالکل درست ہے۔ کندھے کے جوڑ کا درد میرے بائیں کندھے میں ہے، میرے دائیں کندھے کی تکلیف کا باعث وہ زخم ہے جو برف کے سوئے سے لگا تھا۔ یہ زخم شروع میں محض تکلیف دہ تھا مگر اب بُری طرح پکنے لگا ہے۔''

عدالت میں ایک ہنگامہ مچ گیا۔ جج بولٹن بار بار اپنا لکڑی کا ہتھوڑا میز پر مار کر بڑی مشکل سے اس ہنگامے کو دبانے اور حاضرین کو خاموش کرانے میں کامیاب ہوئے۔ سکون بحال ہوا تو جج صاحب نے الجھے ہوئے انداز میں مسٹر بیلر کی طرف دیکھا۔

''عدالت تمہارا بیان سمجھ نہیں سکی۔'' انہوں نے کہا۔

''یہ بہت سیدھی سی بات ہے۔'' بیلر نے جواب دیا۔ ''میں ملڈرڈ کریسٹ کے اپارٹمنٹ گیا تھا کیونکہ میں کچھ خطوط حاصل کرنا چاہتا تھا جو میرے بیٹے نے فیرن ڈرسکل کو لکھے تھے اور جو میرے خاندان اور میری معاشرتی پوزیشن کے لیے بڑی شرمندگی اور بڑا نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتے تھے۔ مجھے خطرہ تھا کہ ایک اسکینڈل میگزین انہیں شائع کر کے مجھے عوام میں بدنام کرنا چاہتا ہے۔ جب میں اپارٹمنٹ پہنچا تو ملزمہ وہاں نہیں تھی۔ میں ایک دوسری چابی کی مدد سے جسے میں نے رشوت دے کر حاصل کیا تھا، اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔ میں نے تمام بلب نکال دیے تاکہ ملزمہ اچانک آکر اور روشنی جلا کر مجھے دیکھ نہ لے۔ میں ایک ٹارچ کی مدد سے خطوط تلاش کررہا تھا کہ غیر متوقع طور پر ملزمہ آگئی۔ مجھے اچانک اس پوزیشن کا احساس ہوا جس میں، میں نے خود کو مبتلا کرلیا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہاں سے بھاگنے میں ہی میری عافیت ہے۔ اپارٹمنٹ میں تقریباً اندھیرا تھا۔ میں ملزمہ کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا چنانچہ میں اپنا سیدھا کندھا نیچے کرکے پوری قوت سے آگے بڑھا۔ میرا ارادہ دھکا دے کر ملزمہ کو گرانے اور یوں موقع پاکر خود بھاگ جانے کا تھا۔ مجھے بالکل نہیں معلوم تھا کہ اس کے ہاتھ میں برف کا سوا ہے۔ میرے اپنے حملے کے زور کے نتیجے میں سوا میرے دائیں بازو میں کندھے کے نزدیک گھس گیا اور ملزمہ کے ہاتھ سے نکل گیا۔ میں سیڑھیوں سے اترتا چلا گیا۔ چند سیڑھیاں رہ گئی تھیں کہ میرا سامنا کارل ہیرڈ سے ہوگیا۔ ہیرڈ اپارٹمنٹ ہاؤس کی نگرانی کررہا تھا۔ اس نے مجھے پہچان لیا اور میرا تعاقب کیا۔ تب تک مجھے اندازہ ہوگیا کہ میں بری طرح پھنس گیا ہوں۔ ہیرڈ کے پاس ایک کیمرا تھا۔ اس نے اس وقت جبکہ میں بھاگ کر اپنی کار کی طرف جارہا تھا، میرا فوٹو لے لیا۔ وہ میگزین جس سے ہیرڈ بات کررہا تھا، میرے بیٹے کے اسکینڈل کی کہانی شائع کرنے کے لیے بڑی رقم دینے پر تیار تھا۔ وہ خطوط حاصل کرنے کے لیے میں بڑی سے بڑی رقم دینے کو تیار تھا۔ میں نے اپنے کندھے سے سوا نکال کر گٹر میں پھینکا اور ہیرڈ سے سودا طے کرلیا۔ میں نے اسے دس ہزار ڈالرز دیے کہ وہ اس مصیبت سے نکلنے میں میری مدد کرے۔

''ہیرڈ آمادہ ہوگیا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے اپارٹمنٹ جاکر میسن کو فون کرے گا اور اس سے کہے گا کہ اس کی مؤکلہ نے اس پر برف کے سوئے سے حملہ کیا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ ملڈرڈ مجھے پہچان نہیں سکی ہے اور یہ بھی یقین تھا کہ وہ خود سے میسن کو فون کرکے یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس نے کسی پر برف کے سوئے سے حملہ کیا ہے۔ اس لیے ہمیں پورا یقین تھا کہ ہیرڈ کے فون کرنے سے یہ معاملہ بالکل ہی الجھ جائے گا اور یوں میرے بچنے کی راہ نکل آئے گی۔ اس سودے کے بعد مجھے اپنے ہوٹل واپس جاکر اپنے آپ کو کمرے میں بند کرلینا تھا۔ کسی سے بھی ملنا نہیں تھا۔ ہیرڈ کو بہرحال مجھے اطلاع دینا تھی کہ میسن سے بات کرنے کے بعد کیا ہوا۔ طے ہوا تھا کہ وہ مجھے ہاوَلے کے نام سے فون کرے گا اور میں یہ نام سنتے ہی اسے فون پر بات کرنے کی اجازت دے دوں گا۔ اگر ہیرڈ، میسن کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوگیا کہ ملڈرڈ نے اس پر حملہ کیا تھا تو میں اسے مزید دس ہزار ڈالرز دوں گا۔ اگرچہ مجھے احساس تھا کہ اس کے بعد بھی ایسی ادائیگیوں کا سلسلہ بند نہیں ہوگا مگر میں رقم ادا کرنے پر مجبور تھا۔ زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے بلیک میل ہونا قبول کیا تھا اور صرف اس لیے کہ میرے پاس رسوائی سے بچنے کا کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ ہمیں قطعی توقع نہیں تھی کہ میسن، ہیرڈ کے معائنے کے لیے اپنا ڈاکٹر بلانے پر اصرار کرے گا۔ ہمیں معلوم تھا کہ میسن کے پوچھنے پر اس کی مؤکلہ نے بتا دیا ہے کہ کسی آدمی نے نیم تاریکی میں اس پر حملہ کیا اور اس نے اپنے بچاؤ کے لیے جو برف کا سوا ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا، وہ اس آدمی کے کہیں چبھ گیا۔ یہ میرا مشورہ تھا کہ ہیرڈ کہے کہ وہ آدمی وہ خود تھا اور

برف کا سوا اس کے کندھے میں چبھ گیا ہے مگر ہیرڈ نے میسن پر زیادہ دباؤ ڈالنے کے لیے یہ کہا کہ برف کا سوا اس کے سینے میں اتر گیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح وہ میسن کو مجبور کر دے گا کہ ہیرڈ پر حملہ کرنے کے الزام اور جواب دہی سے بچنے کے لیے اپنی مؤکلہ سے میرے بیٹے کے خطوط واپس لے کر ہیرڈ کو دے دے۔ ہیرڈ مجھ سے مزید دس ہزار ڈالرز حاصل کرنے کے لیے خود بھی وہ خطوط حاصل کرنے کے لیے بے تاب تھا اور اسے یقین تھا کہ میسن اپنی مؤکلہ کو بچانے کے لیے یہ مطالبہ مان لے گا۔ اس کا کہنا تھا کہ میسن جیسے ٹائپ کے افراد سے پہلے بھی اس کا سابقہ پڑ چکا ہے اور وہ میسن کو بھی اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کر دے گا۔ مجھے افسوس ہے یور آنر... کہ میں دھوکا دہی کی ایک اسکیم میں شامل ہوا اور اب خود کو.... اپنے فریب کا شکار دیکھ رہا ہوں۔''

جج بولٹن نے حیرت و تعجب سے منہ پھاڑے حیران و پریشان ڈسٹرکٹ اٹارنی برجر کی طرف دیکھا اور پھر پیری میسن کی جانب!

''اگر یہ سچ ہے تو پھر کارل ہیرڈ کو وہ خطرناک زخم کس نے لگایا؟'' اس نے پوچھا۔

''یور آنر! صرف ایک ہی ہستی ایسا کر سکتی تھی۔'' میسن نے جواب دیا۔ ''جسے ایسا کرنے کا بہترین موقع حاصل تھا۔ جس بات کی ہیرڈ کو توقع بھی نہیں تھی، وہ یہ تھی کہ میں اپنے ڈاکٹر سے اس کا معائنہ کرانے پر اصرار کروں گا۔ ہیرڈ کے جسم پر برف کے سوئے کا کوئی زخم نہیں تھا۔ میری گفتگو کے بعد اسے یقین ہو گیا کہ میں اپنے ڈاکٹر کو فون کرنے گیا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہی کیا جو کر سکتا تھا۔ جو عورت اس کے ساتھ رہ رہی تھی، اس نے اس سے کہا کہ اس کے سینے میں برف کے سوئے کا زخم لگا دے لیکن برف کا سوا خطرناک حد تک اس کے سینے میں نہ اتارے۔ صرف اتنا زخمی کر دے تاکہ وہ میرے ڈاکٹر کو برف کے سوئے کا زخم دکھا سکے۔ اسے مطمئن کر سکے کہ اس پر واقعی حملہ کیا گیا تھا۔ مگر نیلی السٹن نے ایک سنہری موقع اپنے سامنے دیکھا کہ وہ ہیرڈ کے پاس موجود دس ہزار ڈالرز بھی خود حاصل کر سکتی ہے اور اس سے چھٹکارا بھی۔ صرف یہی وضاحت حقائق کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ ہیرڈ نے اپنا سینہ عریاں کیا۔ نیلی کو تاکید کی کہ وہ برف کا سوا ایک دو انچ سے زیادہ اندر نہ کرے۔ نیلی نے کچن کی دراز سے برف کا سوا نکالا۔ ہیرڈ پر جھکی، مسکرائی اور سوا اس کے دل میں اتار دیا۔

''پھر اس نے اس رقم پر قبضہ کیا جو ہیرڈ کے پاس تھی اور ہیرڈ کے مرنے کا تمام منظر اور اس کا لب مرگ بیان سب کچھ اپنے ذہن سے گھڑ کر سنا دیا۔ اور چونکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی مجھے اس کیس میں ملوث کرنے کے لیے بے چین تھے، انہوں نے اس ضروری تحقیق اور جرح کے بغیر... جو وہ عام حالات میں نیلی سے ضرور کرتے... اس کا بیان من و عن تسلیم کر لیا۔''

جج بولٹن نے کمرائے عدالت پر ایک سرسری نظر ڈالی اور پھر پیری میسن کی طرف دیکھا۔

''تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟''

''یہ جانتے ہوئے کہ ارما کارنس ملزمہ کی شناخت اس وجہ سے نہیں کر رہی ہے کہ ملزمہ نے درحقیقت اس سے برف کے سوئے خریدے تھے بلکہ اس ذہنی تاکید اور اس تصور کی بنیاد پر کر رہی ہے جو کہ پولیس نے اپنے غلط طریقۂ کار کے باعث اس کے ذہن پر نقش کر دیا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ حالات صرف ایک ہی صورت میں یہ رخ اختیار کر سکتے تھے۔ اور جب مجھے اچانک وہ تصویر یاد آئی جو اخبارات میں شائع ہوئی تھی جس میں مسٹر بیلر اپنا سیدھا ہاتھ لوگوں کے خوش آمدید کے جواب میں لہرا رہے تھے... اور پھر یہ بھی یاد آیا کہ اسی شام جب میں ان سے ملا تھا تو انہوں نے الٹے ہاتھ سے مصافحہ کیا تھا اور یہ عذر بیان کیا تھا کہ ان کے دائیں کندھے کے جوڑ میں درد ہے... تو مجھے بالکل یقین ہو گیا کہ کیا حالات پیش آئے ہوں گے۔''

''عدالت نے یہ نوٹ کیا ہے کہ جب مسٹر میسن اصل سبب بیان کر رہے تھے کہ مسٹر بیلر کیوں اپنا سیدھا ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تو مس نیلی چپ چاپ عدالت کے کمرے سے نکل گئی۔ اس کیس کا فیصلہ کرنے کے لیے عدالت تاکید کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی پولیس کو حکم دیں کہ وہ مس نیلی کو ضروری پوچھ گچھ کے لیے گرفتار کر لے۔ عدالت اس طریقۂ کار پر بھی شدید ناراضی کا اظہار کرتی ہے جس طرح پولیس نے ایک گواہ کی گواہی کو متاثر کیا اور اس کے ذہن پر سوؤں کی خریدار عورت کے بارے میں اپنا خیال اس پختگی سے نقش کر دیا کہ وہ ایک غلط شناخت کرنے پر مجبور ہو گئی۔''

پیری میسن نے کہا۔ ''اور مسٹر بیلر کے بیان کے پیشِ نظر میں اپنی اگلی گواہ مس فیرن ڈرسکل کو بلانا چاہتا ہوں۔''

''کسے؟'' جج بولٹن نے چونک کر پوچھا۔ ''مسٹر میسن! کیا یہ کوئی چال ہے؟''

''یہ کوئی چال نہیں ہے یور آنر!'' میسن نے جواب دیا۔ ''مس فیرن ڈرسکل گواہوں کے کمرے میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے۔ عدالت کے بیلف کو اس کا نام پکارنے کے

لیے کہا جائے۔"

عدالت میں ایک بار پھر ہنگامہ مچ گیا جس پر جج بولٹن نے بڑی مشکل سے کمرائے عدالت سے نکال دیے جانے کی دھمکی دے کر قابو پایا۔

"میں یقین کرتا ہوں مسٹر میسن کہ تم کمرائے عدالت کو کسی سنسنی خیز ڈرامے کا اسٹیج بنانا نہیں چاہتے۔" جج بولٹن نے بڑے غصے سے کہا۔ "اگر ایسا ہی ثابت ہوا تو عدالت اسے اپنی توہین خیال کرے گی۔ کیا تم واقعی اس گواہ کو پیش کرسکتے ہو؟"

"وہ آگئی یور آنر!"

اچانک عدالت میں گہری خاموشی چھا گئی اور اس خاموشی میں ایک سرو قامت سیاہ آنکھوں اور اخروٹی رنگ کے بال رکھنے والی حسین لڑکی نے بڑے سنجیدہ انداز میں گواہوں کے کٹہرے میں آکر حلف اٹھایا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" جج بولٹن نے پوچھا۔

"فیرن ڈرسکل!" لڑکی نے جواب دیا۔

"اپنے سوالات شروع کرو۔" جج بولٹن نے میسن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بتاؤ گی کہ بیلر مینوفیکچرنگ کمپنی کی ملازمت چھوڑنے کے بعد کیا واقعات پیش آئے؟"

"میں وہاں سے بڑے دل گرفتہ حالات میں روانہ ہوئی تھی۔ میں نے اپنی کار میں مغرب کی جانب سفر کا آغاز کیا۔"

"اور تم نے ایک لڑکی کو لفٹ دی؟"

"جی ہاں۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"اس لڑکی نے مجھے اپنی بدقسمتی کی کہانی سنائی۔ میرا خیال ہے کہ وہ سچ کہہ رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک شادی شدہ شخص کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئی۔ اس شخص نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس لڑکی سے شادی کر لے گا۔ مگر جب لڑکی نے اسے بتایا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو وہ بڑی خودغرضی اور بے رحمی سے پیش آیا۔ اس کا مذاق اڑایا اور اسے حقارت سے ٹھکرادیا۔ وہ بالکل خالی ہاتھ تھی۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"میرا خیال ہے کہ عارضی طور پر اس لڑکی کا ذہنی توازن بگڑ گیا تھا۔" فیرن نے جواب دیا۔ "وہ بہت ہی دل شکستہ نظر آرہی تھی۔ میرے پاس کچھ رقم تھی۔ لڑکی نے موقع پاکر میرے سر پر کسی چیز سے شدید ضرب لگائی۔ میں بے ہوش ہو گئی۔ اس نے میرا پرس لے لیا۔ مجھے کار سے نیچے لڑھکا دیا اور میری کار لے کر رفو چکر ہوگئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو میری کار غائب تھی۔ وہ کار کے ساتھ میرا سوٹ کیس اور تمام دوسری چیزیں بھی لے گئی تھی۔ میں نے پولیس میں رپورٹ کی مگر کسی نے کوئی خاص دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ مجھے امید تھی کہ میری کار جلد یا بہ دیر واپس مل جائے گی اور مجھے یہ بھی توقع تھی کہ اس لڑکی کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچے گا۔ وہ جذباتی اور ذہنی طور پر بہت پراگندہ خیالی کا شکار تھی۔ شاید اسی لیے اس نے سوچا ہو کہ یہ دنیا اور اس کے لوگ اسے اس حالت تک پہنچانے کے ذمے دار ہیں اس لیے انہیں اس کا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اور ممکن ہے اسی خیال کے تحت اس نے بینک کے کیشئر سے رقم چھینی ہو۔ پولیس نے نہ میری رپورٹ پر کوئی توجہ دی اور نہ میری چیزوں کی بازیابی کی کوئی کوشش کی۔ وہ میری طرف اس وقت متوجہ ہوئی جب بینک میں ڈکیتی کرنے والی لڑکی کے بارے میں اخبارات میں خبر شائع ہوئی۔ اس کا نام فیرن ڈرسکل بتایا گیا اور اتنا ہی نہیں بلکہ میری تصویر بھی چھاپ دی گئی۔ اس خبر کی اشاعت کے فوراً بعد ایف بی آئی والے حرکت میں آگئے اور ایک گھنٹے میں مجھے تلاش کرلیا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مجھے اس حقیقت کی کوئی اطلاع نہیں تھی کہ مجھے مقتول خیال کیا جارہا ہے یا یہ کہ اس نوجوان لڑکی پر مقدمہ چل رہا ہے اور اس نے میری شخصیت اختیار کرلی ہے کیونکہ میرا بیگ یا ڈرائیونگ لائسنس اس کے پاس سے برآمد ہوا ہے۔"

"کیا یہ ملزمہ جو اس وقت عدالت میں موجود ہے، وہی لڑکی ہے جسے تم نے لفٹ دی تھی اور جس نے تمہاری کار چرائی تھی؟" میسن نے سوال کیا۔

"ہرگز نہیں۔"

میسن حیران و پریشان پھٹی پھٹی آنکھوں سے گواہ فیرن کو دیکھنے والے ڈسٹرکٹ اٹارنی ہملٹن برجر سے مخاطب ہوا۔

"اب تم جرح کرسکتے ہو۔"

"مجھے کوئی جرح نہیں کرنا ہے۔" برجر نے قدرے سنبھل کر جواب دیا۔

"مجھے اتنا ہی دفاع کرنا تھا یور آنر۔" میسن مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی اور گواہ ہے؟" جج بولٹن نے برجر سے سوال کیا اور برجر محض انکار میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ملزمہ کے خلاف مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔" جج بولٹن نے فیصلہ دیا۔ "اور ساتھ ہی عدالت کی کارروائی بھی

برخاست کی جاتی ہے۔"

فیرن ڈرسکل گواہوں کے کٹہرے سے اتر رہی تھی کہ اچانک رک گئی۔ اس کی نظریں اس طویل قامت نوجوان پر جم گئیں جو تیز قدموں سے اس کی طرف آرہا تھا۔

"فورسٹر!" وہ آہستہ سے بولی۔

فورسٹر نے بات کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ اس نے آگے بڑھ کر فیرن کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا اور ان آنسوؤں کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی جو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

"مائی ڈارلنگ!" وہ کہہ رہا تھا۔ "اوہ مائی ڈارلنگ!"

اور پریس فوٹوگرافر اس منظر کے فوٹو اتارنے میں اس قدر محو تھے کہ پیری میسن اور اس کی مؤکلہ کو خاموشی سے کمرائے عدالت سے نکلنے کا موقع مل گیا۔

☆☆☆

پیری میسن اور ڈیلا اسٹریٹ میسن کے پرائیویٹ آفس میں داخل ہوئے۔ ڈیلا اسٹریٹ نے میسن کے قریب آکر اس کا بازو پکڑ لیا۔ میسن اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کررہا تھا۔

"چیف! میرے جذبات میں اس قدر ہیجان برپا ہے کہ رونے کو جی چاہ رہا ہے۔"

"تب پھر رولو۔" میسن نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

"وہ دونوں ایک دوسرے سے واقعی شدید محبت کرتے ہیں۔"

"اسے فیرن کو لانسنگ سے جانے ہی نہیں دینا چاہیے تھا۔"

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہے؟" ڈیلا نے پوچھا۔

"جب کوئی ایسی حرکات کرنے لگتا ہے جو یقینی طور پر اس کے کردار سے مطابقت نہیں رکھتیں، تب سمجھ لینا چاہیے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔"

"لیکن عین ممکن تھا کہ ہیری مین بیلر نے کارل ہیرڈ کو رقم ادا کی ہو اور پھر اس کے ساتھ مل گیا ہو... بشرطیکہ ہیرڈ کے پاس وہ خطوط ہوں جو فورسٹر نے فیرن کو لکھے تھے۔"

"بہرحال، وہ خط ہیرڈ کے نہیں، میرے پاس تھے۔" میسن نے کہا۔ "ہم جانتے ہیں کہ ہیرڈ کشمکش میں مبتلا تھا۔ وہ میگزین کو ثبوت کے بغیر یہ کہانی فروخت نہیں کرسکتا تھا اور یہ ثبوت اسے صرف خطوط ہی فراہم کرسکتے تھے۔ اس کے باوجود ہیری مین اچانک ہیرڈ سے اس قدر گھل مل گیا اور اس پر اعتبار کرنے لگا۔ جیسے جیسے فیرن کا کردار ہمارے سامنے آتا گیا، ہمیں اندازہ ہونے لگا کہ ملڈرڈ جس لفٹ لینے والی لڑکی کا ذکر کررہی ہے اور اس کی جو حرکتیں بتا رہی ہے، وہ فیرن کی سیرت و کردار کے منافی ہیں۔ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جو دو ماہ کی حاملہ ہو اور جو ملڈرڈ کی کار کو اس طرح کھائی میں گرانے کی کوشش کرے۔ یہ سمجھنے کے لیے کسی خاص ذہانت کی ضرورت نہیں کہ جس لڑکی نے ملڈرڈ کی کار کھائی میں گرانے کی دیوانہ وار کوشش کی، وہ فیرن ڈرسکل نہیں ہوسکتی۔ اس لیے میں نے سوچا کہ اگر ہم اخبارات میں یہ خبر شائع کرا دیں کہ بینک ڈکیتی کے سلسلے میں فیرن ڈرسکل کو تلاش کیا جارہا ہے تو ممکن ہے، اس کے نتیجے میں انتظامیہ کو کسی فوری کارروائی پر آمادہ کیا جاسکے۔ خوش قسمتی سے ایسا ہی ہوا اور پھر ہیری مین بیلر کو گواہوں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے سے ہم نے پورا کیس ہی واضح کردیا۔"

"لیکن تمہیں بیلر کو گواہی کے لیے بلانے کا خیال نہ آتا اگر اخبار میں..."

"مجھے اس سے پہلے ہی سمجھ لینا چاہیے تھا۔" میسن نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں نے یہ غلطی کی کہ واقعات کو پولیس کے نقطہ نظر سے دیکھا... بجائے اس کے کہ میں اپنا ذہن کھلا رکھتا۔ میں جانتا تھا کہ ملڈرڈ، ہیرڈ پر اس سوئے سے حملہ کرہی نہیں سکتی تھی جو عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس لیے یا تو پولیس سوؤں کی شناخت میں غلطی کررہی ہے یا تیلی وہ واحد ہستی ہوسکتی ہے جس نے ہیرڈ کو قتل کیا ہے۔"

"اب ملڈرڈ کریسٹ کا کیا ہوگا؟"

"اسے بیلر مینوفیکچرنگ کمپنی میں بہت اچھی ملازمت دی جانے والی ہے۔" میسن نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "اور مسٹر بیلر خاص خیال رکھیں گے کہ اسے اس کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق برابر ترقی دی جاتی رہے۔"

ڈیلا اسٹریٹ نے آب دیدہ آنکھوں سے پیری میسن کی طرف دیکھا۔

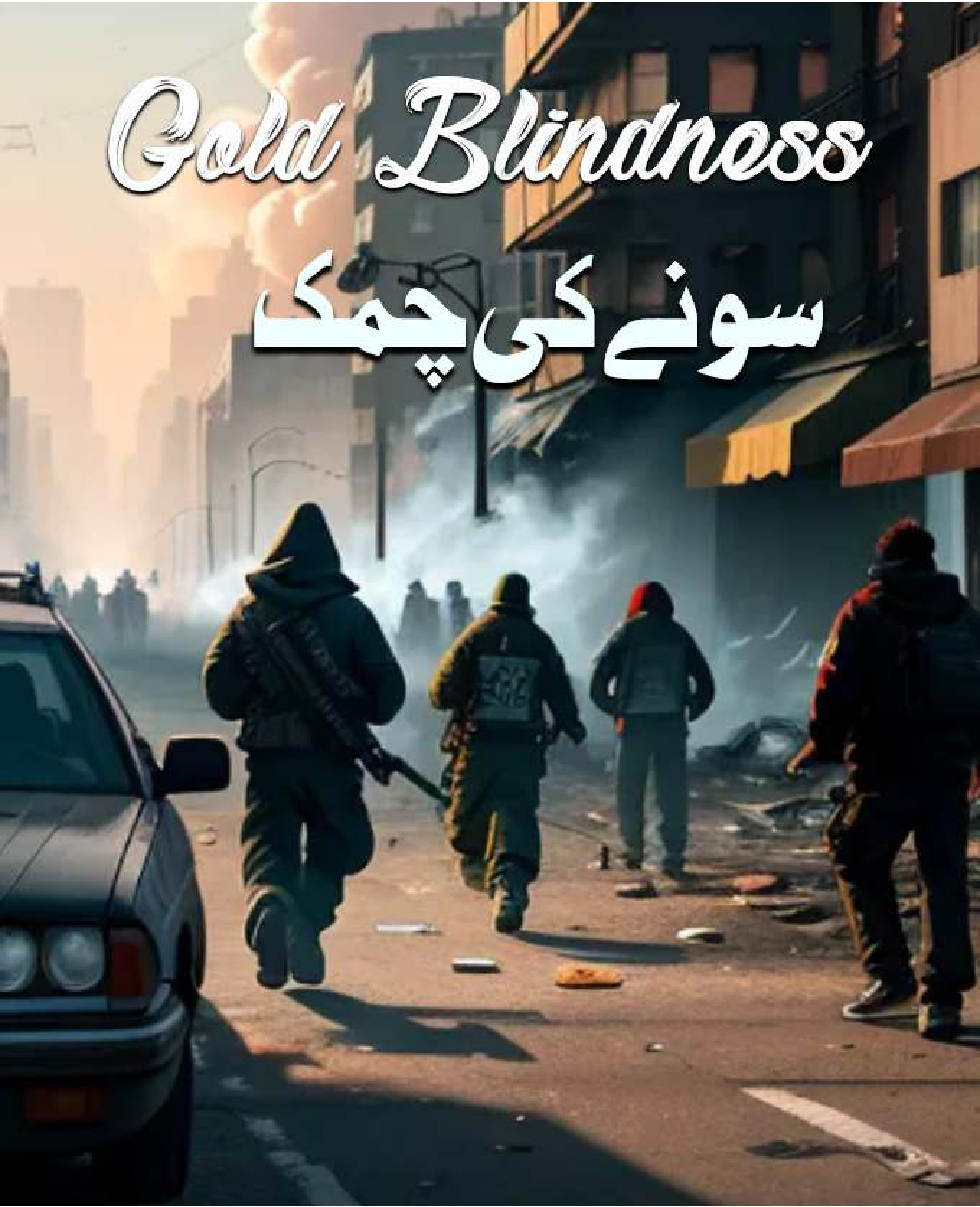
"کیا تم براہِ مہربانی اتنا جھکو گے کہ میں تمہاری پیشانی پر بوسہ دے سکوں۔" وہ بولی۔

میسن نے اسے غور سے دیکھا اور نرمی سے کہا۔

"مجھے اندیشہ ہے ڈیلا کہ شاید میں اتنا نہ جھک سکوں کہ تم میری پیشانی چوم سکو۔ اگر دو چار انچ کم رہ جائیں تو تمہیں ناگوار تو نہیں گزرے گا؟"

"بالکل بھی نہیں۔" ڈیلا نے آنکھوں میں چمکتی شوخی کے ساتھ جواب دیا۔




Gold Blindness
سونے کی چمک

یہ زرد سی دھات جس کا نام سونا ہے، دنیا میں ہمیشہ ہی بڑی تباہ کاری کا باعث بنی ہے۔ اس کی چمک دمک بڑے بڑے مہذب، با شعور اور دانا انسانوں کو اپنے تعاقب میں دوڑنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

ایک مہذب سفید فام کا قصہ جو سونے کی تلاش میں نکلا تھا



اقبال کاظمی

رچرڈ کے خیال میں وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوگا جسے سونے سے دلچسپی نہ ہو۔ نیا ہو یا پرانا، سونا بہرحال سونا ہی ہوتا ہے۔ اس کی چمک دمک یا قدر و قیمت میں کبھی فرق نہیں آتا اور وہ تو اس سونے کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے ابھی انسانی ہاتھوں نے نہیں چھوا اور جو گنگناتی ندی کے شفاف پانی کے مسلسل لمس سے بازار میں بکنے والے سونے سے زیادہ چمک دار تھا۔ لیکن اس کے خیال میں سونا کوئی بھی ہو اسے زیادہ دیر تک دیکھنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے۔ سونے کی چمک بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ جس طرح برف باری کے موسم میں ہر سو بکھری ہوئی برف کی چمک سے انسان اسنو بلائنڈ ہو جاتا ہے اسی طرح سونے کی چمک سے گولڈ بلائنڈ بھی ہو سکتا ہے۔

اس وقت وہ جس کہانی کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے پیچھے بھی سونے کی چمک پوشیدہ تھی۔ وہ ان دنوں اینیاڈا

میں تھا اور سرگوشیوں کی طرح سونے کی سرگوشی بھی اس نے وہیں سنی تھی۔ اینیناڈا کا صحرائی علاقہ سرگوشیوں کے لیے بڑا مشہور ہے۔ یہاں ریت بھی سرگوشیاں کرتی ہے اور کیکٹس کے وہ خاردار پودے بھی جو ان صحراؤں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

رچرڈ اتنا بےوقوف نہیں تھا کہ ان سرگوشیوں کا مفہوم نہ سمجھ سکتا۔ ریت کی سرگوشیاں تو محض محاورہ ہے۔ یہ دراصل ہوا ہے جو جھاڑیوں اور ریت کے ذرّوں سے ٹکرا کر عجیب و غریب قسم کی سرگوشیانہ آوازیں پیدا کرتی ہے اور وہ سونے کے بارے میں جس سرگوشی کا سوچ رہا تھا وہ محض ریت کی سرگوشی نہیں تھی، ایک پُراسرار کہانی تھی جو اسے سونے کے متلاشی ایک مہم جو نے سنائی تھی۔

کارٹر نامی وہ مہم جو ان دنوں بسترِ مرگ پر تھا۔ کارٹر نے اگرچہ کبھی اس کا اعتراف نہیں کیا لیکن رچرڈ کے خیال میں اسے ٹی۔ بی تھی۔ اس کی رنگت ہلدی کی طرح زرد اور جسم دُبلا پتلا سا تھا۔ دن رات کھانستے رہنے سے وہ دن بدن مزید سوکھتا جا رہا تھا۔

اینیناڈا کے ساحل سے کئی میل دُور ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کا نام اسے یاد نہیں رہا تھا۔ اس شہر سے آگے ایک وسیع لق و دق صحرا ہے جس کے اس پار ایک چھوٹی سی جھیل کے کنارے مختصر سی بستی آباد ہے۔ بڑی پُرسکون سی جھیل ہے۔ دن کے وقت نیلگوں پانی میں ہلکی ہلکی لہریں اٹھتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زمین پر بچھی ہوئی نیلی چادر ہوا سے اُڑنے کی کوشش کر رہی ہو اور رات کو پانی میں ستاروں کے جگمگاتے عکس دیکھ کر لگتا ہے جیسے لاکھوں جگنو زمین پر اُتر آئے ہوں۔

رچرڈ کو وہ رات کبھی نہیں بھولے گی۔ وہ اور کارٹر جھیل کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے مطلع صاف تھا۔ جھیل کے پُرسکون پانی میں ستاروں کے عکس جگمگا رہے تھے۔ کارٹر نیم دراز پوزیشن میں لیٹا اسے سرگوشیوں میں اپنی کہانی سنا رہا تھا۔ اس کی آواز اس قدر کمزور تھی کہ بمشکل رچرڈ کے کانوں تک پہنچ رہی تھی لیکن بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح اس کا مفہوم سمجھنے میں کامیاب ہو رہا تھا۔ وہ جو کچھ بھی کہہ رہا تھا رچرڈ کے لیے ناقابلِ یقین تھا لیکن اس کی باتوں کو نظرانداز بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ اسے منزل رینج کے مشرق میں واقع ایک چھوٹی سی بستی اور وہاں کے دُکاندار کے بارے میں بتا رہا تھا۔ وہ علاقہ انڈین قبائل کی آبادی پر مشتمل تھا۔ یہ ریڈ انڈین اپنے قبیلے کے افراد کے علاوہ کسی اور پر اعتماد نہیں کرتے لیکن وہ دُکاندار ان میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد سمجھا جاتا تھا حالانکہ وہ نہ تو ریڈ انڈین تھا اور نہ ہی اس کا تعلق کسی مقامی قبیلے سے تھا۔

"ان انڈین قبائلیوں کے ہاں پان رودم نہیں ہوتا۔" کارٹر کہہ رہا تھا۔ "وہ جو چیز بھی خریدتے ہیں اس کی نقد ادائیگی کرتے ہیں۔ خرید و فروخت کے سلسلے میں ادائیگی کا طریقِ کار بھی بڑا پُراسرار ہے۔ وہ کسی دوسرے کی موجودگی میں کبھی سودا نہیں کرتے۔ ایک الگ کمرے میں سارا معاملہ طے ہو جاتا ہے!"

کارٹر خاموش ہو کر کھانسنے لگا۔ کھانسی کا یہ دورہ شدید ترین تھا۔ رچرڈ اس کے سنبھلنے کا انتظار کرتا رہا۔ بالآخر کئی منٹ بعد کھانسی رُکی تو وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ "اس دُکاندار کے پاس بھی ایک ایسا ہی کمرہ تھا جہاں وہ قبائلیوں سے کاروباری معاملات طے کیا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے ایک چھوٹے سے سوراخ سے اس کمرے میں جھانکنے کا موقع مل گیا۔ اس وقت اس کمرے میں موجود ایک قبائلی اس سے کوئی سودا طے کر رہا تھا۔ قبائلی نے مال کے عوض رقم کے بجائے دکاندار کو سونے کی چند ڈلیاں دی تھیں۔ دکاندار نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ سونے کے بجائے کوئی اور چیز کیوں نہیں دے رہا۔ جس پر اس ریڈ انڈین نے بتایا تھا کہ اس کے گھر کا سارا سامان چوری ہو چکا ہے اور قبیلے کے رُوحانی پیشوا نے اسے تھوڑا سا سونا لینے کی اجازت دے دی تھی۔ دکاندار معنی خیز انداز میں سر ہلاتا ہوا ہاتھ میں پکڑی ہوئی سونے کی ڈلیوں کے وزن کا اندازہ لگانے لگا۔"

کارٹر ایک بار پھر کھانسنے لگا۔ پہلے تو رچرڈ اس کی باتوں کو مذاق سمجھا تھا لیکن اب سنجیدگی سے ان پر غور کر رہا تھا۔ کارٹر قریب المرگ تھا۔ اس نے اس سے کسی قسم کی بحث میں الجھنا ضروری نہیں سمجھا۔ یوں بھی اس کا خیال تھا کہ جو شخص قریب المرگ ہو وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔

چند منٹ کھانسنے کے بعد کارٹر کی حالت سنبھلی تو وہ بتانے لگا کہ کس طرح وہ اگلے ہی روز سونے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا اور کئی ہفتوں کی جستجو کے بعد وہ گھنی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے ایک لمبے تنگ سے غار کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ جس کی تہہ میں سونے کے انبار لگے ہوئے تھے۔ وہ سونا لے کر اس غار سے نکل رہا تھا کہ قبیلے کے رُوحانی پیشوا نے اسے دیکھ لیا اور ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر کمان تان کر تیر اس کی طرف چھوڑ دیا جو کارٹر کے کندھے میں پیوست ہو گیا۔

تکلیف کے باوجود کارٹر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ رُوحانی پیشوا چیخ چیخ کر اسے بددعائیں دے رہا تھا۔

کارٹر کے کہنے کے مطابق وہ سونے سے بھرا ہوا تھیلا اٹھائے کئی روز تک مسلسل چلتا رہا۔ وہ کہیں رُکے بغیر اس قبائلی علاقے سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ریڈ انڈین قبائلی اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ مخصوص انداز میں ڈھول پیٹے جانے کی آواز چوبیس گھنٹے اس کی سماعت سے ٹکراتی رہتی۔ سیاہ رنگ کا ایک سانپ بھی کارٹر کے تعاقب میں لگا ہوا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتا، سانپ کو اپنے تعاقب میں پاتا۔ تھکن اور خوف سے اس کا ذہن ماؤف ہونے لگا۔ اس پر بار بار کھانسی کے دورے پڑ رہے تھے۔ سونے کا تھیلا اسے بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ اس بوجھ کو اٹھائے کسی نہ کسی طرح آگے بڑھتا رہا۔ بالآخر اس کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ اس غار سے فرار ہونے کے کئی روز بعد پہلی مرتبہ سویا تھا اور جب اس کی آنکھ کھلی تو سونے کا تھیلا غائب تھا۔ کارٹر کے کہنے کے مطابق اسے تھوک کے ساتھ خون آنے لگا تھا۔ اس پر اس قدر خوف طاری ہو چکا تھا کہ وہ دوبارہ اس غار کی طرف جانے کا خیال بھی ذہن میں نہ لا سکا۔

اپنی کہانی کی صداقت کے ثبوت کے طور پر کارٹر نے کندھے پر سے قمیص ہٹا دی۔ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا۔ کھال سمٹ گئی تھی۔ کندھے پر تیر کے زخم کا نشان موجود تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس نشان کے ارد گرد کی جلد سُرخ ہو رہی تھی جیسے اندر ہی اندر زخم پھیل رہا ہو۔

اب صورتِ حال یہ تھی کہ رچرڈ، کارٹر کی باتوں کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ہر وقت اس کے بارے میں سوچتا رہتا اور کارٹر سے کرید کرید کر پوچھتا رہتا۔

دو دن بعد کارٹر مر گیا۔ اسے نہایت خاموشی کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ رچرڈ کو اگرچہ ایبنیاڈا میں رہتے ہوئے طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن قبرستان میں جانے کا موقع پہلی مرتبہ ملا تھا۔ رقبے کے لحاظ سے قبرستان آبادی سے کم از کم تین گنا بڑا ہوگا۔ بہرحال، وہ کارٹر کا خیال ذہن سے نہیں نکال سکا۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہ دونوں طویل مدت تک اکٹھے رہے تھے۔ رچرڈ رات کو جب بھی جھیل کے ساحل پر جاتا، اسے کارٹر اور سرگوشیوں میں اس کی باتیں یاد آنے لگتیں۔ وہ جب اپنے کمرے میں تنہا بیٹھا ہوتا اس وقت بھی کارٹر کی سرگوشیاں اس کے کانوں میں گونجتی رہتیں اور بالآخر اس نے کارٹر کی بتائی ہوئی مہم پر جانے کا فیصلہ کر لیا اور ایک روز اپنا مختصر سا سامان پیک کر کے گاڑی میں رکھا اور سونے کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔

سیکڑوں میل تک پھیلے ہوئے اس وسیع و عریض صحرا میں سفر کرنا خودکشی کے مترادف ہی سمجھا جاتا ہے مگر مہم جُو اور مشکل پسند لوگ ایک چیلنج سمجھ کر اس بے آب و گیاہ ریگزار میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں اور بعض اس صحرا میں بھٹکتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ موت انھیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔

کارٹر نے منزل ویلی کا پتا بتایا تھا۔ ڈیتھ ویلی سے گزرے بغیر وہاں تک پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ ویلی میں داخل ہونے سے پہلے رچرڈ نے فیصلہ کیا تھا کہ دن کے بجائے رات میں سفر کرے گا۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ خود گرمی کی شدت سے بچ سکے گا بلکہ رات کی ٹھنڈک میں اس کی کار بھی زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کر سکے گی۔

جب وہ نیواڈا کے شہر گھوسٹ سٹی کے قریب پہنچا تو آسمان پر چودھویں رات کا چاند چمک رہا تھا۔ مدھم چاندنی اور سناٹے میں لپٹی ہوئی یہ بستی واقعی بھوتوں کا شہر لگ رہی تھی۔ وہ رُکے بغیر شہر سے کنی کتراتا ہوا پہلے مشرق اور پھر جنوب کی طرف نکل گیا۔

رچرڈ کی مثال ایک ایسے شخص سے دی جا سکتی تھی جسے اپنی منزل کا تو علم نہ ہو مگر وہ رُکے بغیر تلاشِ منزل میں مسلسل چلتا رہے۔ وہ بھی صحرا میں کہیں کہیں آباد چھوٹی چھوٹی بستیوں کو پیچھے چھوڑتا ہوا چلتا رہا۔

دن کے وقت جب وہ صحرا کی چلچلاتی ہوئی دھوپ سے بچنے کے لیے کار کے سائے میں پناہ لیے ہوئے ہوتا تو اپنے آپ کو دنیا کا سب سے بڑا احمق سمجھنے لگتا جو ایک قریب المرگ شخص کی باتوں پر یقین کر کے موت کی اس وادی میں سونے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا۔ لیکن رات کو جب موسم میں خنکی آجاتی اور اس کا دماغ بھی ٹھکانے آجاتا تو اس کی سوچ کا رُخ بدل جاتا۔ اسے یقین ہو جاتا کہ کارٹر ہذیان نہیں بک رہا تھا۔ اس نے جو کچھ بھی کہا تھا، حقیقت پر مبنی تھا اور اس صحرا میں واقعی کسی غار میں سونے کا ذخیرہ موجود تھا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے وہ ایک نئی امنگ اور نئے حوصلے سے آگے روانہ ہو جاتا۔

کئی ہفتوں کی تگ و دَو کے بعد وہ بالآخر ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچ گیا جہاں پانی بھی تھا، سبزہ بھی اور آبادی کے آثار بھی دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آبادی صرف چند مکانوں پر مشتمل تھی۔ بستی سے ذرا ہٹ کر ایک الگ تھلگ مختصر سی عمارت دیکھ کر اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ یہ وہی ٹریڈنگ

* ڈیتھ ویلی کا نام سن کر ہی موت کی کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

اسٹیشن تھا جس کا کارٹر نے تذکرہ کیا تھا۔

گاڑی ایک طرف روک کر وہ ٹہلتا ہوا اس عمارت کے اندر داخل ہوگیا۔ اس سفر کے دوران وہ اب تک اس قسم کی کئی دکانوں میں جا چکا تھا لیکن اس دکان میں داخل ہوتے ہی اس کے اس خیال کی تصدیق ہوگئی کہ وہ صحیح جگہ پہنچ چکا تھا۔

دکان کے پچھلے کمرے سے نکلنے والے جس شخص نے اس کا استقبال کیا تھا وہ دبلا پتلا اور لمبے قد کا مالک تھا۔ ہونٹ موٹے اور آنکھیں چھوٹی، جیسے دو بٹن ٹانک دیے گئے ہوں۔

"یس مسٹر! میں تمھاری کیا خدمت کرسکتا ہوں؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے رچرڈ کی طرف دیکھا۔

"مجھے ریڈ انڈین کمبل درکار ہیں۔" رچرڈ نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

دکاندار نے مخصوص طرز کے بنے ہوئے دو تین کمبل نکال کر اس کے سامنے ڈال دیے۔ کمبل دیکھتے ہوئے رچرڈ نے باتوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اُس نے اِس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ اس کا پان روم دیکھنا چاہتا ہے۔

پان روم دراصل اس کمرے کو کہا جاتا تھا جہاں لوگوں کی گروی شدہ چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ ریڈ انڈین قبائلی عام طور پر اپنی چیزیں دکانداروں کے پاس گروی رکھواتے رہتے ہیں جنھیں ایک مخصوص کمرے میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو وہ اپنی چیزیں جلد ہی چھڑا لیتے ہیں اور بعض اوقات کئی کئی برس پڑی رہتی ہیں۔ دکاندار اپنی رقم وصول کرنے کے لیے ان چیزوں کو فروخت نہیں کرسکتا خواہ اس کی واپسی کے لیے اسے دس پندرہ سال انتظار ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

"مجھے افسوس ہے۔" دکاندار نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میرے ہاں کوئی پان روم نہیں ہے۔"

رچرڈ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ دکاندار کا یہ جواب گویا اس کے اس خیال کی مزید تصدیق تھی کہ وہ صحیح جگہ پہنچ چکا ہے۔

"تم تو کمبل خریدنا چاہتے تھے نا؟" دکاندار نے کہا۔ اس کے لہجے میں اچانک ہی تلخی آگئی تھی جیسے کونین کی گولی نگل گیا ہو۔

"میرا نام رچرڈ ہے۔ جم رچرڈ!" رچرڈ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "میں اس علاقے کی سیاحت کر رہا ہوں۔ سُرخ اُون کے انڈین کمبلوں کی بڑی تعریف سنی تھی۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کیسے بنائے جاتے ہیں۔ ان قبائلیوں کے بارے میں بھی سنا ہے کہ وہ صدیوں سے یہاں آباد ہیں اور دوسرے قبیلوں کی طرح خانہ بدوشی کے بجائے ایک ہی جگہ جمع ہوئے ہیں۔"

دکاندار نے اس سے ہاتھ ملایا مگر اس کے انداز میں گرمجوشی نہیں تھی۔ رچرڈ کی انگلیاں ڈھیلی پڑتے ہی اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔

"کب تک یہاں رہنے کا ارادہ ہے؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے رچرڈ کی طرف دیکھا۔

"ایک یا دو ہفتے تو ضرور رہوں گا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

"مسٹر رچرڈ!" دکاندار بولا۔ "تم نے غلط سنا ہے کہ یہ قبائلی صدیوں سے ایک ہی جگہ جمے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بھی خانہ بدوش ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔"

رچرڈ جمائی لیتے ہوئے اس طرح اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے اُسے خانہ بدوشوں کے تذکرے سے کوئی دلچسپی نہ رہی ہو۔

"اگر تمھیں کھانے پینے کی کوئی چیز بھی درکار ہو تو میں پیش کرسکتا ہوں۔" دکاندار بولا۔

"ابھی نہیں۔ ضرورت ہوئی تو لے لوں گا۔" رچرڈ کے لہجے میں اس مرتبہ بھی بے پروائی تھی۔

دکاندار مزید کچھ کہے بغیر اس چھوٹے سے کمرے میں گھس گیا جہاں سے کچھ دیر پہلے وہ باہر نکلا تھا۔ رچرڈ چند لمحے دروازے کی طرف دیکھتا رہا پھر خاموشی سے باہر نکل گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دکاندار اس وقت باتوں کے موڈ میں نہیں ہے اور اسے باتوں پر اُکسانا مناسب بھی نہیں تھا۔

دکان سے چند گز کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی ندی بہتی تھی۔ رچرڈ نے ندی کے کنارے ایک درخت کے سائے میں کیمپ لگالیا۔

اس طرف سے گزرنے والے ریڈ انڈین حیرت سے اس کی طرف دیکھتے لیکن کسی نے اس کے قریب آنے کی کوشش نہیں کی تھی، حالانکہ اس کے پاس اشیائے خورونوش کا وافر ذخیرہ موجود تھا لیکن وہ دن میں ایک بار دکان سے بھی کوئی نہ کوئی چیز ضرور خرید لیتا۔

ایک رات موقع پاکر رچرڈ دکان میں گھس گیا اور گہری نظروں سے ہر چیز کا جائزہ لینے لگا۔ اسے زیادہ دلچسپی اس عقبی کمرے سے تھی جہاں خرید و فروخت کے تمام معاملات طے ہوتے تھے۔ اس دوران دکاندار کے بارے میں بھی وہ بہت کچھ جان چکا تھا۔ اس کا نام میکلارن تھا اور وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا جو بہت عرصہ پہلے یہاں آکر آباد ہوگیا تھا۔ اس کے بارے میں رچرڈ کو یقین تھا کہ وہ سو سال میں بھی اپنی زبان نہیں کھولے گا۔

رچرڈ کو بالآخر وہ چھوٹا سا کمرہ مل ہی گیا جو دکان کے عقبی حصے میں بائیں طرف واقع تھا۔ اس سے ملحق مختصر سا کچن بھی تھا جس میں میکلارن کی رہائش بھی تھی اور کھانا وغیرہ بھی پکاتا تھا۔

رچرڈ دیوار میں کوئی ایسا سوراخ تلاش کرنے لگا جہاں سے اندر جھانکا جا سکے۔ ایک جگہ اسے ٹین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لگا ہوا نظر آیا۔ یہاں یقیناً کوئی سوراخ تھا جسے اندر سے ٹین کے ٹکڑے سے بند کر دیا گیا تھا۔ ٹین کے اس ٹکڑے کو اُتارنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا البتہ وہ چاقو کی نوک سے تختوں کے جوڑ میں جھری بنانے لگا۔ ایسا کرتے ہوئے اسے بہت احتیاط سے کام لینا پڑ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ کھرچی ہوئی جگہ پر مٹی بھی مل رہا تھا تاکہ یہ اندازہ نہ لگایا جا سکے کہ اس جگہ کو حال ہی میں کھرچا گیا تھا یا پہلے ہی سے ایسا تھا۔

کام کی رفتار بہت سست ہونے کی وجہ سے اسے سوراخ بنانے میں دو دن لگ گئے۔ وہ ہر رات باہر کی طرف سے اس سوراخ سے جھانکتا۔ اسے میکلارن تو اکثر اس کمرے میں دکھائی دیتا لیکن کوئی قبائلی کبھی نظر نہیں آیا تھا۔

رچرڈ کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ میکلارن نے اس کمرے میں کوئی خاص چیز چھپا رکھی تھی۔ وہ چیز اگرچہ اسے کبھی نظر نہیں آئی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ سونے کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتا تھا۔

کئی روز گزر گئے۔ ایک رات جب رچرڈ دکان میں داخل ہوا تو میکلارن نے بتایا کہ وہ دکان کے لیے مال لینے سان ڈیگو جا رہا ہے۔ رچرڈ نے اسے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اس کی عدم موجودگی میں سیلز مین کے طور پر کام کرتا رہے گا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تاریک راتیں ہیں۔ دکان کھلی رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔" میکلارن نے کہا۔

"تاریک راتوں سے کیا فرق پڑتا ہے؟" رچرڈ نے الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تاریک راتوں میں یہ قبائلی کسی قسم کا کاروبار نہیں کرتے۔ اسے تم ان کا مذہبی عقیدہ کہہ سکتے ہو۔"

"ایسی صورت میں، میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ دونوں باری باری ڈرائیو کرتے رہیں گے۔ مجھے بھی ضرورت کی کچھ چیزیں خریدنا ہیں۔ صحرا میں اکیلے آدمی کا سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ ایک سے دو بھلے۔ ایک دوسرے کا سہارا رہے گا۔" رچرڈ نے کہا۔

ممکن ہے میکلارن انکار کر دیتا لیکن رچرڈ کی بات اس کی سمجھ میں آگئی تھی اس لیے وہ اسے لے جانے پر آمادہ ہو گیا۔

کشتی میں بیٹھ کر مچھلی کا شکار کھیلنے والے ایک شخص نے گھر واپس آتے ہوئے اپنے ساتھی سے پوچھا۔ "کیا تم نے اس جگہ کو یاد رکھنے کے لیے جہاں بے شمار مچھلیاں تھیں کوئی نشان لگا دیا ہے؟"

"ہاں۔" اس کے ساتھی نے کہا۔ "میں نے کشتی کے بائیں حصے پر کانٹا بنا دیا ہے۔"

"کتنے احمق ہو یار۔" شکاری منہ بنا کر بولا۔ "یہ بھی نہیں سوچا کہ اگر ہم دوسری کشتی میں آئے تو کیا ہوگا؟"

رچرڈ دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میکلارن سان ڈیگو میں لین دین کے لیے کیا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اسے شبہ تھا کہ قبائلی اسے کسی قسم کی کرنسی دینے کے بجائے سونا دیا کرتے تھے اور یہ میکلارن یہ جمع شدہ سونا لے کر اب سان ڈیگو جا رہا تھا۔ اس سے سونا وغیرہ چھیننے کا رچرڈ کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ سونا اپنے طور پر تلاش کرنا چاہتا تھا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ اسی علاقے میں یا اس کے نواح میں کہیں پوشیدہ ہے۔

سان ڈیگو پہنچتے ہی میکلارن نے بینک کا رُخ کیا تھا۔ اس نے رچرڈ کو ایک شراب خانے میں بیٹھ کر انتظار کرنے کو کہا تو رچرڈ بھی ایک چیک کیش کرانے کا بہانہ کر کے اس کے ساتھ چل دیا تھا۔ اس نے بینک کے منیجر سے رچرڈ کا تعارف بھی کرایا تھا۔

یوں تو ہر بینک کا عملہ خوش اخلاق ہوتا ہے لیکن یہ منیجر زیادہ ہی خوش اخلاق ثابت ہوا تھا۔ وہ رچرڈ کا ہاتھ بڑے گرمجوشی سے ہلاتا رہا جبکہ میکلارن ایک کیشیئر کے ساتھ اندرونی کمرے میں جا چکا تھا۔ کئی منٹ بعد جب میکلارن اندرونی کمرے سے باہر آیا تو منیجر اس وقت تک بھی اسی گرمجوشی سے رچرڈ کا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ رچرڈ نے ایک بات خاص طور سے نوٹ کی تھی کہ بینک کے اندرونی کمرے میں داخل ہونے سے پہلے میکلارن بہت محتاط رہا تھا لیکن اب وہ ہر معاملے میں بے پروائی اور کھلنڈرے پن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ رچرڈ نے لاس اینجلس کے بینک کا چیک پیش کیا تو میکلارن نے بلا حیل و حجت اس پر ضمانتی دستخط بھی کر دیے تھے۔ اس کے چند ہی منٹ بعد کیشیئر بھی اندرونی کمرے سے باہر آگیا۔

"آپ کے اکاؤنٹ میں ایک ہزار چار سو نوّے ڈالر موجود ہیں مسٹر میکلارن!" کیشیئر نے میکلارن کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

میکلارن انگلیوں پر کچھ حساب کرنے لگا۔ اب رچرڈ کو بھی یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ بیلنس اتنی دیر بعد کیوں بتایا

گیا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اتنی دیر تک کیشئیر اس کے دیے ہوئے سونے کا حساب کرتا رہا تھا۔ اس وقت میکلارن نے سوالیہ نگاہوں سے منیجر کی طرف دیکھا تو منیجر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ بات بھی اب رچرڈ کی سمجھ میں آگئی تھی کہ بینک کا منیجر اتنی دیر تک گرمجوشی سے اس کا ہاتھ کیوں ہلاتا رہا تھا۔ اس طرح وہ رچرڈ کو اندر جانے سے روکنا چاہتا تھا۔ میکلارن کے واپس آتے ہی بینک منیجر کی گرمجوشی رخصت ہوگئی تھی۔

بینک سے نکل کر وہ دونوں مارکیٹ میں آگئے جہاں اس نے اپنی ضرورت کا سامان خریدا جس کی ادائیگی اس نے چیک کی صورت میں کی تھی۔ میکلارن اپنی بستی واپس جانے سے پہلے ٹائی جوانا جانا چاہتا تھا۔ رچرڈ بھی اس کے ساتھ چپکا رہا۔

ٹائی جوانا پہنچتے ہی میکلارن نے شراب نوشی شروع کر دی۔ وہ ایک شراب خانے سے نکل کر دوسرے شراب خانے میں گھس جاتا۔ وہ وھسکی پیتا رہا جبکہ رچرڈ نے صرف بیئر پر ہی اکتفا کرنا مناسب سمجھا تھا۔ واپس روانہ ہونے سے پہلے میکلارن ایک اور شراب خانے میں گھس گیا۔ بقول اس کے وہ آخری پیگ پینا چاہتا تھا۔ اٹھنے سے پہلے وہ پیسے دینے کے لیے پرس ٹٹولتا رہا پھر پرس میز پر الٹ دیا۔ چند چھوٹے سکّوں کے ساتھ ہی سونے کے تین چار چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی پرس سے نکل کر میز پر گر گئے تھے۔ وہ ٹکڑے اگرچہ بہت چھوٹے تھے اور رچرڈ کے اندازے کے مطابق ان کی قیمت دس ڈالر سے زیادہ نہیں ہوسکتی تھی لیکن رچرڈ کو سونے کی چمک نے متاثر کیا تھا۔ وہ خالص سونا تھا۔ میکلارن نے بڑی عجلت سے کام لیتے ہوئے سونے کے وہ ٹکڑے اٹھا کر دوبارہ پرس میں ڈال لیے۔

"کئی سال پہلے" وہ رچرڈ کی طرف دیکھ کر بات بناتے ہوئے بولا۔ "جب میں ایک انجینئر کے ساتھ سونے کی ایک کان میں کام کیا کرتا تھا تو سونے کے یہ تین چھوٹے چھوٹے ٹکڑے میں نے پرس میں رکھ لیے تھے۔ سونے کے یہ حقیر سے ٹکڑے مجھے گزرے ہوئے وقت کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔"

رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے بیئر کا گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

میکلارن بھی وھسکی کی چسکیاں لینے لگا۔ وہ چند لمحے کن انکھیوں سے رچرڈ کی طرف دیکھتا رہا، پھر اس کی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ لہجے میں بولا۔ "رچرڈ! میں تمہیں بھائی کی طرح سمجھتا ہوں۔ آج میں تمہیں ایک راز کی بات بتا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ راز تم اپنے تک ہی محدود رکھو گے۔"

رچرڈ کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی لیکن اس نے فوراً ہی اپنی اندرونی کیفیت پر قابو پالیا اور گلاس میز پر رکھ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس راز سے اسے زیادہ دلچسپی نہ رہی ہو۔

"کچھ عرصہ پہلے ایک آدمی یہاں آیا تھا۔" میکلارن کہنے لگا۔ "اس کے پاس ایک تھیلے میں سونا بھرا ہوا تھا جو دس سیر سے کم تو کسی طرح نہیں رہا ہوگا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ محض اتفاق سے سونے کے ایک ذخیرے تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے مجھ سے کھانے پینے کی کچھ چیزیں خریدی تھیں جن کی قیمت دس ڈالر سے زیادہ نہیں رہی ہوگی لیکن اس نے مجھے جو سونا دیا تھا وہ کم از کم چار اونس ضرور رہا ہوگا۔"

رچرڈ منتظر رہا لیکن میکلارن اس طرح خاموش ہوگیا جیسے قوتِ گویائی سلب ہوچکی ہو۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں اٹھ گئے۔ میکلارن نے وھسکی کی دو بوتلیں ساتھ لے لی تھیں۔

اس رات سان ڈیگو کے ایک ہوٹل کے کمرے میں میکلارن نے پھر شراب نوشی شروع کر دی۔ اس نے رچرڈ کو بھی دعوت دی تھی لیکن رچرڈ خود پینے کے بجائے اس کے گلاس میں وھسکی انڈیلتا رہا۔ میکلارن کی آنکھوں میں ایک لمحہ کو الجھن سی تیر گئی جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ رچرڈ اسے شراب پلا پلا کر اس سے سونے کے بارے میں کچھ اگلوانا چاہتا تھا۔

دوسری بوتل نصف کے قریب ختم ہوچکی تھی۔ میکلارن نے ایک لمبا گھونٹ بھر کر گلاس میز پر رکھا اور آگے جھکتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں بولا۔ "اب میں تمہیں سونے کے بارے میں اصل بات بتانے جا رہا ہوں۔" رچرڈ قدرے آگے جھک گیا۔ "وہ اجنبی جب میری دکان پر آیا تھا تو اس کی حالت بہت ابتر تھی۔" میکلارن کہنے لگا۔ اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ "وہ بہت بیمار تھا۔ میں نے اس کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کی لیکن تین روز بعد وہ مرگیا۔ میں نے اس کے سونے پر قبضہ کرکے اسے دکان والی عمارت کے پیچھے دفن کر دیا۔ .... اجنبی کی تدفین میں میرے علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا۔ یہاں آنے والے قبائلی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ اجنبی کہیں اور جا چکا ہے۔"

میکلارن کا سر میز پر ٹک گیا۔ وہ بدستور بڑبڑا رہا تھا لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔ کچھ دیر بعد اس کی بڑبڑاہٹ بند ہوگئی۔ اور خراٹے سنائی دینے لگے۔ رچرڈ نے اسے کرسی سے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا اور اپنا سفری بیگ اٹھا کر ہوٹل سے نکل آیا۔ اسی رات وہ ٹرین کے ذریعے لاس ویگاس پہنچ گیا۔

جہاں چند گھنٹے قیام کے بعد وہ ایک نئی مہم پر روانہ ہوگیا۔

*

رچرڈ عقب سے ریڈ انڈین قبائل کی وادی میں داخل ہوا تھا۔ اس طرح اگرچہ اسے ایک طویل چکّر کاٹنا پڑا تھا لیکن کسی کی نظروں میں آنے کا اندیشہ نہیں تھا۔ ایک گھوڑے پر وہ خود سوار تھا اور دو گھوڑوں پر سامان لدا ہوا تھا۔ وہ پہاڑ کے دامن میں چھوٹی چھوٹی چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا چل رہا تھا۔ آگے گنجان درختوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ اس علاقے میں پانی کے چشمے بھی موجود تھے اور شکار کی بھی کمی نہیں تھی۔

ایک مناسب سی جگہ دیکھ کر رچرڈ نے کیمپ لگا دیا۔ ایک ہرن شکار کرنے میں اُسے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی تھی۔ اس نے آگ جلالی اور گوشت کے پارچے بھوننے لگا۔ الاؤ سے اٹھنے والا دھواں آسمان تک جا رہا تھا۔ رچرڈ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ اس وقت وہ جان بوجھ کر گیلی لکڑیاں استعمال کر رہا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ دھواں پیدا ہو۔

اس نے رات بھر آگ جلائے رکھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتا رہا لیکن اسے نہ تو کسی قبائلی کی جھلک دکھائی دی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی آہٹ سنائی دی تھی جبکہ اسے یقین تھا کہ دھوئیں نے قبائلیوں کو یہاں اس کی موجودگی کی اطلاع دے دی ہوگی اور ممکن ہے وہ ان کی نظروں میں بھی آچکا ہو۔

دوسرے روز صبح سویرے ہی وہ رائفل اٹھا کر ایک طرف کو نکل گیا۔ اس کے انداز سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ شکار کی تلاش میں ہے لیکن درحقیقت وہ کیمپ کے اِردگرد چٹانوں پر گھوم کر صورتِ حال کا جائزہ لے رہا تھا۔ بالآخر اسے جس چیز کی تلاش تھی وہ اسے نظر آ ہی گئی۔

وہ قبائلیوں کے مخصوص طرز کے بنے ہوئے جوتوں، موکیشن کے نشان تھے۔ وہ ان نشانات کو دیکھتا ہوا ایک گھنی جھاڑی تک پہنچ گیا۔ موکیشن کے نشان یہاں پہنچ کر ختم ہوگئے تھے جس کا مطلب تھا کہ کوئی قبائلی اس جھاڑی کے پیچھے چھپا اس کے کیمپ کی نگرانی کرتا رہا تھا۔

رچرڈ مختلف سمتوں میں گھومتا رہا۔ وہ جھاڑی کی ایک شاخ سے اپنے قدموں کے نشان بھی صاف کرتا جا رہا تھا تاکہ کسی کو یہ پتا نہ چل سکے کہ وہ اس جھاڑی تک پہنچ گیا تھا۔ ایک جگہ رُک کر وہ ایک درخت کے تنے پر نشانہ بازی کی مشق کرتا رہا اور بالآخر کیمپ میں واپس آگیا۔

رچرڈ چار دن وہاں رہا۔ اس دوران اگرچہ اسے کوئی قبائلی نظر نہیں آیا تھا لیکن ہر صبح اسے جوتوں کے نئے نشانات ضرور نظر آجاتے تھے۔ یہ نشان ہر مرتبہ مختلف سمتوں میں نظر آئے۔ کبھی ایک آدمی کے پیروں کے نشان ہوتے اور کبھی دو اور تین آدمیوں کے۔ جس کا مطلب تھا کہ اس کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی مگر اس کے باوجود وہ چار دنوں میں کسی قبائلی کی جھلک نہیں دیکھ سکا تھا۔

بالآخر پانچویں روز اسے پہاڑی پر قبائلی نظر آگیا۔ وہ رائفل اٹھائے اس طرح گھوم رہا تھا جیسے کسی جانور کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں تک پہنچا ہو۔ رچرڈ کے کیمپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے اور رچرڈ دل ہی دل میں اس کی اداکاری کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔ حالانکہ رچرڈ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس علاقے کے قبائلی پہلے ہی روز اس کی موجودگی سے آگاہ ہوچکے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ قبائلی کسی جھجک کا مظاہرہ کیے بغیر کیمپ میں چلا آیا اور حیرت سے سب کچھ دیکھنے لگا۔ رچرڈ نے کچھ کہے بغیر اسے سگریٹ پیش کیا تو وہ قبائلیوں کے مخصوص انداز میں سگریٹ پینے لگا۔

وہ آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ پہلے چھ کش اس نے مخصوص انداز میں لیے تھے۔ پہلا کش لینے کے بعد اس نے دھواں دائیں طرف اڑایا تھا، پھر بائیں طرف، پھر آگے، پیچھے آسمان کی طرف اور آخری کش کا دھواں نیچے مُنہ کرکے زمین کی طرف پھینکا تھا۔

"اوہ! تم نے ہرن شکار کیا ہے۔" وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولا۔

"چار دن پہلے ایک ہرن ہاتھ لگا تھا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ تم چار دن سے ایک ہی جگہ ٹکے ہوئے ہو۔" قبائلی نے حیرت کا اظہار کیا۔

حافظہ

ایک عورت عدالت میں طلاق لینے آئی۔ اس نے جھلا کر جج سے کہا۔ "میرا شوہر گھڑدوڑ کا بہت رسیا ہے، ریس کورس واحد جگہ ہے جہاں یہ جاتا ہے۔ اس کے دماغ پر ہر وقت گھوڑے سوار رہتے ہیں، اسے یہ بھی یاد نہیں کہ ہماری شادی کب ہوئی تھی۔"

"کیوں یاد نہیں۔" شوہر جلدی سے بولا۔ "جج صاحب! ہماری شادی اس دن ہوئی تھی جس دن کاسکو برڈ نے ڈربی ریس جیتی تھی۔"

خالد اقبال راؤ ——— رینالہ خورد

"کسی ایک جگہ پر میں اس سے زیادہ بھی رہ سکتا ہوں۔"

"شکاری ہو؟"

"یہی سمجھ لو۔" رچرڈ نے سر ہلایا۔

قبائلی مزید کوئی سوال کرنے کے بجائے سگریٹ کے کش لگانے لگا۔ دس منٹ گزر گئے۔ اس دوران دونوں میں سے کسی نے بھی زبان کو حرکت نہیں دی تھی۔ بالآخر رچرڈ ہی کو یہ خاموشی توڑنا پڑی تھی۔

"ہوسکتا ہے میں چھ مہینے اسی جگہ کیمپ لگائے رہوں۔"

"ایک ہی جگہ؟" قبائلی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"ایک ہی جگہ پر تو نہیں، کیمپ کو اِدھر اُدھر منتقل کرتا رہوں گا۔" رچرڈ نے جواب دیا اور کافی دیر بعد بھی جب قبائلی کچھ نہیں بولا تو اس نے بات جاری رکھی۔ "مجھے ڈاکٹر نے مشورہ دیا تھا کہ میں کچھ عرصہ شہری آبادی سے دُور کھلی فضا میں رہوں۔"

"میرا خیال ہے تم چند روز میکلارن کے پاس بھی رہے ہو؟" قبائلی نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔" رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

"تم نے مجھے وہاں دیکھا تھا؟" وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ "مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے تمھیں وہاں دیکھا ہو۔ میری گاڑی اور کچھ سامان اب بھی وہاں موجود ہے۔ میں ڈاکٹر سے ملنے کے لیے سان ڈیگو چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے کسی مزید بلند مقام کی طرف جانے کا مشورہ دیا تھا اسی لیے ان پہاڑوں پر چلا آیا ہوں۔"

قبائلی نے کوئی جواب نہیں دیا اور سامنے رکھے ہوئے پیکٹ میں سے ایک اور سگریٹ نکال کر سلگانے کے بعد اسی مخصوص انداز میں کش لگاتے ہوئے مختلف اطراف میں دھواں اڑانے لگا۔ ریڈ انڈین قبائل کا سگریٹ پینے کا یہ مخصوص انداز ہے۔ پہلے وہ چاروں طرف دھواں اڑاتے ہیں، پھر آسمان کی طرف اور پھر زمین کی طرف۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح دھواں اڑانے سے بدروحیں ان کے قریب نہیں آتیں۔ سگریٹ ختم ہونے سے پہلے ہی وہ قبائلی کچھ کہے بغیر وہاں سے رخصت ہوگیا۔

رچرڈ مزید ایک ہفتہ وہاں رکا رہا۔ اس دوران اس نے ایک اور ہرن شکار کیا تھا لیکن کوئی اور قبائلی اس کی نظروں میں نہیں آسکا تھا۔

آٹھویں دن اس نے اپنا کیمپ وہاں سے تقریباً نصف میل آگے منتقل کر دیا جہاں پانچ دن ٹھہرنے کے بعد کیمپ کو وہاں سے ایک میل مزید آگے درختوں کے ایک جھنڈ میں منتقل کر دیا۔ یہاں سردی زیادہ تھی۔ صبح کے وقت تو اس کے باقاعدہ دانت بجنے لگتے۔ لہٰذا تین دن بعد ہی وہ اپنے کیمپ کو پہاڑی کے دامن میں لے گیا۔

اب قبائلی بھی وقتاً فوقتاً نظر آنے لگے تھے۔ انھوں نے بھی کبھی چھپنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ کبھی کوئی قبائلی کسی چٹان پر چڑھ کر اس طرح آسمان کی طرف دیکھنے لگتا جیسے اسے کسی اور کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔ رچرڈ نے بھی کبھی ان کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔

رچرڈ نے ایک بار پھر اپنا کیمپ اُٹھا دیا۔ اس مرتبہ تقریباً ایک میل آگے جس جگہ اس نے کیمپ لگایا تھا وہاں سے قریب ہی ایک ٹیلے کی آڑ میں قبائلیوں کا بھی ایک کیمپ موجود تھا لیکن اس نے یہ تاثر دیا تھا جیسے اسے قبائلیوں کے اس کیمپ کے بارے میں کوئی علم نہ ہو۔

ایک دو دن تک رچرڈ اپنے کیمپ تک ہی محدود رہا اور پھر شکار کی تلاش کے بہانے اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ ایک دو قبائلیوں نے اسے روک کر سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ یہاں اسے کسی قسم کا شکار نہیں ملے گا، وہ اپنا کیمپ پیچھے جنگل کی طرف لے جائے لیکن رچرڈ نے مسکراتے ہوئے ان کی بات ٹال دی تھی۔

اس جگہ کیمپ منتقل کرنے کے تقریباً ایک ہفتے بعد رچرڈ کا اس سے آمنا سامنا ہوا تھا۔

قبائلیوں کے بارے میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ میلوں دُور سے انسان کی بُو سونگھ لیتے ہیں لیکن ادنو کا معاملہ اس کے برعکس ثابت ہوا تھا۔ اس وقت سورج طلوع ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی۔ رچرڈ جھاڑیوں کی آڑ سے نکلا ہی تھا کہ ادنو اسے نظر آگئی۔ وہ ایک مسطح ٹیلے پر کھڑی رقص کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بانسری کی قسم کا کوئی ساز بھی بجا رہی تھی۔ صبح کی خاموشی میں بانسری کی آواز فضا پر سحر سا طاری کر رہی تھی۔ رچرڈ جیسے ہی آگے بڑھا، وہ رُک گئی۔ بانسری بھی اس کے ہونٹوں سے الگ ہوگئی تھی۔

رچرڈ چند قدم مزید آگے بڑھ کر رُک گیا۔ وہ معنی خیز نگاہوں سے ادنو کی طرف دیکھ رہا تھا جس کی سانس قدرے پھولی ہوئی تھی۔ وہ غالباً بہت دیر سے رقص کر رہی تھی۔

"تم نے کوئی ہرن اس طرف دوڑتے ہوئے دیکھا ہے؟" رچرڈ نے گفتگو کا بہانہ تلاش کرتے ہوئے کہا۔ انگلش اس نے ٹوٹی پھوٹی ہی بولی تھی کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ان علاقوں میں رہنے والے قبائلی ٹھیک طرح انگریزی نہیں بول سکتے۔

"نہیں۔ میں نے کوئی ہرن نہیں دیکھا اور تمھیں بگڑے

ہوئے لہجے میں انگریزی بولنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے برکلے یونیورسٹی سے گریجویشن کیا ہے اور انگریزی پر مجھے خاصا عبور حاصل ہے۔" اولو نے شستہ انگریزی میں کہا۔

رچرڈ چیں بہ جبیں ہو کر رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے غالباً سوچا بھی نہیں ہوگا کہ یہ جنگلی لڑکی برکلے یونیورسٹی کی گریجویٹ ہو سکتی ہے۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ تم کس چیز کی تلاش میں یہاں گھوم رہے ہو؟" اولو نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکار کی تلاش میں۔"

"یہاں کیمپ کیوں لگا رکھا ہے؟"

"ڈاکٹر نے مجھے کسی پہاڑی مقام پر رہنے کا مشورہ دیا تھا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

اولو نے غیر محسوس انداز میں گردن گھما کر بائیں طرف دیکھا۔ پھر رچرڈ کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے سپاٹ لہجے میں بولی۔ "اگر تم سونے کی تلاش میں ہو تو میں صحیح جگہ تک تمھاری رہنمائی کر سکتی ہوں۔"

رچرڈ چونک گیا لیکن اس نے اپنے چہرے سے کسی قسم کے تاثرات کا اظہار نہیں ہونے دیا تھا۔ وہ ان قبائلیوں کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا جو دوسروں سے اس کے دل کی بات اگلوانے کے فن سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔

"مجھے سونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" وہ محتاط لہجے میں بولا۔ "میں اپنی صحت کی بحالی کے لیے ان پہاڑوں میں آیا ہوں۔ میرے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔"

"ایک سفید فام اور اسے سونے سے دلچسپی نہ ہو! حیرت ہے۔" اولو نے بھنویں اچکائیں۔

"دولت شیطان کا دوسرا نام ہے۔" رچرڈ بولا۔ "جنھیں دولت کی ہوس ہوتی ہے ان کی صحت برقرار نہیں رہ سکتی۔ میں سب کچھ بھگت چکا ہوں اور اب مجھے دولت سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں اور سادہ سی زندگی گزارنے کے لیے زیادہ دولت کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

اولو نے معنی خیز مسکراہٹ سے رچرڈ کی طرف دیکھا اور پھر کچھ کہے بغیر ٹیلے سے اتر کر ہرنی کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی جھاڑیوں میں غائب ہو گئی۔

دو روز بعد ایک بار پھر ان کا آمنا سامنا ہو گیا۔ اس کے بعد تو وہ اکثر رچرڈ سے ملتی رہی۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ اولو سے آمنا سامنا ہونا محض اتفاق نہیں ہو سکتا تھا۔ قبائلیوں نے دانستہ اسے اس کے پیچھے لگایا تھا تاکہ وہ یہاں اس کی آمد کا مقصد معلوم کر سکے۔

بڑھتی ہوئی ملاقاتوں کے ساتھ ان کی گفتگو بھی آگے بڑھتی رہی۔ رچرڈ غالباً اسے قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ وہ سونے کی تلاش میں یہاں نہیں آیا تھا۔ اولو وقتاً فوقتاً اسے اپنے قبیلے کے بارے میں بتاتی رہتی تھی۔ یہ قبیلہ چند خاندانوں پر مشتمل تھا اور وہ قبیلے کی حسین ترین لڑکی سمجھی جاتی تھی۔

اولو کے توسط سے رچرڈ قبیلے تک بھی پہنچ گیا اور قبیلے کے دوسرے افراد سے بھی اس کی بات چیت شروع ہو گئی۔ ادھیڑ عمر ہیگاٹ اس قبیلے کا سردار تھا۔ دوسرے نمبر پر بگ لک تھا۔ اس لحیم شحیم نوجوان کو قبیلے کا سب سے وجیہہ اور بہادر شخص کہا جا سکتا تھا۔ رچرڈ نے شروع ہی میں اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اولو کی طرف مائل تھا۔ اولو بھی اسے چاہتی تھی یا نہیں؟ اس کا فی الحال رچرڈ کوئی اندازہ نہیں لگا سکا تھا۔ بوڑھے ویلو کو اس قبیلے کی اہم ترین شخصیت کہا جا سکتا تھا۔ وہ روحانی پیشوا تھا اور اسے قبیلے کے سردار ہیگاٹ پر بھی بالادستی حاصل تھی۔ چہرے پر لاتعداد جھریوں کے باعث رچرڈ اس کی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا لیکن قبیلے کے لوگوں کا کہنا تھا کہ جب یہ قبیلہ معرض وجود میں آیا تھا اس وقت بھی ویلو ہی ان کا روحانی پیشوا تھا۔

ویلو کے بارے میں رچرڈ کا اندازہ بھی یہی تھا کہ اس کی عمر شیطان سے بھی زیادہ طویل ہوگی۔ کیونکہ ایسے شیطان صفت لوگ ہمیشہ لمبی عمریں لے کر ہی اس دنیا میں آتے ہیں۔ اس کے جسم پر گوشت برائے نام ہی تھا۔ ہڈیوں پر کھال لٹک رہی تھی لیکن اس کی کمر میں خم برائے نام بھی نہ تھا۔ ہمیشہ تیر کی طرح سیدھا کھڑا رہتا۔ اس نے اگرچہ اب تک رچرڈ سے کبھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اس کی نظریں ہمہ وقت رچرڈ کا جائزہ لینے میں مصروف رہتیں۔

ان قبائلیوں کے ساتھ رہتے ہوئے تین ماہ بعد رچرڈ کو چاند کی رسم کا علم ہوا۔ یہ رسم بھی اس قبیلے کی طرح قدیم تھی اور نسل در نسل منتقل ہوتی آ رہی تھی۔ یہ قبیلہ دراصل صدیوں پہلے پیوبلو اور نواہو قبائل کے اختلاط سے معرض وجود میں آیا تھا اور اپنی ایک الگ حیثیت قائم کر کے ان قبیلوں سے الگ ہو کر موت کی وادی میں آباد ہو گیا تھا اور اب ان کی نسل آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔ اپنی نسل کو قائم رکھنے کے لیے قبیلے نے کچھ قدیم رسمیں اپنا لی تھیں اور چاند کی رسم بھی ان میں سے ایک تھی۔ چاند کی مختلف حالتوں کو انھوں نے مختلف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔

نیا ہلالی چاند بچوں کے لیے مخصوص تھا۔ جس روز نیا چاند طلوع ہوتا تو وہ اپنے چھوٹے بچوں کو پہاڑیوں پر بٹھا دیتے۔

چاند کے غروب ہونے تک ان بچّوں کو اکیلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ پھر انھیں واپس لے آتے۔

چاند کا پہلا چوتھائی حصّہ محبت کرنے والوں کے لیے مخصوص تھا۔ اس دوران وہ تمام لوگ جو کسی سے محبت کا دعویٰ کرتے ہوں جنگل میں چلے جاتے اور ان کی واپسی اس وقت ہوتی جب چوتھائی چاند ختم ہو جاتا۔ جبکہ پورا چاند جنگجوؤں کے لیے مخصوص تھا۔ اس دوران قبیلے کے جنگجو مختلف انداز میں اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے۔ چاند کا تیسرا چوتھائی حصّہ عمر رسیدہ لوگوں کے لیے مخصوص تھا۔ وہ لوگ یہ وقت عبادت میں گزار دیتے۔ چاند کا آخری چوتھائی حصّہ ان لوگوں کے لیے مخصوص تھا جو موت کی طرف گامزن ہوں۔ اس دوران وہ اپنی نجات کے لیے دُعا کرنے میں مصروف رہتے۔

چاند کے ہر حصّے کا تہوار بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا۔ ہر تہوار کا افتتاح مذہبی گیتوں سے ہوتا۔ بوڑھا ویلو جب مذہبی گیت گاتا تو بالکل یوں محسوس ہوتا جیسے دُور کہیں کتّے رو رہے ہوں۔ ویلو کے اپنے حصّے کا تہوار چاند کی آخری تاریخ پر ہوتا جب چاند صبح سے کچھ پہلو نمودار ہوتا اور دن کی روشنی پھیلنے سے پہلے ہی غائب ہو جاتا۔ ویلو یہ تہوار اکیلا ہی مناتا تھا کیونکہ اس کی عمر کا اور کوئی آدمی قبیلے میں موجود نہیں تھا جو اس کا ساتھ دیتا۔

اولو کی وجہ سے اگرچہ رچرڈ کو بھی قبیلے کے ایک فرد کی حیثیت سے قبول کر لیا گیا تھا لیکن اس وقت تک اسے ان کی مذہبی رسموں یا کسی تہوار میں شریک ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

وہ چاند کی آخری تاریخ تھی۔ مخصوص انداز میں ڈھول کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ رات کے وقت کسی صحرا کی سردی کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس مرحلے سے گزر چکے ہوں۔ اس رات بھی سردی تھی کہ ہڈیوں کے گودے تک میں اُترتی جارہی تھی۔ آسمان پر چاند کی خمدار لکیر بھی گویا سردی میں ٹھٹھری جارہی تھی۔ ڈھول کی آواز کے ساتھ اب ویلو کی بھی ٹھٹھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

رچرڈ کمبل میں سمٹا ڈھول اور گیت کی خوفناک آواز سنتا رہا۔ مرتے ہوئے چاند کے لیے یہ موت کا گیت تھا۔ ویلو کی ٹھٹھری اور کپکپاتی ہوئی آواز موت کا تاثر دینے کے لیے کافی تھی۔ رچرڈ نے اپنے گرد کمبل لپیٹ کر سونے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس طرف دیکھتا رہا جہاں سے آواز آرہی تھی۔

پَو پھٹ رہی تھی۔ آسمان پر سرخی پھیلنے لگی۔ اس کے ساتھ ہی ویلو کی آواز ڈوب گئی۔ چند سیکنڈ بعد ہی وہ رچرڈ کو واپس آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے مختصر سا لنگوٹ باندھ رکھا تھا اور پورا جسم مختلف رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔ وہ کسی بھٹکی ہوئی رُوح کی طرح خاموش، سر جھکائے، دبے قدموں جھونپڑی کی طرف آرہا تھا۔ وہ رچرڈ کے سامنے سے گزرتا ہوا اپنے جھونپڑے کی طرف غائب ہو گیا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد بستی میں زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ جگہ جگہ آگ روشن ہونے لگی اور بچّوں کے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ رچرڈ نے بھی اب اٹھ جانا ہی مناسب سمجھا۔

رچرڈ کو قبیلے میں رہتے ہوئے کئی ہفتے بیت چکے تھے۔ اس دوران اس نے نہ تو کسی کے مُنہ سے سونے کا نام سنا تھا اور نہ ہی کوئی ایسی چیز دیکھی تھی جس پر سونے کا گمان ہو سکتا لیکن اسے یقین تھا کہ اس قبیلے میں سونے کا کوئی بڑا ذخیرہ موجود تھا کیونکہ یہ قبائلی کوئی کام دھندہ نہیں کرتے تھے اور ظاہر تھا کہ سونے کا ذخیرہ ہوتے ہوئے انھیں محنت مشقت کا کوئی کام کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ قبیلے کی عورتیں اگرچہ کمبل بُنتی تھیں اور کچھ مرد بھیڑ بکریاں پالنے کے علاوہ تھوڑی بہت کھیتی باڑی بھی کرتے تھے لیکن رچرڈ کے خیال میں یہ سب کچھ محض اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لیے تھا ورنہ انھیں ان کاموں کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ انھیں جس چیز کی ضرورت ہوتی وہ میکلارن کی دکان سے لے آتے۔ اس قبیلے میں اگرچہ آپس میں چیزوں کے تبادلے یا خرید و فروخت کے لیے چاندی کے بٹن کرنسی کے طور پر رائج تھے مگر میکلارن کو ادائیگی کے لیے ان کا طریقۂ کار کچھ اور تھا۔ وہ میکلارن کے ہاں جانے سے پہلے بوڑھے ویلو سے ضرور مل لیتے۔ گویا ویلو ان کا خزانچی تھا اور قبیلے کے ہر فرد کی ضروریات کا خیال رکھنا اس کے فرائض میں شامل تھا۔

ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے رچرڈ کو یقین ہو چکا تھا کہ قبیلے میں یا اس کے آس پاس سونے کا کوئی ذخیرہ موجود تھا جس کا غالباً قبیلے والوں کو علم نہیں تھا اور ویلو نے انھیں یہ تاثر دے رکھا تھا کہ یہ سب کچھ اس کے جادُو کا کرشمہ ہے اور صرف رُوحانی پیشوا ہی انھیں سونا فراہم کر سکتا ہے۔

ویلو کے بارے میں یہ نظریہ قائم کرتے ہی رچرڈ نے اس کی نگرانی شروع کر دی۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ صرف ویلو ہی سونے کے ذخیرے تک اس کی رہنمائی کر سکتا تھا۔ ویلو کو بھی غالباً اپنی نگرانی کا شبہ ہو چکا تھا اور یہی وجہ تھی کہ کئی روز بعد بھی رچرڈ سونے کے ذخیرے کا سراغ نہیں لگا سکا تھا۔ اس دوران ویلو بستی سے باہر نہیں نکلا تھا۔ وہ ہر وقت بستی میں گھومتا رہتا۔ بات اگرچہ بہت کم کرتا لیکن اس کی نظریں سرچ لائیٹس کی طرح چاروں طرف گھومتی رہتیں۔ ایک ایک چیز اس کی نگاہوں میں

تھی۔

اس قبیلے کی تاریک راتیں ان لوگوں سے منسوب کر رکھی تھیں جو مر چکے تھے۔ ان راتوں میں قبیلے کے تمام افراد الاؤ کے گرد بیٹھے مرنے والوں کی باتیں کرتے رہتے۔ اس سے پہلے وہ آگ کے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ان کے مُردہ عزیزوں کی رُوحیں وہاں بیٹھی آگ تاپ رہی ہیں۔ قبیلے کے مُردہ سرداروں کے لیے بھی جگہیں مخصوص کر دی جاتیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ ان چبوتروں پر بیٹھی ہوئی مُردہ سرداروں کی رُوحیں ان کی باتیں سن رہی ہیں۔ اس لیے وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہمیشہ ان سرداروں کے تعریفی پہلوؤں پہ ہی گفتگو کرتے تاکہ رُوحیں ان سے خوش رہیں۔

رات گزر جاتی۔ صبح کی روشنی پھیلتے ہی وہ اپنے اپنے جھونپڑوں میں جا کر سو جاتے اور شام تک بستی میں سناٹا سا طاری رہتا۔

وہ چاند کی آخری تاریخیں تھیں۔ رچرڈ اپنے جھونپڑے میں بیٹھا آگ کے الاؤ کے گرد جمع قبیلے کے افراد کو دیکھتا رہا۔ دفعتاً اس کے ذہن میں خیال اُبھرا کہ اسے بھی قبیلے کی رسوم میں حصّہ لینا چاہیے۔ دوسرے دن اس نے سردار ہیگاٹ سے بات کی کہ چونکہ اسے قبیلے کے ایک فرد کی حیثیت سے قبول کیا جا چکا ہے اس لیے اسے بھی قبیلے کی مذہبی رسوم اور تہواروں میں حصّہ لینے کی اجازت دی جانا چاہیے۔ سردار ہیگاٹ نے بلا حیل و حجّت اجازت دے دی۔

فوراً ہی پورے قبیلے میں یہ بات پھیل گئی کہ سردار نے رچرڈ کو بھی مذہبی رسوم میں حصّہ لینے کی اجازت دے دی ہے۔ بگ لک نے اس پر سردار سے شدید احتجاج کیا۔ رچرڈ اُس احتجاج کی وجہ سمجھتا تھا۔ پورے قبیلے میں پانچ چھ افراد ہی ایسے تھے جو محبّت کرنے والوں کی رسم میں حصّہ لینے کے قابل سمجھے جا سکتے تھے اور بگ لک کو اندیشہ تھا کہ اس رسم کے دوران رچرڈ اونو پر ڈورے ڈالنے میں کامیاب نہ ہو جائے کیونکہ وہ خود بھی اونو کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ممکن ہے سردار اس کا احتجاج مان کر اپنا فیصلہ واپس لے لیتا لیکن اسی وقت اونو نے سردار کے کان میں کچھ سرگوشیاں کیں اور سردار نے اعلان کر دیا کہ رچرڈ ان کی تمام رسموں میں ضرور حصّہ لے گا۔ بگ لک جزبز ہو کر رہ گیا۔

نئے چاند کا پہلا چوتھائی حصّہ شروع ہوتے ہی قبیلے کے رُوحانی پیشوا ویلو نے مخصوص انداز میں ڈھول بجانا شروع کر دیا۔ حسبِ معمول اس نے اپنے جسم کو مختلف رنگوں میں رنگ رکھا تھا اور وہ مرتعش لہجے میں محبت کرنے والوں کا ولولہ انگیز گیت گانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ویلو بھی غالباً اچھی طرح جانتا تھا کہ ان کی نسل ختم ہو رہی ہے اس لیے اس کے گیت میں اداسی کا عنصر نمایاں تھا۔

ویلو کا گیت جاری تھا اور قبیلے کے تمام افراد ہاتھ میں ہاتھ ڈالے مقدس پہاڑی پر جمع ہو رہے تھے۔ وہ نوجوان افراد جو اس رسم میں حصّہ لینے والے تھے، قبیلے کے دوسرے افراد سے الگ تھلگ تھے۔ بالآخر انھوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑ دیے اور پہاڑی کے دوسری طرف اترنے لگے۔

یہ رسم خاصی دلچسپ تھی۔ اس میں حصّہ لینے والے مرد اور عورتیں الگ الگ جنگل میں گھومتے رہتے۔ اس دوران اگر کسی مرد اور عورت کی ملاقات ہو جاتی اور وہ چاند کا یہ چوتھائی حصّہ ختم ہونے تک اکٹھے رہتے تو یہ سمجھ لیا جاتا کہ انھوں نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا ہے۔ اس کے بعد سے انھیں میاں بیوی سمجھا جانے لگتا تھا۔

اس میں شبہ نہیں کہ قبیلے کا ہر نوجوان اونو کے خواب دیکھ رہا تھا لیکن بگ لک کچھ زیادہ ہی پُرامید تھا۔ وہ اگرچہ پہلے بھی اس رسم کے لاتعداد مرحلوں سے گزر چکا تھا لیکن اس نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔

رسم کے مطابق پہلے لڑکیوں کو رخصت کیا گیا۔ اس کے چند منٹ بعد مردوں کی باری آئی۔ اس رسم میں حصّہ لینے والی لڑکیوں کی تعداد تین تھی۔ ان میں ایک تو بے تحاشا موٹی تھی۔ دُور سے دیکھنے پر یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی ڈرم لڑھکتا ہوا چلا آ رہا ہو۔ دوسری واجبی سی تھی اور تیسری اونو تھی، قبیلے کی حسین ترین لڑکی۔ مرد چار تھے جن میں رچرڈ بھی شامل تھا۔ ان میں ایک تو انتہائی بدصورت

تھا اور شاید ہی دنیا کی کوئی لڑکی اس کی طرف نظر بھر کر دیکھنا پسند کرتی ہو لیکن وہ بھی ادلنو کا امیدوار تھا۔

لڑکیوں کی روانگی کے چند منٹ بعد جب مردوں کو پہاڑی کے دوسری طرف اترنے کی اجازت دی گئی تو رچرڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ خواب میں چل رہا ہو۔ کچھ ہی دیر بعد اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے ٹیلے پر کھڑے پایا۔

جنگل میں لڑکیوں کی تلاش جاری تھی۔ سب کی توجہ کا مرکز ادلنو تھی۔ کبھی تو وہ جان بوجھ کر کسی کے سامنے آجاتی، چند منٹ باتیں کرتی اور پھر کسی وحشی ہرنی کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی سے جھاڑیوں میں غائب ہو جاتی۔

رچرڈ ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگائے بیٹھا بے مقصد سی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اسے ادلنو اور بگ لک دکھائی دیے گئے۔ بگ لک، ادلنو کی کلائی پکڑ کر اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا۔ وہ ایک جھاڑی کے قریب بیٹھ گئے۔ بگ لک اسے باتوں سے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ادلنو خاموش تھی۔ بالآخر اس نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑائی اور اٹھ کر ایک طرف چلنے لگی۔ بگ لک اپنی جگہ پہ بیٹھا چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر خود بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔ ادلنو کچھ دور تک تو نظر آتی رہی پھر یکایک نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

رچرڈ دلچسپ نگاہوں سے یہ کھیل دیکھ رہا تھا۔ بگ لک ایک جگہ پر کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس نے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی فضا نسوانی قہقہوں سے گونج اٹھی لیکن چند سیکنڈ بعد ہی بگ لک جھاڑیوں سے نکل آیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مایوسی تھی۔ اسی لمحہ جھاڑیوں سے موٹی لڑکی کو نکلتے دیکھ کر رچرڈ کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ وہ موٹی لڑکی بگ لک کے بازو سے لپٹی کچھ کہہ رہی تھی اور بگ لک مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ بالآخر اس نے لڑکی کو ایک طرف دھکیل دیا اور خود جھاڑیوں میں جھانکتا ہوا تیزی سے ایک طرف بڑھنے لگا۔ دفعتاً فضا نقرئی قہقہوں سے گونج اٹھی۔ یوں محسوس ہوا تھا جیسے چاندی کی گھنٹیاں گنگنا اٹھی ہوں۔ یہ آواز دائیں طرف قدرے اونچے ٹیلے سے آئی تھی۔ بگ لک تیزی سے گھوم کر دیوانہ وار اس طرف دوڑنے لگا لیکن ٹیلے پر پہنچ کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر مایوسی پھیل گئی اور وہ پھر بوجھل سے قدم اٹھاتا ہوا چلنے لگا۔ اس کی نظریں سرچ لائیٹس کی طرح ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔

چاند غروب ہو رہا تھا۔ وہ سب لوگ ایک ایک کر کے جنگل سے نکل کر مقدس پہاڑی پر پہنچ گئے جہاں دیلو، ہیکاٹ اور چند اور افراد موجود تھے۔ اس رسم میں حصہ لینے والے سب لوگ الگ الگ واپس آئے تھے جس کا مطلب تھا کہ اس رات کسی نے کسی کو پسند نہیں کیا تھا۔

دوسری رات یہ کھیل دوبارہ شروع ہوا۔ رچرڈ مقدس پہاڑی سے اتر کر درختوں کے سائے میں چلتا رہا۔ دفعتاً موٹی لڑکی نے ایک جھاڑی سے نکل کر اسے دبوچ لیا۔ وہ چاند غروب ہونے تک رچرڈ کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی جس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے کو پسند کر چکے تھے لیکن رچرڈ اس ڈھول کو اپنے گلے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ وہ اسے جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔



وہ چوتھی رات تھی۔ چاروں طرف چاند کی روشنی بکھری ہوئی تھی۔ اس مہینے محبت کرنے والوں کو ایک دوسرے کے انتخاب کے لیے آخری موقع تھا۔ اگلی رات قبیلے کے ہنگیموؤں کے لیے مخصوص تھی۔

بگ لک پاگلوں کی طرح ادلنو کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے ادلنو کو پکڑ بھی لیا تھا اور وہ پندرہ بیس منٹ تک باتیں کرتے رہے تھے۔ رچرڈ اس وقت قریب ہی جھاڑیوں میں موجود تھا۔ بگ لک کے الفاظ اگرچہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے لیکن لہجے کی مایوسی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ادلنو اس کی بات ماننے کو تیار نہیں ہے۔ بالآخر ادلنو اسے چھوڑ کر چلی گئی اور بگ لک وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا۔ قاعدے کے مطابق اگر کوئی لڑکی یا لڑکا دوسری مرتبہ کسی کو ٹھکرا دے تو پھر وہ اس کا تعاقب نہیں کر سکتا تھا۔

رچرڈ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے ایک طرف چلتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ادلنو کو تلاش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے قبیلے کے آدمیوں کو جس طرح چکمہ دے رہی تھی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ رچرڈ کو تو وہ پورے جنگل میں نچا ڈالے گی۔ دفعتاً وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ وہ موٹی لڑکی ایک بار پھر اس کے سامنے آگئی تھی۔ رچرڈ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اسے آرام سے سمجھانے کی کوشش کی جائے یا ڈانٹ ڈپٹ دیا جائے تاکہ وہ اس کا خیال ذہن سے نکال دے۔

"اب تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔" موٹی لڑکی نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں کہا۔ اس کی نظریں رچرڈ کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"دیکھو لڑکی!" رچرڈ نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "میں تمہارے لیے اجنبی ہوں۔ میرا خیال ذہن سے نکال دو۔ میرے پیچھے وقت

ضائع کرنے کے بجائے تم اپنے قبیلے کے کسی نوجوان کا انتخاب کیوں نہیں کر لیتیں۔"

"اگر تم میری بات مان لو تو فائدے میں رہو گے۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں تمہیں اس جگہ لے جا سکتی ہوں جہاں ڈھیروں سونا موجود ہے۔" آخری الفاظ اس نے سرگوشیانہ لہجے میں کہے تھے اور ساتھ ہی محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا بھی تھا۔

رچرڈ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر کسی کو ان باتوں کا علم ہو گیا تو دونوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا لیکن اسے یقین تھا کہ یہ باتیں کسی اور کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ یہ لڑکی بھی اسی قبیلے کی فرد تھی اور قرب و جوار میں کسی کی موجودگی کو محسوس کرنے کی حس اس میں بھی موجود تھی۔ اس نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی یہ بات کہی ہو گی۔

"مجھے سونے کی ضرورت نہیں ہے۔" رچرڈ نے اپنی اندرونی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "سونا صرف کھانے پینے کی چیزوں کے حصول کے لیے تلاش کیا جاتا ہے اور یہاں ایسی چیزوں کی کمی نہیں ہے اس لیے مجھے سونے سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

رچرڈ جواب کا انتظار کیے بغیر آگے بڑھ گیا۔ اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے اور وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اس کے لیے بہترین موقع تھا۔ وہ لڑکی کی بات مان کر اسے اپنی بیوی کی حیثیت سے منتخب کر لیتا پھر اس کے ذریعے سونے کے ذخیرے تک پہنچ جاتا اور پھر کسی رات اپنی ضرورت کے مطابق سونا سمیٹ کر چپکے سے رخصت ہو جاتا۔

ممکن ہے قبائلی اس کا تعاقب کرنے کی کوشش کرتے لیکن رات ہی رات میں اسے کافی دُور نکل جانے کا موقع مل جاتا۔ مزید برآں اس کے پاس رائفل بھی موجود تھی جو اسے تعاقب کرنے والوں سے محفوظ رکھ سکتی تھی لیکن پھر دفعتاً اس کی ذہنی رو بہک گئی۔ مہذب دنیا میں کیا رکھا تھا۔ انسان ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبا رہتا ہے اور پھر قانون کی پابندیاں! کسی معاشرے کا پابند رہتے ہوئے انسان اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔ یہاں صورتِ حال اس کے برعکس تھی۔ نہ کوئی پابندی نہ کوئی ٹیکس۔ اسے ہر طرح کی آزادی حاصل تھی اور کسی چیز کی کمی بھی نہیں تھی۔ وہ واپس جا کر شہر کی ہنگامہ خیز زندگی کی مشینری کا پرزہ بننے کی کوشش کیوں کرے؟ یہ آزادی کیوں چھوڑے؟

رچرڈ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے ایک طرف چلتا رہا۔ وہ

پرستار



ایک بہت مشہور ایکٹریس نے جب اپنے ایک پرستار کا خط پڑھنا شروع کیا تو اُسے بہت خوشی ہوئی کیوں کہ خط میں اُسے اپنے ملک کا ہی نہیں، دنیا کی عظیم ترین اداکارہ قرار دیا گیا تھا۔ اس کی شخصیت اور فن کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے گئے تھے۔ بیزاری اُسے آخری دو جملے پڑھ کر ہوئی۔ لکھا تھا۔ "یہ خط کوئلے سے لکھنے کے لیے معذرت چاہتا ہوں۔ دراصل ہم لوگوں کو یہاں پاگل خانے میں کوئی بھی نوکیلی چیز پاس رکھنے کی اجازت نہیں۔"

جھاڑیوں کے ایک جھنڈ کے اُوپر سے گھوم کر دوسری طرف پہنچا ہی تھا کہ جھاڑیوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ رچرڈ تیزی سے اس طرف گھوم گیا۔ وہ اونو تھی جو جھاڑیوں سے نکل کر ایک طرف دوڑنے کی تیاری کر رہی تھی۔

"رُک جاؤ اونو! بھاگنا مت!" رچرڈ نے کہا۔

اونو سیدھی ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ رچرڈ کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ اس وقت اونو جان بوجھ کر اس کے سامنے آئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس نے بہت پہلے اس کے قدموں کی آواز سن لی ہو گی اور بھاگنا ہوتا تو اس کی نظروں میں آئے بغیر بھاگ جاتی لیکن جھاڑیوں سے نکلنے کے لیے اس نے رچرڈ کا انتظار کیا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ خود بھی اس کے سامنے آنا چاہتی تھی۔ رچرڈ اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کہ اونو نے اس کی اور موٹی لڑکی کی باتیں سن لی ہوں گی۔

"میں جانے کیا سوچ رہی تھی کہ تم نے مجھے ڈرا دیا۔" اونو اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا سوچ رہی تھیں؟" رچرڈ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

اونو نے لمحہ بھر کو رچرڈ کی طرف دیکھا اور پھر یوں ساکت ہو گئی جیسے کسی قسم کی کوئی آواز سننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"وہ آ رہا ہے۔" بالآخر وہ بولی۔ "تم میرے ساتھ چلتے

رہو گے اور اسے ہم بالکل نظرانداز کر دیں گے۔"

رچرڈ نے کان لگا دیے لیکن جھاڑیوں میں ہوا کی سرسراہٹ کے علاوہ اسے کسی قسم کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔ لیکن اس کے خیال میں اونو کا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے یقیناً قرب و جوار میں بگ لک کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔

"دبے قدموں چلتے رہو۔" اونو نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے دوسری طرف ڈھلان اترنے لگے۔

ایک جگہ وہ رک گئے۔ اونو نے ایک بار پھر کچھ سننے کی کوشش کی، پھر رچرڈ کا ہاتھ تھامے درختوں کے تاریک سائے میں دبک گئی۔

"اب ہم محفوظ ہیں۔" وہ سرگوشیانہ لہجے میں بولی۔

رچرڈ نے غیر محسوس انداز میں اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں سنسنی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ یکایک اسے احساس ہونے لگا تھا کہ وہ اپنے دل میں اس وحشی لڑکی کے لیے کچھ عجیب سا جذبہ محسوس کرنے لگا تھا۔

"ہوں!" اونو نے تاریکی میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ "تو تم قبیلے کی کسی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتے بلکہ سونا چرا کر یہاں سے بھاگ جانا چاہتے ہو؟"

"اس کا مطلب ہے تم نے ہماری باتیں سن لی تھیں۔" رچرڈ بولا۔

"ہاں۔"

رچرڈ نے اپنے جسم کا بوجھ ایک پیر سے دوسرے پیر پر منتقل کیا اور خاموشی سے تاریکی میں گھورتا رہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اونو کی اس بات کا کیا جواب دے۔

"کیوں۔ تم ایسا کیوں کرنا چاہتے ہو؟"

"تم غلط سوچ رہی ہو۔ مجھے سونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

اونو اس کے قریب آ گئی اور اس کے بازو سے لپٹتے ہوئے بولی۔ "میں نے سب کچھ سن لیا تھا۔ تم دوسرے مہذب انسانوں سے کتنے مختلف ہو۔ کیا تم واقعی ہمیشہ کے لیے یہاں رہنا چاہتے ہو اور تمہیں سونے سے کوئی دلچسپی نہیں! کیوں؟"

"اس لیے کہ میں صرف اور صرف تمہیں چاہتا ہوں۔" رچرڈ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

رچرڈ کا خیال تھا کہ یہ بات سنتے ہی اونو اسے چھوڑ کر بھاگ جائے گی لیکن اس کے برعکس وہ اس کے ساتھ چپکی کھڑی رہی۔ رچرڈ نے نظریں اٹھا کر دیکھا چاند غروب ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔

"تو کیا واقعی تمہیں سونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے؟" اونو نے ایک بار پھر پوچھا۔

"بالکل نہیں۔ میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں کہ مجھے سونے سے نہیں صرف تم سے دلچسپی ہے۔" رچرڈ نے کہا اور اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے واقعی اونو کے علاوہ دنیا کی کسی اور چیز سے کوئی دلچسپی نہ رہی ہو۔

اس وقت تک وہ دونوں کھڑے تھے۔ اونو رچرڈ کو ساتھ لیتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی اور اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکاتے ہوئے بولی۔ "کچھ ہی دیر میں چاند غروب ہو جائے گا رچرڈ!"

"تم تو میرے ساتھ ہی واپس چلو گی نا!" رچرڈ نے اس کی طرف دیکھا۔

اونو چند لمحے خاموش رہی۔ پھر رچرڈ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ جملہ تم نے شاید اس لیے کہا ہے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔" وہ مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی۔ "لیکن تمہارے دل میں اب بھی سونے کی طلب موجود ہے۔ تم یہاں صرف سونے کی تلاش میں آئے ہو جس میں ناکام ہونے کے بعد تم نے شادی کا فیصلہ کیا ہے تاکہ میرے ساتھ سونا بھی حاصل کر سکو۔ اگر میں شادی پر آمادہ نہ ہوں تو تم یقیناً موٹی فلنٹ سے شادی کر لو گے۔ تم صرف اور صرف سونا حاصل کرنا چاہتے ہو۔"

رچرڈ بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اونو کو اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کرتا رہا لیکن اونو نے اس کی ایک نہیں سنی اور اپنی ہی کہتی رہی۔ رچرڈ نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ اونو نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور چھلاوے کی طرح تاریکی میں غائب ہو گئی۔

چاند غروب ہو چکا تھا۔ رچرڈ بوجھل بوجھل سے قدم اٹھاتا ہوا بستی کی طرف واپس چل دیا۔

وہ محبت کرنے والوں کے لیے اس چاند کی آخری رات تھی۔ اس رات کے بعد اونو، رچرڈ کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ بگ لک نے قبیلے کے بڑے بوڑھوں کے کان بھر دیے تھے اور رچرڈ نے محسوس کیا تھا کہ قبیلے کے لوگ اب اسے پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھ رہے تھے۔

ایک روز صبح سویرے رچرڈ نے اپنی رائفل سنبھالی اور



شکار پر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ قبیلے میں اگرچہ شکار کیے ہوئے جانوروں کے گوشت کا اتنا ذخیرہ موجود تھا کہ کئی روز تک شکار کی ضرورت نہیں تھی لیکن رچرڈ محض وقت گزاری کے لیے بستی سے نکلنا چاہتا تھا۔

بستی سے تقریباً ایک میل دور ایک جگہ جھاڑیوں میں حرکت محسوس کرکے رچرڈ نے رائفل سیدھی کرلی۔ وہ فائر کرنا ہی چاہتا تھا کہ دفعتاً اولو جھاڑیوں سے نکل کر سامنے آگئی۔

"میرا خیال ہے تم اچھے شکاری نہیں ہو۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولی۔ "ہرن کی قوتِ شامہ بہت تیز ہوتی ہے۔ وہ دور ہی سے شکاری کی بو سونگھ لیتا ہے۔ کوئی ہرن اس طرح جھاڑیوں میں بیٹھ کر شکاری کے قریب آنے کا انتظار نہیں کرتا۔"

"میں نے جھاڑیوں میں حرکت دیکھ کر رائفل اٹھائی تھی۔" رچرڈ نے خفت مٹاتے ہوئے کہا۔

اولو نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی پگڈنڈی پر چلنے لگی۔ رچرڈ اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ ایک گھاٹی پر پہنچ کر اولو رک گئی۔ چند لمحے محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتی رہی پھر رچرڈ کا ہاتھ پکڑ کر گھاٹی اترنے لگی۔ آگے ایک چھوٹی سی مسطح چٹان تھی جس کے دوسری طرف ایک تنگ سی کھاڑی تھی۔ ایک جگہ رک کر وہ ایک بار پھر محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھتی رہی۔ پھر جھک کر سامنے پڑی ہوئی شاخوں اور خشک پتوں کا ڈھیر ایک طرف ہٹانے لگی۔ آگے ایک تنگ سا راستہ تھا۔ رچرڈ منہ سے ایک لفظ نکالے بغیر اس تنگ سی دراڑ میں اس کے پیچھے چلتا رہا۔ تقریباً بیس گز بعد آگے چٹان میں ایک غار کا تنگ سا دہانہ نظر آرہا تھا۔

اولو نے غار میں داخل ہوکر دیوار میں ٹنگی ہوئی ایک مشعل اٹھا کر روشن کرلی اور آگے بڑھنے لگی۔ رچرڈ بھی اس کے پیچھے چلتا رہا۔ مشعل کی لرزتی ہوئی روشنی میں ان کے سائے غار کی دیواروں پر بھوتوں کی طرح رقص کرتے ہوئے محسوس ہورہے تھے۔ غار میں سیلن اور ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ دفعتاً ایک چمگادڑ رچرڈ کے سر کے بالوں کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ رچرڈ بڑی تیزی سے نیچے جھک گیا تھا۔

اولو ایک جگہ رک گئی اور مشعل والا ہاتھ آگے بڑھا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ رچرڈ بھی متجسس نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے سامنے پانی کی ایک چھوٹی سی ندی تھی۔ پانی کسی طرح چٹانیں کاٹتا ہوا پہاڑی کے نیچے تک پہنچ گیا تھا۔ شفاف پانی میں چھوٹے چھوٹے پتھر چمکتے ہوئے نظر آرہے تھے۔

رچرڈ کی نظریں چند فٹ دائیں جانب اس جگہ رک گئیں جہاں پانی ایک چھوٹے سے ڈیم کی صورت میں جمع ہورہا تھا۔ اس سے آگے پانی پھر ایک ندی کی صورت میں آگے بڑھ جاتا تھا لیکن رچرڈ کی نظریں اس ڈیم پر گویا جم کر رہ گئی تھیں۔ مشعل کی روشنی میں ڈیم میں ناچتے ہوئے سنہرے ذرات چمک رہے تھے۔ رچرڈ آگے بڑھ کر نیچے جھک گیا۔ پانی کے نیچے بکھرے ہوئے پتھر اور چٹان کی دیواریں بھی چمک رہی تھیں۔

"دیکھ لو!" اولو نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ "یہ ہمارے قبیلے کا خزانہ ہے۔ اس چٹان کے اندر اتنا سونا موجود ہے کہ اگر برسوں تک نکالا جاتا رہے تو اس میں کمی نہیں آئے گی۔"

اولو غلط نہیں کہہ رہی تھی۔ رچرڈ سیدھا ہوکر کھڑا ہوگیا۔ اولو دائیں طرف چند قدم آگے بڑھ گئی اور پھر مشعل کی روشنی میں جو کچھ بھی نظر آیا اسے دیکھ کر رچرڈ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ وہ تین انسانی ڈھانچے تھے جو ایک قطار میں چٹان کے ساتھ ٹکے ہوئے تھے۔

"یہ دیکھ رہے ہو؟" اولو نے مشعل سے انسانی ڈھانچوں کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ تم جیسے ان لالچی انسانوں کے ڈھانچے ہیں جو طالع آزمائی کرتے ہوئے یہاں آئے تھے اور ہمارا یہ خزانہ چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔ لالچ اور ہوس کا نتیجہ تو یہی ہوتا ہے نا۔"

"انہیں قتل کیا گیا تھا؟" رچرڈ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"قتل!" اولو نے حقارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک طرف تھوک دیا۔ "جب تم جیسے مہذب انسانوں نے ہماری بستی پر

حملہ کر کے ہمیں مرنے کے لیے تپتے ہوئے بے آب و گیاہ صحراؤں میں دھکیل دیا تھا تو اس وقت کسی نے نہیں کہا تھا کہ ایک پوری نسل کو قتل کیا جا رہا ہے اور اب جبکہ برسوں کے مصائب جھیلنے کے بعد ہمیں قیمتی دھات کا یہ ذخیرہ ملا ہے تو ہر شخص ہم سے پیار اور ہمدردی جتانے کے لیے چلا آ رہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انھیں ہم سے نہیں اس سونے سے دلچسپی ہے جسے وہ چوری کر کے لے جانا چاہتے ہیں اور ہمیں ایک بار پھر نانِ شبینہ سے محروم کر دینا چاہتے ہیں۔"

رچرڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اس موضوع پر بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"ہاں۔" اولو نے سرگوشیانہ لہجے میں بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "انھیں ہماری اس دولت کا پتا چل گیا ہے اور وہ وقتاً فوقتاً اسے چوری کرنے کے لیے یہاں آتے رہتے ہیں لیکن ہمارے بہادر جنگجو ان کا تعاقب کر کے انھیں موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ان کی لاشیں اسی غار میں ڈال دی جاتی ہیں۔ سونے کی چٹان کے قریب، تاکہ مرنے کے بعد وہ سونے ہی میں دفن رہیں۔ یہ صرف تین نمائشی ڈھانچے ہیں۔ لیکن اس اُبھرے ہوئے پتھر کے دوسری طرف گہرا کھڈ ہے جو ایسے لاتعداد ڈھانچوں سے پٹا پڑا ہے لیکن ایک بات بتا دوں رچرڈ!" اولو نے رچرڈ کے چہرے پر نظریں جما دیں اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بات جاری رکھتے ہوئے بولی۔ "یہاں جو بھی طالع آزما آیا، بے وقوف ثابت ہوا۔ سونا چرانے کے بعد انھوں نے فرار کے لیے وہ پہاڑی راستہ اختیار کیا جو انھیں سڑک کی طرف لے جا سکتا تھا۔ اگر وہ عقلمند ہوتے تو فرار کے لیے صحرا کا رُخ کرتے۔ اس طرح انھیں گرمی، بھوک اور پیاس کا تو سامنا کرنا پڑتا لیکن ہوا سے ریت پر اُن کے قدموں کے نشان مٹ جاتے اور تعاقب کرنے والوں کے غضب سے بچ کر کہیں نہ کہیں پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے۔"

اولو خاموش ہو گئی۔ کئی سیکنڈ تک جب رچرڈ کچھ نہیں بولا تو اس نے دوبارہ بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "قبیلے کا روحانی پیشوا بوڑھا ویلو اس خزانے کا محافظ ہے۔ چاند کی آخری رات جب ویلو مقدس پہاڑی پر اپنے حصے کی مذہبی رسم کی ادائیگی میں مصروف ہوتا ہے تو اس وقت خزانے تک پہنچنے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ اس وقت اگر کوئی سونا چرانا چاہے تو اس کے لیے فرار کا بہترین موقع ہوگا۔ جب تک دوسروں کو پتا چلے گا وہ اس وقت تک بہت دور نکل چکا ہوگا۔"

"گویا تم مجھے یہ بتانے کی کوشش کر رہی ہو کہ سونا چرا کر کس طرح فرار ہوا جا سکتا ہے؟" رچرڈ نے اس کے چہرے پر نظریں جما دیں اور اولو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "کیوں؟" رچرڈ کی نگاہوں میں الجھن سی تیر گئی۔

"میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ واقعی تم مجھ سے محبت کرتے ہو یا سونا حاصل کرنے کے لیے مجھے بھی دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہو۔" اولو نے کہا۔ "اگر تمھارے دل میں صرف سونے کی چاہت ہے تو میں نے تمھیں راستہ بتا دیا ہے اور اگر تمھیں واقعی مجھ سے محبت ہے تو اگلے چاند پر جب محبت کرنے والوں کی رسم شروع ہوگی تو ہم دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے واپس آئیں گے اور۔۔۔" وہ دفعتاً خاموش ہو گئی اور مشعل بجھا کر چند لمحے کچھ سننے کی کوشش کرتی رہی پھر سرگوشی میں رچرڈ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر تاریک غار میں مزید آگے بڑھنے لگی۔

وہ ایک موڑ گھوم کر چٹان کی آڑ میں دبک گئے۔ چند سیکنڈ بعد ہی غار میں قدموں کی ہلکی سی چاپ سنائی دی پھر مدھم سی روشنی پھیل گئی۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس نے غار میں داخل ہو کر مشعل جلا لی تھی۔ قدموں کی آواز ایک جگہ رُک گئی۔ رچرڈ نے جھانک کر دوسری طرف دیکھا۔ وہ قبیلے کا روحانی پیشوا ویلو تھا جو چمکتی نگاہوں سے ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

کئی منٹ گزر گئے۔ ویلو پانی کے ڈیم کے قریب کھڑا محتاط نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے جھریوں پڑے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کچھ سننے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔ پھر مطمئن ہو کر وہ پانی پر جھک گیا۔ سونے کی چند ڈلیاں اُٹھا کر اپنے لبادے کی جیب میں ڈالیں اور واپس چلا گیا۔ دہانے کے قریب پہنچ کر اس نے مشعل بجھا دی۔ اس کے ساتھ ہی غار میں ایک بار پھر گہری تاریکی چھا گئی۔

وہ دونوں تقریباً ایک گھنٹے تک تاریکی میں دبکے رہے پھر اولو نے کہنی کا ٹھوکا دے کر رچرڈ کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں غار سے باہر آ گئے۔



اگلے دو دنوں میں رچرڈ غار کے بارے میں سوچتا رہا۔ دن کے وقت تو اس کا دھیان کسی حد تک بٹا رہتا لیکن رات کو لاتعداد سوچیں اس کے ذہن پر یلغار کر دیتیں۔ وہ اولو کے بارے میں سوچتا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ وحشی ہرنی اس کی زندگی کا جزو بن چکی ہے۔ اس کے بغیر وہ زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اولو کا انتخاب کر لے تو محبت کے معاملے میں وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھے گا لیکن اولو کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کا ذہن سونے میں الجھ جاتا۔ اولو سے

اسے صرف محبت ملتی جبکہ سونے سے دنیا کی ہر چیز خریدی جاسکتی تھی۔ اس کے پاس دولت ہوگی تو دنیا کی حسین ترین لڑکیاں اس کے قدموں میں لوٹیں گی۔

اس کا ذہن بُری طرح الجھا ہوا تھا۔ اس قبائلی لڑکی نے اسے بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا تھا۔ اودنو نے اسے سونے کے حصول اور فرار کا راستہ سمجھانے کے ساتھ ہی اس کے پیروں میں محبت کی زنجیر بھی ڈال دی تھی۔ اگر وہ سونے کا خیال ذہن سے نکال دے تو اگلے چاند پر محبت کرنے والوں کی رسم کی رات وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے جنگل سے نکل کر مقدس پہاڑی پر آئیں گے اور اس طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔

دن گزرتے رہے اور رچرڈ کے اضطراب میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی راتوں کی نیند اڑ چکی تھی۔ ذہن بُری طرح الجھا ہوا تھا۔ کبھی اودنو کے بارے میں سوچتا اور کبھی کبھی سونے کی چمک اودنو کی محبت پر غالب آجاتی۔ کوئی حتمی فیصلہ کرنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ اس کا ذہن عجیب سی اذیت کا شکار تھا۔

وہ چاند کی آخری رات تھی اور یہ رات بوڑھے ویلو کے لیے مخصوص تھی۔ رات کا آخری پہر تھا۔ رچرڈ اپنے جھونپڑے میں لیٹا آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں چاند کی مدھم سی خم دار لکیر نظر آرہی تھی۔

دفعتاً ڈھول کی آواز سن کر وہ چونک گیا۔ بوڑھا ویلو مقدس پہاڑی پر پہنچ کر اپنی رسم شروع کر چکا تھا۔ رچرڈ چشم تصور سے ویلو کو دیکھنے لگا۔ جھریوں بھرا چہرہ اور چمکتی ہوئی آنکھیں۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ اگر شیطان انسانی شکل میں ہوتا تو اس کا چہرہ ویلو سے مختلف نہ ہوتا۔

رچرڈ کے ذہن میں اودنو کے کہے ہوئے الفاظ گونجنے لگے۔ غار سے سونا چرانے اور فرار ہونے کے لیے یہ بہترین وقت تھا۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر سونے کا خیال ذہن سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا لیکن سونے کا خیال اس کے ذہن سے چپک کر رہ گیا تھا۔ اس کا جسم پسینے میں تر ہونے لگا اور وہ کہنیوں کے سہارے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا۔ ویلو کے ڈھول کی آواز کے علاوہ پوری بستی مکمل سناٹے میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ڈھول کی آواز بند ہوگئی تھی اور اب ویلو کی کپکپاتی ہوئی مدھم سی آواز اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھی۔ گیت کے ساتھ رہ رہ کر ڈھول کی تھاپ بھی سنائی دے رہی تھی۔ آواز بہت مدھم تھی جیسے رات کی نبضیں ڈوب رہی ہوں، دل کی دھڑکن بند ہو رہی ہو۔

رچرڈ جھونپڑے سے نکل آیا۔ اس کے قدم غیر ارادی طور پر اس غار کی طرف اٹھنے لگے جہاں سونے کا ذخیرہ اس کا منتظر تھا۔

*

چاند غروب ہو چکا تھا۔ پو پھٹنے والی تھی۔ رچرڈ بستی سے کئی میل دور آچکا تھا۔ وہ جس پہاڑی پر چل رہا تھا اس کے دوسری طرف وہ صحرا تھا جسے عبور کر کے تعاقب کرنے والوں سے محفوظ رہا جاسکتا تھا۔

رچرڈ تقریباً تین فٹ چوڑی پٹی پر چل رہا تھا۔ اس کے ایک طرف عمودی چٹان تھی اور دوسری طرف سیکڑوں فٹ گہرا کھڈ۔ اس نے ایک ہاتھ سے کندھے پر لدے ہوئے تھیلے کو سنبھال رکھا تھا جس میں تقریباً پندرہ بیس سیر سونا بھرا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ چٹان کا سہارا لیے ہوئے چل رہا تھا۔

وہ چٹان کا ایک موڑ گھوما ہی تھا کہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ سامنے اودنو کھڑی تھی۔ اسے دیکھ کر رچرڈ کے مسام تیزی سے پسینا اگلنے لگے۔

”مجھ جیسی قبائلی لڑکی جب کسی سے محبت کرتی ہے تو وہ اس طرح دھوکا نہیں کھاسکتی۔ میں نے تم پر اعتبار کر لیا تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ تم سونا چرا کر بھاگنے کی کوشش کروگے اور فرار کے لیے یہی راستہ اختیار کروگے۔ میں تو بہت دیر سے یہاں تمہاری منتظر تھی۔“ اودنو کہتی ہوئی آگے بڑھی۔

”میرے راستے سے ہٹ جاؤ اودنو!“ رچرڈ بولا۔ ”میں ایک لڑکی کے لیے اپنی زندگی اس صحرا میں ضائع نہیں کرسکتا۔“

”تم ایسے تو نہیں جاسکتے۔ ذرا پیچھے مڑ کر دیکھو!“ اودنو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رچرڈ پیچھے مڑ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ یہ اودنو کا نفسیاتی حربہ تھا۔ رچرڈ کے گردن گھماتے ہی اودنو سونے کے تھیلے پر جھپٹ پڑی۔ ان دونوں میں چھینا جھپٹی ہونے لگی۔ دفعتاً رچرڈ کا پیر پھسلا اور وہ تھیلے سمیت سیکڑوں فٹ گہرے کھڈ میں گرتا چلا گیا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ بڑی بھیانک تھی۔ اودنو چند لمحے کھڈ میں جھانکتی رہی پھر وہ وحشیانہ انداز میں چیخ اٹھی۔

”نہیں رچرڈ نہیں! میں نے تم سے محبت کی ہے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔“

اودنو نے آہٹ سن کر اوپر دیکھا۔ چٹان پر بگ لک اور دو اور آدمی کھڑے تھے۔ بگ لک چٹان سے اتر کر اس کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی اودنو کے حلق سے ایک اور وحشیانہ چیخ نکلی اور دوسرے ہی لمحے اس نے بھی رچرڈ کے پیچھے کھڈ میں چھلانگ لگادی۔

GOLD BLINDNESS
Earl Stanley gardner.


دہرا روپ
متبادل فساد
الجھے زاوئے
حادثہ
سونے کی چمک